مترجم

# جامع ترمذی

مع

# شمائلِ ترمذی

محدثِ جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

(م ۱۳ رجب ۲۷۹ھ)

مترجم: مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علامہ غلام رسول سعیدی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

# مقدمہ

مسلمانوں کے دین کا سرمایہ اور ان کی شریعت کی متاعِ کل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونۂ حیات ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و احوال اور آپ کے شب و روز کے معمولات ہی ان کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہیں، صحابہ کرام نے حضور کی کتابِ زندگی کے ایک ایک ورق کو حفظ کیا، خلوت و جلوت، سفر و حضر اور نجی حالات سے لے کر عام سیاسی معاملات تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔ مگر اس کو حضرات صحابہ نے محفوظ کر لیا۔ وہ حضور کی احادیث کا مذاکرہ کرتے اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک انہیں محفوظ رکھتے۔ ان کے بعد تابعین اور ان کے اتباع نے حفظ اور کتابت کے اس عمل کو جاری رکھا یہاں تک کہ دوسری صدی ہجری کے بعد حدیث کی باقاعدہ تدوین شروع ہوئی اور ابواب و کتب کی ترتیب سے حدیث کی کتابیں مدون ہوئیں۔ یوں ہمارے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع سیرت اور دین کی مکمل تصویر پہنچنے کا اہتمام ہوا۔

اکابر علماء ملت اور اساتذۂ شریعت نے علم حدیث کی تحصیل کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔ انہوں نے بارہا صرف ایک حدیث کی خاطر سینکڑوں میل کا سفر کیا۔ طلبِ حدیث میں کوئی چیز ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔ وہ اپنے شاگردوں سے بھی احادیث روایت کر لیتے تھے۔ انہوں نے احادیث کو اپنے سینوں میں اور پھر نوشتوں میں محفوظ کیا۔ ناقلینِ حدیث کو پرکھنے کے لیے علم رجال ایجاد کیا اور اس میدان میں حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے، مگر حدیث کے ان عظیم کارناموں کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم کو یہ معلوم ہو کہ علم حدیث کی دین میں کیا اہمیت ہے اور اگر امت کے پاس آج احادیث کا یہ سرمایہ نہ ہوتا تو دین کی کیا شکل و صورت ہوتی۔

## ضرورتِ حدیث

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول اور مبادی اجمالاً بیان فرمائے ہیں جن کی تعبیر و تشریح بغیر احادیثِ نبویہ کے ممکن نہیں ہے۔ نیز احکام کی عملی صورت بیان کرنے کے لیے اسوۂ رسول کی ضرورت ہے۔ احادیثِ رسول ہی قرآنی احکام کی عملی تصویر مہیا کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں مثلاً صلوٰۃ، زکوٰۃ، تیمم، حج اور عمرہ یہ محض الفاظ ہیں لغتِ عربی ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شریعت میں مطلوب ہیں، پس اگر احادیثِ رسول موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شرعیہ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔

## حجیت حدیث

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی پیروی کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:

۱۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول — اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

۲۔ ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا۔ — رسول تم کو جو حکم دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔

۳۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔ — آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔

۴۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ — تمہارے اعمال کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

ان آیات سے صاف طور سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت اور آپ کے افعال کی اتباع قیامت تک کے مسلمانوں پر واجب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ بعد کے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کے افعال کا کس ذریعہ سے علم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لیے نمونہ بنایا ہے۔ پس جب تک حضور کی زندگی ہمارے سامنے نہ ہو ہم اپنی زندگی کو حضور کے اسوہ میں کیسے ڈھال سکیں گے۔ اور چونکہ ہمیں اسوۂ رسول پر اطلاع صرف احادیث سے ہی ممکن ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جس طرح صحابہ کے لیے بنفس نفیس حضور کی ذات ہدایت تھی اسی طرح ہمارے لیے حضور کی احادیث ہدایت ہیں اور اگر احادیث رسول کو حضور کی دی ہوئی ہدایات اور آپ کے نمونہ کے لیے معتبر نہ مانا جائے تو اللہ تعالیٰ کی حجت بندوں پر ناتمام رہے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے لیے صرف قرآن کریم کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کے احکام کے ساتھ ساتھ رسول کے احکام کی اطاعت اور اس کے افعال کی اتباع کو بھی لازم قرار دیا ہے اور اس کے اقوال اور افعال کو جاننے کے لیے احادیث کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

احادیث شریفہ کو اگر معتبر نہ مانا جائے تو نہ صرف یہ کہ حضور کی دی ہوئی ہدایات سے ہم محروم ہوں گے بلکہ قرآن کریم کی دی ہوئی ہدایات سے بھی ہم مکمل طور پر مستفید نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا لیکن اس کے معانی کا بیان اور اس کے احکام کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دی چنانچہ ارشاد فرمایا:

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم۔ — ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن کریم) نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو بیان کریں کہ ان کی طرف کیا احکام نازل کیے گئے ہیں۔

ویعلمہم الکتاب والحکمۃ۔ — اور رسول مسلمانوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

ممکن ہے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ آیات کے معانی کا بیان اور کتاب و حکمت کی تعلیم صرف صحابہ کے لیے تھی تو ہم جواباً یہ کہیں گے کہ اسلام صرف صحابہ کا نہیں بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کا دین ہے اس لیے جس ہدایت کی انہیں ضرورت تھی ہمیں بھی ضرورت ہے۔ ثانیاً صحابہ کرام جب اپنی بلندی مقام اور اہل زبان ہونے کے سبب کے باوجود قرآنی احکام کو سمجھنے کے لیے حضور کے بیان اور آپ کی تعلیم کے محتاج تھے تو بعد کے لوگ تو بدرجہ اولیٰ اس بیان اور

تعلیم کی طرف محتاج ہونگے۔ ثالثاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔

وہ ذات جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک بہت بڑا رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ وہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور بعد کے لوگوں کو جو ابھی پہلوں کے ساتھ لاحق نہیں ہوئے۔

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی جو تعلیم دی ہے وہ صحابہ کے لیے بھی ہے بعد کے لوگوں کے لیے بھی۔ پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کی تعلیم دینا اور آیات کے معانی بیان کرنا جس طرح صحابہ کے لیے تھا اسی طرح قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے بھی ہے اور اگر احادیث کو معتبر نہ مانا جائے تو بعد کے لوگوں کے لیے حضور کی تعلیم اور تزکیہ کا کس طرح ثبوت ہوگا اور اس آیت کا صدق کیسے ظاہر ہوگا۔

آپ ہی سوچئے اگر حضور نہ بتلاتے تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ لفظ صلوٰۃ سے یہ ہیئت مخصوصہ مراد ہے مؤذن کی اذان سے لے کر امام کے سلام پھیرنے تک نماز اور جماعت کی تفصیل ہمیں کیونکر معلوم ہوتی اسی طرح حج اور عمرہ کا بیان احرام کہاں سے اور کس دن باندھنا ہے۔ وقوف عرفہ طواف زیارت و وداع ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین قرآن میں کہیں نہیں ملتی، حد یہ ہے کہ قرآن میں یہ بھی مذکور نہیں کہ حج کس دن ادا کیا جائے۔ زکوٰۃ کا صرف لفظ قرآن میں مذکور ہے لیکن عشر اور زکوٰۃ کی کسی تفصیل کا قرآن میں بیان نہیں پھر ان کی شرعی حیثیت کذائی جس سے فرائض، واجبات اور آداب کی تمیز ہو قرآن میں کہیں نہیں ملتی۔

قرآن کریم کے بیان کردہ ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین صرف حضور سے ملتی ہے۔ عہد رسالت میں صحابہ کرام کو یہ بیان زبان رسالت سے حاصل ہوا اور بعد کے لوگوں کو یہی بیان احادیث نبویہ سے حاصل ہوگا اور جو شخص ان احادیث کو معتبر نہیں مانتا، اس کے پاس قرآن کریم کے مجمل اور مبہم احکام کی تفصیل اور تعیین کے لیے کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح معانی قرآن کے مبین اور معلم ہیں اسی طرح آپ بعض احکام کے شارع بھی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آپ کی اس حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

یحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث۔

رسول اللہ پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کو حلال اور حرام کیا قرآن میں کہیں ان کا ذکر نہیں ہے۔ ان کا ذکر صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے۔ حضور نے شکار کرنے والے درندوں اور پرندوں کو حرام کیا۔ دراز گوش اور حشرات الارض کو حرام کیا۔ اور ہمارے لیے ان احکام کا علم صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے اور اگر احادیث رسول کو حجت نہ مانا جائے تو حلت و حرمت کے تمام احکام کے لیے شریعت اسلامیہ مکمل نہیں ہوگی۔

قرآن کریم کے نفس مضمون کو سمجھنے کے لیے بھی ہمیں احادیث کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ قرآن مجید کی بعض آیات کا نزول کسی خاص واقعہ سے متعلق ہوتا ہے بعض دفعہ کسی خاص سوال کے سبب سے کوئی آیت نازل ہوئی ہے اور بعض مرتبہ مشرکین یا منافقین کی کسی بات کے رد میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے کبھی کبھی عہد رسالت میں ہونے والے کسی واقعہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور کبھی صحابہ کے کسی عمل پر تنبیہ یا اس کی تائید میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے لہٰذا جب تک اس قسم کی تمام آیات کے پس منظر اور اسباب نزول کا علم نہ ہو ان کا کوئی واضح معنی سمجھ میں نہیں آسکتا اور اگر فہم قرآن کے لیے احادیث نبوی کو ایک معتبر ماخذ اور حجت نہ مانا جائے تو قرآن مجید کی بعض آیات ایک چیستان اور معمہ بن کر رہ جائیں گی۔

## تدوین حدیث

عام طور پر منکرین حدیث یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی تدوین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈھائی سو سال بعد کی گئی ہے اس لیے کتب احادیث قابل اعتبار نہیں ہیں لیکن ان کا یہ قول سخت مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے کیونکہ احادیث رسول کی حفاظت اور کتابت کے سلسلہ میں عہد رسالت سے لے کر اتباع تبع تابعین تک پورے تسلسل اور تواتر سے کام ہوتا رہا ہے اور ڈھائی سو سال کے اس طویل عرصہ کے کسی وقفہ میں بھی اس کام کا انقطاع نہیں ہوا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرام نے احادیث کو قلمبند کرنا شروع کر دیا تھا امام بخاری[1] اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ دیا یمن کے ایک شخص (ابوشاہ) نے آکر عرض کیا۔ اکتب لی یا رسول اللہ، میرے لیے یہ خطبہ لکھ دیجئے آپ نے حکم دیا اکتبوا لابی فلاں اس شخص کے لیے یہ خطبہ لکھ دو۔[1]

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص کو احادیث لکھنے کی عام اجازت تھی۔ انہی سے روایت ہے

عن عبد اللہ بن عمرو قال کنت اکتب کل شیء اسمعه من رسول اللہ صلی اللہ علیه ارید حفظه فنهتنی قریش وقالوا اتکتب کل شیء تسمعه ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضا فامسکت عن الکتابة فذکرت ذالک الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاومأ باصبعه الی فیه فقال اکتب فوالذی نفسی بیده ما یخرج منه الا حق۔[2]

عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں حفاظت کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر ہر بات لکھ لیتا تھا قریش نے مجھے منع کیا اور کہا تم حضور سے سن کر ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ حضور بھی ایک بشر ہیں آپ کبھی خوش ہوتے ہیں اور کبھی ناراض، یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ جب حضور سے میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا لکھا کرو، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا۔

---

ل امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ
ے امام سلیمان بن اشعث ابو داؤد المتوفی ۲۷۵ھ

[1] صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲
[2] سنن ابو داؤد ج ۲ ص ۱۵۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کے احادیث لکھنے کا تذکرہ کیا ہے فرماتے ہیں :

مامن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احد اکثر حدیثا عنہ منی الاما کان من عبد اللہ بن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب ؎۱

صحابہ میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس حضور کی احادیث محفوظ نہ تھیں سوا عبداللہ بن عمرو کے کیوں کہ وہ احادیث لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا ۔

ابوداؤد اور بخاری کی ان روایتوں سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو احادیث قلمبند کیا کرتے تھے رہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی وجہ سے ان کا حافظہ بہت تیز ہوگیا تھا۔ اس وجہ سے وہ احادیث نہیں لکھتے تھے ۔ تاہم ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کتب اور صحائف کی شکل میں بھی محفوظ تھیں ۔ چنانچہ عمرو بن امیہ بیان کرتے ہیں :

تحدث عند ابی ھریرۃ بحدیث فاخذ بیدی الی بیتہ فارانا کتبا من حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ھذا ھو مکتوب عندی ؎۲

حضرت ابوہریرہ کے سامنے ایک حدیث پر گفتگو ہوئی تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور ہمیں احادیث کی کتابیں دکھائیں اور کہا دیکھو وہ حدیث میرے پاس لکھی ہوئی ہے ۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہ کے پاس ان کی تمام مرویات لکھی ہوئی محفوظ تھیں ، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ ابتداً زمانۂ رسالت میں احادیث نہیں لکھتے تھے حضور کے وصال کے بعد انہوں نے احادیث کو لکھ لیا یا اسی زمانہ میں وہ کسی اور شخص سے ان احادیث کو لکھواتے رہے ہوں گے ۔ اور حضرت انس نے تو احادیث لکھ کر حضور کو سنانے کا شرف بھی حاصل کر لیا تھا ۔ چنانچہ قتادہ روایت کرتے ہیں :

کان یملی الحدیث حتی اذا کثر علیہ الناس جاء بمجال من کتب فالقاھا ثم قال ھذہ احادیث سمعتھا و کتبتھا من رسول اللہ و عرضتھا علیہ ۔

حضرت انس احادیث لکھوایا کرتے تھے اور جب لوگ زیادہ تعداد میں آتے تو وہ اپنا صحیفہ لے کر آتے اور اس کو ان کے آگے رکھ کر فرمایا یہ وہ احادیث ہیں جن کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر لکھا اور انہیں میں آپ پر پیش کر چکا ہوں ۔

(تقسیر العلم ص ۹۶ - ۹۵)

۱؎ امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

۲؎ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۱ ص ۲۱۷

اور ان لوگوں نے ان احادیث کو لکھ کر محفوظ کیا اور سلسلہ روایت آگے بڑھایا چنانچہ مسند دارمی میں ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے بشیر بن نہیک نے آپ کی روایات کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس سے دو ہزار چھ سو ساٹھ (۲۶۶۰) احادیث مروی ہیں ان کی روایات کو دوسرے شاگردوں کے علاوہ کریب نے محفوظ کر لیا تھا[1] اور حضرت انس جو کہ دو ہزار دو سو چھیاسی احادیث کے راوی ہیں ان کے بارے میں مسند دارمی میں ہے کہ ان کی مرویات کو ابان نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) احادیث کی روایت کرتی ہیں ان کی احادیث کو عروۃ بن الزبیر نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا[2]۔ حضرت عبد اللہ بن عمر جو ایک ہزار چھ سو تیس احادیث کی روایت کرتے ہیں، طبقات ابن سعد اور دارمی میں ہے کہ ان کی روایات کو نافع نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا اور حضرت جابر جو ایک ہزار پانچسو چالیس (۱۵۴۰) احادیث کے راوی ہیں۔ ان کی مرویات کو قتادہ بن دعامۃ سدوسی نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا[3]۔

مذکورہ بالا سطور میں چند مثالیں پیش کی ہیں ورنہ صحابہ کرام سے احادیث کا سماع اور روایت کرنے والے تمام حضرات احادیث کو ضبط تحریر میں لے آئے تھے۔ پہلی صدی ہجری کے آخر تک اسی طرح متفرق طور پر کتابت کے سہارے تدوین حدیث کا کام آگے بڑھتا رہا، احادیث کے یہ صحائف اور نوشتے کسی نقطہ پر مشترک اور کسی جہت سے مجتمع نہ تھے۔ بغیر کسی ترتیب کے تابعین کرام نے اپنی اپنی مرویات کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کر رکھا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کا زمانہ خلافت آیا اور انہوں نے احادیث کو یکجا کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ اس کام کے لیے انہوں نے معتمد اور مستند علماء کی ایک کمیٹی مقرر کی جن میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، قاسم بن محمد بن ابی بکر اور ابوبکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

عمر بن عبد العزیز نے مختلف علاقوں سے احادیث کا لکھا ہوا ذخیرہ جمع کیا اور ابن شہاب زہری نے ان احادیث کو ترتیب دیا، تہذیب سے منظم اور منضبط کیا[4]۔ احادیث کو جمع اور منظم کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کو سند کے ساتھ بیان کرنے کی ابتداء بھی ابن شہاب زہری نے کی ہے[5]۔ اسی وجہ سے ان کو علم اسناد کا واضع کہا جاتا ہے۔

احادیث کی ترتیب اور تہذیب کا جو کام ابن شہاب زہری نے شروع کیا تھا اس کام کو ان کے مایہ ناز تلامذہ برابر آگے بڑھاتے رہے، یہاں تک کہ دوسری صدی کے آخیر میں ان کے ایک نامور شاگرد امام مالک بن انس اصبحی نے احادیث کو باب وار ترتیب دے کر پہلا مجموعہ حدیث، موطا کے نام سے پیش کر دیا۔

---

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محمد بن سعد کاتب واقدی | طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۱۲ |
| ۲ | علامہ جلال الدین الخوارزمی | الکفایۃ ص ۲۲۹ |
| ۳ | محمد بن سعد کاتب واقدی | طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۶۲ |
| ۴ | حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ | تدریب الراوی ص ۴۳ |
| ۵ | تقدمۃ المعرفۃ لکتاب الجرح والتعدیل ص ۲۰ | |

حضرت عبداللہ بن عمر بھی احادیث کو لکھ کر صحائف میں محفوظ رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ روایت ہے:

یروی ان عبداللہ بن عمر کان اذا خرج الی السوق نظر فی کتبہ وقد اکد الراوی ان کتبہ ھذہ کانت فی الحدیث۔

روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب بھی بازار جاتے تو اپنی کتابوں کو دیکھ لیتے تھے راوی تاکید کرتے ہیں کہ ان کی وہ کتابیں احادیث پر مشتمل تھیں۔

(الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع ص ۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرت ابوہریرہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمر کے بارے میں آپ کی نظر سے مستند حوالے گذر چکے ہیں کہ یہ حضرات عہد رسالت میں احادیث کو صحائف میں لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے اب ہم آپ کے مطالعہ میں ایک ایسا حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ سرکار کے زمانہ اقدس میں بالعموم صحابہ کرام احادیث لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں:

کان عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناس من اصحابہ وانا معھم وانا اصغر القوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار فلما خرج القوم قلت کیف تحدثون عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد سمعتم ما قال وانتم تنھمکون فی الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحکوا وقالوا یا ابن اخینا ان کل ما سمعنا منہ عندنا فی کتاب[1]

میں دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر تھا اور میں ان سب سے کم سن تھا۔ حضور نے فرمایا جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے، جب لوگ باہر نکلے تو میں نے ان سے کہا کہ حضور نے حدیث کے معاملہ میں کتنی شدید وعید فرمائی ہے اور آپ لوگ بھی بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں یہ سن کر وہ لوگ ہنسنے اور کہنے لگے اے بھتیجے ہم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ سب ہمارے پاس لکھا ہوا محفوظ ہے۔

ان احادیث سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ احادیث کو لکھنے اور محفوظ کرنے کا کام عہد رسالت میں شروع ہو چکا تھا اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے افعال اور احوال قلمبند کیا کرتے تھے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض احادیث میں لکھنے کی جو ممانعت آئی ہے وہ بعض مواقع کے ساتھ مخصوص ہے، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صورتوں میں لکھنے سے منع فرمایا تھا جن میں قرآن اور حدیث کے اشتباہ کا احتمال تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خود صحابہ میں تابعین نے صحابہ کی روایات کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کیا۔ حضرت ابوہریرہ جن سے پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) احادیث مروی ہیں انہوں نے بے شمار شاگرد پیدا کئے

---

[1] حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی المتوفی ۸۰۷ھ — مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۵۱-۱۵۲

مؤطا امام مالک کے علاوہ امام اعظم نے اپنی مرویات کو کتاب الآثار کے نام سے پیش کیا جس کو ان کے لائق اور قابل صد فخر تلامذہ نے الگ الگ روایت کیا ہے ان حضرات کے علاوہ دوسری صدی کے جن دوسرے عظیم و بزرگ مصنفین نے فن حدیث میں کتابیں پیش کی ہیں ان میں سے بعض کی کتابیں یہ ہیں: سنن ابو الولید (۱۸۱ھ) جامع سفیان ثوری (۱۶۱ھ) مصنف ابن سلمہ (۱۶۷ھ) مصنف ابی سفیان (۱۹۸ھ) جامع سفیان بن عیینہ (۱۹۸ھ) اور تیسری صدی کے جن مصنفین نے حدیث کی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے بعض حضرات کی کتابیں یہ ہیں: کتاب الامام الشافعی (۲۰۴ھ) مسند احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) الجامع الصحیح للبخاری (۲۵۶ھ) الجامع المسلم (۲۶۱ھ) سنن ابو داؤد (۲۷۵ھ) الجامع الترمذی (۲۷۹ھ) سنن ابن ماجہ (۲۷۳ھ)۔

مختصر طور پر مستند تواریخ کی روشنی میں ہم نے آپ کے سامنے عہد رسالت سے لے کر صحاح ستہ کے مصنفین تک تدوین حدیث کا ایک مربوط خاکہ پیش کر دیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ رسالت سے لے کر تبع تابعین تک ہر دور میں احادیث کو قلمبند کیا جاتا رہا اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک ہر طرح سے حدیث کی حفاظت کی جاتی رہی نیز ہر دور میں لوگوں نے اپنے زمانہ کے مخصوص تقاضوں اور تصنیف و تالیف کے رجحانات کو سامنے رکھ کر احادیث کی تدوین کی۔ یہاں تک کہ تیسری صدی میں مصنفین صحاح ستہ نے پچھلے لوگوں کی خوبیوں کو نئے اضافوں کے ساتھ ضم کر کے ایک جامع اسلوب کے ساتھ اپنی تصانیف کو پیش کیا۔

حدیث کی ضرورت، حجیت اور تدوین پر بحث کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کی تعریف[1] اس کی اقسام وغیرہ پر بھی گفتگو کر لی جائے۔

**تعریف حدیث**

علم حدیث کی دو قسمیں ہیں، علم حدیث روایۃً اور علم حدیث درایۃً۔ حدیث از روئے روایت اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال اور اوصاف کی معرفت حاصل ہو۔ اس علم کا موضوع حضور کی ذات مقدسہ ہے۔ اور علم حدیث از روئے درایت وہ علم ہے جس سے راوی اور مروی عنہ کے حالات بحیثیت رد و قبول معلوم ہوں۔ اس علم کا موضوع راوی اور مروی عنہ ہیں۔

**اقسام حدیث**

حدیث کی تعریف کے بعد اس کی بعض ضروری اقسام کی تعریف پیش کی جاتی ہے۔

**مرفوع:** جس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

**موقوف:** جس حدیث میں صحابہ کرام کے اقوال، احوال اور تقریرات کا بیان ہو۔

**مقطوع:** جس حدیث میں تابعین کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

---

[1] حضور کی تقریرات بھی احوال میں شامل ہیں۔ سعیدی غفرلہ

**متصل** : جس حدیث کی سند سے کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

**معلق** : جس حدیث کی سند کے شروع سے روات کو حذف کر دیا جائے خواہ یہ حذف بعض کا ہو یا کل کا۔

**مرسل** : جس حدیث کی سند کے آخر سے راوی کو ساقط کر دیا جائے مثلاً تابعی حضور سے روایت کرے اور صحابی کو چھوڑ دے۔

**معضل** : درمیان سند سے دو متوالی راویوں کو چھوڑ دیا جائے۔

**منقطع بمعنی اخص** : دو سے زیادہ راویوں کو سند میں ایک جگہ سے یا دو راویوں کو متعدد جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

**مضطرب** : سند یا متن حدیث میں زیادتی، نقصان یا تقدیم و تاخیر کر دی جائے۔

**مدرج** : متن حدیث میں راوی اپنا یا غیر کا کلام ملا دے۔

**شاذ** : جس میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔ (اس کا مقابل محفوظ ہے)۔

**منکر** : زیادہ ضعیف راوی جس روایت میں کم ضعیف کی مخالفت کرے۔ (اس کا مقابل معروف ہے)۔

**معلل** : جس حدیث میں علت خفیہ قادحہ ہو مثلاً حدیث مرسل کو موصولاً روایت کیا جائے۔

**صحیح لذاتہ** : جس حدیث کے تمام راوی متصل، عادل، تام الضبط ہوں اور وہ حدیث غیر شاذ اور غیر معلل ہو۔

**صحیح لغیرہ** : جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

**حسن لذاتہ** : جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔

**حسن لغیرہ** : جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو لیکن یہ کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

**ضعیف** : جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو۔ اور تعدد طرق سے وہ کمی پوری نہ ہو۔

**متروک** : جس حدیث کی سند میں کوئی راوی متہم بالکذب ہو۔

**موضوع** : جس حدیث کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس سے وضع فی الحدیث ثابت ہو۔

**غریب** : جس حدیث کی سند کا کوئی راوی سلسلہ سند کے کسی شیخ سے روایت میں منفرد ہو۔

**عزیز** : جس حدیث کے دو راوی ہوں پھر سلسلہ سند کے ہر راوی سے کم از کم دو شخص روایت کرتے ہوں۔

**مشہور** : جو حدیث دو سے زیادہ طرق سے مروی ہو۔ (یعنی سلسلہ سند میں کسی شیخ سے بھی تین سے

کم راوی نہ ہوں) اور یہ زیادتی حد تواتر سے کم ہو۔[1]

**متواتر:** جو حدیث ہر زمانہ میں اتنے کثیر طرق سے مروی ہو کہ ان روایات کا توافق علی الکذب عادۃً محال ہو۔

**اقسام کتب حدیث:** کتب حدیث کی انواع اور اقسام کافی زیادہ ہیں یہاں پر بعض ضروری اقسام کو بیان کیا جارہا ہے۔

**صحیح:** جس کتاب کے مصنف نے صرف احادیث صحیحہ کا التزام کیا ہو جیسے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ۔

**جامع:** جس کتاب میں آٹھ عنوانوں کے تحت احادیث لائی جائیں اور وہ یہ ہیں۔ سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط، مناقب جیسے بخاری اور ترمذی وغیرہ۔

**سنن:** جس کتاب میں فقط احکام سے متعلق احادیث ہوں جیسے سنن ابو داؤد و نسائی۔

**مسند:** جس کتاب میں ترتیب صحابہ سے احادیث لائی جائیں۔ جیسے مسند احمد بن حنبل۔

**معجم:** جس کتاب میں ترتیب شیوخ سے احادیث لائی جائیں جیسے معجم طبرانی۔

**مستخرج:** جس کتاب میں کسی اور کتاب کی احادیث کو ثابت کرنے کے لئے ان احادیث کو مصنف کتاب کے شیخ یا شیخ الشیخ کی دیگر اسناد سے وارد کیا جاتے جیسے مستخرج لابی نعیم علی البخاری۔

**مستدرک:** جس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث کو لایا جائے جو ان ابواب میں کسی اور مصنف سے رہ گئی ہوں جیسے حاکم کی مستدرک علی الصحیحین۔

**رسالہ:** جس کتاب میں جامع کے آٹھ عنوانوں میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث ہوں جیسے امام محمد کی کتاب الزہد و آداب میں اور ابن جریر طبری کی کتاب تفسیر میں۔

**جزء:** جس کتاب میں صرف ایک موضوع پر احادیث ہوں جیسے امام بخاری کی جزء القراۃ خلف الامام۔

**اربعین:** جس کتاب میں چالیس احادیث ہوں جیسے اربعین نووی۔

**امالی:** جس کتاب میں شیخ کے املاء کرائے ہوئے فوائد حدیث ہوں جیسے امالی امام محمد۔

**اطراف:** جس کتاب میں حدیث کا صرف وہ حصہ ذکر کیا جائے جو بقیہ پر دلالت کرے۔ اور پھر اس حدیث کے تمام طرق اور اسانید بیان کر دیئے جائیں یا بعض کتب مخصوصہ کی اسانید بیان کی جائیں۔ جیسے اطراف الکتب الخمسۃ لابی العباس اور اطراف المزی۔

**طبقات کتب حدیث:** شاہ ولی اللہ نے کتب حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے چار طبقے بیان کیے ہیں جن کو ہم تلخیص کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں۔

---

[1] غریب، عزیز اور مشہور ان میں سے ہر قسم کو خبر واحد کہا جاتا ہے۔

۱۔ پہلا طبقہ ان کتابوں کا ہے جن کی صحت، شہرت اور مقبولیت سب سے زیادہ ہے جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور موطا امام مالک۔

۲۔ دوسرا طبقہ ان کتابوں کا ہے۔ جو صحت، شہرت اور مقبولیت میں پہلے طبقہ کے قریب ہے۔ اس طبقہ کی اکثر کتابوں میں اکثر احادیث صحیح اور حسن ہیں۔ بعض ضعیف روایات بھی آگئی ہیں لیکن ان کا ضعف بیان کر دیا گیا ہے جیسے جامع ترمذی، سنن ابوداؤد اور سنن نسائی۔

۳۔ اس طبقہ میں ان مصنفین کی کتابیں ہیں جو امام بخاری اور مسلم پر مقدم، ان کے معاصر یا ان کے متقارب تھے۔ حدیث میں ان کی فنی مہارت تو مسلم تھی لیکن ان کی تصانیف میں دوسرے طبقہ کی بنسبت ضعیف روایات زیادہ بلکہ بعض ایسی احادیث بھی ہیں جو متہم بالوضع ہیں جیسے مسند شافعی، سنن ابن ماجہ، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن دارمی، سنن دارقطنی، سنن بیہقی اور تصانیف طبرانی۔

۴۔ چوتھے طبقہ میں ان متاخرین علماء کی کتابیں ہیں جن کی روایت کردہ احادیث کا قرون اولیٰ میں ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے دو ہی مطلب ہیں یا تو متقدمین کو ان احادیث کی اصل نہیں مل سکی اور یا انہوں نے ان روایات میں کوئی علت خفیہ دیکھ کر ترک کر دیا۔ جیسے دیلمی، ابونعیم اور ابن عساکر وغیرہ کی تصانیف۔

**مراتب ارباب حدیث** | سطور ذیل میں مراتب ارباب حدیث کا بیان کیا جاتا ہے۔

**طالب** : حدیث کا متعلم۔
**شیخ** : حدیث کے معلم کو محدث یا شیخ کہتے ہیں۔
**حافظ** : جس شخص کو ایک لاکھ احادیث متناً و سنداً اور اس کے روایت کے احوال جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔
**حجۃ** : جس شخص کو تین لاکھ احادیث متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔
**حاکم** : جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

**حدیث ضعیف کے افراد** | جب حدیث کی سند میں کوئی طعن یا جرح پائی جائے تو وہ حدیث باعتبار سند کے مطعون اور مجروح ہو جاتی ہے۔ سطور سابقہ میں اس کی چند اقسام بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً مضطرب، منقطع، معلول، منکر، متروک، مبہم وغیرہم طعن کی یہ تمام اقسام حدیث ضعیف میں داخل ہیں البتہ ان کے مراتب میں فرق ہوتا ہے اور حدیث متروک یعنی جس کا راوی متہم بالکذب ہو باقی اقسام کی بنسبت زیادہ شدید ضعف کی حامل ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث کی سند میں متعدد وجوہ طعن ہوں مثلاً وہ حدیث معلول بھی ہو منکر بھی اور متروک بھی لیکن متعدد وجوہ طعن جمع ہونے کے باوجود بھی وہ حدیث ضعیف ہی رہے گی البتہ جس قدر وجوہ طعن زیادہ ہوں گے اس کا ضعف بڑھتا جائے گا۔ بتلانا یہ مقصود ہے کہ سند میں طعن اور جرح کی زیادتی اس کے وضع اور بطلان کو مستلزم نہیں

بھی حدیث کو صرف اس وقت موضوع قرار دیا جائے گا۔ جب اس کی سند میں کوئی وضاع راوی پایا جائے۔

**غیر صحیح کی تحقیق** بعض دفعہ محدثین حضرات کسی سند کے بارے میں لکھتے ہیں لایصح یعنی یہ سند صحیح نہیں ہے اس جملہ سے بعض ناواقف لوگ یہ مغالطہ کھاتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع یا باطل ہے حالانکہ اصطلاح محدثین میں صحیح، غلط یا باطل کا مقابل نہیں ہوتا بلکہ صحیح کے مقابلہ میں صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ، حسن لغیرہ اور ضعیف یہ سب شامل ہیں۔ اور جب وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے یہ صحیح لذاتہ نہیں ہے اور ایسی صورت میں یہ صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ یا حسن لغیرہ ہو سکتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صحت کی نفی تو ضعف کو بھی مستلزم نہیں چہ جائیکہ صحت کی نفی سے وضع یا بطلان کا حکم لازم کرے۔ اس بحث کی نفیس تحقیق اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے رسالہ **منیر العین میں بیان فرمائی ہے۔**

**متن اور سند میں احکام کا فرق** راوی کی جرح و صحت اور وہم و طعن کا تعلق سند سے ہوتا ہے۔ متن حدیث کا حکم دوسرے قرائن کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک وضاع راوی بیان کرے۔ پس اس سند کے اعتبار سے تو اس حدیث کو موضوع کہا جائیگا لیکن فی نفسہ وہ حدیث موضوع نہیں کہلائے گی البتہ جب کسی حدیث کی سند میں کوئی وضاع راوی ہو اور اس حدیث کا متن کسی طریقہ سے ثابت نہ ہو تو وہ حدیث مطلقاً موضوع کہلائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ علامہ شمس الدین ذہبی میزان الاعتدال میں بیان فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے عن ابراهيم بن موسى المروزي عن مالك عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما۔ حدیث طلب العلم فریضۃ کو موضوع فرمایا علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے موضوع ہے ورنہ نفس حدیث دیگر طرق ضعیفہ سے ثابت ہے۔ اسی طرح تمہید میں حافظ ابن البر نے حدیث الصلوٰة بسواك خير من سبعين صلاة کو باطل کہا ہے لیکن علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ حکم بھی اس خاص سند کے اعتبار سے ہے۔

اسی طرح حدیث ضعیف میں بھی ضعف کا حکم باعتبار سند کے ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک ضعیف راوی بیان کرے پس سند کے اعتبار سے وہ حدیث ضعیف کہلائے گی۔ لیکن متن حدیث کا یہ حکم نہیں ہوگا علامہ نووی فرماتے ہیں:

ان روايات الراوي الضعيف يكون فيه الصحيح والضعيف والباطل فيكتبونها ثم يميز اهل الحفظ والاتقان بعض ذالك من بعض وذالك سهل عليهم معروف عندهم وبهذا احتج السفيان الثوري حين

ضعیف راوی کی روایات میں صحیح، ضعیف اور باطل ہر قسم کی احادیث ہوتی ہیں۔ محدثین ان تمام روایات کو لکھ لیتے ہیں پھر اہل علم ان کو تمیز دیتے ہیں اور یہ ان کے لیے آسان ہے۔ اسی دلیل سے سفیان ثوری نے اس وقت استدلال کیا جب ان سے کلبی کی روایات

نھی عن الروایۃ عن الکلبی فقیل لہ انت تروی عنہ فقال انا اعرف صدقہ من کذبہ[1]

قبول کرنے پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے کہا میں اس کے صدق اور کذب میں تمیز کرلیتا ہوں۔

**حدیث موضوع کا حکم** | حدیث موضوع سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی حدیث موضوع کو بغیر بیان وضع کے بیان کرنا جائز ہے۔ ایک حدیث متعدد ضعیف اسناد سے بیان کی جائے تو وہ قوی ہوجاتی ہے لیکن اگر ایک حدیث متعدد موضوع اسانید سے بیان کی جائے تو وہ پھر بھی موضوع رہتی ہے کیونکہ شر کے ساتھ شر مل جائے تو وہ پھر بھی شر ہی رہتا ہے۔

**احادیث سے ثابت ہونیوالے امور کی تفصیل** | احادیث سے جو مسائل اور احکام ثابت ہوتے ہیں جن کا تعلق حلت اور حرمت کے ساتھ ہو وہ چار قسم کے ہیں (۱) اعتقاد قطعیہ جیسے توحید و رسالت اور مبدء معاد (۲) اعتقاد ظنیہ جیسے انبیاء کی ملائکہ پر فضیلت اور قبر کے احوال۔

**عقائد قطعیہ:** ان کے اثبات کے لیے حدیث متواتر ہونی چاہیئے۔ عام ازینکہ تواتر لفظی ہو یا معنوی۔

**عقائد ظنیہ:** ان کے اثبات کے لیے اخبار آحاد کافی ہیں۔

**احکام:** ان کے اثبات کے لیے حدیث صحیح ہونی چاہیئے یا کم از کم یہ کہ وہ حدیث حسن لغیرہ سے کم نہ ہو۔

**فضائل ومناقب:** اس باب میں بالاتفاق احادیث ضعیفہ کا بھی اعتبار کرلیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی فرماتے ہیں:

انہم قد یروون عنہم احادیث الترغیب و الترھیب وفضائل الاعمال والقصص و احادیث الزھد ومکارم الاخلاق ونحو ذالک مما لایتعلق بالحلال والحرام وسائر الاحکام وھذا الضرب من الحدیث یجوز عند اھل الحدیث وغیرھم التساھل فیہ وروایۃ ماسوی الموضوع منہ والعمل بہ لان اصول ذالک

حضرات محدثین ضعیف راویوں سے ترغیب، ترہیب، فضائل اعمال، قصص زہد اور مکارم اخلاق میں احادیث روایت کرتے ہیں اور حلال و حرام کے احکام میں ان سے اصلاً روایت نہیں کرتے اور اس قسم کی احادیث میں ضعیف راویوں سے روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا صحیح اور شریع میں ثابت ہے اور احکام سے متعلق حدیث میں جب

---

[1] ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ

شرح مسلم للنووی علی مسلم ج۱ ص ۲۱

ضعیفۃ متفق فی الشرح معروفۃ عند اھلہ وعلی کل حال فان الائمۃ لا یروون عن الضعفاء شیئا یحتجون بہ علی انفرادہ فی الاحکام۔

کوئی ضعیف راوی متفرد ہو تو اس کی روایت سے ہرگز استدلال نہیں کیا جاتا۔

علامہ نووی کی اس عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ فضائل اور مناقب میں ضعیف روایات کو قبول کیا جاتا ہے اور ان کے مستحق پر عمل بھی ہوتا ہے البتہ احکام میں ضعاف کا اعتبار نہیں ہوتا۔ لیکن بعض صورتوں میں احتیاط کے پیش نظر احکام میں بھی ضعیف روایات کا اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی لکھتے ہیں۔

قال العلماء من المحدثین والفقھاء وغیرھم یجوز ویستحب العمل فی الفضائل والترغیب والترھیب بالحدیث الضعیف ما لم یکن موضوعا واما الاحکام کالحلال والحرام والبیع والنکاح والطلاق وغیر ذالک فلا یعمل فیھا الا بالحدیث الصحیح او الحسن الا ان یکون فی احتیاط فی شیء کما اذا ورد حدیث ضعیف بکراھۃ بعض البیوع او الانکحۃ۔[1]

حضرات محدثین، فقہاء اور دیگر علماء کرام فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب میں حدیث ضعیف پر عمل کرنا مستحب ہے جبکہ وہ موضوع نہ ہو لیکن حلال اور حرام کے احکام مثلاً بیع، نکاح اور طلاق وغیرہ میں حدیث صحیح یا حسن کے سوا اور کسی پر عمل درست نہیں الا یہ کہ اس میں احتیاط ہو مثلاً بیع یا نکاح کی کراہت میں کوئی حدیث ضعیف وارد ہو۔

## حدیث ضعیف کی تقویت

فضائل اعمال اور باب مناقب میں عموماً احادیث ضعیفہ کا اعتبار کیا جاتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر ان بعض قرائن کا ذکر کر دیا جائے جن کی بنا پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے اور اس کا ضعف جاتا رہتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو وہ حسن لغیرہ ہو جاتی ہے چنانچہ تمام مستند اصول حدیث کی کتابوں میں یہ مسئلہ مرقوم ہے محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام نے فتح القدیر ج ۱ ص ۳۳۸ مطبوعہ مصر میں اس کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے اور علامہ شعرانی لکھتے ہیں:

وقد احتج جمھور المحدثین بالحدیث الضعیف اذا کثرت طرقہ والحقوہ بالصحیح تارۃ وبالحسن اخری۔[2]

جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو جمہور محدثین اس سے استدلال کرتے ہیں اور اس کو کبھی صحیح کے ساتھ اور کبھی حسن کے ساتھ لاحق کرتے ہیں۔

۱ ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ — شرح مسلم للنووی علی مسلم ج ۱ ص ۲۱

۲ امام عبد الوہاب الشعرانی — میزان الشریعۃ الکبریٰ ج ۱ ص ۴۹

دوسری صورت یہ ہے کہ جب کسی حدیث ضعیف کے موافق مجتہدین میں سے کسی کا قول مل جائے تو اس سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں:

ان المجتهد اذا استدل بحديث
كان تصحيحا له كما في
التحرير وغيره۔[1]

مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے جس طرح تحریر میں امام ابن ہمام نے تحقیق فرمائی ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی حدیث ضعیف کے موافق اہل علم میں سے کسی کا قول ہو تو اس سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ امام ترمذی حدیث: اذا اتی احدکم الصلوٰۃ والامام علی حال الحدیث کے تحت لکھتے ہیں: ھذا حدیث غریب لا نعرف احدا اسندہ الا ما روی من ھذا الوجہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم۔ ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

قال النووي اسناده ضعيف نقله
ميرك فكان الترمذي يريد
تقوية الحديث بعمل اهل العلم۔[2]

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور امام ترمذی اہل علم کے عمل سے اس حدیث کی تقویت کا ارادہ فرما رہے ہیں۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ بعض اوقات صالحین کے عمل سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ صلوٰۃ التسبیح جس روایت سے ثابت ہے وہ حدیث ضعیف ہے اور حاکم اور بیہقی نے اس کی تقویت کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ عبد اللہ بن المبارک کے عمل کی وجہ سے یہ حدیث تقویت پا گئی۔ چنانچہ مولانا عبد الحی لکھتے ہیں:

قال البيهقي كان عبد الله بن المبارك
يصليها وتداولها الصالحون
بعضهم عن بعض وفي ذالك
تقوية الحديث المرفوع۔[3]

علامہ بیہقی لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک صلوٰۃ تسبیح پڑھا کرتے تھے اور بعد کے تمام علماء اس کو ایک دوسرے سے نقل کر کے پڑھتے رہے اس وجہ سے اس حدیث مرفوع کو تقویت حاصل ہو گئی۔

اس کے علاوہ تجربہ اور کشف سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری نے اسی بحث میں ابن عربی کے کشف سے ایک حدیث کی تقویت کا واقعہ بیان کیا ہے۔

## روایات مختلفہ میں مذاق ائمہ

جب کسی ایک مسئلہ پر متعدد و متعارض روایات وارد ہوں تو اس مسئلہ میں تتبع اور تلاش سے چاروں ائمہ اربعہ کا مسلک معلوم ہو سکتا ہے

---

[1] علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ — ردالمحتار ج ۴ ص ۱
[2] ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ ج ۳ ص ۹۰
[3] مولانا عبدالحی لکھنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ — الآثار المرفوعہ ص ۲۳

مذہب ہے کہ امام اعظم ایسی صورت میں روایات کے درمیان تطبیق دیتے ہیں اور حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ہر روایت پر کسی نہ کسی صورت میں عمل ہو جائے اور جب تطبیق نہ ہو سکے تو اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اسلام اور اصول روایت کے قریب تر ہو۔ امام شافعی ایسی شکل میں قوت سند کے لحاظ سے کسی ایک روایت کو لیتے ہیں اور باقی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ امام مالک تعارض کی صورت میں اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اہل مدینہ کے تعامل کے مطابق ہو اور امام احمد متقدمین کی اکثریت کا لحاظ کرتے ہیں۔

**مشہور حفاظ** سطور ذیل میں ہم چاروں مسلکوں کے مشاہیر حفاظ کے اسماء پیش کر رہے ہیں۔

**احناف:** حافظ ابو بشر دولابی، حافظ اسحاق بن راہویہ، حافظ ابو جعفر طحاوی، حافظ ابن ابی العوام سعدی، حافظ ابو محمد حارثی، حافظ عبد الباقی، حافظ ابوبکر رازی جصاص، حافظ ابو نصر کلاباذی، حافظ ابوبکر سمرقندی، حافظ شمس الدین سرخسی، حافظ قطب الدین حلبی، حافظ علاء الدین ماردینی، حافظ جمال الدین زیلعی، حافظ علاء الدین مغلطائی، حافظ بدر الدین عینی، حافظ قاسم بن قطلوبغا وغیرہم۔

**شوافع:** حافظ دارقطنی، حافظ بیہقی، حافظ خطابی، حافظ عز الدین ابن عبد السلام، حافظ ابن دقیق العید، حافظ عراقی، حافظ ذہبی، حافظ مزی، حافظ ابن اثیر جزری، سبکی، ہیثمی، ابن حجر وغیرہم۔

**مالکیہ:** حافظ حسین بن اسماعیل، حافظ عجلی، حافظ ابن عبد البر، حافظ ابو الولید الباجی، حافظ قاضی ابوبکر ابن عربی، حافظ عبد الحق، حافظ قاضی عیاض، حافظ مازری، حافظ ابن رشد، حافظ ابو القاسم سہیلی وغیرہم۔

**حنابلہ:** حافظ عبد الغنی المقدسی، حافظ ابو الفرج بن الجوزی، حافظ ابن قدامہ، حافظ ابن رجب وغیرہم۔

# امام ترمذی

امام ابوعیسیٰ ترمذی عابد و زاہد، بے مثال حافظہ کے مالک اور یگانہ روزگار محدث تھے ادریسی نے کہا ابوعیسیٰ ترمذی ان ائمہ میں سے ہیں جن کی علم حدیث میں پیروی کی جاتی ہے۔ انہوں نے جامع تاریخ اور علل کی تصنیف کی وہ ایک ثقہ عالم تھے اور ایسا حافظہ رکھتے تھے کہ لوگ حفظ میں ان کی مثال دیا کرتے تھے[1] امام ترمذی بے حد عبادت گذار اور پُرسوز دل کے مالک تھے۔ یوسف بن احمد بغدادی بیان کرتے ہیں کہ کثرت گریہ وزاری کے سبب وہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

امام ترمذی امام بخاری کے شاگرد تھے۔ نصر بن محمد خود امام ترمذی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن امام بخاری نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے اس قدر استفادہ نہیں کیا جتنا استفادہ میں نے تم سے کیا ہے اور عمران بن علان نے کہا کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے فوت ہونے کے بعد اہل خراسان کے لیے علم و عمل میں امام ترمذی جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا[2]

## ولادت اور سلسلہ نسب

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن الضحاک ابن السکن سلمی ترمذی ۲۰۹ھ میں بلخ کے شہر ترمذ میں پیدا ہوئے جو دریائے جیحون کے قریب واقع ہے۔

## کنیت ابوعیسیٰ

امام ترمذی کا نام محمد اور کنیت ابوعیسیٰ ہے جامع ترمذی میں انہوں نے اپنے نام کی بجائے کنیت کو اختیار کیا ہے اور جہاں اپنا ذکر کرتے ہیں قال ابوعیسیٰ کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ اس جگہ یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ امام ابن ابی شیبہ نے پوری سند کے ساتھ اپنی مصنف میں روایت کیا ہے کہ ایک شخص کی کنیت ابوعیسیٰ تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا "عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں تھا" اس روایت کے سبب بعض علماء نے ابوعیسیٰ کنیت رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیت ابوعیسیٰ سے نہ منع فرمایا ہے نہ اس کو ناپسند کیا ہے بلکہ صرف ایک امر واقعی کا بیان فرمایا ہے کہ واقعہ میں حضرت عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں تھا۔ ثانیاً یہ کہ حضور کا یہ فرمان مزاح کے قبیل سے تھا جیسا کہ ایک شخص نے ایک مرتبہ

---

۱؎ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۸

۲؎ ایضاً . . . . . . . . ص ۳۸۹

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لیے اونٹ مانگا تو آپ نے فرمایا میں تمہیں اونٹ کے بچے پر سوار کروں گا وہ کہنے لگا حضور اونٹ کا بچہ تو مجھے گرا دے گا آپ نے فرمایا ہر اونٹ کسی نہ کسی اونٹ کا بچہ ہی ہوتا ہے۔

کنیت ابو عیسیٰ کے سلسلہ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی کنیت بھی ابو عیسیٰ تھی۔ جب حضرت عمر کو اس کنیت کا علم ہوا تو انہوں نے اس کنیت کو ناپسند فرمایا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بتلایا کہ ان کو کنیت حضور نے رکھی تھی تو حضرت عمر نے اس کو حضور کی خصوصیت قرار دیا اور اس کنیت سے بدستور منع کرتے رہے لیکن یہ استدلال میں بھی کچھ جان نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی یہ کنیت خود حضور نے رکھی تھی اور حضرت عمر کا اس کو حضور کا خاصہ قرار دینا اس وقت معتبر ہوتا جب حضور نے اس کنیت سے منع فرمایا ہوتا۔ نیز یہاں اب کا لفظ ابوت کے معنی میں حقیقی نہیں بلکہ اشتمال اور لزوم کے معنی میں ہے جیسے ابو تراب، ابوہریرہ اور ابوبکر وغیرہ کنیتوں میں بھی یہی معنی ہے۔

## امام ترمذی کے ہم نام

امام ترمذی کے ایک ہم نام حکیم ترمذی ہیں اور بسا اوقات بعض ناواقف لوگ حکیم ترمذی کی روایات کو امام ترمذی کی روایات خیال کر لیتے ہیں حالانکہ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اکثر ضعیف اور غیر معتبر روایات جمع کر دی ہیں اور امام ترمذی کی جامع صحیح میں اکثر صحیح اور معتبر روایات ہیں۔

تحقیق یہ ہے کہ ترمذی نام کے تین مشاہیر اسلام گزرے ہیں۔

۱۔ امام ابو عیسیٰ الترمذی صاحب الجامع الصحیح المتوفی ۲۷۹ھ

۲۔ ابو الحسن احمد بن الحسن بن جنید الترمذی المتوفی ۲۴۴ھ یہ ترمذی کبیر کے نام سے مشہور تھے اور امام بخاری اور امام ترمذی کے استاذ تھے[۱]

۳۔ ابو عبداللہ محمد بن علی بن الحسن الحکیم الترمذی المتوفی ۲۸۵ھ۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ یہ ضعیف روایات کی فضیلت کے قائل تھے۔ اس عقیدہ کے سبب ان کو ترمذ سے نکال دیا گیا پھر یہ بلخ چلے گئے۔ جہاں ان کے معتقد مل گئے۔ ان کی کتاب نوادر الاصول فی معرفۃ اخبار الرسول بہت مشہور ہے۔ جس میں ۱۰۰۲ احادیث ذکر کی گئی ہیں حافظ سیوطی نے ان پر تنقید بھی کی ہے[۲]

## اساتذہ

امام ترمذی نے حصول علم کی خاطر خراسان، عراق اور حجاز کے متعدد شہروں کا سفر کیا اور اپنے وقت کے بہترین افاضل، علوم حدیث کے ماہرین اور جید اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ ان کے اساتذہ میں سے چند حضرات کے اسماء یہ ہیں، قتیبہ بن سعید، ابو مصعب، ابراہیم بن عبداللہ ہروی، اسماعیل بن موسیٰ السدی

---

[۱] امام عبداللہ شمس الدین الذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۴

[۲] " " " " " " — " " ص ۶۴۵

[۳] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ — کشف الظنون ج ۲ ص ۱۹۶۹

سوید بن نصر، علی بن حجر، محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب، عبد اللہ بن معاویہ، محمد بن اسماعیل البخاری، مسلم بن الحجاج القشیری، امام ابو داؤد[1]

**تلامذہ** امام ترمذی کے تلامذہ کی بھی ایک طویل فہرست ہے، اور بے شمار لوگوں نے ان سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے ان میں سے بعض حضرات کا ذکر کیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے :

ابو حامد احمد بن عبد اللہ بن داؤد مروزی، ہیثم بن کلیب شاشی، محمد بن محبوب ابو العباس محبوبی مروزی، احمد بن یوسف نسفی، ابو الحارث اسد بن حمدویہ، داؤد بن نصر بن سہیل بزدوی، عبد بن محمد بن محمود نسفی، محمد بن نمیر، محمد بن محمود، محمد بن مکی بن نوح، ابو جعفر محمد بن سفیان بن نضر نسفی، محمد بن منذر ابن سعید ہروی اور امام بخاری[2]

امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں دو ایسی روایتیں ذکر کی ہیں جن کا امام بخاری نے امام ترمذی سے سماع کیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان نا حفص بن غیاث بن حبیب بن ابی عمرۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قول اللہ عزوجل ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا قال اللینۃ النخلۃ ولیخزی الفاسقین قال استنزلوھم من حصونھم قال وامروا بقطع النخل فحک فی صدورھم فقال المسلمون قد قطعنا بعضا وترکنا بعضا فلنسئلن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لنا فیما قطعنا من اجر وھل علینا فیما ترکنا من وزر فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا الآیۃ ھذا حدیث حسن غریب وروی بعضھم ھذا الحدیث عن حفص بن غیاث عن حبیب بن ابی عمرۃ عن سعید بن جبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا قال ابو عیسی سمع منی محمد بن اسماعیل ھذا الحدیث[3]

۲۔ حدثنا علی بن المنذر نا ابن فضیل عن سالم بن ابی حفصۃ عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد ان یجنب فی ھذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنی ھذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقہ جنبا غیری وغیرک ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وقد سمع محمد بن اسماعیل منی ھذا الحدیث واستغربہ[4]

---

[1] امام ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۴

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۶

[3] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — الجامع الصحیح ص ۴۴۴

[4] " " " " — " " " ۵۳۵

**بے مثل حافظہ**

امام ترمذی غضب کا حافظہ رکھتے تھے ان کی قوت حفظ سے متعلق ایک واقعہ عام تذکرہ نگاروں نے نقل کیا ہے۔ خود امام ترمذی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شیخ سے ان کی احادیث کے دو جز نقل کیے تھے ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں وہ میرے ہمراہ تھے۔ مجھے اب تک ان اجزاء کی دوبارہ جانچ پڑتال کا موقع نہیں ملا تھا میں نے شیخ سے درخواست کی کہ آپ ان احادیث کی قرأت کریں اور میں سن کر ان کا مقابلہ کرتا جاؤں۔ شیخ نے منظور فرمایا پھر میں نے ان اجزاء کو اپنے سامان میں تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکے۔ بالآخر میں نے ان اجزاء کی مثل سادہ کاغذ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیے اور شیخ سے قرأت کی درخواست کی۔ شیخ قرأت کرتے رہے اور میں اپنے ذہن میں ان احادیث کو محفوظ کرتا رہا۔ اتفاقاً شیخ کی نظر ان سادہ کاغذوں پر پڑ گئی اور وہ ناراض ہو کر کہنے لگے تم کو شرم نہیں آتی مجھ سے مذاق کرتے ہو پھر میں نے سارا ماجرا سنا کر اپنا عذر پیش کیا اور کہا کہ آپ کی سنائی ہوئی تمام احادیث مجھے محفوظ ہو گئی ہیں۔ شیخ نے کہا سناؤ اور میں نے وہ تمام احادیث من و عن سنا ڈالیں۔ شیخ نے دوبارہ امتحان لینے کے لیے چالیس ایسی احادیث پڑھیں جو صرف ان سے روایت کی جاتی تھیں امام ترمذی نے ان احادیث کو بھی اسی طرح ترتیب وار سنا ڈالا۔ اس پر شیخ نے انہیں تحسین و آفرین کرتے ہوئے یہ اعتراف کیا کہ مدت سے محدثین میں نے تمہاری مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

**ابن حزم کا انکار**

ابو محمد ابن حزم المتوفی ۴۵۶ھ نے الاتصال میں امام ترمذی کو مجہول قرار دیا ہے کیونکہ بعض متاخرین حضرات کے ہاں ابن حزم امام اور پیشوا کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے انہیں اس کے انکار پر تعجب ہوا اور انہوں نے ابن حزم کے قول کی تاویلات اور توجیہات کرنی شروع کر دیں لیکن ہمارے لیے یہ امر چنداں باعث حیرت نہیں ہے کیونکہ ابن حزم نے محلی میں امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی وغیرہم مجتہدین کرام کے لیے جگہ جگہ کذب اور سفاہت کے الفاظ استعمال کیے ہیں پس جو شخص ان جیسے اسلاف اور ائمہ دین کے لیے کذب اور سفاہت کے الفاظ لکھتا ہے ایسے زبان دراز شخص کے لیے امام ترمذی کو مجہول کہہ دینا کیا بڑی بات ہو گی۔

**تصانیف**

درس و تدریس کی بے پناہ مصروفیات اور کثرت مشاغل کے باوجود امام ترمذی سے مندرجہ ذیل تصانیف یادگار ہیں: (۱) جامع ترمذی (۲) کتاب العلل (۳) کتاب التاریخ (۴) کتاب الزہد (۵) کتاب الاسماء والکنی (۶) کتاب الشمائل النبویہ۔

**وفات**

۱۳ رجب ۲۷۹ھ کو مقام ترمذ میں امام ترمذی کا انتقال ہو گیا اور وہیں آپ کو دفن کر دیا گیا۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ اس سال میں حدیث کے مشاہیر محدثین کا وصال ہوا ان کے اسماء یہ ہیں: محدث ابن خلیل بن شاہین، ابو جعفر ربعانی، ابو ابراہیم بن عبداللہ العبسی الکوفی، محدث مکہ ابو یحییٰ عبداللہ بن احمد بن ابی مسرۃ، محدث ابو جعفر محمد بن شاکر۔

---

۱؎ حافظ ابو محمد علی ۴۵۶ھ — تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۸

۲؎ شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۵

# جامع ترمذی

امام ابو عیسیٰ ترمذی کی جامع صحیح، ترتیب صحاح کے لحاظ سے نسائی اور ابوداؤد کے بعد آتی ہے لیکن اس کو اپنی جودت ترتیب، افادیت اور جامعیت کی وجہ سے جو شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی اس کے سبب اس کو عام طور پر بخاری اور مسلم کے بعد شمار کیا جاتا ہے چنانچہ حاجی خلیفہ اس کا ثالث الکتب الستہ کے عنوان سے کشف الظنون میں ذکر کرتے ہیں۔

حافظ ابن اثیر جامع الاصول میں لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کتب صحاح میں سب سے احسن ہے کیونکہ اس کی افادیت سب سے زیادہ اور ترتیب سب سے عمدہ ہے نیز اس میں تکرار سب سے کم ہے۔ مذاہب ائمہ اور وجوہ استدلال کے ذکر اور انواع حدیث اور احوال رواۃ کے بیان میں یہ کتاب سب سے منفرد ہے۔

شیخ ابو اسماعیل ہروی نے کہا کہ میرے نزدیک ابو عیسیٰ ترمذی کی کتاب بخاری اور مسلم کی کتابوں سے زیادہ مفید ہے انہوں نے اس کا سبب بتلاتے ہوئے کہا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے سوا ماہرین علوم حدیث کے اور کوئی شخص استفادہ نہیں کر سکتا۔ بخلاف صحیح ترمذی کے کیونکہ یہ کتاب فقہاء، محدثین اور عام علماء کے لیے یکساں مفید ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو تصنیف کے بعد علماء حجاز پر پیش کیا تو انہوں نے اس کو پسند کیا پھر علماء خراسان پر پیش کیا تو انہوں نے بھی اس کو تحسین کی نظر سے دیکھا امام ترمذی کہتے ہیں جس شخص کے گھر میں یہ کتاب ہو وہ یوں سمجھے گویا اس کے گھر میں نبی کلام کر رہا ہے۔[۱]

**تسمیہ** صحیح ترمذی کے نام میں اختلاف ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگ اس کو سنن ترمذی کہتے ہیں لیکن اس کا زیادہ مشہور نام الجامع الصحیح ہی ہے۔ سنن اصطلاح حدیث میں حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس کی ترتیب ابواب فقہ کی طرز پر کی گئی ہو اور چونکہ ترمذی کی ترتیب اسی طور پر ہے اس لیے اس کو سنن کہنا بھی درست ہے۔ رہا الجامع الصحیح کہنے میں ترمذی کے جامع ہونے میں تو کوئی کلام نہیں البتہ صحیح کہنے پر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ اس میں حسن اور ضعیف روایات بھی کافی تعداد میں موجود ہیں پھر اس کو صحیح کہنا کیونکر درست ہوگا۔ جواب یہ ہے کہ اس کو صحیح تغلیباً کہا گیا ہے۔

---

ل حافظ شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۴

## اسلوب

امام ترمذی نے اپنی جامع کی ترتیب میں جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ احسن قدر مفید ہے جس کی وجہ سے اس کتاب کو تمام کتب صحاح میں نمایاں حیثیت حاصل ہے سطور ذیل میں ہم جامع ترمذی کی چند خصوصیات بحع امثلہ پیش کر رہے ہیں۔

۱۔ امام ترمذی حدیث ذکر کرنے کے بعد ائمہ مذاہب کے اقوال اور ان کا اختلاف ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے سلمہ بن قیس سے ایک روایت ذکر کی: اذا توضأت فانتثر و اذا استجمرت فاوتر۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں:

واختلف اهل العلم فيمن ترك المضمضة والاستنشاق فقال طائفة منهم اذا تركهما في الوضوء حتى صلى اعاد الصلوة ورأوا ذالك في الوضوء والجنابة سواء وبه يقول ابن ابي ليلى و عبد الله بن مبارك و احمد و اسحاق وقال احمد الاستنشاق اوكد من المضمضة قال ابو عيسى طائفة من اهل العلم يعيد في الجنابة ولا يعيد في الوضوء وهو قول سفيان الثوري وبعض اهل الكوفة وقالت طائفة لا يعيد في الوضوء ولا في الجنابة لانهما سنة من النبي صلى الله عليه وسلم فلا تجب الاعادة على من تركهما في الوضوء ولا في الجنابة وهو قول مالك والشافعي[۱]

۲۔ امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں یہ التزام کیا ہے کہ اس کتاب میں صرف ان احادیث کو درج کیا جائے جو کسی نہ کسی امام کا مذہب ہوں البتہ دو حدیثیں ایسی ہیں جن کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ کسی امام کا مذہب نہیں ہے۔ پہلی حدیث یہ ہے: عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولا مطر[۲]۔ لیکن اس حدیث کو اگر جمع صوری پر محمول کر دیا جائے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے ابتدائی وقت میں اسی طرح مغرب کو اس کے آخری وقت میں اور عشاء کو اس کے ابتدائی وقت میں پڑھا، تو یہ حدیث ائمہ مذاہب میں سے کسی کے خلاف نہیں رہتی۔ دوسری حدیث یہ ہے: عن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد في الرابعة فاقتلوه[۳]۔ چوتھی بار شراب پینے پر کسی شخص کو بطور حد قتل کر دینا۔ بے شک کسی امام کا مذہب نہیں ہے لیکن اگر اس قتل کو تعزیر پر محمول کر دیا جائے تو یہ ائمہ مذاہب میں سے کسی کے خلاف نہیں ہے۔ اس تحقیق سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ جامع ترمذی کی تمام احادیث معمول بہا ہیں اور انہوں نے اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی ذکر نہیں کی جو کسی نہ کسی امام کا مذہب نہ ہو۔

---

[۱] ابو عیسیٰ الترمذی المتوفیٰ ۲۷۹ھ، جامع ترمذی ص ۳۰

[۲] 〃 〃 〃 ص ۲۴۰

[۳] 〃 〃 〃 ص ۲۶

۳ - جب ایک حدیث کئی صحابہ سے مروی ہو تو جس صحابی سے اس حدیث کی روایت مشہور ہو امام ترمذی اس صحابی کی روایت ذکر کرتے ہیں اور باقی صحابہ کی روایات کی طرف وفی الباب عن فلاں وعن فلاں کہہ کر اشارہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں۔ عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللّٰھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث[1] اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں، وفی الباب عن علی و زید بن ارقم و جابر و ابن مسعود - پھر اپنی روایت کی وجہ ترجیح ذکر کرتے ہیں - قال ابو عیسیٰ حدیث انس اصح شیئ فی ھذا الباب واحسن[2] امام ترمذی کے اس طریقہ سے تین فائدے حاصل ہوتے ہیں اوّل یہ کہ باب کی غیر مشہور روایات بھی علم میں آجاتی ہیں۔ ثانی یہ کہ بسا اوقات بعض غیر مشہور روایات کی کسی علت کا بھی بیان کر دیتے ہیں۔ مثلاً یہی حدیث جس کو انہوں نے حضرت انس سے روایت کیا ہے اور جس کے بعد فرماتے ہیں کہ وفی الباب عن علی و زید بن ارقم و جابر بن مسعود - اس میں زید بن ارقم کے بارے میں لکھتے ہیں وحدیث زید بن ارقم فی اسنادہ اضطراب اور پھر تفصیل سے وجہ اضطراب بیان کر دی ہے ثالث یہ کہ بعض اوقات غیر مشہور روایات کے متن میں کوئی زیادتی یا کمی ہو تو اس کا بھی ذکر کر دیتے ہیں مثلاً وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں۔ عن جابر بن عبد اللہ قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلۃ ببول فرأیتہ قبل ان یقبض بعام یستقبلھا[3] پھر لکھتے ہیں، وفی الباب عن ابی قتادہ و عائشۃ و عمار - اس کے بعد انہوں نے ابو قتادہ کی روایت ذکر کی ہے جس کے متن میں کمی ہے لکھتے ہیں، عن ابی قتادہ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبول مستقبل القبلۃ اخبرنا بذالک قتیبۃ قال نابذالک ابن لھیعۃ، اس کے بعد مشہور روایت کی وجہ ترجیح بیان کرتے ہیں۔ وحدیث جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصح من حدیث ابن لھیعۃ وابن لھیعۃ ضعیف عند اھل الحدیث۔

۴ - امام ترمذی کا عام طریقہ یہ ہے کہ جب کسی صحابی کی روایت ذکر کرنے کے بعد وفی الباب عن فلاں لکھتے ہیں تو فی الباب کے تحت اس صحابی کا نام ذکر نہیں کرتے جس کی روایت اصالۃً باب کے تحت لاتے ہیں۔ لیکن بعض جگہ انہوں نے اس طریقہ کے خلاف بھی کیا ہے مثلاً وہ روایت کرتے ہیں، عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنۃ شجر یسیر الراکب فی ظلھا مأۃ عام الحدیث[4] اس کے بعد لکھتے ہیں۔ وفی الباب عن ابی سعید لیکن اس جگہ ابو سعید کی روایت سے وہ روایت مراد نہیں ہے جس کا امام ترمذی پہلے ذکر کر چکے ہیں بلکہ ایک اور روایت ہے۔ عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لہ رجل یا رسول اللہ ماطوبی قال شجرۃ مسیرۃ مأۃ الحدیث (یہ روایت موارد الظمآن میں ہے)

---

[1] ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۲۲۴

[2] " " " — " " ص ۳۶۱

[3] الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی المتوفی ۸۰۷ھ — موارد الظمآن زوائد ابن حبان ص ۶۵۲

[4] ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۲۷۴

۴۔ امام ترمذی مکمل سند بیان کرنے کے بعد انواعِ حدیث میں سے اس حدیث کی نوع کا بیان کر دیتے ہیں کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے یا ضعیف ہے مثلاً روایت کرتے ہیں، حدثنا بندار حدثنا ابو احمد نا سفیان عن معمر عن قتادہ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائہ فی غسل واحد اس کے بعد لکھتے ہیں۔ قال ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث صحیح[1] حسن کی مثال یہ ہے۔ حدثنا علی بن حجر نا عبد الرحمٰن بن ابی الزناد عن ابیہ عن عروۃ بن الزبیر عن المغیرہ بن شعبہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخفین علی ظاھرھما قال ابو عیسیٰ حدیث المغیرۃ حدیث حسن[2] اور ضعیف کی مثال یہ ہے، حدثنا قتیبۃ قال ثنا رشدین بن سعد عن عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم عن عتبۃ بن حمید عن عبادۃ بن نسي عن عبد الرحمان بن غنم عن معاذ بن جبل قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ مسح وجہہ بطرف ثوبہ قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب واسنادہ ضعیف ورشدین بن سعد وعبد الرحمان بن زیاد بن انعم الافریقی یضعفان فی الحدیث۔[3]

۵۔ اگر کوئی حدیث مضطرب ہو تو تعیین کر دیتے ہیں کہ اضطراب سند میں ہے یا متن میں اور بسا اوقات وجہ اضطراب بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حدثنا جعفر بن محمد بن عمران الثعلبی الکوفی نا زید بن حباب عن معاویہ بن صالح عن ربیعہ بن یزید الدمشقی عن ابی ادریس الخولانی و ابی عثمان عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ الحدیث۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں، وھذا حدیث فی اسنادہ اضطراب اور وجہ اضطراب یہ لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن صالح وغیرہ نے زید بن حباب کی مخالفت کی ہے اور سند یوں ذکر کی ہے۔ عن معاویہ بن صالح عن ربیعہ بن یزید عن ابی ادریس عن عقبہ بن عامر عن عمر، اور بعض نے یوں ذکر کیا ہے۔ عن ابی عثمان عن جبیر بن نفیر عن عمر۔ خلاصہ یہ ہے کہ زید بن حباب کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ادریس اور ابو عثمان ان دونوں اور حضرت عمر کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے اور عبد اللہ بن صالح وغیرہ کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ابو ادریس

---

[1] ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۱۴
[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۳۴
[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
[4] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

ملکہ یعرف من حدیث الثوری عن جعفر عن ابیہ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایت لایعد ھذا الحدیث محفوظاً[1] خلاصہ یہ ہے کہ حدیث شاذ اور غیر محفوظ وہ ہوتی ہے جس میں ثقہ راوی اوثق کی مخالفت کرے یا ایک ثقہ شخص متعدد ثقہ لوگوں کی مخالفت کرے۔ اس حدیث کی وجہ شذوذ امام ترمذی نے امام بخاری سے یہ نقل کی ہے کہ اس حدیث کو دوسرے ثقہ راویوں نے سفیان ثوری سے مرسلاً روایت کیا ہے اور صرف زید بن حباب نے اس کو سفیان سے موصولاً روایت کیا ہے۔

۸ ـــــ جو حدیث منکر ہو امام ترمذی اس کی تصریح کر دیتے ہیں اور بسا اوقات وجہ بھی کر دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے: حدثنا بشر بن معاذ العقدی البصری نا ایوب بن واقد الکوفی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نزل علی قوم فلا یصوم تطوعا الا باذنھم۔ اس حدیث کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں: قال ابو عیسی ھذا حدیث منکر لا نعرف احدا من الثقات روی ھذا الحدیث عن ھشام بن عروۃ۔[2] خلاصہ یہ ہے کہ منکر اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں غیر ثقہ راوی ثقہ راویوں کی مخالفت کرے اور یہاں ایسا ہی ہے کیونکہ اس سند کے راوی ضعیف ہیں اور ہشام بن عروہ سے اس حدیث کی روایت میں کوئی ثقہ راوی ان کا ساتھ نہیں دیتا۔

۹ ـ بعض دفعہ امام ترمذی ایک اسناد سے ایک صحیح حدیث ذکر کرتے ہیں اور وہی حدیث بعض دوسری اسانید سے مدرج ہوتی ہے تو امام ترمذی اس کا بھی ذکر کر دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے: حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ ان ابن عباس اخبرہ ان الصعب بن جثامۃ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ بالابواء او بودان فاھدی لہ حمارا وحشیا فردہ علیہ فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکراھیۃ قال انہ لیس بنا رد علیک ولکنا حرم: اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں۔ وقد روی بعض اصحاب الزھری عن الزھری ھذا الحدیث وقال اھدی لہ لحم حمار وحش وھو غیر محفوظ[3] مدرج اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے متن میں راوی اپنے پاس سے کچھ الفاظ داخل کر دے اور اصحاب زہری کی روایت میں ایسا ہی ہے کیونکہ صحیح حدیث میں فاھدی لہ حمارا وحشیا۔ کے الفاظ ہیں اور اصحاب زہری نے لحم کا لفظ زیادہ کر کے اھدی لہ لحم حمار وحش روایت کیا گیا ہے۔

۱۰ ـ بعض دفعہ امام ترمذی کثرت طرق کا اظہار کرنے کے لیے حدیث ایک سند کے ساتھ مرفوعاً ذکر کرتے ہیں لیکن درحقیقت وہ موقوف ہوتی ہے تو امام ترمذی اس کے وقف کی تصریح کر دیتے ہیں مثلاً وہ روایت کرتے ہیں:

---

لہ ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۱۴۰

ٹہ ، ، ، ، ، ، ص ۱۳۶

ٹہ ، ، ، ، ، ، ص ۱۴۵

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام شہر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکینا اس کے بعد لکھتے ہیں، قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر لا نعرفہ مرفوعا الا من ھذا الوجہ والصحیح عن ابن عمر موقوف قولہ[1]۔

۱۱۔ اگر حدیث بعض طرق کے لحاظ سے غریب اور بعض کے لحاظ سے مشہور ہو تو اس کا بیان کر دیتے ہیں مثلاً روایت کرتے ہیں، عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتوضؤ لکل صلوٰۃ طاھرا وغیر طاھر قال قلت لانس فکیف کنتم تصنعون انتم قال کنا نتوضؤ وضوءً احدا۔ اس حدیث کے بعد لکھتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن غریب والمشھور عند اھل الحدیث حدیث عمرو بن عامر[2]۔

۱۲۔ امام ترمذی عام طور پر حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ ھذا حدیث حسن صحیح یا ھذا حدیث حسن غریب یا ھذا حدیث حسن صحیح غریب پہلی صورت میں یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ حسن اور صحیح دو مستقل قسمیں ہیں اور اقسام آپس میں متباین ہوتی ہیں تو ایک حدیث حسن اور صحیح کیسے ہو سکتی ہے بعض لوگوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ صحیح اور حسن کے جمع ہونے میں کوئی تردد نہیں اس لیے کہ حدیث کا حسن لذاتہ اور صحیح لغیرہ ہونا عین ممکن ہے[3] لیکن یہ جواب قطعاً باطل اور مردود ہے۔ کیونکہ صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ حسن لغیرہ اور ضعیف ایک مقسم کے اعتبار سے متعدد اقسام ہیں اور اقسام آپس میں متباین ہوتی ہیں ان میں سے کوئی سی بھی دو قسمیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں اس کی مزید وضاحت اس طرح ہے کہ صحیح لغیرہ اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے راویوں کے ضبط میں کچھ کمی ہو اور تعدد طرق روایت سے اس کمی کو پورا کر لیا جائے اور حسن لذاتہ اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں تعدد طرق روایت سے اس کمی کو پورا نہ کیا جائے اس تقدیر پر ایک روایت کے صحیح لغیرہ اور حسن لذاتہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے تعدد طرق ہوں اور نہ ہوں اور یہ اجتماع نقیضین ہونے کی وجہ سے محال ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس اشکال کے دو جواب دیئے ہیں اوّل یہ کہ اس حدیث کے راویوں کے اوصاف میں ائمہ حدیث کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض اقوال کے لحاظ سے وہ حدیث حسن اور بعض کے لحاظ سے صحیح ہے اس صورت میں یہاں حرف عطف او محذوف ہے ثانی یہ کہ یہ حدیث دو سندوں سے مروی اور ایک سند کے لحاظ سے حسن اور دوسری کے لحاظ سے صحیح ہے۔ اس صورت میں یہاں حرف عطف واؤ محذوف ہے۔

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۱۲۰

[2] ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ص ۳۲

[3] محمد عبدہ الفلاح فیروز پوری و عبد الرحمان مبارکپوری، صحاح ستہ اور ان کے مؤلفین ص ۱۵۴ و مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۲۱۲

اس سوال کے چند اور جواب بھی منقول ہیں۔ حافظ عماد الدین نے کہا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح کے درمیان متوسط ہے اس لیے ان دونوں قسموں کا ذکر کر دیا۔ شمس الدین جزری نے کہا اس حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو صحیح کے مشابہ ہو اس لیے اس پر دونوں وصفوں کا اطلاق جائز ہے۔ ابن دقیق العید نے کہا حسن سے مراد راوی کی صفت عدالت ہے اور صحیح سے مراد اس کی صفت ضبط ہے۔ بعض لوگوں نے کہا یہ دونوں الفاظ مترادف ہیں اور حسن کے بعد صحیح باعتبار تاکید کے لائے ہیں اور بعض نے کہا حسن باسناد کا وصف ہے اور صحیح اس کا حکم ہے۔

امام ترمذی جس حدیث کے بعد ھذا حدیث حسن غریب کہتے ہیں وہاں یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ امام ترمذی کے نزدیک حدیث حسن وہ ہوتی ہے جو طرق متعددہ سے مروی ہو کیونکہ وہ خود کتاب العلل میں لکھتے ہیں: وما قلنا فی کتابنا حديث حسن فانما اردنا به حسن اسناده عندنا كل حديث يروى لا يكون راويه متهما بالكذب ويروى من غير وجه نحو ذلك ولا يكون شاذا فهو عندنا حسن[1]۔ اور حدیث غریب صرف ایک طریق سے مروی ہوتی ہے پس ایک حدیث حسن اور غریب دو متضاد وصفوں کی حامل کیسے ہو سکتی ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس اشکال کے جواب میں فرمایا کہ حدیث حسن میں دو اصطلاحیں ہیں ایک جمہور کی جس میں تعدد طرق کی شرط نہیں ہے اور ایک امام ترمذی کی جس میں تعدد طرق مشروط ہے۔ امام ترمذی جس جگہ ھذا حدیث حسن غریب کہتے ہیں وہاں حسن کا لفظ جمہور کی اصطلاح پر ہے لہذا غرابت اس کے منافی نہیں ہے اور جس جگہ فقط ھذا حدیث حسن کہتے ہیں وہاں ان کی اپنی اصطلاح پر ہے۔

٣۔ بسا اوقات امام ترمذی سند کے بعض راویوں پر جرح کرتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی ہے: حدثنا محمود بن غيلان حدثنا المقرئ قالا ثنا يحيى بن ايوب عن زيد بن جبيرة عن داؤد بن حصين عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يصلى في سبع مواطن الحديث: اس کے بعد ذکر کرتے ہیں: قال ابو عيسى حديث ابن عمر اسناده ليس بذاك القوي وقد تكلم في زيد بن جبيرة من قبل حفظه[2]۔ اس حدیث میں امام ترمذی نے زید بن جبیرہ کے حافظہ پر جرح کی ہے۔

٤۔ اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی مجہول ہو تو امام ترمذی اس کی تعیین کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا هناد ثنا شريك عن ابي فزارة عن ابي زيد عن عبد الله بن مسعود قال سألني النبي صلى الله عليه وسلم ما في اداوتك فقلت نبيذ فقال ثمرة طيبة وماء طهور قال فتوضأ منه۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے ابو زید امام ترمذی اس کے بارے میں فرماتے ہیں و ابو زيد رجل مجهول عند اهل الحديث[3]۔

---

[1] ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ٢٧٩ھ، جامع ترمذی ص ٥٠٥

[2] ، ، ، ، ، ص ١١٤

[3] ، ، ، ، ، ص ٣٢٩

۱۵ - اور اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی منکر الحدیث ہو تو اس کی بھی تعیین کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حدثنا نصر بن علی واحمد بن عبید اللہ السلمی البصری قالا انا ابو قتیبۃ مسلم بن قتیبۃ عن الحسن بن علی الہاشمی عن عبد الرحمان عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاءنی جبرئیل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح - اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں، وسمعت محمدا یقول الحسن بن علی الہاشمی منکر الحدیث -[1]

۱۶ - عام طور پر جو راوی کنیت یا نسبت کے ساتھ مشہور ہوتے ہیں ان کے اسماء اور کُنیٰ کی وضاحت خاص اہتمام سے کرتے ہیں مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں: ابو صالح والد سہیل ھو ابو صالح السمان واسمہ ذکوان[2] ایک اور جگہ لکھتے ہیں، وابو ایوب اسمہ خالد بن زید اور نسبت کی وضاحت میں لکھتے ہیں، والزھری اسمہ محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب الزھری وکنیتہ ابوبکر[3]

۱۷ - اگر کسی راوی کے اسم میں اختلاف ہو تو اس کا بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً لکھتے ہیں، ابو الملیح بن اسامۃ اسمہ عامر ویقال زید بن اسامۃ بن عمیر الھذلی - اسی طرح لکھتے ہیں، ابو ھریرۃ اختلفوا فی اسمہ فقالوا عبد شمس وقالوا عبد اللہ بن عمرو[4]

۱۸ - اگر ایک وصف کے ساتھ دو راوی مشہور ہوں تو امام ترمذی ان کے اسماء اور مراتب کا فرق بیان کر دیتے ہیں مثلاً وصف صنابحی کے ساتھ دو راوی مشہور ہیں ان کے بارے میں لکھتے ہیں؛ والصنابحی الذی روی عن ابی بکر الصدیق لیس لہ سماع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسمہ عبد الرحمان بن عسیلۃ ویکنی ابا عبد اللہ رحل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الطریق وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث والصنابح بن الاعسر الاحمسی صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ الصنابحی ایضا وانما حدیثہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی مکاثر بکم الامم فلا تقتتلن بعدی[5] یعنی ایک صنابحی تابعی ہیں جن کا نام عبد الرحمان ہے اور دوسرے صنابحی صحابی ہیں جن کا نام صنابح ہے یہ دونوں حضور سے روایت کرتے ہیں مگر ایک کی روایت مرسل اور دوسرے کی روایت متصل ہے۔

۱۹ - بسا اوقات امام ترمذی کسی حدیث کے بارے میں مختلف اساتذہ اور ائمہ حدیث کے اقوال بھی پیش کرتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حدثنا قتیبۃ وھناد وابو کریب واحمد بن منیع ومحمود

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۳۳

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۶

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۲۷

[4] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۲۶

[5] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۲۷

بن غیلان وابو عمار قالوا انا وکیع عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن عروۃ عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل بعض نسائہ ثم خرج الی الصلوٰۃ ولم یتوضأ قال قلت من هی الا انت فضحکت ۔ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں : سمعت ابا بکر العطار البصری یذکر عن علی بن المدینی قال ضعف یحیی بن سعید القطان هذا الحدیث وقال هو شبہ لا شئ قال وسمعت محمد بن اسماعیل یضعف هذا الحدیث وقال حبیب بن ابی ثابت لم یسمع من عروۃ [1] اس حدیث کے تحت امام ترمذی نے علی بن المدینی اور امام بخاری کی آراء پیش کی ہیں اور بتلایا ہے کہ ان دونوں کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے ان کے علاوہ امام ترمذی امام ابوزرعہ، امام احمد بن حنبل اور عبدالرحمٰن دارمی کی آراء بھی پیش کرتے ہیں۔

۲۰۔ بعض جگہ امام ترمذی اپنے اساتذہ سے اختلاف بھی کرتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی ۔ حدثنا هناد وقتیبہ قالا نا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی عبیدہ عن عبد اللہ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ فقال التمس لی ثلٰثۃ احجار قال فاتیتہ بحجرین وروثۃ فاخذ الحجرین والقی الروثۃ وقال انها رکس ۔ اس حدیث کو ابو اسحاق سے اسرائیل نے بھی روایت کیا ہے اور زہیر نے بھی۔ امام بخاری نے زہیر کی روایت کو مناسب خیال کیا ہے اور اسی کی روایت کو اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے لیکن امام ترمذی کہتے ہیں : واصح شئ فی هذا عندی حدیث اسرائیل وقیس عن ابی اسحاق عن ابی عبیدہ عن عبد اللہ لان اسرائیل اثبت واحفظ لحدیث ابی اسحاق ۔ امام ترمذی کہتے ہیں اسرائیل کی حدیث زہیر سے بہتر ہے کیونکہ زہیر نے اخیر عمر میں ابو اسحاق سے سماع کیا ہے اور اس وقت ابو اسحاق کا ذہن مختل ہو چکا تھا اس کے بعد امام ترمذی امام احمد بن حنبل کے قول سے اس بات پر شہادت لاتے ہیں کہ زہیر کی روایت ابو اسحاق سے ساقط الاعتبار ہے چنانچہ لکھتے ہیں : سمعت احمد بن الحسن یقول سمعت احمد بن حنبل یقول اذا سمعت الحدیث عن زائدۃ وزهیر فلا تبال ان لا تسمع من غیرهما الا حدیث ابی اسحاق [2]

۲۱۔ امام ترمذی اپنی کتاب میں عنوان قائم کرتے ہیں بسا اوقات لفظ الباب کے بعد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہیں اس کے تحت عام طور پر احادیث مرفوعہ ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات لفظ الباب کے بعد عن رسول اللہ نہیں لکھتے لہٰذا وہاں مرفوع روایات کا التزام نہیں کرتے۔

۲۲۔ کسی حدیث میں مرفوع اور موقوف کا اختلاف ہو تو اس کو بیان کر دیتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں : عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل صلاتکم فی بیوتکم الا المکتوبۃ ۔

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۲۰

[2] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۲۹

اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں وقد اختلفوا فی روایۃ ھذا الحدیث فرواہ موسیٰ بن عقبۃ وابراھیم بن ابی النضر مرفوعا واوقفہ بعضھم[۱]

۲۳ - بعض اوقات حدیث میں کوئی مشکل لفظ ہو تو امام ترمذی اس کا آسان لفظ سے معنی بیان کر دیتے ہیں مثلاً ایک حدیث کے الفاظ ہیں حضرت ابوہریرہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہتے ہیں۔ اخبرنی بھا ولا تضنن بھا علی ۔ امام ترمذی حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ ومعنی قولہ ولا تضنن بھا علی یقول لا تبخل بھا علی والضنین والبخیل والضنین المتھم[۲]

۲۴ - بسا اوقات امام ترمذی کسی حدیث کا اختصار کرتے ہیں اور اس کے آخر میں لکھ دیتے وفی الحدیث قصۃ یا وفی الحدیث قصۃ طویلۃ ، اس کی مثال یہ ہے ، عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اھبط منھا وفیہ ساعۃ لا یوافقھا عبد مسلم یصلی فیسأل اللہ فیھا شیئاً الا اعطاہ ایاہ قال ابوھریرۃ فلقیت عبداللہ بن سلام فذکرت لہ ھذا الحدیث فقال انا اعلم بتلک الساعۃ فقلت اخبرنی بھا ولا تضنن بھا علی قال ھی بعد العصر الی ان تغرب الشمس فقلت فکیف تکون بعد العصر وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یوافقھا عبد مسلم وھو یصلی وتلک الساعۃ لا یصلی فیھا فقال عبداللہ بن سلام الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰۃ فھو فی الصلوٰۃ قلت بلی قال فھو ذالک ۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں ، وفی الحدیث قصۃ طویلۃ[۳] ۔ سنن ابوداؤد میں یہ حدیث مفصل بیان کی گئی ہے جس کی تفصیل یہ ہے ، عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ اھبط وفیہ تیب علیہ وفیہ مات وفیہ تقوم الساعۃ وما من دابۃ الا وھی مصیخۃ یوم الجمعۃ من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعۃ الا الجن والانس وفیھا ساعۃ لا یصادفھا عبد مسلم وھو یصلی یسأل اللہ عزوجل حاجۃ الا اعطاہ ایاھا قال کعب ذالک فی کل سنۃ یوم فقلت بل فی کل جمعۃ قال فقرأ کعب التوراۃ فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوھریرۃ ثم لقیت عبداللہ بن سلام فحدثتہ بمجلسی مع کعب فقال عبداللہ بن سلام قد علمت ایۃ ساعۃ ھی قال ابوھریرۃ فقلت لہ فاخبرنی بھا فقال عبداللہ بن سلام ھی آخر

---

۱ ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ ، جامع ترمذی ص ۸۵
۲ ” ” ” ” ” ” ص ۹۲
۳ ” ” ” ” ” ” ” ”

ساعة من يوم الجمعة فقلت كيف هي آخر ساعة من يوم الجمعة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي وتلك الساعة لا يصلى فيها فقال عبد الله بن سلام الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا ينتظر الصلوٰة فهو في صلوٰة حتى يصلي قال فقلت بلى قال هو ذاك[1]

۲۵۔ اگر دو حدیثوں میں تعارض ہو تو بسا اوقات امام ترمذی اس تعارض کو اٹھانے کے لیے کوئی توجیہ اور تاویل پیش کرتے ہیں مثلاً حضرت عائشہ سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز منہ اندھیرے پڑھا کرتے تھے۔ انصاری عورتیں کہتی ہیں کہ ہم لوگ چادروں میں لپٹی ہوئی چلی جاتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ اس کے بعد دوسری حدیث انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر۔ فجر روشن ہونے کے بعد نماز پڑھو کیونکہ اس سے زیادہ اجر ملتا ہے۔ پہلی حدیث کا مفاد یہ ہے کہ فجر کی نماز جلد پڑھنی چاہیئے اور دوسری کا تقاضہ یہ ہے کہ تاخیر سے پڑھنی چاہیئے۔ امام ترمذی ان دو متعارض حدیثوں میں تطبیق دینے کے لیے امام شافعی کی طرف سے دوسری حدیث کی توجیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں، الاسفار ان يتضح الفجر فلا يشك فيه ولم يروا ان معنى الاسفار تاخير الصلوٰة[2] یعنی اسفار کا مطلب یہ ہے کہ جب صبح یقینی طور پر متحقق ہو جائے اور اس کا طلوع مشکوک نہ رہے یہ کہ نماز کو مؤخر کر کے پڑھا جائے [illegible] یہ توجیہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس توجیہ کے اعتبار سے معنی یہ ہوگا کہ جب طلوع فجر مشکوک ہو تو زیادہ اجر ملے گا جس کا مطلب ہے کہ اگر مشکوک وقت میں فجر پڑھی گئی تو ثواب ہے اگرچہ کم ملے گا اور یہ بداہۃً باطل ہے۔ ان دونوں روایتوں میں اصل تطبیق یہ ہے کہ پہلی حدیث میں نفس جواز بیان کیا گیا ہے اور دوسری حدیث میں استحباب بتلایا گیا ہے نیز پہلی حدیث میں عمل کا بیان ہے اور دوسری میں قول کا اور چونکہ قول عمل پر راجح ہوتا ہے اس لیے تعارض نہ رہا۔

۲۶۔ اور کبھی امام ترمذی رفع تعارض کے لیے دو متعارض حدیثوں میں سے کسی ایک کا منسوخ ہونا بیان کر دیتے ہیں مثلاً انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے ایک روایت ذکر کی کہ جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ دوسری حدیث حضرت جابر سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا گوشت کھانے کے بعد عصر کی نماز پڑھی اور تازہ وضو نہیں کیا۔ اس حدیث کے آخر میں امام ترمذی لکھتے ہیں، وهذا آخر الامرين من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان هذا الحديث ناسخ للحديث الاول مما مست النار۔ یعنی یہ حدیث پہلی حدیث کے لیے ناسخ ہے۔

## جامع ترمذی کے علوم

جامع ترمذی میں امام ترمذی نے احادیث کے ذیل میں جو مباحث ذکر کیے ہیں وہ

---

[1] ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی المتوفی ۲۷۵ھ — سنن ابو داؤد ص ۱۴۹

[2] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۴۰

اپنے اندر متعدد علوم و فنون کو سموئے ہوئے ہیں حافظ ابوبکر بن العربی نے عارضۃ الاحوذی شرح ترمذی میں ان میں سے چودہ علوم کی نشاندہی کی ہے ہم نے مزید غور و فکر کرکے یہ عدد چوبیس تک پہنچا دیا ہے اس کے باوجود اس عدد کو جامع ترمذی کے علوم کا آخری عدد نہیں قرار دیا جا سکتا۔ جامع ترمذی میں مذکور علوم کی فہرس حسب ذیل ہے: (۱) بیان مذاہب فقہاء (۲) معمول بہا روایات کی توضیح (۳) ایک حدیث کی روایات کرنے والے تمام صحابہ کا بیان (۴) متن حدیث میں زیادتی اور کمی کا بیان (۵) حدیث کی تصحیح، تحسین اور تضعیف (۶) حدیث مضطرب (۷) حدیث معلول (۸) حدیث مرسل (۹) متصل اور منقطع (۱۰) شاذ اور محفوظ (۱۱) منکر اور معروف (۱۲) حدیث مدرج (۱۳) اختصار حدیث (۱۴) مرفوع اور موقوف (۱۵) حدیث مشہور اور غریب (۱۶) بیان اسناد (۱۷) اختلاف اسناد (۱۸) اسماء مشترکہ میں امتیاز (۱۹) جرح و تعدیل (۲۰) اسماء کنیت اور نسبت کی وضاحت (۲۱) ائمہ حدیث کی آراء (۲۲) ائمہ حدیث کا اختلاف (۲۳) تطبیق بین الروایات (۲۴) ناسخ اور منسوخ کا بیان۔ اور یہ وہ علوم و فنون ہیں کہ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ مستقل حیثیت رکھتا ہے۔

## رموز و اصطلاحات

امام ترمذی نے اپنی جامع میں بعض خاص اصطلاحات کا استعمال کیا ہے جن کا وہ اکثر ابواب میں ذکر کرتے ہیں۔ سطور ذیل میں ہم ان اصطلاحات کی وضاحت کر رہے ہیں۔

(۱) **فلان ذاهب الحديث**: اس کا مطلب ہے کہ اس شخص کو حدیث یاد نہیں رہتی۔

(۲) **فلان مقارب الحديث**: ابن السید کی رائے ہے کہ اگر مقارب بالکسر ہو تو یہ الفاظ تعدیل سے ہے۔ اور اگر بالفتح ہو تو الفاظ جرح سے ہے لیکن حافظ سیوطی اور حافظ ذہبی کی تحقیق یہ ہے کہ مقارب الحدیث ہر حال میں الفاظ تعدیل میں سے ہے اور یہ لفظ اگر بالکسر ہو تو اس کا معنی ہے حدیثہ مقارب غیرہ اور بالفتح کی تقدیر پر اس کا معنی ہے ان حدیثہ یقاربہ حدیث غیرہ بہر حال مقارب مشارکت کا تقاضہ کرتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کی حدیث دوسرے راوی کی حدیث کے قریب ہے۔

(۳) **شیخ لیس بذاک**: ای لیس بذاک المقام الذی یوثق بہ یعنی اس کی روایت نامقبول ہے۔ اس اصطلاح پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ شیخ الفاظ تعدیل میں سے ہے اور لیس بذاک الفاظ جرح میں سے ہے اور یہ ترکیب تضاد کو مستلزم ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جائز ہے کہ ایک شخص عدالت کے لحاظ سے کامل ہو اور حافظہ کے لحاظ سے ناقص ہو پس شیخ کا لفظ اس کے کمال عدالت اور لیس بذاک اس کے نقصان ضبط کی طرف راجع ہو اور طیبی نے یہ بھی کہا ہے کہ شیخ کا لفظ اس ترکیب میں لغوی معنی میں مستعمل ہے یعنی بوڑھا آدمی اور اس لحاظ سے اس ترکیب پر کوئی اشکال نہیں ہے۔

(۴) **اسنادہ لیس بذاک**: ذاک کا اشارہ مشتغل بالحدیث کے ذہن کی طرف ہے یعنی اس کے ذہن میں جو قوت اسناد کا تصور ہے وہ یہاں مفقود ہے۔

(۵) **هٰذا حديث جيد**: حافظ ابن صلاح جید اور صحیح کو مساوی قرار دیتے ہیں لیکن بلقینی کہتے ہیں کہ

امام ترمذی جیسا اوپر کے ساتھ حدیث کو اس وقت موصوف کرتے ہیں جب حدیث حسن کے درجہ سے ترقی کرکے صحیح تک پہنچ چکی ہو اور یہ بات صحیح ہے۔

(۲) **هذا اصح من ذالك** : اس قسم کے مقامات پر اصح محض ارجح کے معنی میں ہوتا ہے۔ یعنی دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور یہ ان میں اصح ہے۔ یا دونوں حسن ہیں اور یہ ان میں زیادہ قوی ہے یا دونوں ضعیف ہیں اور یہ ان میں کم درجہ کی ضعیف ہے۔ اسی طرح جب هذا اصح شیء فی هذا الباب کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس باب کی سب احادیث صحیح ہیں بلکہ بسا اوقات باب کی تمام احادیث ضعیف ہوتی ہیں اور جس حدیث کو امام ترمذی ترجمۃ الباب کے اثبات کے لیے وارد کرتے ہیں وہ ان سب میں کم درجہ ضعیف ہوتی ہے اس لیے کہتے ہیں **هذا اصح شیء فی هذا الباب**۔

(۷) **هذا حدیث غریب** : امام ترمذی نے کتاب العلل میں غرابت حدیث کی تین وجہیں بیان کی ہیں۔ اول یہ کہ سند حدیث میں ایک راوی اپنے شیخ سے اس حدیث کی روایت میں منفرد ہوتا ہے اگرچہ دوسرے طرق کے لحاظ سے وہ حدیث مشہور ہوتی ہے اس کی مثال یہ ہے۔ عن حماد بن سلمة عن ابی العشراء عن ابیه قال یا رسول الله اما تکون الزکاة الا فی الحلق فقال لو طعنت فی فخذها اجزأ عنك۔ حماد بن سلمہ کے علاوہ اور کوئی شخص ابو العشراء سے اس حدیث کی روایت نہیں کرتا اس وجہ سے یہ حدیث غریب قرار پائی۔ ثانی یہ کہ ایک متن حدیث متعدد طرق سے مروی ہے مگر صرف ایک راوی متن حدیث میں دوسروں کی بہ نسبت کچھ زیادتی بیان کرتا ہے۔ تب بھی وہ حدیث غریب کہلاتی ہے بشرطیکہ وہ راوی ایسا ہو جس کے حافظہ پر اعتماد ہو ورنہ وہ حدیث منکر ہوگی۔ اس کی مثال یہ ہے : عن مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلی الله علیه وسلم زكاة الفطر من رمضان على كل حر او عبد ذكر او انثى من المسلمين صاعا من تمر او صاعا من شعير۔ امام مالک کے علاوہ دوسرے طرق سے جو حدیث مروی ہے اس میں من المسلمین کے الفاظ نہیں یہ زیادتی صرف امام مالک کی روایت میں ہے اس لیے یہ حدیث غریب کہلائی۔ ثالث یہ کہ ائمہ حدیث کے نزدیک وہ حدیث کسی خاص سند سے معروف ہو اور اس کے سوا کسی اور طریقے سے اس حدیث کی روایت کی جائے تو غریب ہوگی اس کی مثال یہ ہے۔ حدثنا ابو هشام الرفاعی وابو السائب والحسین بن الاسود قالوا نا ابو اسامة عن برید بن عبد الله بن ابی بردة عن جده ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الكافر یاکل فی سبعة امعاء والمؤمن یاکل فی معاء واحد۔ اس حدیث کی جو سند [illegible] امام بخاری اور دوسرے ائمہ حدیث کے نزدیک معروف ہے وہ یہ ہے : عن ابی اسامة عن برید بن عبد الله الخ اور امام ترمذی کی سند چونکہ اس سند معروف کے خلاف ہے لہٰذا اس سند کے ساتھ یہ حدیث غریب ہوگئی۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ جب میں نے امام بخاری کو بتایا کہ ابو کریب کے علاوہ ابو ہشام، ابو السائب اور حسین بن اسود بھی اس حدیث

ـــه یہ ابتدائی حالت منظر کے لیے ہے۔

روایت کرتے ہیں تو وہ حیران رہ گئے اور کہنے لگے میں نہیں جانتا تھا کہ اس حدیث کو ابو کریب کے علاوہ کوئی اور بھی روایت کرتا ہے۔

(۸) هذا حديث حسن : جب امام ترمذی کسی حدیث کے ساتھ صرف حسن لکھتے ہیں یعنی صحیح یا غریب کے الفاظ اس کے ساتھ نہیں ہوتے اس وقت ان کی مراد اس حدیث سے وہ حدیث ہوتی ہے جو شاذ ہو اس کے راوی متہم بالکذب نہ ہوں اور طرق متعدد وہ سے مروی ہو۔

**کتاب العلل**

(۹) اهل الرأی : اس لقب سے عام طور پر امام ترمذی احناف کا ارادہ کرتے ہیں۔ رہا یہ کہ احناف کو اہل الرای کس وجہ سے کہتے ہیں تو امام ترمذی کے ساتھ حسن ظن یہی ہے کہ وہ احناف کو ان کی دقت رائے اور اصابت فکر کی وجہ سے اہل الرای کہتے ہیں۔

(۱۰) بعض اهل الكوفة : عام طور پر ان الفاظ سے امام ابو حنیفہ کا اور کہیں کہیں سفیان ثوری کا ارادہ کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے یہ التزام کیا ہے کہ جامع ترمذی میں دنیا بھر کے مجتہدین کا ذکر کیا لیکن ایک جگہ کے سوا اس کتاب میں کسی جگہ بھی امام الائمہ سراج الامۃ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہیں لیا۔[1] البتہ کتاب العلل میں جابر جعفی سے متعلق امام ابو حنیفہ کی ایک روایت ذکر کی ہے اور وہ یہ ہے : حدثنا محمود بن غيلان حدثنا ابو يحيى الحماني قال سمعت ابا حنيفة يقول ما رأيت احدا اكذب من جابر الجعفي ولا افضل من عطاء بن ابي رباح۔ ہم اس طرز عمل پر اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ يغفر الله لنا وله وسائر المسلمين۔

**شرائط**

حافظ ابو الفضل بن طاہر حازمی شروط ائمہ میں ذکر کرتے ہیں کہ امام ترمذی نے اپنی جامع میں پہلے چار طبقات کے راویوں سے استیعاب کیا ہے (۱) كامل الضبط والاتقان وكثير الملازمة مع الشيخ (۲) كامل الضبط والاتقان وقليل الملازمة مع الشيخ (۳) ناقص الضبط والاتقان وكثير الملازمة مع الشيخ (۴) ناقص الضبط والاتقان وقليل الملازمة مع الشيخ۔ ان چار طبقوں کے علاوہ ایک پانچواں طبقہ بھی ہے ناقص الضبط وقليل الملازمة مع غوائل الجرح جس کو ضعفاء اور مجہولین سے تعبیر کیا جاتا ہے امام ترمذی نے حسب ضرورت اس طبقہ سے بھی روایات کا انتخاب کیا ہے۔

حافظ شمس الدین ذہبی لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کی احادیث کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) وہ احادیث جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہیں۔
(۲) وہ احادیث جو امام نسائی اور امام ابو داؤد کی شرائط کے مطابق صحیح ہیں۔
(۳) وہ احادیث جن کا ابو داؤد اور نسائی نے اخراج کیا اور ان کی علت ظاہر کر دی۔
(۴) وہ احادیث جن کا خود امام ترمذی نے اخراج کیا اور ان کی علت بیان کر دی۔[2]

---

[1] باب فی اشعار البدن میں امام ترمذی نے وکیع قول ابو حنیفہ صدمشلہ کہہ کر امام اعظم کا مذہب ذکر کیا ہے (جامع ترمذی ص ۱۰۲)
[2] حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۳۴

**تساہل** احادیث پر کوئی حکم لگانے اور ان کی قسم متعین کرنے میں بعض اوقات امام ترمذی سے تساہل بھی واقع ہوا ہے مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی نا ابو عامر العقدی نا کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجمعۃ ساعۃ لا یسأل اللہ العبد فیہا شیئاً الا آتاہ اللہ ایاہ قالوا یا رسول اللہ ایۃ ساعۃ ھی قال حین تقام الصلوٰۃ الی الانصراف منہا۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث عمرو بن عوف حدیث حسن غریب [1]

امام ترمذی نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی کی اس حدیث کو حسن قرار دیا حالانکہ کثیر بن عبداللہ مزنی وہ شخص ہے جس کے بارے میں امام شافعی اور امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ کذاب ہے امام ابوزرعہ اس کو واہی الحدیث اور لیس بالقوی لکھتے ہیں ابوحاتم لیس بالمتین کہتے ہیں۔ نسائی اور دارقطنی لکھتے ہیں کہ یہ متروک الحدیث ہے ابراہیم بن منذر نے کہا کہ یہ شخص بہت جھگڑالو تھا۔ اور ہم میں سے کوئی شخص اس سے روایت نہیں کرتا تھا۔ علی بن مدینی، احمد بن حنبل اور ابو نعیم نے اس کو ضعیف قرار دیا۔ ابن سعد اس کو ضعیف اور قلیل الحدیث کہتے ہیں۔ ابن سکن نے کہا اس کا جو نسخہ عن ابیہ عن جدہ مروی ہے اس میں نظر ہے حاکم نے کہا اس نسخہ میں ضعاف اور مناکیر ہیں اور ابن حبان نے کہا اس نسخہ میں موضوع روایات ہیں اس شخص کا نام اپنی کتاب میں لینا اور اس سے احادیث کی روایت کرنا جائز نہیں ہے [2] خیال رہے کہ امام ترمذی نے کثیر بن عبداللہ کی جس روایت کو یہاں حسن قرار دیا ہے وہ عن ابیہ عن جدہ ہی ہے۔

کثیر بن عبداللہ مزنی کی روایت کو حسن قرار دینا تو ایک تسامح تھا ہی اس سے بڑا تسامح یہ ہے کہ امام ترمذی نے اس کی ایک روایت کو صحیح بھی قرار دیا ہے اور وہ روایت بھی عن ابیہ عن جدہ ہے جس کو ابن حبان موضوعات میں سے اور حاکم ضعاف اور مناکیر میں سے شمار کرتے ہیں۔ روایت ملاحظہ ہو۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ابو عامر العقدی ثنا کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا حرم حلالاً او احل حراماً والمسلمون علی شروطہم الا شرطاً حرم حلالاً او احل حراماً۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں ھذا حدیث حسن صحیح [3]

اسی طرح ایک اور حدیث امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا ابو کریب ومحمد بن عمرو السواق قالا نا یحییٰ بن الیمان عن المنہال بن خلیفۃ عن الحجاج بن ارطاۃ عن عطاء عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبراً لیلاً فاسرج لہ سراج فاخذہ من قبل القبلۃ وقال

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ، جامع ترمذی ص ۹۰
[2] شہاب الدین ابن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۴۲۲
[3] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ، جامع ترمذی ص ۲۱۳

رحمک اللہ ان کنت لاواھا تلاء للقرآن وکبر علیہ اربعا۔[1]

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے یحییٰ بن یمان اس کو امام احمد بن حنبل ضعیف قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں لیس بحجۃ، ابن معین لکھتے ہیں کہ یہ شخص اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کونسی حدیث بیان کر رہا ہے احادیث میں اس کو وہم لاحق ہوتے تھے اور یہ ثقہ نہ تھا۔ عبد اللہ بن علی بن مدینی کہتے ہیں کہ اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں کہ یہ شخص کثیر الغلط تھا اور احادیث میں اس سے خطا ہوتی تھی۔ ابو داؤد لکھتے ہیں کہ یہ احادیث مقلوب کر دیا کرتا تھا اور اس سے احادیث میں خطا ہوتی تھی۔ امام نسائی اس کو کہتے ہیں لیس بالقوی اور ابن عدی کہتے ہیں کہ اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں[2] اور اسی شخص کی حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں ہٰذا حدیث حسن!

اسی طرح بعض دفعہ ایک حدیث منکر ہوتی ہے اور امام ترمذی اس کو شاذ قرار دیتے ہیں خیال رہے کہ منکر وہ حدیث ہے جس میں ضعیف ثقہ کی مخالفت کرے اس کو غیر محفوظ بھی کہتے ہیں۔ بہر حال امام ترمذی نے جس منکر حدیث کو غیر محفوظ کہا ہے اس کی مثال یہ ہے۔ حدثنا محمد بن عبید المحاربی نا عبد الرحمان بن زید بن اسلم عن ابیہ عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا یفطرن الصائم الحجامۃ والقیئ والاحتلام - اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید الخدری غیر محفوظ[3]

اس کی وجہ امام ترمذی نے یہ بیان کی ہے کہ اس سند کا ایک راوی عبد الرحمان بن زید اس حدیث کو ابو سعید خدری سے موصولاً روایت کرتا ہے جبکہ دوسرے ثقہ راوی عبد اللہ بن زید، عبد العزیز بن محمد اور دوسرے ثقات اس کو مرسلاً روایت کرتے ہیں اور ابو سعید خدری کا ذکر نہیں کرتے اور عبد الرحمان بن زید جو ثقہ راویوں کی مخالفت کر رہا ہے خود ضعیف راوی ہے۔ امام ترمذی نے امام احمد بن حنبل اور امام بخاری کی شہادتوں سے اس کا ضعف ثابت کیا ہے لہٰذا یہ حدیث منکر ہوئی اور امام ترمذی کا اس کو غیر محفوظ کہنا محض تساہل ہے۔

بعض اوقات ایک حدیث متصل ہوتی ہے اور امام ترمذی اس کو منقطع قرار دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حدثنا ھناد نا ھشیم عن ابی الزبیر عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود قال قال عبد اللہ ان المشرکین شغلوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اربع صلوات یوم الخندق حتی ذھب من اللیل ما شاء اللہ فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلی العصر ثم اقام فصلی المغرب ثم اقام فصلی العشاء۔ اس حدیث کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں،

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۲۱۳

[2] شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۳۰۶

[3] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۱۲۰

حدیث عبداللہ لیس باسنادہ باس الا ان ابا عبیدہ لم یسمع من عبداللہ [1]

امام ترمذی کا کہنا کہ ابوعبیدہ نے عبداللہ بن مسعود سے سماع نہیں کیا صحیح نہیں ہے عبداللہ بن مسعود کی وفات کے وقت ابوعبیدہ کی عمر سات سال تھی [2]۔ اور جب پانچ سال کی عمر میں سنی ہوئی احادیث کی روایت جائز ہے جیسا کہ محمود بن ربیع نے پانچ سال کی عمر میں حضور سے سنی ہوئی حدیث کی روایت کی ہے [3]۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے چھ سال کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی احادیث کی روایت کی ہے [4] تو یہ کیوں نہیں جائز کہ ابوعبیدہ نے سات سال کی عمر میں اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی احادیث کی روایت کی ہو۔ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ محدثین نے غیر معروف طلبوں کا سات سال کی عمر میں سماع تسلیم کیا ہے تو ابوعبیدہ جیسے معروف تابعی کا عبداللہ بن مسعود جیسے معروف صحابی سے سات سال کی عمر میں سماع کا کیونکر انکار ہو سکتا ہے۔ کرابیسی نے کتاب المدلسین میں اور حاکم نے مستدرک میں ابوعبیدہ کی عبداللہ بن مسعود سے روایت کا ذکر کیا ہے اور طبرانی نے معجم اوسط میں سند صحیح کے ساتھ ابوعبیدہ سے عبداللہ بن مسعود سے سماع کی تصریح کی ہے اور وہ سند یہ ہے، عن زیاد بن سعد عن ابی الزبیر قال حدثنی یونس بن عتاب الکوفی قال سمعت ابا عبیدہ بن عبداللہ یذکر انہ سمع اباہ یقول کنت مع النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی سفر الحدیث۔ اور جب سند صحیح کے ساتھ خود ابوعبیدہ کی عبداللہ بن مسعود سے سماع کی تصریح موجود ہے [5]۔ تو امام ترمذی کا نفی سماع کا قول کرنا تساہل کے سوا اور کچھ نہیں۔

امام ترمذی کے تساہل کی بحث میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیئے کہ حدیث ضعیف کو حسن یا صحیح کہنے میں انہوں نے ضرور تساہل کیا ہے لیکن اس کے باوجود یہ ایک یقینی امر ہے کہ جامع ترمذی میں انہوں نے کوئی موضوع حدیث شامل نہیں کی۔ البتہ ابن جوزی نے جامع ترمذی کی تیئیس احادیث کو موضوع قرار دیا ہے لیکن یہ ابن جوزی کا تشدد ہے اور اس باب میں ان کی عادت مشہور ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی نے القول الحسن میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان میں سے کوئی روایت موضوع نہیں۔

**تعداد احادیث**

شیخ محمد فؤاد مصری نے جامع ترمذی کی کل احادیث مفردہ کی تعداد ۳۹۵۶ بتلائی ہے اور تراجم اور شواہد کو شامل کر کے شیخ ابراہیم مصری نے جملہ احادیث کی تعداد [illegible] بتلائی ہے۔

---

| | |
|---|---|
| [1] ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ | جامع ترمذی ص ۵۰ |
| [2] حافظ بدرالدین العینی المتوفی ۸۵۵ھ | عمدۃ القاری ج ۲ ص ۳۰۲ |
| [3] امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ | صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۶ |
| [4] شہاب الدین ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ | تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۷۵ |
| [5] الشیخ الحافظ بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد العینی المتوفی ۸۵۵ھ | عمدۃ القاری ج ۲ ص ۳۰۲ |

**اعلیٰ اسانید** امام ترمذی کی جو حدیث اعلیٰ اسانید پر مشتمل ہے وہ ثلاثی ہے یعنی اس میں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف تین واسطے ہیں۔ جامع ترمذی میں صرف ایک ثلاثی ہے اور وہ یہ ہے : حدثنا اسماعیل بن موسیٰ الفزاری ابن ابنۃ السدی الکوفی نا عمر بن شاکر عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان الصابر فیھم علی دینہ کالقابض علی الجمر[۱]

ملا علی قاری رحمہ الباری کو اس جگہ ایک تسامح لاحق ہوا ہے اور انہوں نے امام ترمذی کی اس حدیث کو ثنائی قرار دیا ہے[۲] یعنی اس حدیث میں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف دو واسطے ہیں۔ حالانکہ سند حدیث سے ظاہر ہے کہ یہاں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تین راوی ہیں۔ اسماعیل بن موسیٰ، عمر بن شاکر اور انس بن مالک۔

**کتب صحاح میں جامع ترمذی کا مقام** صحت احادیث اور قوت سند کے اعتبار سے جامع ترمذی کا مقام نسائی اور ابوداؤد کے بعد ہے اور کتب صحاح میں یہ پانچویں درجہ پر آتی ہے کیونکہ امام ترمذی طبقہ رابعہ سے اصالۃً احادیث روایت کرتے ہیں جبکہ نسائی اور ابوداؤد اس طبقہ سے صرف انتخاب کرتے ہیں، نیز امام ترمذی ضعفاء اور مجہولین کے پانچویں طبقہ سے بھی روایت قبول کر لیتے ہیں۔ جبکہ نسائی اور ابوداؤد اس طبقہ سے اصلاً روایت نہیں کرتے اسی سبب سے حافظ جلال الدین سیوطی امام ذہبی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کا مقام سنن نسائی اور ابوداؤد کے بعد ہے کیونکہ امام ترمذی مصلوب اور کلبی کی روایات کا بھی اخراج کر لیتے ہیں[۳]

البتہ حسن ترتیب، حدیث اور فقہ کے متعدد علوم کے شمول اور افادیت کے لحاظ سے جامع ترمذی نسائی اور ابوداؤد پر مقدم ہے۔ شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کے بارے میں یہ بجا طور پر کہا جاتا ہے کہ یہ مجتہد کے لیے کافی ہے اور مقلد کے لیے مغنی ہے اور غالباً اسی وجہ سے حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کو ثالث الکتب الستہ سے تعبیر کیا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی شاید اسی وجہ سے بخاری اور مسلم کے بعد اسی کا ذکر کرتے ہیں۔

**شروح** جامع ترمذی کی شروح بھی بکثرت تصنیف کی گئی ہیں لیکن بعض نامکمل رہیں، بعض طبع نہ ہو سکیں اور اکثر نایاب ہیں خصوصاً برصغیر میں تو جامع ترمذی کی کوئی معتدبہ اور مشہور شرح دستیاب نہیں

---

۱ امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۳۲۹

۲ ملا علی القاری الحنفی المتوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۲۰۳

۳ الحافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ — تدریب الراوی ص ۵۶

ہے۔ سطور ذیل میں چند شروح کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ **عارضۃ الاحوذی** : یہ شرح الحافظ ابو بکر محمد بن عبد اللہ الاشبیلی المالکی المتوفی ۵۴۳ھ کی تالیف ہے جو ابن العربی کے نام سے مشہور ہیں۔

۲۔ **المنفح الشذی** : یہ شرح حافظ ابو الفتح محمد بن محمد الشافعی المتوفی ۷۳۴ھ کی تالیف ہے۔ یہ ایک مبسوط کتاب ہے ترمذی کے دو ثلث سے کم کی شرح دس جلدوں میں کی گئی ہے۔ مصنف اس شرح کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔ بعد میں حافظ زین الدین عراقی نے اس کو مکمل کرنا شروع کیا لیکن وہ بھی پوری نہ کر سکے۔

۳۔ **شرح الزوائد علی الصحیحین و ابی داؤد** : یہ شرح سراج الدین عمر بن علی ابن الملقن المتوفی ۸۰۴ھ کی تصنیف ہے۔

۴۔ **العرف الشذی** : یہ سراج الدین عمر ابن رسلان البلقینی المتوفی ۸۰۵ھ کی تالیف ہے اور نامکمل ہے۔

۵۔ **شرح الجامع** : یہ شرح حافظ زین الدین عراقی متوفی ۸۰۶ھ کی تالیف ہے اور نا تمام ہے۔

۶۔ **شرح الترمذی** : یہ شرح حافظ زین الدین عبد الرحمان بن احمد بن نقیب الحنبلی المتوفی ...... کی تالیف ہے۔ یہ شرح بیس جلدوں پر مشتمل تھی مگر ایک فتنہ میں جل کر ضائع ہو گئی۔

۷۔ **شرح الترمذی** : یہ شرح الحافظ زین الدین عبد الرحمان بن احمد بن رجب الحنبلی المتوفی ۷۹۵ھ[۱] کی تالیف ہے۔

۸۔ **قوت المغتذی** : یہ شرح الحافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ کی تصنیف ہے۔

۹۔ **شرح ترمذی** : یہ شرح علامہ محمد طاہر گجراتی صاحب مجمع البحار المتوفی ۹۸۶ھ کی تالیف ہے۔

۱۰۔ **نفع قوت المغتذی** : یہ شرح علامہ سید علی بن سلیمان المالکی المتوفی ۱۲۹۸ھ کی تالیف ہے۔[۲]

**مختصرات** شروح کے علاوہ جامع ترمذی کی مختصرات بھی تصنیف کی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ **مختصر الجامع** : یہ نجم الدین سلیمان بن عبد القوی الحنبلی المتوفی ۷۱۰ھ کی تالیف ہے۔

۲۔ **مختصر الجامع** : یہ نجم الدین محمد ابن عقیل الشافعی المتوفی ۷۲۹ھ کی تالیف ہے۔[۳]

---

[۱] یہ شروح بیس صفحہ کا تذکرہ حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ نے کشف الظنون ج ۱ ص ۵۵۹ میں کیا ہے۔

[۲] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ کشف الظنون ج ۱ ص ۵۵۹

# فہرست مضامین جامع ترمذی جلد اوّل

## ابواب الصلوٰۃ

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اَبْوَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## ابوابِ طہارت

### بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ح قَالَ وَثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ قَالَ هَنَّادٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِلَّا بِطُهُوْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبُو الْمَلِيْحِ بْنُ اُسَامَةَ اسْمُهٗ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ۔

### طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز طہارت کے بغیر اور صدقہ، مالِ خیانت سے قبول نہیں ہوتا۔ ہناد نے اپنی حدیث میں "بغیر طہور" کی جگہ "الا بطہور" کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا، اس باب میں یہ حدیث زیادہ صحیح اور احسن ہے اور اس باب میں ابوالملیح بواسطہ ان کے والد، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی بھی کہا جاتا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ

٢۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ

### فضیلتِ وضو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا، جب مسلمان بندہ یا (فرمایا) مومن بندہ وضو کرتا ہے تو منہ دھوتے وقت پانی یا اس کے آخری قطرہ کے ساتھ ہی (یا اس کی مثل ذکر فرمایا) اس کے منہ سے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کا ارتکاب اس نے آنکھوں سے کیا اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو پانی یا اس کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں جو ہاتھوں

هذا الحديث اصح شيء في هذا الباب واحسن وعبد الله بن محمد بن عقيل هو صدوق وقد تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه وسمعت محمد بن اسمٰعيل يقول كان احمد بن حنبل واسحٰق بن ابراهيم والحميدي يحتجون بحديث عبد الله بن محمد بن عقيل قال محمد وهو مقارب الحديث وفي الباب عن جابر وابي سعيد.

کہتے ہیں، میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا آپ نے فرمایا "امام احمد بن حنبل، اسحٰق بن ابراہیم اور حمیدی عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی حدیث کو قابل حجت سمجھتے تھے۔ محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں وہ مقارب الحدیث تھے اس باب میں حضرت جابر اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

## باب ما يقول اذا دخل الخلاء

۴ حدثنا قتيبة وهناد قالا نا وكيع عن شعبة عن عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء قال اللهم اني اعوذ بك قال شعبة وقد قال مرة اخرى اعوذ بالله من الخبث والخبيث او الخبث والخبائث وفي الباب عن علي وزيد بن ارقم وجابر وابن مسعود قال ابو عيسى حديث انس اصح شيء في هذا الباب واحسن وحديث زيد بن ارقم في اسناده اضطراب روى هشام الدستوائي وسعيد بن ابي عروبة عن قتادة فقال سعيد عن القاسم بن عوف الشيباني عن زيد بن ارقم وقال هشام عن قتادة عن زيد بن ارقم ورواه شعبة ومعمر عن قتادة عن النضر بن انس فقال شعبة عن زيد بن ارقم وقال معمر عن النضر بن انس عن ابيه قال ابو عيسى سالت محمدا عن هذا فقال يحتمل ان يكون قتادة روى عنهما جميعا.

۵ حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل الخلاء

## بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات پڑھتے "اللھم انی اعوذ بک" اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ شعبہ فرماتے ہیں عبد العزیز بن صہیب کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں "اعوذ باللہ من الخبث والخبیث" اے اللہ! میں پلید مردوں اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا "الخبث والخبائث" کے الفاظ ہیں۔ اس باب میں حضرت علی، زید بن ارقم، جابر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اصح اور احسن ہے زید بن ارقم کی روایت کردہ حدیث کی سند میں اضطراب ہے ہشام دستوائی اور سعید بن عروبہ نے بواسطہ قتادہ روایت کی سعید کی روایت میں قاسم بن عوف شیبانی کا واسطہ بھی ہے اور ہشام نے بواسطہ قتادہ، شعبہ نے بواسطہ قتادہ و نضر بن انس، معمر نے بواسطہ قتادہ نضر بن انس اور انس حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہو سکتا ہے قتادہ نے دونوں (نضر بن انس اور قاسم بن عوف) سے روایت کی ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اس طرح استعاذہ فرماتے "اے اللہ! میں مرد رساں (شیاطین) اور ناپاکیوں سے

قَطْرِ الْمَاءِ أَوْ نَحْوَ هٰذَا فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو صَالِحٍ وَالِدُ سُهَيْلٍ هُوَ أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ وَاسْمُهُ ذَكْوَانُ وَأَبُو هُرَيْرَةَ اخْتَلَفُوا فِي اسْمِهِ فَقَالُوا عَبْدُ شَمْسٍ وَقَالُوا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَهٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ الْأَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَثَوْبَانَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَسَلْمَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالصُّنَابِحِيُّ هٰذَا الَّذِي رَوٰى عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ لَيْسَ لَهُ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَيْلَةَ وَيُكْنٰى أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ رَحَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ وَالصُّنَابِحُ بْنُ الْأَعْسَرِ الْأَحْمَسِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ الصُّنَابِحِيُّ أَيْضًا وَإِنَّمَا حَدِيثُهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِي.

سے نکلے، یہاں تک کہ وہ تمام (صغیرہ) گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے مالک نے سہیل کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، سہیل کے والد ابو صالح، ابو صالح سمان ہیں، جن کا نام ذکوان ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبد شمس کہا اور بعض نے عبد اللہ بن عمرو، محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے اسی طرح فرمایا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں عثمان، ثوبان، صنابحی، عمرو بن عبسہ، سلمان اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، صنابحی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا سماع ثابت نہیں، ان کا نام عبد الرحمن بن عسیلہ اور کنیت ابو عبد اللہ ہے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کیلئے سفر کیا لیکن راستے ہی میں تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے، ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی احادیث مروی ہیں۔ صنابح بن اعسر احمسی کو بھی صنابحی کہا جاتا ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل تھا ان کی روایت کردہ حدیث یہ ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں تمہاری کثرت کے سبب دوسری امتوں پر فخر کروں گا لہٰذا میرے بعد باہم قتال نہ کرنا۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ

٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ قَالَ أَبُو عِيسٰى

## ۳۔ وضو نماز کی کنجی ہے

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وضو نماز کی کنجی ہے، اور دنیاوی امور کو نماز میں حرام کرنے والی چیز تکبیر" اور حلال کرنے والا کام "سلام پھیرنا" ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "اس باب میں یہ حدیث زیادہ صحیح اور احسن ہے، عبد اللہ بن محمد بن عقیل سچ کہنے والے ہیں البتہ بعض اہل علم نے ان کے حافظہ میں کلام کیا ہے۔ امام ترمذی

قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

تیری پناہ چاہتا ہوں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ. قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ إِسْرَائِيْلَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ وَأَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ أَبِيْ مُوْسٰى اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيُّ وَلَا نَعْرِفُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ إِلَّا حَدِيْثَ عَائِشَةَ۔

### بیت الخلاء سے باہر آتے وقت کیا کہا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر آتے وقت فرمایا کرتے تھے "اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے ہم اسے صرف اسرائیل بواسطہ یوسف بن ابی بردہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو بردہ بن ابو موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری تھا اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہی معروف ہے۔

## بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ

۸ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا فَقَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمَعْقِلِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ وَيُقَالُ مَعْقِلُ بْنُ أَبِيْ مَعْقِلٍ وَأَبِيْ أُمَامَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ أَيُّوْبَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَأَبُوْ أَيُّوْبَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ وَالزُّهْرِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ وَكُنْيَتُهُ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ أَبُو الْوَلِيْدِ الْمَكِّيُّ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

### قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضائے حاجت یا پیشاب کے لئے جاؤ تو قبلہ رخ نہ بیٹھو اور نہ ہی ادھر پیٹھ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف ہو جاؤ (اہل مدینہ کے لئے یہ حکم ہے دوسروں کے لئے شمال یا جنوب کی طرف منہ کرنا ہوگا) (مترجم) ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ہم ملک شام میں گئے تو ہم نے قبلہ رخ بنے ہوئے بیت الخلاء دیکھے ہم ادھر سے منہ پھیر لیتے اور طلب مغفرت کرتے اس باب میں عبداللہ بن حارث اور معقل بن ابی الہیثم (جنہیں معقل بن معقل بھی کہا جاتا ہے) ابو امامہ، ابو ہریرہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابو ایوب کی حدیث اس باب میں احسن اور اصح ہے ان کا نام خالد بن زید تھا زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری اور کنیت ابو بکر ہے۔ ابو الولید کی، ابو عبداللہ شافعی کا قول

الشافعی: إنما معنى قول النبی صلى الله علیه وسلم لا تستقبلوا القبلة بغائط ولا ببول ولا تستدبروها إنما هذا فی الفیافی وأما فی الكنف المبنیة له رخصة فی أن یستقبلها وهكذا قال إسحٰق وقال أحمد بن حنبل إنما الرخصة من النبی صلى الله علیه وسلم فی استدبار القبلة بغائط أو بول فأما استقبال القبلة فلا یستقبلها كأنه لم یر فی الصحراء ولا فی الكنیف أن یستقبل القبلة

## باب ما جاء من الرخصة فی ذلك

۹. حدثنا محمد بن بشار و محمد بن المثنى قالا نا وهب بن جریر نا أبی عن محمد بن إسحٰق عن أبان بن صالح عن مجاهد عن جابر بن عبد الله قال نهى النبی صلى الله علیه وسلم أن نستقبل القبلة ببول فرأیته قبل أن یقبض بعام یستقبلها وفی الباب عن أبی قتادة وعائشة وعمار قال أبو عیسى حدیث جابر فی هذا الباب حدیث حسن غریب وقد روى هذا الحدیث ابن لهیعة عن أبی الزبیر عن جابر عن أبی قتادة أنه رأى النبی صلى الله علیه وسلم یبول مستقبل القبلة أخبرنا بذلك قتیبة نا ابن لهیعة وحدیث جابر عن النبی صلى الله علیه وسلم أصح من حدیث ابن لهیعة وابن لهیعة ضعیف عند أهل الحدیث ضعفه یحیى بن سعید القطان وغیره.

۱۰. حدثنا هناد نا عبدة عن عبید الله بن عمر عن محمد بن یحیى بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن ابن عمر قال رقیت یوما على بیت حفصة فرأیت النبی صلى الله علیه وسلم على حاجته مستقبل الشام مستدبر الكعبة هذا حدیث حسن صحیح.

نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک "قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف رخ اور پیٹھ نہ کرو" سے مراد جنگلوں میں ممانعت ہے آبادیوں کے پاخانوں میں قبلہ رخ ہونے کی اجازت ہے، اسحٰق کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں حضور سے قضائے حاجت یا پیشاب کے لئے قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی اجازت ہے قبلہ رخ ہونے کی اجازت نہ جنگلوں میں ہے اور نہ آبادی میں۔

### قبلہ رخ بیٹھنے کی اجازت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ بیٹھ کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا پھر میں نے آپ کو وصال شریف سے ایک سال قبل قبلہ کی طرف منہ کئے (پیشاب کرتے) دیکھا، اس باب میں حضرت ابو قتادہ، عائشہ اور عمار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت جابر کی حدیث حسن غریب ہے اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابو زبیر، جابر اور ابو قتادہ کے واسطہ سے روایت کیا ابو قتادہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ رخ بیٹھے پیشاب کرتے دیکھا اور قتیبہ نے ابن لہیعہ کے واسطہ سے اس کی خبر دی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت، ابن لہیعہ کی روایت سے اصح ہے ابن لہیعہ، محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور یحیٰی بن سعید قطان وغیرہ نے اسے ضعیف کہا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر چڑھا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ میں شام کی طرف منہ اور کعبہ کی طرف پیٹھ کئے دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف: اقتضائے حاجت اور پیشاب کے وقت [illegible]
[illegible]
([illegible])

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَحَدِيثُ عُمَرَ إِنَّمَا رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ وَإِنَّمَا رَفَعَ هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَتَكَلَّمَ فِيهِ وَرَوَى عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ فِي هَذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَمَعْنَى النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا عَلَى التَّأْدِيبِ لَا عَلَى التَّحْرِيمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ تَبُولَ وَأَنْتَ قَائِمٌ.

## بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوءٍ فَذَهَبْتُ لِأَتَأَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِي حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰكَذَا رَوَى مَنْصُورٌ وَعُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ الْأَعْمَشِ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

## کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو شخص تم سے کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا کرتے تھے اس کی تصدیق مت کرو آپ ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر و بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث احسن اور اصح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث عبدالکریم ابن ابی المخارق بواسطہ نافع اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا "اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب مت کرو" اس کے بعد میں نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ عبدالکریم بن ابی المخارق نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے ایوب سختیانی نے اسے ضعیف قرار دیا اور اس کے بارے میں کلام کیا عبیداللہ بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام لانے کے بعد میں نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا یہ حدیث عبدالکریم کی حدیث سے اصح ہے بریدہ کی حدیث غیر محفوظ ہے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت تادیب کے لئے ہے حرام نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ظلم ہے۔

## کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے ایک کوڑے کے ڈھیر پر تشریف لائے اور اس پر کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا پھر میں آپ کے وضو کے لئے پانی لایا جب پیچھے ہٹنے لگا تو آپ نے مجھے بلا لیا یہاں تک کہ میں آپ کے پیچھے آ گیا آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا امام ترمذی فرماتے ہیں اعمش کی روایت کی طرح منصور اور عبیدہ ضبی نے ابو وائل اور حذیفہ کے واسطے سے روایت کی حماد بن سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے بواسطہ ابو وائل حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ابو وائل کی روایت حذیفہ کی روایت

6

الشافعی إنما معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تستقبلوا القبلۃ بغائط ولا ببول ولا تستدبروھا إنما ھذا فی الفیافی فأما فی الکنف المبنیۃ لہ رخصۃ فی أن یستقبلھا وھکذا قال إسحاق وقال أحمد بن حنبل إنما الرخصۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی استدبار القبلۃ بغائط أو بول فأما استقبال القبلۃ فلا یستقبلھا کأنہ لم یر فی الصحراء ولا فی الکنف أن یستقبل القبلۃ

نقل کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک "قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلے کی طرف رخ اور پیٹھ نہ کرو" سے مراد جنگلوں میں ممانعت ہے آبادیوں کے پاخانوں میں قبلہ رخ ہونے کی اجازت ہے اسحٰق کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں حضور سے قضائے حاجت یا پیشاب کے لئے قبلے کی طرف پیٹھ کرنے کی اجازت ہے قبلہ رخ ہونے کی اجازت نہ جنگلوں میں ہے اور نہ آبادی میں۔

## باب ما جاء من الرخصۃ فی ذلک

حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن المثنی قالا نا وھب بن جریر نا أبی عن محمد بن إسحاق عن أبان بن صالح عن مجاھد عن جابر بن عبد اللہ قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن نستقبل القبلۃ ببول فرأیتہ قبل أن یقبض بعام یستقبلھا وفی الباب عن أبی قتادۃ وعائشۃ وعمار قال أبو عیسی حدیث جابر فی ھذا الباب حدیث حسن غریب وقد روی ھذا الحدیث ابن لھیعۃ عن أبی الزبیر عن جابر عن أبی قتادۃ أنہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبول مستقبل القبلۃ أخبرنا بذلک قتیبۃ قال نا ابن لھیعۃ وحدیث جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أصح من حدیث ابن لھیعۃ وابن لھیعۃ ضعیف عند أھل الحدیث ضعفہ یحیی بن سعید القطان وغیرہ۔

حدثنا ھناد نا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمہ واسع بن حبان عن ابن عمر قال رقیت یوما علی بیت حفصۃ فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی حاجتہ مستقبل الشام مستدبر الکعبۃ ھذا حدیث حسن صحیح۔

### قبلہ رخ بیٹھنے کی اجازت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ بیٹھ کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا پھر میں نے آپ کو وصال شریف سے ایک سال قبل قبلہ کی طرف منہ کئے (پیشاب کرتے) دیکھا، اس باب میں حضرت ابوقتادہ، عائشہ اور عمار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت جابر کی حدیث حسن غریب ہے اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابوالزبیر، جابر اور ابوقتادہ کے واسطے سے روایت کیا ابوقتادہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ رخ بیٹھے پیشاب کرتے دیکھا اور قتیبہ نے ابن لہیعہ کے واسطے سے اس کی خبر دی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت، ابن لہیعہ کی روایت سے اصح ہے ابن لہیعہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اسے ضعیف کہا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر چڑھا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت میں شام کی طرف منہ اور کعبہ کی طرف پیٹھ کئے دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) قضائے حاجت [illegible]

[illegible]

ابراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد قال قيل لسلمان قد علمكم نبيكم كل شيء حتى الخراءة فقال سلمان أجل نهانا أن نستقبل القبلة بغائط أو ببول وأن نستنجي باليمين أو أن يستنجي أحدنا بأقل من ثلاثة أحجار أو أن نستنجي برجيع أو بعظم. وفي الباب عن عائشة وخزيمة بن ثابت وجابر وخلاد بن السائب عن أبيه. قال أبو عيسى وحديث سلمان في هذا الباب حديث حسن صحيح وهو قول أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم رأوا أن الاستنجاء بالحجارة يجزئ وإن لم يستنج بالماء إذا أنقى أثر الغائط والبول وبه يقول الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحق.

کہا گیا تمہارے نبی نے تمہیں ہر بات سکھائی حتیٰ کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی بتایا۔ آپ نے فرمایا "ہاں" ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہو کر بیٹھنے سے منع فرمایا، دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے، تین پتھروں سے کم اور گوبر یا ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، خزیمہ بن ثابت، جابر اور خلاد بن سائب بواسطہ سائب سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت سلمان کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے کہ صرف پتھروں سے بھی استنجاء جائز ہے اگرچہ پانی استعمال نہ کرے جبکہ پاخانہ اور پیشاب کا اثر زائل ہو جائے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

## باب ۱۳ في الاستنجاء بالحجرين

حدثنا هناد وقتيبة قالا حدثنا وكيع عن إسرائيل عن أبي إسحق عن أبي عبيدة عن عبد الله قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم لحاجته فقال التمس لي ثلاثة أحجار قال فأتيته بحجرين وروثة فأخذ الحجرين وألقى الروثة وقال إنها ركس. قال أبو عيسى وهكذا روى قيس بن الربيع هذا الحديث عن أبي إسحق عن أبي عبيدة عن عبد الله نحو حديث إسرائيل وروى معمر وعمار بن رزيق عن أبي إسحق عن علقمة عن عبد الله وروى زهير عن أبي إسحق عن عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه الأسود بن يزيد عن عبد الله وروى زكريا بن أبي زائدة عن أبي إسحق عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله وهذا حديث فيه اضطراب. قال أبو عيسى سألت عبد الله بن عبد الرحمن أي الروايات في هذا عن أبي إسحق أصح فلم يقض فيه بشيء وسألت محمدا عن هذا فلم يقض فيه بشيء وكأنه رأى حديث زهير عن أبي إسحق عن عبد الرحمن

## دو ڈھیلوں سے استنجاء

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے تو آپ نے مجھے فرمایا "میرے لئے تین ڈھیلے تلاش کرو" فرماتے ہیں "میں دو پتھر اور لید کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر خدمت ہوا آپ نے ڈھیلے لے لئے اور لید کو پھینک دیا فرمایا "یہ ناپاک ہے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں قیس بن ربیع نے اس حدیث کو اسی طرح اسرائیل کی حدیث کے ہم معنی بواسطہ ابو اسحاق اور ابو عبیدہ حضرت عبداللہ سے روایت کیا معمر نے بواسطہ عمار بن رزیق، ابو اسحاق اور علقمہ، حضرت عبداللہ سے روایت کیا زہیر نے بواسطہ ابو اسحاق عبدالرحمن بن اسود اور اسود بن یزید، حضرت عبداللہ سے روایت کیا۔ زکریا بن ابی زائدہ نے ابو اسحاق، اور عبدالرحمن بن یزید کے واسطے سے حضرت عبداللہ سے روایت کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی روایت میں اضطراب ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے پوچھا ابو اسحاق کی ان روایات میں سے کونسی روایت صحیح ہے؟ انہوں نے کوئی فیصلہ نہ فرمایا۔ پھر میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے پوچھا انہوں نے

[illegible]

بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَشْبَهُ وَوَضَعَهُ فِي
كِتَابِ الْجَامِعِ وَأَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا عِنْدِي حَدِيثُ
إِسْرَائِيلَ وَقَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ
عَبْدِ اللهِ لِأَنَّ إِسْرَائِيلَ أَثْبَتُ وَأَحْفَظُ لِحَدِيثِ أَبِي
إِسْحٰقَ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَتَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ وَ
سَمِعْتُ أَبَا مُوسٰى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ
الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ مَا فَاتَنِي الَّذِي فَاتَنِي مِنْ
حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ إِلَّا لِمَا اتَّكَلْتُ
بِهِ عَلٰى إِسْرَائِيلَ لِأَنَّهُ كَانَ يَأْتِي بِهِ أَتَمَّ قَالَ أَبُو عِيسٰى
وَزُهَيْرٌ فِي أَبِي إِسْحٰقَ لَيْسَ بِذَاكَ لِأَنَّ سَمَاعَهُ مِنْهُ
بِآخِرَةٍ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ
أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتَ الْحَدِيثَ عَنْ
زَائِدَةَ وَزُهَيْرٍ فَلَا تُبَالِي أَنْ لَا تَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِهِمَا إِلَّا
حَدِيثَ أَبِي إِسْحٰقَ وَأَبُو إِسْحٰقَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ
عَبْدِ اللهِ السَّبِيعِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ
بْنِ مَسْعُودٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَلَا يُعْرَفُ اسْمُهُ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ
عَبْدِ اللهِ هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِ اللهِ شَيْئًا قَالَ لَا.

## بَابُ ۱۴ كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجٰى بِهِ

۱۸ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي
هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوا
بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِي
الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَلْمَانَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ
أَبُو عِيسٰى وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
وَغَيْرُهُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی کچھ نہ بتایا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے زہیر کی روایت کو
پسند کیا کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب "الجامع" (بخاری شریف) میں
اسے نقل کیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں میرے نزدیک اسرائیل اور
قیس کی روایت اصح ہے کیونکہ دوسرے راویوں کی بہ نسبت اسرائیل
ابو اسحاق کی حدیثوں کو زیادہ قائم اور یاد رکھنے والا ہے قیس بن ربیع
نے اس کی متابعت کی۔ میں نے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ سے سنا وہ
کہتے تھے میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے سنا انہوں نے فرمایا
سفیان ثوری کے واسطے ابو اسحاق کی جو احادیث مجھ سے چھوٹ
گئیں ان میں، میں نے اسرائیل پر بھروسہ کیا کیونکہ وہ انہیں مکمل
لاتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں "ابو اسحاق کی روایات میں زہیر
اس درجہ پر نہیں ہے کیونکہ ابو اسحاق سے اس کا سماع آخری عمر
میں ہوا۔ میں نے احمد بن حسن سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے
امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم زائدہ اور زہیر
سے احادیث سنو تو کسی دوسرے سے سننے کی ضرورت نہیں،
البتہ ابو اسحاق کی روایات دوسروں سے بھی سنو ابو اسحاق کا نام عمرو بن
عبداللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابو عبیدہ کا نام معلوم نہیں اور نہ ہی
انہیں اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ہے
عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے ابو عبیدہ سے پوچھا کیا آپ کو اپنے والد حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کچھ یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا "نہیں"

### جن اشیاء سے استنجاء کرنا مکروہ ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لید سے استنجاء کرو اور نہ ہی ہڈی سے کیونکہ
یہ (ہڈی) تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے اس باب میں حضرت
ابوہریرہ، سلمان، جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو اسماعیل بن ابراہیم
وغیرہ نے داؤد بن ہند، شعبی اور علقمہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں لیلۃ الجن کے موقع پر
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آگے طویل حدیث ہے

لَيْلَةَ الْجِنِّ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَكَأَنَّ رِوَايَةَ إِسْمٰعِيلَ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ.

شعبی کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لید سے استنجاء نہ کرو اور نہ ہی ہڈی سے کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے"، اسماعیل کی روایت، حفص بن غیاث کی روایت سے اصح ہے، علماء کا اس حدیث پر عمل ہے اور اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔

## بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

## پانی سے استنجاء کرنا

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيبُوا بِالْمَاءِ فَإِنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ وَإِنْ كَانَ الْاِسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ عِنْدَهُمْ فَإِنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ وَرَأَوْهُ أَفْضَلَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، (اے مسلمان عورتو!) اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجاء کرنے کا کہو مجھے ان سے کہتے ہوئے شرم آتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجاء فرمایا کرتے تھے، اس باب میں جریر بن عبداللہ بجلی، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ وہ پانی سے استنجاء کو پسند کرتے ہیں اگرچہ ان کے نزدیک صرف ڈھیلوں سے بھی استنجاء جائز ہے وہ پانی سے استنجاء کرنا پسند کرتے ہیں اور اسے افضل جانتے ہیں، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے، علامہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ (مترجم)

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قضائے حاجت کے لیے دور تشریف لے جانا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَأَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَجَابِرٍ وَيَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي مُوسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، آپ نے قضائے حاجت کی ضرورت محسوس فرمائی (تو) دور تشریف لے گئے، اس باب میں عبدالرحمن بن ابی قراد، ابوقتادہ، جابر، یحییٰ بن عبید اللہ بواسطہ ان کے والد، ابوموسیٰ، ابن عباس اور بلال بن حارث رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کے لئے ایسی ہی نرم جگہ تلاش فرماتے جیسے پڑاؤ کے لئے

انه كان يرتاد لبوله مكانا كما يرتاد منزلا وابو سلمة اسمه عبد الله بن عبد الرحمن بن عوف الزهري.

نرم و زمین اور مکان تلاش فرماتے۔ ابو سلمہ کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن عوف زہری ہے۔

## باب ما جاء في كراهية البول في المغتسل

۲۱ حدثنا علي بن حجر واحمد بن محمد بن موسى قالا انا عبد الله بن المبارك عن معمر عن اشعث عن الحسن عن عبد الله بن مغفل ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يبول الرجل في مستحمه وقال ان عامة الوسواس منه وفي الباب عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث اشعث بن عبد الله ويقال له اشعث الاعمى وقد كره قوم من اهل العلم البول في المغتسل وقالوا عامة الوسواس منه ورخص فيه بعض اهل العلم منهم ابن سيرين وقيل له انه يقال ان عامة الوسواس منه فقال ربنا الله لا شريك له وقال ابن المبارك قد وسع في البول في المغتسل اذا جرى فيه الماء قال ابو عيسى حدثنا بذلك احمد بن عبدة الآملي عن حبان عن عبد الله بن المبارك.

## غسل خانہ میں پیشاب کرنا منع ہے

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا، اور فرمایا کہ عام شبہات اسی سے پیدا ہوتے ہیں اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو مرفوعاً صرف اشعث بن عبد اللہ کی حدیث سے پہچانتے ہیں، انہیں اشعث اعمیٰ کہا جاتا ہے، علماء کے ایک طبقہ نے غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ کہا اور کہا کہ اس سے شبہات پیدا ہوتے ہیں، اور بعض علماء جیسے ابن سیرین وغیرہ نے اس کی اجازت دی ہے حضرت ابن سیرین سے کہا گیا کہ عام وسواس اس سے پیدا ہوتے ہیں تو انہوں نے فرمایا، ہمارا رب اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ابن مبارک فرماتے ہیں اگر غسل خانہ میں پانی جاری ہو تو اس میں پیشاب کی گنجائش ہے۔ ابو عیسیٰ فرماتے ہیں بیان ہے احمد بن عبدہ آملی نے بواسطہ حبان از عبد اللہ بن مبارک سے بیان کی۔

## باب ما جاء في السواك

۲۲ حدثنا ابو كريب نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا ان اشق على امتي لامرتهم بالسواك عند كل صلوة قال ابو عيسى وقد روى هذا الحديث محمد بن اسحق عن محمد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن زيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابي سلمة عن ابي هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم

## مسواک کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا امام ترمذی فرماتے ہیں، اس حدیث کو محمد بن اسحٰق نے بواسطہ محمد بن ابراہیم اور ابو سلمہ، زید بن خالد سے روایت کیا، ابو سلمہ کی دونوں روایتیں (حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد سے) میرے نزدیک صحیح ہیں، کیونکہ کئی طرق سے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي صَحِيحٌ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا صَحَّ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَأَمَّا مُحَمَّدٌ فَزَعَمَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَتَمَّامِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَوَاثِلَةَ وَأَبِي مُوسَى

۲۳ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى مَوْضِعِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## بَابُ مَا جَاءَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا

۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ مِنْ وَلَدِ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأُحِبُّ لِكُلِّ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ

سے مروی ہے، اس لئے اسے صحیح قرار دیا گیا، امام بخاری کے خیال میں زید بن خالد سے ابوسلمہ کی روایت اصح ہے، اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی، عائشہ، ابن عباس، حذیفہ، زید بن خالد، انس، عبداللہ بن عمرو، ام حبیبہ، ابن عمر، ابوامامہ، ابوایوب، تمام بن عباس، عبداللہ بن حنظلہ، ام سلمہ، واثلہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں،

حضرت زید بن جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "اگر میں اپنی امت پر بھاری نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا اور عشاء کی نماز کو رات کی ایک تہائی تک دیر سے پڑھتا" ابوسلمہ کہتے ہیں (اس کے بعد) حضرت زید بن خالد مسجد میں نماز پڑھنے آتے تو مسواک ان کے کان پر اس جگہ رکھی ہوتی، جہاں کاتب قلم رکھتے ہیں، آپ ہر نماز کے لئے مسواک کرتے پھر اسے وہاں ہی رکھ دیتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## نیند سے بیداری پر دھوئے بغیر ہاتھ برتن میں نہ ڈالا جائیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو برتن میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک کہ دو یا تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، امام شافعی فرماتے ہیں جو شخص بھی نیند سے بیدار ہو چاہے قیلولہ ہو یا دوسری کوئی

قَائِلَةً كَانَتْ أَوْ غَيْرَهَا أَنْ لَا يُدْخِلَ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا فَإِنْ أَدْخَلَ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا كَرِهْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَلَمْ يُفْسِدْ ذٰلِكَ الْمَاءَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ نَجَاسَةٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا فَأَعْجَبُ إِلَيَّ أَنْ يُهْرِيقَ الْمَاءَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا فَأَعْجَبُ إِلَيَّ أَنْ يُهْرِيقَ الْمَاءَ وَقَالَ إِسْحَاقُ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا.

نیند ا دھونے سے پہلے ہاتھ وضو کے برتن میں نہ ڈالے اگر دھونے سے پہلے ڈالے گا تو یہ مکروہ ہے لیکن پانی خراب نہیں ہوگا بشرطیکہ اس کے ہاتھوں پر نجاست نہ ہو۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اگر رات کو سو کر اٹھا اور دھوئے بغیر ہاتھ پانی میں ڈال دیئے تو اس کا پانی کا گرا دینا مناسب ہے اسحق فرماتے ہیں رات ہو یا دن، جب بیدار ہو دھونے سے پہلے ہاتھ برتن میں نہ ڈالے۔

## باب ۲۰ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

## وضو کے وقت "بسم اللہ" پڑھنا

۲۵ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى قَالَ أَحْمَدُ لَا أَعْلَمُ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثًا لَهُ إِسْنَادٌ جَيِّدٌ وَقَالَ إِسْحَاقُ إِنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَامِدًا أَعَادَ الْوُضُوءَ وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا أَوْ مُتَأَوِّلًا أَجْزَأَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثُ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا وَأَبُوهَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَأَبُو ثِفَالٍ الْمُرِّيُّ اسْمُهُ ثُمَامَةُ بْنُ حُصَيْنٍ وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ أَبُو بَكْرِ بْنُ حُوَيْطِبٍ مِنْهُمْ مَنْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حُوَيْطِبٍ فَنَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ۔

رباح بن عبدالرحمن بن سفیان بن حویطب، بواسطہ اپنی دادی ان کے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس شخص کا وضو (کامل) نہیں جس نے "بسم اللہ" نہ پڑھی اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، ابوسعید خدری، سہل بن سعد اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں امام احمد کا قول ہے کہ اس باب میں مجھے کوئی ایسی حدیث معلوم نہیں جس کی سند جید ہو۔ امام اسحق فرماتے ہیں، جان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑنے سے وضو لوٹایا جائے بھول کر یا تاویل کر کے چھوڑنے سے وضو جائز ہے، محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں اس باب میں رباح بن عبدالرحمن کی حدیث احسن ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، رباح بن عبدالرحمن کی وہ روایت مراد ہے جو انہوں نے اپنی دادی کے واسطے ان کے والد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کی ہے ابو ثفال مری کا نام ثمامہ بن حصین ہے رباح بن عبدالرحمن سے مراد ابوبکر بن حویطب ہے بعض راوی اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے ان کی نسبت دادا کی طرف کر کے ابوبکر بن حویطب

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

۲۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَجَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَثِرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَلَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَنْ تَرَكَ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ إِذَا تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوءِ حَتَّى صَلَّى أَعَادَ وَرَأَوْا ذٰلِكَ فِي الْوُضُوءِ وَالْجَنَابَةِ سَوَاءً وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ أَحْمَدُ الْاِسْتِنْشَاقُ أَوْكَدُ مِنَ الْمَضْمَضَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُعِيدُ فِي الْجَنَابَةِ وَلَا يُعِيدُ فِي الْوُضُوءِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ لَا يُعِيدُ فِي الْوُضُوءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ لِأَنَّهُمَا سُنَّةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَجِبُ الْإِعَادَةُ عَلَى مَنْ تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

### کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرتے وقت ناک جھاڑو اور استنجا کے لیے طاق ڈھیلے استعمال کرو۔ اس باب میں حضرت عثمان، لقیط بن صبرہ، ابن عباس، مقدام بن معدیکرب، وائل بن حجر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں سلمہ بن قیس کی حدیث صحیح ہے کلی اور ناک میں پانی ڈالنا چھوڑنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک وضو میں ان دونوں کو چھوڑنے سے نماز کا اعادہ ہے، اور وضو اور جنابت دونوں میں ان کا حکم یکساں بیان کرتے ہیں۔ ابن ابی لیلیٰ، عبداللہ بن مبارک، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی قول ہے امام احمد فرماتے ہیں کلی کرنے سے ناک میں پانی ڈالنے کی زیادہ تاکید ہے امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علماء کے نزدیک جنابت میں لوٹائے وضو میں نہ لوٹائے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ حضرت امام ابوحنیفہ اور ان کے متبعین احناف کا یہی مسلک ہے ایک جماعت کے نزدیک نہ وضو میں لوٹائے اور نہ ہی غسل جنابت میں کیونکہ [illegible] امام مالک اور امام شافعی کا قول ہے۔

## بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ

۲۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى وَلَمْ يَذْكُرُوا هٰذَا الْحَرْفَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا آپ نے تین مرتبہ ایسا کیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن زید کی حدیث حسن غریب ہے، مالک، ابن عیینہ اور کئی دوسرے راویوں نے اسے عمرو بن یحییٰ سے روایت کیا اور یہ ذکر نہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا۔ یہ قول

مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ وَإِنَّمَا ذَكَرَهُ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ يُجْزِئُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تَفْرِيقُهُمَا أَحَبُّ إِلَيْنَا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ جَمَعَهُمَا فِي كَفٍّ وَاحِدٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ فَرَّقَهُمَا فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا.

صرف خالد بن عبداللہ کا ہے اور خالد محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں بعض علماء فرماتے ہیں ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جائز ہے بعض علماء کہتے ہیں دونوں کے لئے جدا جدا پانی لے یہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے امام شافعی فرماتے ہیں اگر ایک ہی چلو دونوں کے لئے استعمال کرے تو یہ جائز ہے اگر جدا جدا کرے تو یہ ہمارے نزدیک محبوب ترین ہے۔

## بَابٌ فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ

## داڑھی کا خلال کرنا

۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

حضرت حسان بن بلال فرماتے ہیں میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور پھر داڑھی کا خلال کیا کسی نے پوچھا یا حسان کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپ داڑھی کا خلال کرتے ہیں؟ حضرت عمار نے فرمایا کونسی چیز میرے لئے مانع ہے جبکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی کا خلال کرتے دیکھا ہے۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَسْمَعْ عَبْدُ الْكَرِيمِ مِنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ حَدِيثَ التَّخْلِيلِ.

حضرت قتادہ نے بواسطہ حسان بن بلال حضرت عمار سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے، اس باب میں حضرت عائشہ، ام سلمہ، انس، ابن ابی اوفیٰ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی نے اسحٰق بن منصور اور احمد بن حنبل کے واسطہ سے ابن عیینہ کا قول بیان کیا کہ عبدالکریم نے حسان بن بلال سے "حدیث تخلیل" نہیں سنی۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ وَقَالَ بِهٰذَا أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَأَوْا تَخْلِيلَ اللِّحْيَةِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ سَهَا عَنِ التَّخْلِيلِ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ إِسْحَاقُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی مبارک کا خلال کیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں عامر بن شقیق اور ابو وائل کے واسطہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت صحیح ہے، اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے کہ داڑھی کا خلال کیا جائے، امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی نظریہ ہے امام احمد فرماتے ہیں خلال کرنا بھول جائے تو بھی وضو جائز ہے امام اسحٰق کا قول ہے اگر بھول کر چھوڑ دیا تو کافی ہے جان بوجھ کر چھوڑا تو لوٹائے۔

إِسْحٰقُ إِنْ تَرَكَهُ نَاسِيًا أَوْ مُتَأَوِّلًا أَجْزَأَهُ وَإِنْ تَرَكَهُ عَامِدًا أَعَادَهُ.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ.

۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

## بَابُ ۲۵ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ بَدَأَ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُورِهِمَا وَبُطُونِهِمَا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَصَحُّ مِنْ هٰذَا وَأَجْوَدُ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمْ وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ.

## بَابُ ۲۶ مَا جَاءَ أَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً

۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ

(ف) امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک داڑھی کا خلال سنت ہے۔ (مترجم)

## سر کا مسح پیشانی کی جانب سے کیا جائے

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے سر کا مسح فرمایا ان کو آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے کی طرف لائے، پیشانی کی طرف سے شروع کیا پھر ان کو پیچھے کی طرف لے گئے پھر لوٹا کر اس مقام پہ لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا، پھر پاؤں مبارک دھوئے۔ اس باب میں حضرت معاویہ، مقدام بن معدیکرب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں عبد اللہ بن زید کی حدیث اصح اور احسن ہے، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق کا بھی یہی مسلک ہے۔

## سر کے پچھلے حصہ سے مسح شروع کرنا

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کا دو مرتبہ مسح فرمایا ایک مرتبہ پچھلے حصہ سے شروع کیا اور ایک مرتبہ اگلے حصے سے نیز دونوں کانوں کا اندر اور باہر سے مسح فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے لیکن عبد اللہ بن زید کی حدیث اس سے اصح اور اجود ہے، بعض اہل کوفہ جن میں وکیع بن جراح بھی ہیں اس حدیث پر عمل کیا۔

## سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرماتی

مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ مَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَدِّ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الرُّبَيِّعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهِ يَقُولُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ رَأَوْا مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً وَاحِدَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مَسْحِ الرَّأْسِ أَيُجْزِئُ مَرَّةً فَقَالَ إِي وَاللهِ.

ہیں آپ نے وضو فرمایا سر کا آگے پیچھے مسح کیا اور دونوں کنپٹیوں اور کانوں کا ایک ایک مرتبہ مسح فرمایا، اس باب میں حضرت علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ربیع کی حدیث حسن صحیح ہے کئی طرق کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ایک دفعہ سر کا مسح فرمایا اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل تھا، جعفر بن محمد، سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد، امام اسحٰق اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ نے ایک ہی مرتبہ مسح کا قول کیا ہے، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے جعفر بن محمد سے سر کے مسح کے بارے میں پوچھا کہ کیا ایک مرتبہ کفایت کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں! اللہ کی قسم"

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

٣٣ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى ابْنُ لَهِيعَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَبَرٍ مِنْ فَضْلِ يَدَيْهِ وَرِوَايَةُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ أَصَحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ رَأَوْا أَنْ يَأْخُذَ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا.

## مسح سر کے لیے نیا پانی لینا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور ہاتھ کے بچے ہوئے (یعنی نئے) پانی سے سر کا مسح فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن لہیعہ نے اس حدیث کو حبان بن واسع کے واسطہ سے ان کے والد، عبداللہ بن زید سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اس پانی سے سر کا مسح کیا جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا۔ عمرو بن حارث کی بواسطہ حبان روایت اصح ہے کیونکہ انہوں نے عبداللہ بن زید کے علاوہ اور کئی طرق سے اسے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے لئے نیا پانی لیا، اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مسح سر کے لئے نیا پانی لیا جائے۔

## باب مسح الاذنين ظاهرهما وباطنهما

٣٦ - حدثنا هناد حدثنا ابن ادريس عن ابن عجلان عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح برأسه واذنيه ظاهرهما وباطنهما قال وفي الباب عن الربيع قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم يرون مسح الاذنين ظهورهما وبطونهما

### کانوں کے باہر اور اندر کا مسح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اور کانوں کے اندر اور باہر کا مسح فرمایا۔ اس باب میں حضرت ربیع سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے، اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔

## باب ما جاء ان الاذنين من الرأس

٣٧ - حدثنا قتيبة حدثنا حماد بن زيد عن سنان بن ربيعة عن شهر بن حوشب عن ابي امامة قال توضأ النبي صلى الله عليه وسلم فغسل وجهه ثلاثا ويديه ثلاثا ومسح برأسه وقال الاذنان من الرأس قال ابو عيسى قال قتيبة قال حماد لا ادري هذا من قول النبي صلى الله عليه وسلم او من قول ابي امامة قال وفي الباب عن انس قال ابو عيسى هذا حديث ليس اسناده بذاك القائم والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم ان الاذنين من الرأس وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم ما اقبل من الاذنين فمن الوجه وما ادبر فمن الرأس قال اسحق واختار ان يمسح مقدمهما مع الوجه ومؤخرهما مع رأسه۔

### کان سر کے حکم میں ہیں

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ تین مرتبہ منہ دھویا، تین مرتبہ ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح فرمایا اور فرمایا "کان سر کے حکم میں ہیں"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حماد نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابو امامہ کا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند زیادہ قوی نہیں۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل یہی ہے کہ کان سر کے حکم میں ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، امام احمد، امام اسحٰق کا بھی یہی مسلک ہے۔ (امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ مترجم) بعض علماء کہتے ہیں کانوں کا اگلا حصہ چہرے اور پچھلا حصہ سر کے حکم میں ہے۔ امام اسحٰق کہتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ کانوں کے اگلے حصے کا مسح چہرے کے ساتھ کیا جائے اور پچھلے حصے کا مسح سر کے ساتھ کیا جائے۔

## باب في تخليل الاصابع

٣٨ - حدثنا قتيبة وهناد قالا حدثنا وكيع عن سفيان عن ابي هاشم عن عاصم بن لقيط بن صبرة عن ابيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا توضأت فخلل الاصابع

### انگلیوں کا خلال کرنا

حضرت عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وضو کرتے وقت انگلیوں کا خلال کیا کرو۔" اس باب میں حضرت ابن عباس، مستورد

وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُخَلِّلُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ فِي الْوُضُوءِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ إِسْحَاقُ يُخَلِّلُ أَصَابِعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَأَبُو هَاشِمٍ اسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ۔

ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں "یہ حدیث حسن صحیح ہے" بعض علماء کا اس بات پر عمل ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی قول ہے، امام اسحٰق فرماتے ہیں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ ابوہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وضو کرتے وقت ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "یہ حدیث حسن غریب ہے۔"

۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ۔

حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور چھنگلی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال فرمایا" امام ترمذی فرماتے ہیں "یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔"

## بَابُ مَا جَاءَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

## ایڑیوں کے خشک رہنے پر تنبیہ

۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُعَيْقِيبٍ وَخَالِدِ ابْنِ الْوَلِيدِ وَشُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبُطُونِ الْأَقْدَامِ مِنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایڑیوں کے لئے دوزخ سے ہلاکت ہے" (خشک رہ جانے پر تنبیہ فرمائی گئی) اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عائشہ، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن حارث، معیقیب، خالد بن ولید، شرحبیل بن حسنہ، عمرو بن عاص اور یزید بن سفیان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "ایڑیوں اور پاؤں کے تلووں کیلئے جہنم

التكرر(؟) وفقه هذا الحديث أنه لا يجوز المسح على
الذي(؟) ... ما لم يكن عليها ما يكون أو غير باب(؟).

سے ثابت ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہوا ... کہ
... پر ... کپڑے پر مسح جائز نہیں

## باب ما جاء في الوضوء مرة مرة

٤٢ - حدثنا أبو كريب وهناد وقتيبة قالوا حدثنا وكيع عن سفيان ح وثنا محمد بن بشار قال حدثنا يحيى بن سعيد قال حدثنا سفيان عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة وفي الباب عن عمر وجابر وبريدة وأبي رافع وابن الفاكه قال أبو عيسى حديث ابن عباس أحسن شيء في هذا الباب وأصح وروى رشدين بن سعد وغيره هذا الحديث عن الضحاك بن شرحبيل عن زيد بن أسلم عن أبيه عن عمر بن الخطاب أن النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة وليس هذا بشيء والصحيح ما روى ابن عجلان وهشام بن سعد وسفيان الثوري وعبد العزيز بن محمد عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم

### اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ اس باب میں حضرت عمر، جابر، بریدہ، ابو رافع اور ابن الفاکہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت ابن عباس کی حدیث اس باب میں اصح اور احسن ہے۔ رشدین بن سعد وغیرہ نے اس حدیث کو ضحاک بن شرحبیل، زید بن اسلم اور اسلم کے واسطے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھویا، یہ روایت کچھ نہیں، صحیح وہ ہے جسے ابن عجلان، ہشام بن سعد، سفیان ثوری، اور عبدالعزیز بن محمد نے بواسطہ زید بن اسلم اور عطاء بن یسار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

## باب ما جاء في الوضوء مرتين مرتين

٤٣ - حدثنا أبو كريب ومحمد بن رافع قالا حدثنا زيد بن حباب عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان قال حدثني عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن الأعرج عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين مرتين قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث ابن ثوبان عن عبد الله بن الفضل وهذا إسناد حسن صحيح وفي الباب عن جابر وقد روي عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم توضأ ثلاثا ثلاثا

### اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اس کو ابن ثوبان بواسطہ عبداللہ بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں، اور یہ سند حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔

## باب ۳۱ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَالرُّبَيِّعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي رَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَمُعَاوِيَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِئُ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ أَفْضَلُ وَأَفْضَلُهُ ثَلٰثٌ وَلَيْسَ بَعْدَهُ شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا آمَنُ إِذَا زَادَ فِي الْوُضُوْءِ عَلَى الثَّلٰثِ أَنْ يَأْثَمَ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَا يَزِيْدُ عَلَى الثَّلٰثِ إِلَّا رَجُلٌ مُبْتَلًى۔

### تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھونا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ اس باب میں حضرت عثمان، ربیع، ابن عمر، عائشہ، ابوامامہ، ابورافع، عبداللہ بن عمرو، معاویہ، ابوہریرہ، جابر، عبداللہ بن زید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث احسن اور اصح ہے عام علماء کے نزدیک یہی معمول ہے کہ ایک مرتبہ دھونا کافی ہے دو مرتبہ بہتر ہے اور تین تین مرتبہ زیادہ اچھا ہے اس سے زائد کی فضیلت نہیں ابن مبارک فرماتے ہیں جو اس سے زیادہ مرتبہ دھوئے اس کو گناہ سے امن نہیں۔ امام احمد اور امام اسحٰق فرماتے ہیں ایسا صرف مجنوں ہی کر سکتا ہے۔

## باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَّمَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا

۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ نَا شَرِيْكٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيْسٰى وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ ثَابِتٍ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا عَنْ ثَابِتٍ نَحْوَ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ وَشَرِيْكٌ كَثِيْرُ الْغَلَطِ وَثَابِتُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ هُوَ أَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ۔

### ایک، دو اور تین بار اعضائے وضو کو دھونا

ثابت بن ابی صفیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابو جعفر سے پوچھا کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے تجھ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک ایک بار کبھی دو دو اور کبھی تین تین بار اعضائے وضو کو دھویا انہوں نے فرمایا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں وکیع نے یہ حدیث ثابت بن ابی صفیہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو جعفر سے پوچھا کیا آپ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" یہی حدیث ہناد اور قتیبہ نے وکیع اور ثابت کے واسطے سے بیان کی اور یہ حدیث، شریک کی حدیث سے اصح ہے کیونکہ حضرت ثابت سے کئی طرق سے وکیع کی روایت کے ہم معنی مروی ہے شریک کثیر الغلط ہے اور ثابت بن ابی صفیہ ابو حمزہ ثمالی ہے

## باب ۳۳ فِيْمَنْ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوْئِهٖ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهٗ ثَلٰثًا

### بعض اعضاء کو دو بار اور بعض کو تین بار دھونا

۴۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذُكِرَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوئِهِ مَرَّةً وَبَعْضَهُ ثَلَاثًا وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بَعْضَ وُضُوئِهِ ثَلَاثًا وَبَعْضَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ مَرَّةً.

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو چہرہ اقدس کو تین مرتبہ دھویا، ہاتھوں کو دو دو مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور پاؤں مبارک دو مرتبہ دھوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے دوسری روایات میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اعضاء کو ایک مرتبہ اور بعض کو تین مرتبہ دھویا بعض علماء نے اس میں رخصت دی ہے اور وہ بعض اعضاء کو ایک بار اور بعض کو تین بار دھونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

ف: ایک بار دھونے سے بھی وضو ہو جاتا ہے لیکن تمام اعضاء کو تین تین بار دھونا سنت ہے۔ (مترجم)

## بَابٌ فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ

## رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو مبارک

۴۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُورُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَالرُّبَيِّعِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ.

۴۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي حَيَّةَ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُورِهِ أَخَذَ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ بِكَفِّهِ فَشَرِبَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ رَوَاهُ أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أَبِي حَيَّةَ وَعَبْدِ خَيْرٍ وَالْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيثَ الْوُضُوءِ بِطُولِهِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ فَأَخْطَأَ فِي

ابوحیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا پہلے دونوں ہاتھوں کو دھویا یہاں تک کہ وہ پاک ہو گئے پھر تین مرتبہ کلی کی تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ منہ اور تین بار دونوں بازوؤں کو دھویا ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور ٹخنوں تک پاؤں دھوئے پھر کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا اور فرمایا میں تمہیں دکھانا چاہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عثمان، عبداللہ بن زید، ابن عباس، عبداللہ بن عمرو، ربیع اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

قتیبہ اور ہناد نے ابوالاحوص اور ابواسحاق اور عبد خیر کے واسطے سے ابوحیہ کی حدیث کی مثل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی البتہ عبد خیر نے یہ بیان کیا کہ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو بچا ہوا پانی چلو میں لے کر نوش فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابواسحاق ہمدانی نے ابوحیہ کے واسطے اور عبد خیر اور حارث کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت کی۔ زائدہ بن قدامہ اور کئی دوسرے راویوں نے خالد بن علقمہ اور عبد خیر کے واسطے سے حدیث وضو طویل بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے روایت کیا اور ان کے نام میں غلطی کی

صَاحِبِهِمْ وَرَوٰى أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ شُعْبَةَ وَالصَّحِيحُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ۔

یہ حدیث ... مالک بن عرفطہ کہا۔ ابو عوانہ سے بھی روایت بواسطہ خالد بن علقمہ اور عبد خیر منقول ہے اور اس میں بھی روایت شعبہ کی طرح، مالک بن عرفطہ کہا گیا ہے حالانکہ صحیح نام خالد بن علقمہ ہے۔

## بَابُ ۳۸ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

## وضو کے بعد ازار پر پانی چھڑکنا

۵۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ السَّلِيمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سُفْيَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَوِ الْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ وَاضْطَرَبُوا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے پاس حضرت جبریل حاضر ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ جب وضو فرمائیں، ازار پر پانی چھڑک لیا کریں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا کہ حسن بن علی ہاشمی (راوی) منکر حدیث ہے، اس باب میں حکم بن سفیان، ابن عباس، زید بن حارثہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، ابن سفیان کے نام میں راویوں کا اختلاف ہے بعض نے سفیان بن حکم کہا اور بعض نے حکم بن سفیان۔

## بَابُ ۳۹ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

## کامل وضو کرنا

۵۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جن کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں مٹاتا اور درجات بلند فرماتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ جانا اور ایک کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنا یہ جہاد ہے۔

۵۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ نَحْوَهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ثَلٰثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبِيدَةَ وَيُقَالُ

عبدالعزیز بن محمد نے حضرت علاء بن عبدالرحمٰن سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی، قتیبہ نے اپنی حدیث میں کہا یہ جہاد ہے تین مرتبہ کہا۔ اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن عمرو، ابن عباس عبیدہ (عبیدہ بن عمرو بھی کہا گیا ہے)، عائشہ، عبدالرحمٰن بن عائش

عُبَيْدَةَ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوْبَ الْحُرَقِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے مراد ابن یعقوب حرقی ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔

## بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

## وضو کے بعد کپڑے کا استعمال

۴۹ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ أَبِيْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا جس کے ساتھ وضو کے بعد اعضائے وضو پونچھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ، قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ وَرِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ الْإِفْرِيْقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَقَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَأَبُوْ مُعَاذٍ يَقُوْلُوْنَ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي التَّمَنْدُلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ وَمَنْ كَرِهَهُ إِنَّمَا كَرِهَهُ مِنْ قِبَلِ أَنَّهُ قِيْلَ إِنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَالزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنِّيْ وَهُوَ عِنْدِيْ ثِقَةٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا كُرِهَ الْمِنْدِيْلُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ لِأَنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ وضو فرماتے، کپڑے کے کنارے سے (اعضاء کو) خشک فرماتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند ضعیف ہے اور رشدین ابن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی دونوں حدیث میں ضعیف ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث قوی نہیں اور اس باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات ثابت نہیں ابو معاذ سے مراد سلیمان بن ارقم ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین نے وضو کے بعد کپڑے سے خشک کرنے کی رخصت دی ہے البتہ مکروہ کہنے والوں کے نزدیک علت کراہت یہ ہے کہ کہا جاتا ہے وضو کا وزن کیا جائے گا۔ اور یہ بات حضرت سعید بن مسیب اور امام زہری سے مروی ہے۔ امام زہری کہتے ہیں میں اس لئے وضو کے بعد کپڑے کا استعمال مکروہ جانتا ہوں کہ وضو کا وزن کیا جائے گا۔

## بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

۵۵۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ قَدْ خُوْلِفَ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ لَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَابِ كَبِيْرُ شَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ أَبُوْ إِدْرِيْسَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ شَيْئًا۔

### وضو کے بعد کیا پڑھا جائے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر کلمۂ شہادت پڑھا اور یہ دعا مانگی "اے اللہ! مجھے خوب توبہ کرنے والوں اور خوب پاک ہونے والوں میں سے بنا دے" اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔" اس باب میں حضرت انس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو زید بن حباب کی وجہ سے قبول نہیں کیا گیا کیونکہ عبداللہ بن صالح نے یہی حدیث روایت کی اور اس میں ابو ادریس اور حضرت عمر کے درمیان چار واسطے ہیں اسی طرح ابو عثمان اور حضرت عمر کے درمیان ایک واسطہ ہے جبکہ زید بن حباب کی روایت میں یہ دونوں (ابو ادریس خولانی اور ابو عثمان) براہ راست حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں اس طرح اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے اس باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ زیادہ تفصیل ثابت نہیں ہے امام محمد بن اسمٰعیل بخاری فرماتے ہیں کہ ابو ادریس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِيْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَفِيْنَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ رَيْحَانَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَطَرٍ وَهٰكَذَا رَأٰى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالْمُدِّ وَالْغُسْلَ بِالصَّاعِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَيْسَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ

### وضو کے لیے ایک مُد پانی

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد (ڈیڑھ سیر) پانی سے وضو اور ایک صاع (چار سیر) پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سفینہ، حسن صحیح ہے ابو ریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے بعض علماء کی رائے یہی ہے کہ وضو ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے ہونا چاہیے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق فرماتے ہیں اس حدیث

## بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِسْرَافِ فِي الْوُضُوءِ

٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لِأَنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهُ وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَخَارِجَةُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ۔

## بَابُ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ أَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوءًا وَاحِدًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْمَشْهُورُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَى الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اسْتِحْبَابًا لَا عَلَى الْوُجُوبِ۔

٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

صاحب مستدرک ... کہا ہے کہ اس سے ضعیف یا کسی ... مطلب ... (صلی اللہ علیہ وسلم) ...

### وضو میں اسراف مکروہ ہے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وضو کا ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے لہٰذا پانی کے وسوسے سے بچو" اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابی بن کعب کی حدیث غریب ہے محدثین کے نزدیک اس کی سند قوی نہیں کیونکہ ہم اس کی سند میں خارجہ کے سوا کسی دوسرے کو نہیں جانتے۔ کئی طریقوں سے یہ حدیث حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر روایت کی گئی اس باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز ثابت نہیں۔ اور خارجہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں امام ابن مبارک نے اسے ضعیف کہا ہے۔

### ہر نماز کے لیے (نیا) وضو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم (وضو ہونے نہ ہونے دونوں صورتوں میں) ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے۔ حمید کہتے ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا تم کس طرح کرتے تھے انہوں نے فرمایا ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے محدثین کے نزدیک حضرت انس سے عمرو بن عامر کی روایت مشہور ہے بعض علماء ہر نماز کے لئے وضو کو مستحب جانتے ہیں واجب قرار نہیں دیتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے۔ عمرو بن عامر انصاری نے حضرت انس سے پوچھا آپ لوگ

مالکٍ یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ عند کل صلوٰۃ قلت فانتم ما کنتم تصنعون قال کنا نصلی الصلوات کلھا بوضوء واحد ما لم نحدث قال ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن صحیح۔

۵۹۔ وقد روی فی حدیث عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من توضأ علی طھر کتب اللہ لہ بہ عشر حسنات روی ھذا الحدیث الافریقی عن ابی غطیف عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا بذلک الحسین بن حریث المروزی قال حدثنا محمد بن یزید الواسطی عن الافریقی وھو اسناد ضعیف قال علی قال یحیی بن سعید القطان ذکر لھشام بن عروۃ ھذا الحدیث فقال ھذا اسناد مشرقی۔

کس طرح کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم جب تک بے وضو نہ ہو جائیں، ایک ہی وضو سے تمام نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو ہوتے ہوئے بھی تازہ وضو کیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھتا ہے۔ افریقی نے بواسطہ ابو غطیف حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت کی۔ حسین بن حریث مروزی نے بواسطہ محمد بن یزید واسطی افریقی سے روایت کی اور یہ سند ضعیف ہے۔ علی، یحییٰ بن سعید قطان کا قول نقل کرتے ہیں کہ ہشام بن عروہ کے سامنے یہ حدیث بیان کی گئی تو انہوں نے فرمایا یہ سند مشرقی ہے یعنی اہل مدینہ سے روایت نہیں کی بلکہ اہل کوفہ و بصرہ کی روایت ہے۔

## باب ما جاء انہ یصلی الصلوات بوضوء واحد

## ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنا

۶۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی عن سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ لکل صلوٰۃ فلما کان عام الفتح صلی الصلوات کلھا بوضوء واحد ومسح علی خفیہ فقال عمر انک فعلت شیئا لم تکن فعلتہ قال عمدا فعلتہ قال ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن صحیح وروی ھذا الحدیث علی بن قادم عن سفیان الثوری وزاد فیہ توضأ مرۃ مرۃ وروی سفیان الثوری ھذا الحدیث ایضا عن محارب بن دثار عن سلیمان بن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتوضأ لکل صلوٰۃ ورواہ وکیع عن سفیان عن محارب عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ وروی عبد الرحمن بن مھدی وغیرہ عن سفیان عن محارب بن دثار عن سلیمان بن بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وھذا اصح من حدیث وکیع والعمل علی ھذا عند اھل

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے فتح مکہ کے سال آپ نے تمام نمازیں ایک وضو سے ادا کیں اور موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے وہ عمل فرمایا جو اس سے پہلے نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا میں نے قصداً ایسا کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو علی بن قادم نے سفیان ثوری سے روایت کیا اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں، آپ نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ سفیان ثوری نے اس حدیث کو محارب بن دثار اور سلیمان بن بریدہ کے واسطہ سے بھی روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے۔ وکیع نے سفیان، محارب، سلیمان بن بریدہ اور بریدہ کے واسطے سے اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ نے سفیان، محارب بن دثار اور سلیمان بن بریدہ کے واسطے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی یہ حدیث، وکیع کی روایت سے اصح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھی

لَّمَ اِنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَكَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ اسْتِحْبَابًا وَّاِرَادَةَ الْفَضْلِ وَيُرْوٰى عَنِ الْاِفْرِيْقِيِّ عَنْ اَبِيْ غُطَيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَّهٰذَا اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ وَّفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ.

## بَابٌ فِيْ وُضُوْءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ اَنْ لَّا بَاْسَ اَنْ يَّغْتَسِلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَّاُمِّ هَانِئٍ وَّاُمِّ صُبَيَّةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهٗ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ.

## بَابُ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ حَاجِبٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَكَرِهَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ الْوُضُوْءَ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ كَرِهَا فَضْلَ طَهُوْرِهَا وَلَمْ يَرَيَا بِفَضْلِ سُؤْرِهَا بَاْسًا.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُّحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ

پڑھ سکتے ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے بعض کے نزدیک ہر نماز کے لئے وضو مستحب ہے افریقی سے بواسطہ ابن غطیف اور ابن عمر مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طہارت کے باوجود وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے سبب دس نیکیاں تحریر فرماتا ہے یہ سند ضعیف ہے اور اس باب میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز ایک وضو سے ادا فرمائی۔

## مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا آپ فرماتی ہیں میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے عام فقہاء کا یہی قول ہے کہ مرد اور عورت کے ایک ہی برتن سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں اس باب میں حضرت علی، عائشہ، انس، ام ہانی، ام صبیہ، ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں ابو الشعثاء کا نام جابر بن زید ہے۔

## عورت کے وضو سے بچا ہوا پانی مکروہ ہے

قبیلہ بنی غفار سے ایک شخص راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے منع فرمایا اس باب میں عبداللہ بن سرجس سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں بعض فقہاء نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کو مکروہ کہا ہے البتہ جوٹھے میں کوئی حرج نہیں، یہ قول امام احمد اور امام اسحٰق کا ہے۔

حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے عورت کے بچے ہوئے پانی یا (فرمایا) اس کے جوٹھے (راوی کو شک

صلى الله عليه وسلم نهى ان يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة او قال بسؤرها قال ابو عيسى هذا حديث حسن وابو حاجب اسمه سوادة بن عاصم وقال محمد بن بشار في حديثه نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة ولم يشك فيه محمد بن بشار۔

ہے) سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے، محمد بن بشار نے اپنی روایت میں بغیر شک کے کہا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کی ممانعت فرمائی۔

## باب الرخصة في ذلك

۶۱۔ حدثنا قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم في جفنة فاراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتوضأ منه فقالت يا رسول الله اني كنت جنبا فقال ان الماء لا يجنب قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول سفيان الثوري ومالك والشافعي۔

## اس میں رخصت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے ایک بڑے برتن میں غسل کیا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کا ارادہ فرمایا انہوں نے عرض کیا حضور! میں حالت جنابت سے تھی آپ نے فرمایا پانی جنبی نہیں ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری، امام مالک اور امام شافعی کا یہی قول ہے۔

## باب ما جاء ان الماء لا ينجسه شيء

۶۲۔ حدثنا هناد والحسن بن علي الخلال وغير واحد قالوا نا ابو اسامة عن الوليد بن كثير عن محمد بن كعب عن عبيد الله بن عبد الله بن رافع بن خديج عن ابي سعيد الخدري قال قيل يا رسول الله انتوضأ من بئر بضاعة وهي بئر يلقى فيها الحيض ولحوم الكلاب والنتن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الماء طهور لا ينجسه شيء قال ابو عيسى هذا حديث حسن وقد جود ابو اسامة هذا الحديث فلم يرو احد حديث ابي سعيد في بئر بضاعة احسن مما روى ابو اسامة وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن ابي سعيد وفي الباب عن ابن عباس وعائشة۔

## پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بارگاہ رسالت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا ہم بضاعہ کے کنویں سے وضو کر لیا کریں یہ وہ کنواں تھا جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور بدبودار چیزیں ڈال دی جاتی تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، ابو اسامہ نے اس حدیث میں عمدگی پیدا کی۔ بیر بضاعہ کے بارے میں حدیث ابو سعید کو ابو اسامہ سے اچھا کسی نے روایت نہیں کیا، یہ حدیث حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے اور اس باب میں حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔

## بَابٌ مِنْهُ اٰخَرُ

۶۷ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْقُلَّةُ هِيَ الْجِرَارُ وَالْقُلَّةُ الَّتِيْ يُسْتَقٰى فِيْهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ رِيْحُهُ اَوْ طَعْمُهُ وَقَالُوْا يَكُوْنُ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ قِرَبٍ۔

## بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

۶۸ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ۔

## بَابٌ فِيْ مَاءِ الْبَحْرِ اَنَّهُ طَهُوْرٌ

۶۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى نَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اٰلِ ابْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ

### [illegible] پانی کا پاک اور باب

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے میدانوں اور جنگلوں کے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر درندے اور چوپائے گزرتے ہیں آپ نے فرمایا جب پانی دو مٹکوں کو پہنچ جائے تو ناپاک نہیں ہوتا۔ محمد ابن اسحٰق کہتے ہیں قلے سے مراد گھڑا ہے اور جس سے پانی کو کہتے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی مسلک ہے کہ جب پانی دو مٹکوں کو پہنچ جائے تو جب تک بو یا ذائقہ نہ بدلے ناپاک نہیں ہوتا اور مٹکہ تقریباً پانچ مشکوں کے برابر ہوتا ہے۔

ف: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک جس پانی کا [illegible] وہ ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ پانی نجاست لگنے سے [illegible]

### ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے وضو کرے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

### دریا کا پانی پاک ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "یا رسول اللہ! ہم دریا اور سمندر میں سفر کرتے ہیں ہمارے پاس تھوڑا سا پانی ہوتا ہے، اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جاتے ہیں تو کیا ہم دریا کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس کا پانی پاک اور اس کا مردہ حلال ہے" اس باب میں حضرت جابر اور فراسی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت

البحر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الطهور ماؤه الحل ميتته. وفي الباب عن جابر والفراسي. قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول أكثر الفقهاء من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم أبو بكر وعمر وابن عباس لم يروا بأسا بماء البحر وقد كره بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الوضوء بماء البحر منهم ابن عمر وعبد الله بن عمرو وقال عبد الله بن عمرو هو نار.

ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اکثر فقہا صحابہ جن میں سے حضرت ابوبکر، عمر فاروق اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی ہیں کا مسلک یہی ہے کہ دریا کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض صحابہ کرام کے نزدیک دریا اور سمندر کے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے ان صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو بھی ہیں موخر الذکر فرماتے ہیں، وہ آگ ہے (یعنی نقصان دہ ہے)۔

## باب ٥٣ التشديد في البول

٦٦ حدثنا هناد وقتيبة وأبو كريب قالوا نا وكيع عن الأعمش قال سمعت مجاهدا يحدث عن طاوس عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم مر على قبرين فقال إنهما يعذبان وما يعذبان في كبير أما هذا فكان لا يستتر من بوله وأما هذا فكان يمشي بالنميمة. وفي الباب عن زيد بن ثابت وأبي بكرة وأبي هريرة وأبي موسى وعبد الرحمن بن حسنة. قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى منصور هذا الحديث عن مجاهد عن ابن عباس ولم يذكر فيه عن طاوس ورواية الأعمش أصح وسمعت أبا بكر محمد بن أبان يقول سمعت وكيعا يقول الأعمش أحفظ لإسناد إبراهيم من منصور.

### پیشاب سے بچنے کی تنبیہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے تشریف لیجا رہے تھے تو فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے لیکن کسی بڑے جرم کی وجہ سے نہیں ایک پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا اس باب میں حضرت زید بن ثابت، ابوبکرہ، ابوہریرہ، ابوموسیٰ اور عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے منصور نے اسے حضرت مجاہد کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اس روایت میں طاؤس کا ذکر نہیں۔ اعمش کی روایت اصح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، میں نے محمد بن ابان سے سنا انہوں نے وکیع کا قول نقل کیا کہ اعمش ابراہیم کی اسناد کے لئے منصور سے احفظ ہیں۔

ف [illegible]

## باب ٥٤ ما جاء في نضح بول الغلام قبل أن يطعم

٦٧ حدثنا قتيبة وأحمد بن منيع قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن أم قيس بنت محصن قالت دخلت بابن لي على النبي صلى الله عليه وسلم لم يأكل الطعام فبال عليه فدعا بماء فرشه عليه. وفي الباب عن علي وعائشة و

### شیر خوار بچے کے پیشاب کا حکم

ام قیس بنت محصن فرماتی ہیں، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی میرے ساتھ میرا شیر خوار بچہ بھی تھا اس نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اس جگہ پر چھینٹے مارے (یعنی معمولی دھویا) اس باب میں حضرت علی، عائشہ، زینب، لبابہ بنت حارث

وَزَيْنَبَ وَلُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ أُمُّ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبِي السَّمْحِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي لَيْلَى وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالُوا يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَهَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا

(فضل بن عباس کی والدہ)، ابوالسمح، عبداللہ بن عمرو، ابولیلیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کئی صحابہ، تابعین اور ان کے بعد کے فقہاء مثلاً امام احمد اور امام اسحٰق وغیرہما کا بھی یہی قول ہے کہ لڑکے کا پیشاب دھویا جائے اور بچی کا اچھی طرح دھویا جائے اور جب وہ کھانا کھانے لگ جائیں تو دونوں کا پیشاب اچھی طرح دھویا جائے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

۷۲ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَأُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَأَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ أَنَسٌ فَكُنْتُ أَرَى أَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتَّى مَاتُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْدُمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

۷۳ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَهُمْ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرُّعَاةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ غَيْرَ هَذَا الشَّيْخِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَهُوَ مَعْنَى قَوْلِهِ وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّمَا فَعَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ۔

### حلال جانوروں کا پیشاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں آئے انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقہ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کے دودھ اور پیشاب پیو۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے اور اسلام سے مرتد ہو گئے۔ انہیں پکڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کٹوا دیئے اور آنکھوں میں سلائیاں پھروا دیں اور انہیں ریگستان میں ڈال دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں دیکھتا تھا کہ ان میں سے ایک زمین کو اپنے منہ سے کھودتا رہا یہاں تک کہ سب مر گئے۔ حماد نے بعض اوقات کھودنے کی بجائے کاٹنے کا لفظ استعمال کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ حلال جانوروں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔

[illegible]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں اس لئے پھروائی تھیں کہ انہوں نے حضور کے چرواہوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے یزید بن زریع سے یحییٰ بن غیلان کے علاوہ کسی دوسرے کی روایت ہمیں معلوم نہیں بعض ... کا ان کے ساتھ یہ سلوک قرآن کے حکم والجروح قصاص کے مطابق تھا، یہی مطلب ہے۔ محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضور کا یہ عمل آیاتِ حدود کے نزول سے پہلے کا ہے۔

---

[illegible]

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الرِّيحِ

۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيحًا بَيْنَ أَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ أَنْ لَا يَجِبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ يَسْمَعُ صَوْتًا أَوْ يَجِدُ رِيحًا وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ فَإِنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ اسْتِيقَانًا يَقْدِرُ أَنْ يَحْلِفَ عَلَيْهِ وَقَالَ إِذَا خَرَجَ مِنْ قُبُلِ الْمَرْأَةِ الرِّيحُ وَجَبَ عَلَيْهَا الْوُضُوءُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحٰقَ۔

## بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسَى وَهَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

### ہوا کے خارج ہونے سے وضو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وضو صرف آواز اور ہوا سے ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو اور اپنے سرینوں کے درمیان ہوا پائے تو جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ آئے، مسجد سے باہر نہ نکلے،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بے وضو ہو، تو جب تک وضو نہ کرلے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عبداللہ بن زید، علی بن طلق، عائشہ، ابن عباس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا یہی قول ہے کہ جب تک آواز یا بدبو نہ آئے وضو واجب نہیں ہوتا، ابن مبارک کہتے ہیں شک سے وضو واجب نہیں ہوتا جب تک کہ بے وضو ہونے کا اس قدر یقین نہ ہو کہ اس پر قسم اٹھا سکے ابن مبارک کا یہ بھی قول ہے کہ جب عورت کی اگلی شرمگاہ سے ہوا نکلے تو [illegible]

### نیند سے وضو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حالت سجدہ میں سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے (یا بغض سانس تھا) پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی، میں

وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتَّى غَطَّ أَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ إِنَّ الْوُضُوءَ لَا يَجِبُ إِلَّا عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَأَبُو خَالِدٍ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُونَ ثُمَّ يَقُومُونَ فَيُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ عَمَّنْ نَامَ قَاعِدًا مُعْتَمِدًا فَقَالَ لَا وُضُوءَ عَلَيْهِ قَالَ وَقَدْ رَوَى حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا الْعَالِيَةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ فَرَأَى أَكْثَرُهُمْ أَنْ لَا يَجِبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ إِذَا نَامَ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا حَتَّى يَنَامَ مُضْطَجِعًا وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا نَامَ حَتَّى غُلِبَ عَلَى عَقْلِهِ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ نَامَ قَاعِدًا فَرَأَى رُؤْيَا أَوْ زَالَتْ مَقْعَدَتُهُ لِوَسَنِ النَّوْمِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

## بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۵. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ أَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيمِ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ

نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو سو گئے تھے آپ نے فرمایا وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے کیونکہ اس صورت میں جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں ابو خالد کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے اس باب میں حضرت عائشہ، ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام بیٹھے بیٹھے سو جاتے پھر اٹھ کر وضو کئے بغیر نماز پڑھتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے صالح بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے ابن مبارک سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو تکیہ لگا کر سوتا ہے انہوں نے فرمایا اس پر وضو نہیں۔ سعید بن عروبہ نے بواسطہ قتادہ حضرت ابن عباس کی حدیث روایت کی ہے لیکن اس میں نہ تو ابو العالیہ کا ذکر ہے اور نہ اس کو مرفوعاً بیان کیا ہے نیند سے بیداری پر وضو کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے اکثر کے نزدیک بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر سونے والے پر وضو واجب نہیں جب تک کہ لیٹ نہ جائے، سفیان ثوری ابن مبارک اور امام احمد کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں جب اتنا سوئے کہ عقل مغلوب ہو جائے، وضو واجب ہو جائے گا، امام اسحاق کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں اگر کوئی بیٹھا ہوا سو گیا پھر خواب دیکھا یا اونگھ کی وجہ سے اس کی سرین اپنی جگہ سے ہٹ گئے تو اس پر وضو واجب ہے۔

## آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو (ہاتھ دھونا لازم کرتا ہے) اگرچہ پنیر کا ٹکڑا ہی ہو، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کیا ہم (گرم) تیل یا گرم پانی استعمال کرنے پر بھی وضو کریں حضرت ابوہریرہ

أَخِي إِذَا سَمِعْتَ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي طَلْحَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلَى تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے! جب آنحضور کی حدیث سُنے تو اس کے لئے مثال نہ دیا کر۔ اس باب میں ام حبیبہ، ام سلمہ، زید بن ثابت، ابوطلحہ، ابوایوب اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علماء آگ کی پکی ہوئی چیز کے استعمال پر وضو کا حکم دیتے ہیں جبکہ اکثر صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے علماء کا مذہب، وضو نہ کرنا ہے۔

## بَابٌ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

## آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنا

۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَأَكَلَ وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ فِي هَذَا مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ إِنَّمَا رَوَاهُ حُسَامُ بْنُ مِصَكٍّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ إِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَعِكْرِمَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَهٰذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي رَافِعٍ وَأُمِّ الْحَكَمِ وَعَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ وَأُمِّ عَامِرٍ وَسُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں باہر تشریف لے گئے میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے۔ اس عورت نے آپ کے لئے بکری ذبح کی آپ نے تناول فرمائی پھر وہ کھجوروں کا ایک تھال لے آئی آپ نے وہ بھی تناول فرمائیں پھر ظہر کے لئے وضو فرمایا اور نماز ادا کی نماز کے بعد بکری کا بچا ہوا گوشت دوبارہ تناول فرمایا اور بغیر وضو کے عصر کی نماز ادا فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے لیکن سند کے اعتبار سے وہ روایت صحیح نہیں اسے حسام بن مصک نے ابن سیرین اور ابن عباس کے واسطے سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا صحیح یہ ہے کہ حضرت ابن عباس براہ راست حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اکثر حفاظ نے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابن سیرین بواسطہ ابن عباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے مروی ہے عطاء بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمرو بن عطاء، علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ حضرت ابن عباس، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے یہ اصح ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن مسعود، ابورافع، ام حکم، عمرو بن امیہ، ام عامر، سوید بن نعمان اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اکثر صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہاء مثلاً سفیان

عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم مثل سفیان وابن المبارک والشافعی واحمد واسحٰق رأوا ترک الوضوء مما مست النار وھذا اٰخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ھذا الحدیث ناسخا للحدیث الاول حدیث الوضوء مما مست النار۔

ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق نے آگ سے پکی ہوئی چیز استعمال کرنے کے بعد وضو نہ کرنے کا قول کیا ہے اور یہ آخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو حکموں میں سے دوسرا ہے گویا کہ اس حدیث سے پہلی حدیث منسوخ ہے۔

ف: [illegible]

## باب الوضوء من لحوم الابل

## اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو

۸۱ حدثنا ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن عبد اللہ بن عبد اللہ عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلٰی عن البراء بن عازب قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوضوء من لحوم الابل فقال توضؤا منھا وسئل عن الوضوء من لحوم الغنم فقال لا تتوضؤا منھا وفی الباب عن جابر بن سمرۃ واسید بن حضیر قال ابو عیسٰی وقد روی الحجاج بن ارطاۃ ھذا الحدیث عن عبد اللہ بن عبد اللہ عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلٰی عن اسید بن حضیر والصحیح حدیث عبد الرحمٰن بن ابی لیلٰی عن البراء وھو قول احمد واسحٰق وروی عبیدۃ الضبی عن عبد اللہ بن عبد اللہ الرازی عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلٰی عن ذی الغرۃ الجھنی وروی حماد بن سلمۃ ھذا الحدیث عن الحجاج بن ارطاۃ فاخطا فیہ وقال عن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلٰی عن ابیہ عن اسید بن حضیر والصحیح عن عبد اللہ بن عبد اللہ الرازی عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلٰی عن البراء بن عازب قال اسحٰق اصح ما فی ھذا الباب حدیثان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث البراء وحدیث جابر بن سمرۃ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا "وضو کرو" بکری کے گوشت کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "وضو نہ کرو" اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیر سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حجاج بن ارطاۃ نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عبد اللہ سے بواسطہ عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ، اسید بن حضیر سے روایت کیا ہے لیکن براء بن عازب سے مروی حدیث صحیح ہے امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے (یعنی اونٹ کے گوشت سے وضو کا لازم ہونا) عبیدہ ضبی نے یہ حدیث بواسطہ عبد اللہ بن عبد اللہ رازی، عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ابن غرہ جہنی سے روایت کی ہے، حماد بن سلمہ نے اسے حجاج بن ارطاۃ سے روایت کیا لیکن اس سے غلطی واقع ہوئی وہ یہ کہ اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا، جو بواسطہ اپنے والد اسید بن حضیر سے راوی ہیں جبکہ صحیح عبد اللہ بن عبد اللہ رازی ہے جو بواسطہ عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں، اسحٰق فرماتے ہیں اس باب میں نبی کریم سے مروی دو حدیثیں ہی ایک براء بن عازب کی اور دوسری جابر بن سمرہ کی (رضی اللہ عنہم)

## باب الوضوء من مس الذکر

## شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کا حکم

۸۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَرْوَى ابْنَةِ اُنَيْسٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ وَرَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الْاَوْزَاعِىُّ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ مُحَمَّدٌ اَصَحُّ شَىْءٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ بُسْرَةَ وَقَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ حَدِيْثُ اُمِّ حَبِيْبَةَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ اَصَحُّ وَهُوَ حَدِيْثُ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَمْ يَسْمَعْ مَكْحُوْلٌ مِنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ وَرَوٰى مَكْحُوْلٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَكَاَنَّهٗ لَمْ يَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ صَحِيْحًا۔

بسرہ بنت صفوان فرماتی ہیں نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے، وضو کئے (یا ہاتھ دھوئے) بغیر نماز نہ پڑھے۔ اس باب میں حضرت ام حبیبہ، ابوایوب، ابوہریرہ، اروی ابنۃ انیس، عائشہ، جابر، زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، متعدد راویوں نے اس کی مثل روایت کی ہے ہشام بن عروہ نے بواسطہ اپنے والد، بسرہ سے روایت کی ہے۔ ابواسحٰق منصور نے بواسطہ ابواسامہ اسی طرح روایت کی، ابوزناد نے بواسطہ عروہ، بسرہ سے نقل کی، علی بن حجر نے عبدالرحمٰن بن ابی زناد، ابوزناد اور عروہ کے واسطے سے بسرہ سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی، کئی صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے امام اوزاعی، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں بسرہ کی حدیث اصح ہے۔ ابوزرعہ کا قول ہے کہ ام حبیبہ کی حدیث اصح ہے، اور وہ علاء بن حارث، مکحول، عنبسہ بن ابوسفیان کے واسطے سے ام حبیبہ سے مروی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں، مکحول نے عنبسہ بن ابوسفیان سے سماع نہیں کیا، مکحول نے ایک شخص کے واسطہ سے عنبسہ سے حدیث روایت کی، گویا کہ امام بخاری کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں۔

## بَابُ ۶۲ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

## شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہ کرنا

۸۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِىٍّ الْحَنَفِىِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ

قیس بن طلق بن علی حنفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (شرمگاہ) انسان

صلى الله عليه وسلم قال وهل هو إلا مضغة منه أو بضعة منه وفي الباب عن أبي أمامة قال أبو عيسى وقد روي عن غير واحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وبعض التابعين أنهم لم يروا الوضوء من مس الذكر وهو قول أهل الكوفة وابن المبارك وهذا الحديث أحسن شيء روي في هذا الباب وقد روى هذا الحديث أيوب بن عتبة ومحمد بن جابر عن قيس بن طلق عن أبيه وقد تكلم بعض أهل الحديث في محمد بن جابر وأيوب بن عتبة وحديث ملازم بن عمرو عن عبد الله بن بدر أصح وأحسن.

## باب ترك الوضوء من القبلة

حدثنا قتيبة وهناد وأبو كريب وأحمد بن منيع ومحمود بن غيلان وأبو عمار قالوا حدثنا وكيع عن الأعمش عن حبيب بن أبي ثابت عن عروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قبل بعض نسائه ثم خرج إلى الصلاة ولم يتوضأ قال قلت من هي إلا أنت فضحكت قال أبو عيسى وقد روي نحو هذا عن غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وهو قول سفيان الثوري وأهل الكوفة قالوا ليس في القبلة وضوء وقال مالك بن أنس والأوزاعي والشافعي وأحمد وإسحاق في القبلة وضوء وهو قول غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وإنما ترك أصحابنا حديث عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا لأنه لا يصح عندهم لحال الإسناد قال وسمعت أبا بكر العطار البصري يذكر عن علي بن المديني قال ضعف يحيى بن سعيد القطان هذا الحديث وقال هو شبه لا شيء قال وسمعت محمد بن إسماعيل يضعف هذا الحديث وقال حبيب

سے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اس باب میں حضرت ابوامامہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں متعدد صحابہ اور بعض تابعین شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بعد وضو ضروری نہیں سمجھتے، اہل کوفہ اور ابن مبارک کا یہی مسلک ہے اس باب میں روایت کردہ احادیث میں سے یہ حدیث احسن ہے ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق کے واسطہ سے ان کے والد سے یہ حدیث روایت کی، بعض محدثین نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ کے بارے میں کلام کیا ہے، ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن بدر سے روایت اصح اور احسن ہے۔

## بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک کا بوسہ لیا پھر وضو کئے بغیر نماز کے لئے تشریف لے گئے حضرت عروہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا "وہ آپ ہی ہو سکتی ہیں" اس پر آپ ہنس پڑیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اسی کے ہم معنی حدیث کئی صحابہ کرام اور تابعین سے منقول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مذہب ہے کہ بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا، مالک بن انس، اوزاعی، شافعی، احمد اور اسحٰق کے نزدیک بوسہ لینے سے وضو واجب ہوتا ہے کئی صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے احباب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پر اس لئے عمل نہیں کیا کہ ان کے نزدیک یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں فرماتے ہیں میں نے ابوبکر عطار بصری سے سنا وہ علی بن مدینی کا قول نقل کرتے ہیں کہ یحیٰی بن سعید قطان نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے محمد بن اسماعیل بخاری کو سنا وہ بھی اسے ضعیف قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں حبیب بن ابی ثابت

بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَهٰذَا لَا يَصِحُّ أَيْضًا وَلَا نَعْرِفُ لِإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ وَلَيْسَ يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ۔

کو حضرت عروہ سے سماع نہیں۔ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بوسہ لیا اور وضو نہیں فرمایا" یہ حدیث بھی صحیح نہیں نیز ابراہیم تیمی کے لئے ام المؤمنین سے سماع ثابت ہے اور نہ ہی اس باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث مروی ہے۔

## بَابُ ٦٣ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

## قے اور نکسیر سے وضو کرنا

٨١۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ ثَنَا وَقَالَ إِسْحٰقُ أَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ وَقَالَ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ أَبُو عِيْسٰى وَابْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيْسٰى وَقَدْ رَأٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ الْوُضُوْءَ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ وُضُوْءٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَدْ جَوَّدَ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ حُسَيْنٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَرَوٰى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ فَأَخْطَأَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْأَوْزَاعِيَّ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَإِنَّمَا هُوَ مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قے آئی پھر آپ نے وضو فرمایا (اس کے بعد) میں نے دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبان کو ملاقات کے دوران یہ بات بتائی انہوں نے فرمایا ابو درداء نے سچ کہا میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لئے پانی ڈالا۔ اسحٰق بن منصور نے معدان بن طلحہ کہا، امام ترمذی فرماتے ہیں میرے نزدیک ابن ابی طلحہ زیادہ صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں کئی صحابہ کرام اور تابعین عظام نے قے اور نکسیر سے وضو واجب ہونے کا قول کیا ہے سفیان ثوری ابن مبارک، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی نظریہ ہے بعض علماء کے نزدیک قے اور نکسیر میں وضو نہیں، امام مالک اور امام شافعی کا یہی مسلک ہے حسین معلم نے اس حدیث میں عمدگی پیدا کی اور حسین کی حدیث اس باب میں اصح ہے معمر نے یہ حدیث یحیٰی بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہوئے خطا کی اور کہا یعیش بن ولید بواسطہ خالد بن معدان، ابو درداء سے راوی ہیں اوزاعی کا ذکر نہیں کیا نیز خالد بن معدان کہا حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ

## نبیذ سے وضو

۸۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي إِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِيذٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَإِنَّمَا رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو زَيْدٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا تُعْرَفُ لَهُ رِوَايَةٌ غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوءَ بِالنَّبِيذِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ وَغَيْرُهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُتَوَضَّأُ بِالنَّبِيذِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ إِسْحَاقُ إِنِ ابْتُلِيَ رَجُلٌ بِهَذَا فَتَوَضَّأَ بِالنَّبِيذِ وَتَيَمَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَوْلُ مَنْ يَقُولُ لَا يُتَوَضَّأُ بِالنَّبِيذِ أَقْرَبُ إِلَى الْكِتَابِ وَأَشْبَهُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا "تیرے توشہ دان میں کیا ہے؟" میں نے عرض کیا "نبیذ ہے" آپ نے فرمایا "پاکیزہ کھجور اور پاک پانی ہے" حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں پھر آپ نے اس سے وضو فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابوزید عبداللہ کے واسطے سے نبی اکرم سے مروی ہے محدثین کے نزدیک ابوزید مجہول ہے اس حدیث کے علاوہ اس کی کوئی روایت معروف نہیں بعض علماء جیسے سفیان وغیرہ کے نزدیک نبیذ سے وضو جائز ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں نبیذ سے وضو نہ کیا جائے امام شافعی امام احمد اور امام اسحاق کا یہی قول ہے امام اسحاق فرماتے ہیں اگر کسی کے پاس نبیذ ہی ہو تو میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وضو بھی کرے اور تیمم بھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں نبیذ سے وضو نہ کرنے کا قول کتاب اللہ کے زیادہ قریب اور مشابہ ہے کیونکہ ارشاد خداوندی ہے اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو (تیمم کرو)۔

## بَابٌ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

## دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ وَهَذَا عِنْدَنَا عَلَى الِاسْتِحْبَابِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمُ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی منگوا کر کلی کی اور فرمایا اس میں چکناہٹ ہے۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعد اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء نے کہا کہ دودھ پینے کے بعد کلی ضروری ہے۔ ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے جبکہ بعض علماء کے نزدیک لازمی نہیں۔

## بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ

## پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

۸۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا يُكْرَهُ هَذَا عِنْدَنَا إِذَا كَانَ عَلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ ذَلِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ وَفِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا آپ پیشاب فرما رہے تھے اس لئے آپ نے جواب نہ دیا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سلام اس وقت مکروہ ہے جب پیشاب کر رہا ہو یا پاخانہ پھر رہا ہو اور بعض علماء نے اس حدیث کی یہی تفسیر بیان کی ہے اس باب میں روایت کی گئی احادیث میں یہ حدیث احسن ہے نیز اس باب

الباب عن المهاجر بن قنفذ وعبد الله بن حنظلة وعلقمة بن الشفواء وجابر والبراء.

میں مہاجر بن قنفذ، عبداللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن شفواء، جابر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي سُؤْرِ الْكَلْبِ

٩١۔ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْسَلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ أَوْ أُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ وَإِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ إِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ.

### کتے کا جھوٹا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جس برتن کو کتے نے منہ لگایا اس کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی اور آخری مرتبہ مٹی سے دھویا جائے اور بلی کا جھوٹا ہو تو ایک مرتبہ دھویا جائے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی گئی ہے، لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں "بلی کا جھوٹا برتن ایک مرتبہ دھویا جائے" اس باب میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي سُؤْرِ الْهِرَّةِ

٩٢۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَأَصْغٰى لَهَا الْإِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِيْنَ يَا بِنْتَ أَخِيْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ لَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ بَأْسًا وَهٰذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ جَوَّدَ مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ

### بلی کا جھوٹا

کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ابوقتادہ میرے ہاں تشریف لائے میں نے ان کے وضو کے لئے برتن میں پانی ڈالا ایک بلی نے آکر پینا شروع کر دیا آپ نے اس کی طرف برتن کو ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ اس نے پی لیا، ابوقتادہ نے میری طرف دیکھا جبکہ میں بھی ادھر تعجب سے دیکھ رہی تھی آپ نے فرمایا اے بھتیجی! کیا تجھے تعجب ہوا؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ناپاک نہیں ہے کیونکہ گھروں میں آنے جانے والوں میں سے ہے (لہٰذا اس سے بچنا مشکل ہے) اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ تابعین اور بعد کے فقہاء مثلاً امام شافعی، امام احمد، امام اسحٰق اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے کہ بلی کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں (یعنی نجس نہیں مکروہ ہے) اس باب میں یہ حدیث احسن ہے مالک نے اسے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے عمدہ طریقہ پر روایت کیا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ أَتَمَّ مِنْ مَالِكٍ

## بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۸۰. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَفْعَلُ هٰذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ وَالْمُغِيرَةِ وَبِلَالٍ وَسَعْدٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَسَلْمَانَ وَبُرَيْدَةَ وَعَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ وَأَنَسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَيَعْلَى بْنِ مُرَّةَ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَجَابِرٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عُبَادَةَ وَيُقَالُ ابْنُ عِمَارَةَ وَأُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ جَرِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهُ أَقَبْلَ الْمَائِدَةِ أَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ فَقَالَ مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ وَرَوَى بَقِيَّةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَدْهَمَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيرٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ مُفَسِّرٌ لِأَنَّ بَعْضَ مَنْ أَنْكَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ تَأَوَّلَ أَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَانَ قَبْلَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ وَذَكَرَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ۔

## بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ

۸۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ

کسی راوی نے اس حدیث کو مالک سے زیادہ مکمل بیان نہیں کیا۔

## موزوں پر مسح

ہمام بن حارث سے روایت ہے حضرت جریر بن عبداللہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا آپ سے پوچھا گیا کیا آپ ایسا ہی کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ایسا کیوں نہ کروں جبکہ میں نے حضور علیہ السلام کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حدیث جریر سب کو پسند تھی کیونکہ وہ سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، حذیفہ، مغیرہ، بلال، سعد، ابو ایوب، سلمان، بریدہ، عمرو بن امیہ، انس، سہل بن سعد، یعلی بن مرہ، عبادہ بن صامت، اسامہ بن شریک، ابو امامہ، جابر اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جریر حسن صحیح ہے۔ شہر بن حوشب سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا، میں نے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔ شہر بن حوشب کہتے ہیں کیا یہ واقعہ نزول مائدہ سے پہلے کا ہے یا بعد کا؟ انہوں نے فرمایا میں نزول مائدہ کے بعد اسلام لایا ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم سے قتیبہ نے متعدد واسطوں سے حضرت جریر کی حدیث بیان کی یہ حدیث وضاحت ہے اس لئے کہ بعض منکرین مسح تاویل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نزول مائدہ سے قبل موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے اور اس حدیث میں حضرت جریر کا بیان ہے کہ انہوں نے نزول مائدہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔

## مسافر اور مقیم کے لیے موزوں پر مدت مسح

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے

عن المسح على الخفين فقال للمسافر ثلاثة وللمقيم يوم وأبو عبد الله الجدلي اسمه عبد بن عبد قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن علي وأبي بكرة وأبي هريرة وصفوان بن عسال وعوف بن مالك وابن عمر وجرير۔

۹۶- حدثنا هناد حدثنا أبو الأحوص عن عاصم بن أبي النجود عن زر بن حبيش عن صفوان بن عسال قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا إذا كنا سفرا أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيام ولياليهن إلا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى الحكم بن عتيبة وحماد عن إبراهيم النخعي عن أبي عبد الله الجدلي عن خزيمة بن ثابت ولا يصح قال علي بن المديني قال يحيى قال شعبة لم يسمع إبراهيم النخعي عن أبي عبد الله الجدلي حديث المسح وقال زائدة عن منصور كنا في حجرة إبراهيم التيمي ومعنا إبراهيم النخعي فحدثنا إبراهيم التيمي عن عمرو بن ميمون عن أبي عبد الله الجدلي عن خزيمة بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم في المسح على الخفين قال محمد أحسن شيء في هذا الباب حديث صفوان بن عسال المرادي قال أبو عيسى وهو قول أكثر العلماء من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم من الفقهاء مثل سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق قالوا يمسح المقيم يوما وليلة والمسافر ثلاثة أيام ولياليهن وقد روي عن بعض أهل العلم أنهم لم يوقتوا في المسح على الخفين وهو قول مالك بن أنس والتوقيت أصح

## باب في المسح على الخفين أعلاه وأسفله

۹۷- حدثنا أبو الوليد الدمشقي حدثنا الوليد بن مسلم أخبرني ثور بن يزيد عن رجاء بن حيوة عن كاتب

لئے ایک دن رات کی مدت ہے ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس باب میں حضرت علی، ابوبکرہ، ابوہریرہ، صفوان بن عسال، عوف بن مالک، ابن عمر اور جریر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں،

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ہم سفر میں ہوتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین دن رات تک موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے، جنابت میں اتارنے کا حکم ہوتا لیکن پیشاب پاخانے اور نیند سے نہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حکم بن عتیبہ اور حماد نے بواسطہ ابراہیم نخعی اور ابو عبد اللہ جدلی حضرت خزیمہ بن ثابت سے روایت کیا اور یہ صحیح نہیں، علی بن مدینی نے یحییٰ کے واسطے سے شعبہ کا قول نقل کیا کہ ابراہیم نخعی نے ابو عبد اللہ جدلی سے حدیث مسح کا سماع نہیں کیا، زائدہ منصور سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابراہیم تیمی کے حجرہ میں تھے اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی تھے، پس ابراہیم تیمی نے ہم سب کو عمرو بن میمون، ابو عبد اللہ جدلی اور خزیمہ بن ثابت کے واسطے سے حدیث مسح بیان کی امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں صفوان بن عسال کی حدیث احسن ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہاء مثل سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی مسلک ہے کہ مقیم ایک دن رات اور مسافر تین دن رات مسح کرے بعض علماء کہتے ہیں موزوں پر مسح کے بارے میں وقت کی تعیین نہیں ہے، یہ قول مالک بن انس کا ہے، لیکن "وقت کا تعین" اصح ہے۔

## موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اوپر اور نیچے مسح فرمایا

المغيرة عن المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح اعلى الخف واسفله قال ابو عيسى وهذا قول غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول مالك والشافعي واسحق وهذا حديث معلول لم يسنده عن ثور بن يزيد غير الوليد بن مسلم وسألت ابا زرعة ومحمدا عن هذا الحديث فقالا ليس بصحيح لأن ابن المبارك روى هذا عن ثور عن رجاء قال حدثت عن كاتب المغيرة مرسل عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكر فيه المغيرة.

## باب في المسح على الخفين ظاهرهما

٩٨ حدثنا علي بن حجر نا عبد الرحمن بن ابي الزناد عن ابيه عن عروة بن الزبير عن المغيرة بن شعبة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين على ظاهرهما قال ابو عيسى حديث المغيرة حديث حسن وهو حديث عبد الرحمن بن ابي الزناد عن ابيه عن عروة عن المغيرة ولا نعلم احدا يذكر عن عروة عن المغيرة على ظاهرهما غيره وهو قول غير واحد من اهل العلم وبه يقول سفيان الثوري واحمد قال محمد وكان مالك يشير بعبد الرحمن بن ابي الزناد.

## باب في المسح على الجوربين والنعلين

٩٩ حدثنا هناد ومحمود بن غيلان قالا نا وكيع عن سفيان عن ابي قيس عن هزيل بن شرحبيل عن المغيرة بن شعبة قال توضأ النبي صلى الله عليه وسلم ومسح على الجوربين والنعلين قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق قالوا يمسح على الجوربين وان لم تكن نعلين اذا كانا ثخينين وفي الباب عن ابي موسى.

امام ترمذی فرماتے ہیں متعدد صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام مالک، شافعی اور اسحق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ یہ حدیث معلول ہے اور ثور بن یزید سے صرف ولید بن مسلم نے مسند بیان کی، (باقی راویوں نے مرسل بیان کیا اور مغیرہ کا ذکر نہیں کیا) میں نے ابوزرعہ اور محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو ان دونوں نے کہا یہ صحیح نہیں کیونکہ ابن مبارک نے اسے ثور از رجاء سے بیان کیا اور کہا کہ حضرت مغیرہ کے کاتب سے یہ حدیث مرسل بیان کی گئی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

## موزوں کے اوپر مسح کرنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر والے حصہ پر مسح کرتے دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت مغیرہ کی حدیث حسن ہے اور عبد الرحمن بن ابی الزناد کی روایت ہے جو ابو الزناد، عروہ کے واسطہ سے حضرت مغیرہ سے بیان کی گئی موزوں کے ظاہر پر مسح کا ذکر صرف عبد الرحمن نے کیا ہے متعدد علماء کا یہی قول ہے سفیان ثوری اور امام احمد کا بھی یہی قول ہے امام بخاری فرماتے ہیں امام مالک عبد الرحمن بن ابی الزناد کے ضعف کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

## جرابوں اور جوتوں پر مسح

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے متعدد علماء کا یہی قول ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق فرماتے ہیں جرابوں پر مسح جائز ہے اگرچہ نعل نہ ہوں لیکن موٹی ہوں۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

## باب ما جاء في المسح على الجوربين والعمامة

۹۳ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان عن سليمان التيمي عن بكر بن عبد الله المزني عن الحسن عن ابن المغيرة بن شعبة عن أبيه قال توضأ النبي صلى الله عليه وسلم ومسح على الخفين والعمامة قال بكر وقد سمعته من ابن المغيرة وذكر محمد بن بشار في هذا الحديث في موضع آخر أنه مسح على ناصيته وعمامته وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن المغيرة بن شعبة ذكر بعضهم المسح على الناصية والعمامة ولم يذكر بعضهم الناصية سمعت أحمد بن الحسن يقول سمعت أحمد بن حنبل يقول ما رأيت بعيني مثل يحيى بن سعيد القطان وفي الباب عن عمرو بن أمية وسلمان وثوبان وأبي أمامة قال أبو عيسى حديث المغيرة بن شعبة حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم أبو بكر وعمر وأنس وبه يقول الأوزاعي وأحمد وإسحاق قالوا يمسح على العمامة قال وسمعت الجارود بن معاذ يقول سمعت وكيع بن الجراح يقول إن مسح على العمامة يجزئه للأثر.

۹۴ حدثنا قتيبة بن سعيد نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن إسحاق عن أبي عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر قال سألت جابر بن عبد الله عن المسح على الخفين فقال السنة يا ابن أخي وسألته عن المسح على العمامة فقال أمس الشعر وقال غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين لا يمسح على العمامة إلا أن يمسح برأسه مع العمامة وهو قول سفيان الثوري ومالك بن أنس وابن المبارك والشافعي.

۹۵ حدثنا هناد نا علي بن مسهر عن الأعمش عن الحكم

## جرابوں اور پگڑی پر مسح

حسن بن مغیرہ نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں اور پگڑی پر مسح فرمایا۔ بکر کہتے ہیں میں نے حسن بن مغیرہ سے یہ حدیث بلا واسطہ سنی۔ محمد بن بشار نے بھی یہ حدیث روایت کی اور کہا کہ آپ نے پیشانی اور پگڑی مبارک پر مسح فرمایا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے بعض نے پیشانی اور عمامہ کا ذکر کیا جبکہ بعض نے پیشانی کا ذکر نہیں کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے احمد بن حسن سے امام احمد بن حنبل کا قول سنا وہ فرماتے ہیں میری آنکھوں نے سعید بن قطان کی مثل کسی کو نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت عمرو بن امیہ، سلمان، ثوبان اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت مغیرہ بن شعبہ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ جیسے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے امام اوزاعی، احمد اور اسحاق کہتے ہیں پگڑی پر مسح کیا جائے۔ جارود بن معاذ کہتے ہیں میں نے وکیع بن جراح سے سنا انہوں نے کہا کہ اس حدیث کی بنا پر پگڑی پر مسح جائز ہے۔

ف: امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک پگڑی پر مسح ناجائز ہے یہ حدیث آیت مسح کے نزول سے پہلے کی ہے (مترجم)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پوتے ابو عبیدہ بن محمد سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! یہ سنت ہے۔ پگڑی پر مسح کے بارے میں پوچھا تو جواب دیا بالوں کو بھی ہاتھ لگاؤ۔ متعدد صحابہ اور تابعین نے فرمایا پگڑی پر مسح کرتے وقت سر کا بھی مسح کیا جائے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک اور امام شافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ

عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن کعب بن عجرۃ عن بلال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین والخمار.

علیہ وسلم نے موزوں اور چادر (پگڑی) پر مسح فرمایا۔

## باب ما جاء فی الغسل من الجنابۃ

۹۹ حدثنا هناد نا وکیع عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس عن خالته میمونة قالت وضعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غسلا فاغتسل من الجنابة فاکفأ الاناء بشماله علی یمینه فغسل کفیه ثم ادخل یده فی الاناء فافاض علی فرجه ثم دلک بیده الحائط او الارض ثم مضمض واستنشق وغسل وجهه وذراعیه ثم افاض علی راسه ثلثا ثم افاض علی سائر جسده ثم تنحی فغسل رجلیه. قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ام سلمة وجابر وابی سعید وجبیر بن مطعم وابی هریرة.

## غسل جنابت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لئے پانی رکھا آپ نے غسل جنابت فرمایا بائیں ہاتھ سے برتن کو دائیں ہاتھ کی طرف جھکا کر دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر ہاتھ برتن میں ڈالا اور استنجا فرمایا پھر ہاتھ کو دیوار یا زمین پر رگڑا پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا چہرہ اور بازو دھوئے اور تین مرتبہ سر پر پانی ڈالا پھر تمام جسم پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے علیحدہ ہو کر پاؤں دھوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ام سلمہ، جابر، ابو سعید، جبیر بن مطعم اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔

۱۰۰ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یغتسل من الجنابة بدأ فغسل یدیه قبل ان یدخلهما الاناء ثم غسل فرجه ویتوضأ وضوءه للصلوة ثم یشرب شعره الماء ثم یحثی علی راسه ثلث حثیات. قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو الذی اختاره اهل العلم فی الغسل من الجنابة انه یتوضأ وضوءه للصلوة ثم یفرغ علی راسه ثلث مرات ثم یفیض الماء علی سائر جسده ثم یغسل قدمیه والعمل علی هذا عند اهل العلم وقالوا ان انغمس الجنب فی الماء ولم یتوضأ اجزأه وهو قول الشافعی واحمد واسحق.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھوتے پھر استنجا کرتے اور نماز کے وضو جیسا وضو فرماتے پھر بالوں کو پانی پہنچاتے اور تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غسل جنابت میں اہل علم کا اختیار یہی طریقہ ہے کہ نماز کے وضو جیسا وضو کرے پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالے پھر تمام جسم پر ایک مرتبہ پانی بہائے پھر پاؤں دھوئے اس پر علماء کا عمل ہے نیز ان کا یہ قول بھی ہے کہ اگر کوئی جنبی پانی میں غوطہ لگائے اور وضو نہ کرے تو بھی کافی ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق کا یہی مسلک ہے۔

## باب هل تنقض المرأة شعرها عند الغسل

## کیا عورت غسل کے وقت بالوں کو کھولے

۱۰۱ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ایوب بن موسی

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ أَوْ قَالَ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَمْ تَنْقُضْ شَعْرَهَا أَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُهَا بَعْدَ أَنْ تُفِيْضَ الْمَاءَ عَلٰى رَأْسِهَا.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ اپنے سر کی چوٹی سختی سے باندھتی ہوں تو کیا میں غسل جنابت کے لئے اسے کھولوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال لیا کرو پھر تمام جسم پر پانی بہاؤ پاک ہو جاؤ گی یا فرمایا اس وقت تو پاک ہو گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جب عورت غسل جنابت کرے اور بالوں کو کھولے بغیر سر پر پانی ڈالے تو جائز ہے۔

ف احناف کے نزدیک بالوں کو کھولنا ضروری نہیں البتہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جانا چاہئے کیونکہ اس میں دشواری ہے اس لئے ہر بال میں کھولنا ضروری نہیں (مترجم)

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً

## ہر بال کے نیچے جنابت ہے

٩٩ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهٍ نَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْحَارِثِ بْنِ وَجِيْهٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ وَهُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ وَيُقَالُ الْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهٍ وَيُقَالُ ابْنُ وَجْبَةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بال کے نیچے جنابت ہے لہذا بالوں کو دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔ اس باب میں حضرت علی اور انس رضی اللہ عنہما سے حارث بن وجیہ کی حدیث غریب ہے ہم صرف اسی کے واسطے سے جانتے ہیں اور وہ بزرگ ہے اور غیر معتمد علیہ ہیں ان سے کئی ائمہ نے روایت کی ہے لیکن اس حدیث میں وہ مالک بن دینار سے روایت کرنے میں تنہا ہیں ان کو حارث بن وجیہ بھی کہتے ہیں اور ابن وجبہ بھی۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

## غسل کے بعد وضو

١٠٠ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ أَنْ لَا يَتَوَضَّأَ بَعْدَ الْغُسْلِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں اکثر صحابہ و تابعین کا یہی قول ہے کہ غسل کے بعد وضو کرنا (ضروری) نہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

## دو شرمگاہوں کے باہم ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے

١٠١ - حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب دو شرمگاہیں باہم مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے میں اور رسول اللہ

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

صلی اللہ علیہ وسلم ہم بستر ہوتے پھر ہم دونوں غسل کرتے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۰۲ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ وَالْفُقَهَاءُ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالُوا إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شرمگاہیں باہم مل جائیں غسل واجب ہو جاتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت عائشہ کی طرف سے مروی ہے کہ جب دو شرمگاہیں باہم مل جائیں غسل واجب ہو جاتا ہے اکثر صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور عائشہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں تابعین اور بعد کے فقہاء مثلاً سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے کہ دو شرمگاہوں کے باہم ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

ف: حنفیہ کے نزدیک محض شرمگاہوں کے ملنے سے وضو واجب ہو جاتا ہے یہاں مراد دخول ہے جس سے غسل واجب ہوگا ہے انزال ہو یا نہ ہو (مترجم)

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

۱۰۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّهُ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فِي الْفَرْجِ وَجَبَ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلَا.

## منی نکلنے سے غسل واجب ہے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابتدائے اسلام میں منی نکلنے سے غسل واجب نہ ہونے کی رخصت تھی پھر یہ منسوخ ہو گئی احمد بن منیع نے زہری سے اس سند کے ساتھ اس کی مثل روایت۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابتدائے اسلام میں منی سے غسل واجب ہوتا تھا پھر منسوخ ہو گیا اسی طرح کئی صحابہ کرام نے روایت کیا جن میں ابی بن کعب اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مرد جب عورت سے جماع کرے دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا اگرچہ انزال نہ ہو۔

۱۰۴۔ حدثنا علی بن حجر نا شریک عن ابی الجحاف عن عکرمۃ عن ابن عباس قال انما الماء من الماء فی الاحتلام قال ابو عیسٰی سمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول لم نجد ہذا الحدیث الا عند شریک وفی الباب عن عثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب والزبیر وطلحۃ وابی ایوب وابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الماء من الماء وابو الجحاف اسمہ داؤد بن ابی عوف ویروی عن سفیان الثوری قال نا ابو الجحاف وکان مرضیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے احتلام میں منی کے نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے جارود سے وکیع کا قول سنا کہ ہمیں یہ حدیث صرف شریک سے ملی اس باب میں حضرت عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، زبیر، طلحہ، ابو ایوب اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی (منی) سے پانی (غسل) ہے ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے، سفیان ثوری کہتے ہیں، ہم سے ابو الجحاف نے بیان کیا اور وہ پسندیدہ شخص ہے۔

## باب فیمن یستیقظ فیری بللا ولا یذکر احتلاما

## اس آدمی کا حکم جو جاگنے پر تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو

۱۰۵۔ حدثنا احمد بن منیع نا حماد بن خالد الخیاط عن عبد اللہ بن عمر عن عبید اللہ بن عمر عن القاسم بن محمد عن عائشۃ قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن الرجل یری انہ قد احتلم ولم یجد بللا قال لا غسل علیہ قالت ام سلمۃ یا رسول اللہ ہل علی المرأۃ تری ذلک غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال قال ابو عیسٰی وانما روی ہذا الحدیث عبد اللہ بن عمر عن عبید اللہ بن عمر حدیث عائشۃ فی الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما وعبد اللہ ضعفہ یحیی بن سعید من قبل حفظہ فی الحدیث وہو قول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین اذا استیقظ الرجل فرأی بلۃ انہ یغتسل وہو قول سفیان واحمد وقال بعض اہل العلم من التابعین انما یجب علیہ الغسل اذا کانت البلۃ بلۃ نطفۃ وہو قول الشافعی واسحٰق واذا رأی احتلاما ولم یر بلۃ فلا غسل علیہ عند عامۃ اہل العلم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جسے احتلام یاد نہ ہو اور وہ تری پائے آپ نے فرمایا غسل کرے اس کے بارے میں پوچھا گیا جسے احتلام ہوا ہے لیکن اس نے (اپنے جسم یا کپڑے پر) تری نہیں پائی آپ نے فرمایا اس پر غسل نہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا یہ بات دیکھنے سے عورت پر بھی غسل ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" عورتیں مردوں ہی کی طرح ہیں" امام ترمذی فرماتے ہیں عبد اللہ بن عمر نے عبید اللہ بن عمر سے حدیث عائشہ روایت کی کہ جو تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو (یحییٰ بن سعید نے عبد اللہ کو حفظ حدیث کے سلسلے میں ضعیف قرار دیا) متعدد صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے کہ جب آدمی نیند سے بیدار ہو اور تری پائے تو غسل کرے سفیان ثوری اور امام احمد کا بھی یہی خیال ہے بعض تابعی علماء نے فرمایا کہ غسل اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب منی کی تری ہو امام شافعی اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے احتلام یاد ہو لیکن تری نہ پائے تو تمام علماء کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا (احناف کا بھی یہی مسلک ہے)

## باب ما جاء في المني والمذي

۱۰۱۔ حدثنا محمد بن عمرو السواق البلخي نا هشيم عن يزيد بن ابي زياد ح و نا محمود بن غيلان نا حسين الجعفي عن زائدة عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن علي قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن المذي فقال من المذي الوضوء ومن المني الغسل وفي الباب عن المقداد بن الاسود و ابي بن كعب قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه من المذي الوضوء ومن المني الغسل وهو قول عامة اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول الشافعي واحمد واسحق۔

## منی اور مذی کے احکام

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت مقداد بن اسود اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت علی سے یہ روایت کئی طرق سے مروی ہے کہ مذی سے وضو اور منی سے غسل ہے متعدد صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (اور امام ابوحنیفہ) رحمہم اللہ بھی اسی مسلک پر کاربند ہیں۔

## باب في المذي يصيب الثوب

۱۰۲۔ حدثنا هناد نا عبدة عن محمد بن اسحق عن سعيد بن عبيد هو ابن السباق عن ابيه عن سهل بن حنيف قال كنت القى من المذي شدة وعناء فكنت اكثر منه الغسل فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم وسألته عنه فقال انما يجزئك من ذلك الوضوء فقلت يا رسول الله فكيف بما يصيب ثوبي منه قال يكفيك ان تأخذ كفا من ماء فتنضح به ثوبك حيث ترى انه اصاب منه قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح لا نعرف مثل هذا الا من حديث محمد بن اسحق في المذي مثل هذا وقد اختلف اهل العلم في المذي يصيب الثوب فقال بعضهم لا يجزئ الا الغسل وهو قول الشافعي واسحق وقال بعضهم يجزئه النضح وقال احمد ارجو ان

## کپڑے پر مذی لگ جائے تو کیا حکم ہے

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مذی کے باعث شدت اور مشقت برداشت کیا کرتا اور اکثر غسل کرتا چنانچہ ایک دفعہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرکے اس کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا اس سے صرف وضو کافی ہے میں نے عرض کیا حضور اگر کپڑے کو مذی لگ جائے تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا "جہاں مذی لگی ہو ایک چلو پانی اس پر چھڑک دو کافی ہے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ صرف محمد بن اسحٰق سے معروف ہے اس میں کپڑے کو مذی لگ جائے اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں، دھونا ضروری ہے، امام شافعی اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے بعض کے نزدیک صرف پانی

يجزئه الفرك بالماء.

## باب في المني يصيب الثوب

١٠٨- حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن همام بن الحارث قال ضافت عائشة ضيفًا فأمرت له بملحفة صفراء فنام فيها فاحتلم فاستحيى أن يرسل بها وبها أثر الاحتلام فغمسها في الماء ثم أرسل بها فقالت عائشة لم أفسد علينا ثوبنا إنما كان يكفيه أن يفركه بأصابعه وربما فركته من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم بأصابعي قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من الفقهاء مثل سفيان وأحمد وإسحاق قالوا في المني يصيب الثوب يجزئه الفرك وإن لم يغسل وهكذا روى منصور عن إبراهيم عن همام بن الحارث عن عائشة مثل رواية الأعمش وروى أبو معشر هذا الحديث عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة وحديث الأعمش أصح.

١٠٩- حدثنا أحمد بن منيع نا أبو معاوية عن عمرو بن ميمون بن مهران عن سليمان بن يسار عن عائشة أنها غسلت منيًا من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وحديث عائشة أنها غسلت منيًا من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بمخالف لحديث الفرك لأنه وإن كان الفرك يجزئ فقد يستحب للرجل أن لا يرى على ثوبه أثره قال ابن عباس المني بمنزلة المخاط فأمطه عنك ولو بإذخرة.

## باب في الجنب ينام قبل أن يغتسل

١١٠- حدثنا هناد نا أبو بكر بن عياش عن الأعمش عن أبي إسحاق عن الأسود عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه

کا کھرچ دینا کافی ہے امام احمد و اسحاق بھی یہی کہتے ہیں اگرچہ پانی سے نہ دھویا جائے ہی کافی ہے

## کپڑے پر منی لگ جائے تو کیا حکم ہے

ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک شخص مہمان ہوا۔ آپ نے اس کے لئے لحاف کا حکم دیا جس میں وہ سو گیا رات کو اسے احتلام ہو گیا چنانچہ اس نے اثر احتلام کے ساتھ واپس بھیجنے میں شرم محسوس کی تو اسے پانی میں ڈبو کر بھیج دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کر دیا صرف انگلیوں سے کھرچ دینا ہی کافی تھا میں نے کئی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے اثر احتلام کو انگلیوں سے کھرچا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کی ایک جماعت کا یہی قول ہے جیسے سفیان ثوری، امام احمد اور اسحاق یہ کہتے ہیں کپڑے پر منی لگ جائے تو صرف کھرچنا کافی ہے دھونا ضروری نہیں۔ منصور، ابراہیم اور ہمام بن حارث کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح اعمش کی روایت کی مثل مروی ہے۔ ابو معشر نے بھی یہ حدیث ابراہیم اور اسود کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ اعمش کی روایت اصح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو دھویا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ پہلی حدیث کے خلاف نہیں اگرچہ کھرچنا اور رگڑنا جائز ہے تاہم مستحب یہ ہے کہ کپڑے پر نشان نہ دکھائی دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں منی ناک کی رینٹھ کی طرح ہے۔ اسے اپنے کپڑے سے مٹا دے اگرچہ اذخر (گھاس) کے ساتھ ہی ہو۔

## جنبی کا غسل سے پہلے سو جانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) حالت جنب میں آرام فرماتے اور

وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ مَاءً۔

۱۱۱- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰذَا قَوْلُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَغَيْرِهِ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هٰذَا الْحَدِيثَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَيَرَوْنَ أَنَّ هٰذَا غَلَطٌ مِنْ أَبِي إِسْحَاقَ۔

پانی کو نہ چھوتے۔

ہناد نے بواسطہ وکیع اور سفیان ابو اسحق سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ قول سعید بن المسیب وغیرہ کا ہے کئی راویوں نے اسود کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے بعد سونے سے قبل وضو فرماتے اسود سے ابو اسحق کی روایت کی بہ نسبت یہ حدیث اصح ہے ابو اسحق سے شعبہ اور سفیان ثوری نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے لیکن ان کے نزدیک ابو اسحق سے روایت میں غلطی واقع ہوئی ہے۔

## بَابُ فِي الْوُضُوءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

۱۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالُوا إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ أَنْ يَنَامَ تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ۔

## جنبی جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب کہ وضو کرلے۔ اس باب میں حضرت عمار، عائشہ، جابر، ابو سعید اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عمر کی حدیث احسن واصح ہے متعدد صحابہ، تابعین، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے کہ جنبی جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرلے۔ (یہ وضو مستحب ہے فرض نہیں۔ مترجم)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

۱۱۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ أَوْ أَيْنَ ذَهَبْتَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ وَلَمْ يَرَوْا بِعَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ بَأْسًا۔

## جنبی سے مصافحہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے اور حضرت ابوہریرہ جنبی تھے فرماتے ہیں میں پیچھے ہٹ گیا اور غسل کرکے حاضر ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہاں تھے یا فرمایا کہاں گئے تھے؟ میں نے عرض کیا میں جنبی تھا آپ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی علماء نے جنبی سے مصافحہ میں رخصت دی ہے اور جنبی وحائضہ کے پسینے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

9

## باب ما جاء في المرأة ترى في المنام مثل ما يرى الرجل

۱۲۲۔ حدثنا ابن أبي عمر حدثنا سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عن أبيه عن زينب بنت أبي سلمة عن أم سلمة قالت جاءت أم سليم بنت ملحان إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن الله لا يستحيي من الحق فهل على المرأة تعني غسلا إذا هي رأت في المنام مثل ما يرى الرجل قال نعم إذا هي رأت الماء فلتغتسل قالت أم سلمة قلت لها فضحت النساء يا أم سليم قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول عامة الفقهاء إن المرأة إذا رأت في المنام مثل ما يرى الرجل فأنزلت أن عليها الغسل وبه يقول سفيان الثوري والشافعي وفي الباب عن أم سليم وخولة وعائشة وأنس۔

## عورت کا احتلام

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ام سلیم بنت ملحان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں فرماتا کیا عورت پر بھی غسل ہے جب وہ خواب میں وہ چیز دیکھے جسے مرد دیکھتے ہیں (یعنی احتلام) آپ نے فرمایا "ہاں" جب عورت پانی (منی) دیکھے غسل کرے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا اے ام سلیم تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عام فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ عورت کو خواب میں احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی بھی اس کے قائل ہیں۔ اس باب میں حضرت ام سلیم خولہ، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔

## باب في الرجل يستدفئ بالمرأة بعد الغسل

۱۲۳۔ حدثنا هناد حدثنا وكيع عن حريث عن الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت ربما اغتسل النبي صلى الله عليه وسلم من الجنابة ثم جاء فاستدفأ بي فضممته إلي ولم أغتسل قال أبو عيسى هذا حديث ليس بإسناده بأس وهو قول غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين أن الرجل إذا اغتسل فلا بأس بأن يستدفئ بامرأته وينام معها قبل أن تغتسل المرأة وبه يقول سفيان الثوري والشافعي وأحمد وإسحق۔

## غسل کے بعد عورت سے گرمی حاصل کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بارہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرما کر میرے پاس تشریف لاتے اور حرارت حاصل کرتے میں انہیں اپنے ساتھ چمٹا لیتی حالانکہ میں نے غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند میں کوئی خرابی نہیں اور متعدد صحابہ کرام و تابعین کا یہی قول ہے کہ جب مرد غسل کرلے تو عورت کے غسل کرنے سے پہلے اس سے گرمی حاصل کرنے اور اس کے ساتھ سونے میں کوئی حرج نہیں۔ سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی مذہب ہے۔

## باب التيمم للجنب إذا لم يجد الماء

۱۲۴۔ حدثنا محمد بن بشار ومحمود بن غيلان قالا حدثنا أبو أحمد الزبيري حدثنا سفيان عن خالد الحذاء عن

## پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی کا تیمم کرنا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی مسلمان کے لئے پاکیزگی ہے اگرچہ دس سال تک

أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ. وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ. وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَلَمْ يُسَمِّهِ. وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ أَنَّ الْجُنُبَ وَالْحَائِضَ إِذَا لَمْ يَجِدَا الْمَاءَ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا. وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى التَّيَمُّمَ لِلْجُنُبِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ. وَيُرْوَى عَنْهُ أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ فَقَالَ يَتَيَمَّمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ. وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

پانی نہ پائے جب پانی مل جائے تو اسے بدن سے استعمال کرے کیونکہ یہ بہتر ہے۔ محمود نے اپنی حدیث میں کہا وہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اسی طرح کئی راویوں نے بواسطہ خالد حذاء، ابوقلابہ اور عمرو بن بجدان حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ایوب نے ابوقلابہ اور بنو عامر کے ایک شخص کے واسطے سے حضرت ابوذر سے اس حدیث کو روایت کیا۔ اس شخص کا نام نہیں لیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور عام فقہاء کا بھی قول ہے کہ جنبی اور حائضہ پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرکے نماز پڑھیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جنبی کے لئے تیمم جائز نہیں سمجھتے اگرچہ پانی نہ ملتا ہو۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے اس قول سے رجوع کرلیا اور فرمایا کہ پانی نہ ملے تو تیمم کرلے۔ سفیان ثوری، امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی مذہب ہے۔

## بَابٌ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

١١٧ — حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلاَ أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ قَالَ لاَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلاَةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي. قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلاَةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ إِذَا جَاوَزَتْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا اغْتَسَلَتْ وَتَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلاَةٍ.

## مستحاضہ کا حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فاطمہ بنت ابی حبیش نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ! میں مستحاضہ رہتی ہوں اس لئے پاک نہیں رہتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں۔ جب حیض آئے نماز چھوڑ دو، جب ختم ہوجائے تو خون دھو کر نماز ادا کرو۔ ابومعاویہ اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز کے لئے وضو کرو یہاں تک کہ وہ وقت آجائے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوری، امام مالک، ابن مبارک اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ جب مستحاضہ کے ایام حیض ختم ہوجائیں وہ غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے۔

## باب ما جاء أن المستحاضة تتوضأ لكل صلاة

١٢٠۔ حدثنا قتيبة نا شريك عن أبي اليقظان عن عدي بن ثابت عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في المستحاضة تدع الصلاة أيام أقرائها التي كانت تحيض فيها ثم تغتسل وتتوضأ عند كل صلاة وتصوم وتصلي۔

١٢١۔ حدثنا علي بن حجر انا شريك نحوه بمعناه قال أبو عيسى هذا حديث قد تفرد به شريك عن أبي اليقظان وسألت محمدا عن هذا الحديث فقلت عدي بن ثابت عن أبيه عن جده جد عدي ما اسمه فلم يعرف محمد اسمه وذكرت لمحمد قول يحيى بن معين أن اسمه دينار فلم يعبأ به وقال أحمد وإسحق في المستحاضة إن اغتسلت لكل صلاة هو أحوط لها وإن توضأت لكل صلاة أجزأها وإن جمعت بين الصلاتين بغسل أجزأها

## مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے

عدی بن ثابت بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایام حیض میں نماز ترک کر دے، پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے، روزے رکھے، اور نماز پڑھے،

علی بن حجر نے بواسطہ شریک اسی کے ہم معنی روایت بیان کی امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث میں شریک بواسطہ ابو الیقظان متفرد ہے اور میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ یہ حدیث عدی بن ثابت نے بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کی ان کے دادا کا نام کیا تھا امام بخاری کو ان کا نام معلوم نہ تھا میں نے یحییٰ بن معین کا قول ذکر کیا کہ ان کا نام دینار تھا مگر امام بخاری نے اس کو قابل التفات نہ سمجھا امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں مستحاضہ اگر ہر نماز کے وقت غسل کرے تو یہ زیادہ احتیاط ہے اور ہر نماز کے لئے وضو جائز ہے مگر ایک ہی غسل سے دو نمازیں پڑھے تو بھی جائز ہے۔

## باب في المستحاضة أنها تجمع بين الصلاتين بغسل واحد

١٢٢۔ حدثنا محمد بن بشار نا أبو عامر العقدي نا زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن إبراهيم بن محمد بن طلحة عن عمه عمران بن طلحة عن أمه حمنة بنت جحش قالت كنت أستحاض حيضة كثيرة شديدة فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم أستفتيه وأخبره فوجدته في بيت أختي زينب بنت جحش فقلت يا رسول الله إني أستحاض حيضة كثيرة شديدة فما تأمرني فيها قد منعتني الصيام والصلاة قال أنعت لك الكرسف فإنه يذهب الدم قالت هو أكثر من ذلك قال فتلجمي قالت هو أكثر من ذلك قال فاتخذي ثوبا قالت هو أكثر من ذلك إنما أثج ثجا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سآمرك بأمرين أيهما صنعت أجزأ عنك فإن قويت عليهما فأنت

## مستحاضہ کا ایک غسل سے دو نمازیں جمع کرنا

حمنہ بنت جحش کہتی ہیں مجھے بہت زیادہ حیض آتا تھا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھنے حاضر ہوئی آپ اس وقت میری ہمشیرہ زینب بنت جحش کے گھر تھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے بہت زیادہ حیض آتا ہے جس نے نماز اور روزے سے روک دیا ہے لہٰذا آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہیں روئی رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں یہ خون کو روک دیتی ہے عرض کیا وہ اس سے زیادہ ہے آپ نے فرمایا لنگوٹ کی طرح کپڑا باندھ لے عرض کیا اس سے بھی زیادہ ہے آپ نے فرمایا لگام کے نیچے ایک کپڑا رکھ لو انہوں نے عرض کیا وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو بہت زیادہ خون بہاتی ہوں اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں جو کر لو جائز ہے اگر دونوں کر سکو تم بہتر جانتی ہو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کی طرف سے ایک ٹھوکر ہے پس تم اللہ تعالیٰ کے علم میں اپنے آپ کو چھ

عليهما فانت اعلم فقال انما هي ركضة من الشيطان فتحيضي ستة ايام او سبعة ايام في علم الله ثم اغتسلي فاذا رايت انك قد طهرت واستنقأت فصلي اربعا وعشرين ليلة او ثلاثا وعشرين ليلة وايامها وصومي وصلي فان ذلك يجزئك وكذلك فافعلي كما تحيض النساء وكما يطهرن لميقات حيضهن وطهرهن فان قويت على ان تؤخري الظهر وتعجلي العصر ثم تغتسلين حين تطهرين وتصلين الظهر والعصر جميعا ثم تؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين وتجمعين بين الصلاتين فافعلي وتغتسلين مع الصبح وتصلين وكذلك فافعلي وصومي ان قويت على ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو اعجب الامرين الي قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح ورواه عبيد الله بن عمرو الرقي وابن جريج وشريك عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن ابراهيم بن محمد بن طلحة عن عمه عمران عن امه حمنة الا ان ابن جريج يقول عمر بن طلحة والصحيح عمران بن طلحة قال وسالت محمدا عن هذا الحديث فقال هو حديث حسن صحيح وهكذا قال احمد بن حنبل هو حديث حسن صحيح وقال احمد واسحاق في المستحاضة اذا كانت تعرف حيضها باقبال الدم وادباره واقباله ان يكون اسود وادباره ان يتغير الى الصفرة فالحكم لها على حديث فاطمة بنت ابي حبيش وان كانت المستحاضة لها ايام معروفة قبل ان تستحاض فانها تدع الصلوة ايام اقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلوة وتصلي واذا استمر بها الدم ولم يكن لها ايام معروفة ولم تعرف الحيض باقبال الدم وادباره فالحكم لها على حديث حمنة بنت جحش وكذلك قال ابو عبيد وقال الشافعي المستحاضة اذا استمر بها الدم في اول ما رات فدامت على ذلك فانها تدع الصلوة ما بينها وبين خمسة عشر يوما فاذا طهرت في خمسة عشر يوما او قبل ذلك فانها ايام حيض فاذا رات الدم اكثر من خمسة عشر

غسل کرو اگر ہو سکے کہ حیض سے ایک ہو گئی ہو تو تیئس یا چوبیس دن نماز پڑھو اور روزہ رکھو یہ تمہیں کافی ہے اور ہر مہینے اسی طرح کرو جیسا کہ عورتوں کو وقت پر حیض آتا ہے اور مقررہ وقت پر پاک ہو جاتی ہیں اگر تم ظہر کو مؤخر اور عصر کو جلدی سے پڑھ سکو اور غسل کرکے دونوں نمازیں پڑھو اور اسی طرح پھر مغرب کی نماز دیر سے اور عشاء کی جلدی پڑھو پھر غسل کرکے دونوں نمازیں جمع کرو اور صبح کی نماز کے لئے غسل کرکے ادا کرو اسی طرح نماز پڑھتی رہو اور روزہ رکھو اگر ایسا کر سکو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ طریقہ مجھے زیادہ پسند ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے عبید اللہ بن عمرو رقی ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل، ابراہیم بن محمد بن طلحہ اور ان کے چچا عمران کے واسطے سے عمران کی والدہ حمنہ سے روایت کیا ہے، البتہ ابن جریج نے عمر بن طلحہ کہا ہے جبکہ صحیح عمران بن طلحہ ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے امام احمد بن حنبل نے بھی اسی طرح اس کو حسن صحیح قرار دیا۔ امام احمد اور امام اسحاق فرماتے ہیں جب مستحاضہ عورت اسے حیض کے آنے اور جانے سے پہچانتی ہو آنے کے وقت سیاہ رنگ ہو اور جانے کے وقت زرد ہو تو اس حالت میں فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث پر عمل ہوگا اور اگر مستحاضہ کے لئے ایام حیض متعین ہوں تو وہ ایام حیض میں نمازیں ترک کرے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے نیا وضو کرکے نماز پڑھے اور اگر خون مسلسل آئے اور ایام حیض مقرر نہ ہوں اور خون کے آنے جانے سے بھی حیض کا تعین نہ ہو سکے اس وقت حمنہ بنت جحش کی حدیث پر عمل ہوگا۔ امام شافعی فرماتے ہیں جب مستحاضہ نے پہلی مرتبہ خون دیکھا اور وہ بند نہ ہوا بلکہ مسلسل جاری رہا تو پندرہ دن کی نمازیں چھوڑ دے اگر پندرہ دن یا کم میں بند ہو جائے تو یہ حیض ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو چودہ دن کی نماز قضا کرے اور اس کے بعد حیض کی کم از کم مدت یعنی ایک دن کی نماز چھوڑ دے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں حیض کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک کم از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہیں۔ سفیان ثوری

...ثُمَّ تَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَقَلُّهَا تَحِيْضُ ... يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ أَقَلِّ الْحَيْضِ وَأَكْثَرِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ وَأَكْثَرُهُ عَشَرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهِ يَأْخُذُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ أَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَأَكْثَرُهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَأَبِيْ عُبَيْدَةَ۔

اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ وغیرہ) کا یہی مسلک ہے ابن مبارک بھی اسی کے قائل ہیں۔ البتہ ان سے اس کے خلاف بھی روایت ہے۔ بعض علماء جن میں عطاء بن ابی رباح بھی ہیں کہتے ہیں حیض کی کم از کم مدت ایک دن رات ہے اور زیادہ سے زیادہ پندرہ (دن رات) ہے۔ امام اوزاعی، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق اور ابوعبیدہ کا یہی مذہب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

١٢٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّيْ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّ حَبِيْبَةَ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلٰكِنَّهُ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

## مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھتے ہوئے عرض کیا "میں مستحاضہ ہوں پاک نہیں رہتی کیا نماز چھوڑ دوں؟" آپ نے فرمایا "نہیں یہ ایک رگ (کا خون) ہے غسل کرکے نماز پڑھ لیا کرو۔" چنانچہ آپ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔ قتیبہ، لیث کے واسطے سے کہتے ہیں ابن شہاب نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کو ہر نماز کے لئے غسل کا حکم فرمایا بلکہ وہ از خود ایسا کرتی تھیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث بواسطہ زہری، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے فتویٰ پوچھا۔ بعض علماء کہتے ہیں مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے۔ اوزاعی نے زہری، عروہ اور عمرہ کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ أَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ

١٣٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَقْضِيْ إِحْدَانَا صَلٰوتَهَا أَيَّامَ مَحِيْضِهَا فَقَالَتْ أَحَرُوْرِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيْضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ

## حائضہ پر نماز کی قضا نہیں

حضرت معاذہ سے روایت ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا "کیا ہم ایام حیض کی نمازیں قضا کیا کریں؟" ام المؤمنین نے پوچھا "کیا تو حروریہ ہے؟ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو اسے ایام حیض کی نمازیں قضا کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی طریقوں سے مروی

وَيُرْوَى أَنَّ الْحَائِضَ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ۔

ہے کہ حائضہ نماز قضا نہ کرے عام فقہاء کا یہی مذہب ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ حائضہ پر روزوں کی قضا ہے نمازوں کی نہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ أَنَّهُمَا لَا يَقْرَآنِ الْقُرْآنَ

## جنبی اور حائضہ قرآن پاک نہ پڑھیں

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالُوا لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا إِلَّا طَرَفَ الْآيَةِ وَالْحَرْفَ وَنَحْوَ ذٰلِكَ وَرَخَّصُوا لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ إِنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَيَّاشٍ يَرْوِي عَنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِرَاقِ أَحَادِيثَ مَنَاكِيرَ كَأَنَّهُ ضَعَّفَ رِوَايَتَهُ عَنْهُمْ فِيمَا يَنْفَرِدُ بِهِ وَقَالَ إِنَّمَا حَدِيثُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ أَصْلَحُ مِنْ بَقِيَّةَ وَلِبَقِيَّةَ أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ عَنِ الثِّقَاتِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنِي بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا حائضہ اور جنبی قرآن پاک سے کچھ نہ پڑھیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ہم ابن عمر کی حدیث کو اسماعیل بن عیاش، موسیٰ بن عقبہ اور نافع کے واسطے سے پہچانتے ہیں جس میں حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھیں۔ اکثر صحابہ، تابعین اور بعد کے علماء سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے کہ حائضہ اور جنبی قرآن سے کچھ نہ پڑھیں البتہ آیت کا کچھ حصہ اور حرف وغیرہ (جو قرأت نہیں کہلاتا) پڑھ سکتے ہیں نیز تسبیح و تہلیل کے پڑھنے میں حائضہ اور جنبی کے لئے رخصت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا کہ اسماعیل بن عیاش اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے گویا کہ ان راویوں اہل حجاز و عراق سے اسماعیل بن عیاش کی ان روایات کو جن میں وہ منفرد ہے امام بخاری ضعیف قرار دیتے ہیں امام بخاری مزید کہتے ہیں کہ اہل شام سے اسماعیل بن عیاش کی روایات معتبر ہیں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اسماعیل بن عیاش بقیہ سے بہتر ہیں بقیہ ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل کا یہ قول مجھ سے احمد بن حسن نے بیان کیا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

## حائضہ عورت سے مباشرت

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حِضْتُ يَأْمُرُنِي أَنْ أَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُونَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب میں حائضہ ہوتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چادر باندھنے کا فرماتے اور پھر مجھ سے بوس و کنار فرماتے اس باب میں ام سلمہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ کی حدیث

حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول الشافعي وأحمد وإسحاق.

## باب ۹۹ ما جاء في مؤاكلة الجنب والحائض وسؤرهما

۱۲۵ حدثنا عباس العنبري ومحمد بن عبد الأعلى قالا نا عبد الرحمن بن مهدي نا معاوية بن صالح عن العلاء بن الحارث عن حرام بن معاوية عن عمه عبد الله بن سعد قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن مؤاكلة الحائض فقال واكلها. وفي الباب عن عائشة وأنس. قال أبو عيسى حديث عبد الله بن سعد حديث حسن غريب وهو قول عامة أهل العلم لم يروا بمؤاكلة الحائض بأسا واختلفوا في فضل وضوئها فرخص في ذلك بعضهم وكره بعضهم فضل طهورها.

## باب ۱۰۰ ما جاء في الحائض تتناول الشيء من المسجد

۱۲۶ حدثنا قتيبة نا عبيدة بن حميد عن الأعمش عن ثابت بن عبيد عن القاسم بن محمد قال قالت عائشة قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ناوليني الخمرة من المسجد قالت قلت إني حائض قال إن حيضتك ليست في يدك. وفي الباب عن ابن عمر وأبي هريرة. قال أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو قول عامة أهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا في ذلك بأن لا بأس أن تتناول الحائض شيئا من المسجد.

## باب ۱۰۱ ما جاء في كراهية إتيان الحائض

۱۲۷ حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي وبهز بن أسد قالوا نا حماد بن سلمة عن حكيم الأثرم عن أبي تميمة الهجيمي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه

حسن صحیح ہے اکثر صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی مسلک ہے۔

ف امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے بشرطیکہ اپنے نفس پر کنٹرول ہو (مترجم)

## جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانا کھانے اور ان کے جھوٹے کا حکم

عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانے کا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا "اس کے ساتھ کھا سکتے ہو" اس باب میں حضرت عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن سعد کی حدیث حسن غریب ہے عام علماء کا یہی قول ہے کہ وہ حائضہ کے ساتھ کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے البتہ اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی میں اختلاف ہے بعض نے رخصت دی اور بعض نے اسے مکروہ کہا۔

## حائضہ مسجد سے کوئی چیز لے سکتی ہے یا نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مسجد سے چٹائی پکڑانے کا فرمایا میں نے عرض کیا "میں حائضہ ہوں" آپ نے فرمایا "تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں" اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے عام علماء کا یہی قول ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حائضہ مسجد سے کوئی چیز پکڑ سکتی (جبکہ خود مسجد سے باہر ہو)۔

## حائضہ سے ہمبستری منع ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حائضہ سے ہمبستری کی یا عورت سے غیر فطری فعل کیا یا کاہن کے پاس گیا اس نے شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

وسلم قال من أتى حائضا أو امرأة في دبرها أو كاهنا فقد كفر بما أنزل على محمد. قال أبو عيسى لا نعرف هذا الحديث إلا من حديث حكيم الأثرم عن أبي تميمة الهجيمي عن أبي هريرة وإنما معنى هذا عند أهل العلم على التغليظ وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أتى حائضا فليتصدق بدينار فلو كان إتيان الحائض كفرا لم يؤمر فيه بالكفارة وضعف محمد هذا الحديث من قبل إسناده وأبو تميمة الهجيمي اسمه طريف بن مجالد.

## باب ما جاء في الكفارة في ذلك

۱۲۸۔ حدثنا علي بن حجر أخبرنا شريك عن خصيف عن مقسم عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم في الرجل يقع على امرأته وهي حائض قال يتصدق بنصف دينار.

۱۲۹۔ حدثنا الحسين بن حريث أخبرنا الفضل بن موسى عن أبي حمزة السكري عن عبد الكريم عن مقسم عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا كان دما أحمر فدينار وإذا كان دما أصفر فنصف دينار. قال أبو عيسى حديث الكفارة في إتيان الحائض قد روي عن ابن عباس موقوفا ومرفوعا وهو قول بعض أهل العلم وبه يقول أحمد وإسحاق وقال ابن المبارك يستغفر ربه ولا كفارة عليه وقد روي نحو قول ابن المبارك عن بعض التابعين منهم سعيد بن جبير وإبراهيم.

## ۱۰۳ باب ما جاء في غسل دم الحيض من الثوب

۱۳۰۔ حدثنا ابن أبي عمر حدثنا سفيان عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن أسماء ابنة أبي بكر الصديق أن امرأة سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن الثوب يصيبه الدم من الحيضة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حتيه ثم اقرصيه بالماء ثم رشيه وصلي في

کا انکار کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف حکیم اثرم بواسطہ ابو تمیمہ ہجیمی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مطلب تنبیہ کرنا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو حائضہ سے ہمبستری کرے ایک دینار صدقہ دے اگر یہ کفر ہوتا تو کفارہ کا حکم نہ دیا جاتا۔ امام بخاری نے اسے سند کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابو تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجالد ہے۔

## حائضہ سے ہمبستری کا کفارہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی حائضہ عورت سے ہمبستری کرے وہ ایک دینار صدقہ کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حیض کا خون سرخ ہو تو (جماع کرنے پر) ایک دینار اور اگر زرد ہو تو نصف دینار کفارہ ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حائضہ عورتوں سے جماع کرنے کے کفارہ کی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح مروی ہے بعض اہل علم کا یہی قول ہے امام احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔ ابن مبارک فرماتے ہیں وہ شخص بخشش طلب کرے اور اس پر کفارہ نہیں۔ بعض تابعین جن میں سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی ہیں سے بھی ابن مبارک کے قول کی مثل مروی ہے۔

## کپڑے سے حیض کا خون دھونا

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض لگے کپڑے کے بارے میں حکم پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھرچو پھر انگلیوں سے رگڑ کر پانی بہاؤ اور اس میں نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہما سے روایات مذکور ہیں۔

الباب عن أبي هريرة وأم قيس بنت محصن قال أبو عيسى حديث أسماء في غسل الدم حديث حسن صحيح وقد اختلف أهل العلم في الدم يكون على الثوب فيصلي فيه قبل أن يغسله فقال بعض أهل العلم من التابعين إذا كان الدم مقدار الدرهم فلم يغسله وصلى فيه أعاد الصلاة وقال بعضهم إذا كان الدم أكثر من قدر الدرهم أعاد الصلاة وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك ولم يوجب بعض أهل العلم من التابعين وغيرهم عليه الإعادة وإن كان أكثر من قدر الدرهم وبه يقول أحمد وإسحاق وقال الشافعي يجب عليه الغسل وإن كان أقل من قدر الدرهم وشدد في ذلك

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ خون دھونے کے سلسلے میں حضرت اسماء کی حدیث حسن صحیح ہے خون حیض والے کپڑے کو دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض تابعین کا قول ہے کہ اگر ایک درہم کے برابر خون ہے اور دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھ لی تو اعادہ ہوگا بعض کہتے ہیں جب درہم سے زیادہ ہو تو نماز لوٹائی جائے گی سفیان ثوری اور ابن مبارک کا یہی قول ہے بعض تابعین اور دیگر علماء فرماتے ہیں اعادہ واجب نہیں اگرچہ ایک درہم سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو امام احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ امام شافعی نے اس مسئلہ میں شدت اختیار کرتے ہوئے فرمایا ایک درہم سے کم ہو تو بھی دھونا واجب ہے۔

## باب ما جاء في كم تمكث النفساء

۱۳۱ حدثنا نصر بن علي حدثنا شجاع بن الوليد أبو بدر عن علي بن عبد الأعلى عن أبي سهل عن مسة الأزدية عن أم سلمة قالت كانت النفساء تجلس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعين يوما وكنا نطلي وجوهنا بالورس من الكلف قال أبو عيسى هذا حديث لا نعرفه إلا من حديث أبي سهل عن مسة الأزدية عن أم سلمة واسم أبي سهل كثير بن زياد قال محمد بن إسماعيل علي بن عبد الأعلى ثقة وأبو سهل ثقة ولم يعرف محمد هذا الحديث إلا من حديث أبي سهل وقد أجمع أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم على أن النفساء تدع الصلاة أربعين يوما إلا أن ترى الطهر قبل ذلك فإنها تغتسل وتصلي فإذا رأت الدم بعد الأربعين فإن أكثر أهل العلم قالوا لا تدع الصلاة بعد الأربعين وهو قول أكثر الفقهاء وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق ويروى عن الحسن البصري

## نفاس کی مدت کیا ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں نفاس والی عورتیں (جن کے ہاں بچہ پیدا ہوا) چالیس دن انتظار کرتی تھیں اور ہم اپنے چہروں پر چھائیوں کے لئے ورس (ایک خوشبودار گھاس) استعمال کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف ابوسہیل بواسطہ مسہ ازدیہ پہچانتے ہیں ابوسہیل کا نام کثیر بن زیاد ہے محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں علی بن عبدالاعلیٰ اور ابوسہیل دونوں ثقہ ہیں امام بخاری اس حدیث کو صرف ابوسہیل کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔ صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نفاس والی عورتیں چالیس دن تک نماز چھوڑ دیں ہاں اس سے پہلے طہارت حاصل ہو جائے تو غسل کرکے نماز پڑھنا شروع کر دیں۔ اگر چالیس دن کے بعد بھی خون نظر آئے تو اکثر علماء کے نزدیک نماز نہ چھوڑیں، اکثر فقہاء کا یہی قول ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اس صورت میں پچاس دن، اور

أكثر قال إنما تدع الصلوة خمسين يوما إذا لم تطهر ويروى عن عطاء بن أبي رباح والشعبي ستين يوما.

عطاء بن ابی رباح سے ساٹھ دن کا قول منقول ہے۔

## باب ما جاء في الرجل يطوف على نسائه بغسل واحد

## ایک ہی غسل سے مرد کا تمام بیویوں کے پاس جانا

١٣٢- حدثنا بندار نا أبو أحمد نا سفيان عن معمر عن قتادة عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يطوف على نسائه في غسل واحد وفي الباب عن أبي رافع قال أبو عيسى حديث أنس حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من أهل العلم منهم الحسن البصري أن لا بأس أن يعود قبل أن يتوضأ وقد روى محمد بن يوسف هذا عن سفيان فقال عن أبي عروة عن أبي الخطاب عن أنس وأبو عروة هو معمر بن راشد وأبو الخطاب قتادة بن دعامة.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے۔ اس باب میں ابو رافع سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس کی روایت صحیح ہے متعدد علماء جن میں حضرت حسن بصری بھی ہیں کا یہی مذہب ہے کہ وضو کے بغیر دوبارہ جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ محمد بن یوسف نے اسے سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ابو عروہ نے بواسطہ ابو الخطاب حضرت انس سے روایت کیا۔ ابو عروہ سے مراد معمر بن راشد اور ابو الخطاب سے مراد قتادہ بن دعامہ ہیں۔

## باب ما جاء إذا أراد أن يعود توضأ

## دوبارہ صحبت کا ارادہ ہو تو وضو کیا جائے

١٣٣- حدثنا هناد نا حفص بن غياث عن عاصم الأحول عن أبي المتوكل عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أتى أحدكم أهله ثم أراد أن يعود فليتوضأ بينهما وضوءا وفي الباب عن عمر قال أبو عيسى حديث أبي سعيد حديث حسن صحيح وهو قول عمر بن الخطاب وقال به غير واحد من أهل العلم قالوا إذا جامع الرجل امرأته ثم أراد أن يعود فليتوضأ قبل أن يعود وأبو المتوكل اسمه علي بن داود وأبو سعيد الخدري اسمه سعد بن مالك بن سنان.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی سے ایک مرتبہ جماع کے بعد دوبارہ جماع کا ارادہ کرے اسے وضو کر لینا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابو سعید خدری کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے اور متعدد علماء اسی کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جماع کے بعد دوبارہ ارادہ ہو تو وضو کر لینا چاہیے۔ ابو المتوکل کا نام علی بن داؤد اور ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

## باب ما جاء إذا أقيمت الصلوة ووجد أحدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء

## قیام نماز کے وقت کسی کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو پہلے اس سے فارغ ہو لے

١٤٢ - حدثنا هناد نا ابو معاوية عن هشام بن عروة
عن ابيه عن عبد الله بن الارقم قال اقيمت الصلوة
فاخذ بيد رجل فقدمه وكان امام قومه وقال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اقيمت الصلوة
ووجد احدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء وفي الباب عن
عائشة وابي هريرة وثوبان وابي امامة قال ابو
عيسى حديث عبد الله بن الارقم حديث حسن صحيح
هكذا روى مالك بن انس ويحيى بن سعيد القطان و
غير واحد من الحفاظ عن هشام بن عروة عن ابيه
عن عبد الله بن الارقم وروى وهيب وغيره عن هشام
بن عروة عن ابيه عن رجل عن عبد الله بن الارقم
وهو قول غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم والتابعين وبه يقول احمد واسحق قالا لا
يقوم الى الصلوة وهو يجد شيئا من الغائط والبول وقالا
ان دخل في الصلوة فوجد شيئا من ذلك فلا ينصرف
ما لم يشغله وقال بعض اهل العلم لا بأس ان يصلي وبه
غائط او بول ما لم يشغله ذلك عن الصلوة۔

## باب ما جاء في الوضوء من الموطئ

١٤٣ - حدثنا قتيبة نا مالك بن انس عن محمد بن
عمارة عن محمد بن ابراهيم عن ام ولد لعبد الرحمن
بن عوف قالت قلت لام سلمة اني امرأة اطيل ذيلي
وامشي في المكان القذر فقالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يطهره ما بعده وروى عبد الله بن المبارك
هذا الحديث عن مالك بن انس عن محمد بن عمارة
عن محمد بن ابراهيم عن ام ولد لابراهيم بن
عبد الرحمن بن عوف عن ام سلمة وهو وهم وانما هو
عن ام ولد لابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف عن ام
سلمة هذا الصحيح وفي الباب عن عبد الله بن مسعود قال

حضرت عروہ فرماتے ہیں نماز کھڑی ہوئی تو عبداللہ بن ارقم نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر اس کو آگے کر دیا جبکہ حضرت عبداللہ بن ارقم قوم کے امام تھے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حضور نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کسی کو قضائے حاجت درپیش ہو تو پہلے فارغ ہو لے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، ثوبان اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن ارقم کی حدیث حسن صحیح ہے مالک بن انس یحییٰ بن سعید قطان اور کئی دوسرے حفاظ نے بواسطہ ہشام بن عروہ والد زید بن ارقم سے اسی طرح روایت کی ہے وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ، عروہ اور ایک دوسرے شخص کے واسطے سے زید بن ارقم سے روایت کیا ہے کئی صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام احمد اور امام اسحاق فرماتے ہیں اگر پاخانہ اور پیشاب کی حاجت ہو تو نماز کے لئے نہ کھڑا ہو اور اگر دوران نماز ان میں سے کچھ محسوس ہو تو نماز نہ توڑے جب تک کہ نماز میں خلل نہ واقع ہو بعض علماء کہتے ہیں، جب تک نماز میں خلل واقع نہ ہو، پیشاب و پاخانہ کی حاجت کے باوجود نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

## راستہ کی گندگی سے وضو کا حکم

حضرت عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد کہتی ہیں میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا میرے دامن نیچے ہیں اور میں ناپاک جگہ پر چلتی ہوں وہاں اس کا کیا حکم ہے؟ ام المؤمنین نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بعد والی جگہ اس کو پاک کر دیتی ہے عبداللہ بن مبارک نے یہ حدیث بواسطہ مالک بن انس، محمد بن عمارہ، محمد بن ابراہیم اور عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد سے روایت کی اور یہ وہم ہے کیونکہ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد نے ام سلمہ سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے آپ فرماتے ہیں ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور گندے راستوں میں سے گزرنے پر

كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا وَطِئَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَكَانِ الْقَذِرِ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ غَسْلُ الْقَدَمِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَطْبًا فَيَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ.

وضو نہیں کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اکثر علماء کا یہی قول ہے فرماتے ہیں جب کوئی شخص گندے راستے سے گزرے تو قدموں کا دھونا واجب نہیں، ہاں اگر گندگی تر ہو تو نجاست کی جگہ دھو ڈالے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّمِ

۱۳۶ـ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَمَّارٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمَّارٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَعَمَّارٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْهُمُ الشَّعْبِيُّ وَعَطَاءٌ وَمَكْحُولٌ قَالُوا التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَمَّارٍ فِي التَّيَمُّمِ أَنَّهُ قَالَ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ فَضَعَّفَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثَ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لِمَا رُوِيَ عَنْهُ حَدِيثُ الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدِيثُ عَمَّارٍ فِي التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ هُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ عَمَّارٍ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ لَيْسَ هُوَ بِمُخَالِفٍ لِحَدِيثِ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لِأَنَّ عَمَّارًا لَمْ

## تیمم کا بیان

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں کے تیمم کا حکم فرمایا اس باب میں حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عمار کی حدیث حسن صحیح ہے حضرت عمار سے متعدد طرق کے ساتھ مروی ہے متعدد صحابہ کرام جن میں حضرت علی، عمار، ابن عباس بھی ہیں کئی تابعین جن میں شعبی عطاء اور مکحول بھی ہیں کہتے ہیں تیمم چہرے اور ہاتھوں کے لئے صرف ایک بار ہاتھوں کو زمین پر مارنا ہے امام احمد اور امام اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں بعض علماء جن میں جابر، ابن عمر، ابراہیم اور حسن ہیں کہتے ہیں تیمم دو ضربیں ہیں ایک چہرے کے لئے اور ایک کہنیوں سمیت ہاتھوں کے لئے سفیان ثوری، مالک، ابن مبارک اور امام شافعی (رحمہم اللہ) کا یہی مسلک ہے۔ حضرت عمار کے الفاظ "ایک ضرب چہرے اور ہاتھوں کے لئے" متعدد طرق سے مروی ہیں۔ اور حضرت عمار سے یہ بھی روایت ہے آپ نے فرمایا ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مونڈھوں اور بغلوں تک تیمم کیا۔ بعض علماء نے حضرت عمار کی "چہرے اور ہاتھوں کے لئے ایک ضرب" والی حدیث کو "کاندھوں اور بغلوں تک" والی حدیث کے سبب ضعیف قرار دیا۔ اسحٰق بن ابراہیم کہتے ہیں حضرت عمار کی پہلی حدیث صحیح ہے اور دوسری حدیث جس میں بغلوں اور مونڈھوں کا ذکر ہے وہ اس پہلی حدیث کے خلاف نہیں کیونکہ حضرت عمار نے یہ نہیں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا بلکہ انہوں نے اپنا عمل بتایا۔ اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے

يَذْكُرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ وَإِنَّمَا قَالَ فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَالدَّلِيْلُ عَلَى ذٰلِكَ مَا أَفْتٰى بِهِ عَمَّارٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيَمُّمِ أَنَّهُ قَالَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ فَفِي هٰذَا دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى مَا عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٣٧۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى نَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ فِي كِتَابِهِ حِيْنَ ذَكَرَ الْوُضُوْءَ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَقَالَ فِي التَّيَمُّمِ فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ وَقَالَ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا فَكَانَتِ السُّنَّةُ فِي الْقَطْعِ الْكَفَّيْنِ إِنَّمَا هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ يَعْنِي التَّيَمُّمَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

## بَابٌ

١٣٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا نَا الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهِ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ قَالُوْا يَقْرَأُ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَلَا يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيْبُ الْأَرْضَ

١٣٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ

چہرے اور ہاتھوں کا حکم دیا۔ اس کی دلیل حضرت عمار کا وہ فتویٰ ہے جو آپ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تیمم کے بارے میں دیا۔ آپ نے فرمایا "چہرہ اور ہاتھ" اس میں اس بات پر دلیل موجود ہے کہ آپ نے وہاں تک بتایا جہاں تک حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تیمم کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوؤ" اور تیمم کے بارے میں فرمایا "چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو" اللہ نے فرمایا چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹو ہاتھوں کے کاٹنے میں کلائیوں تک کاٹنا سنت ہے۔ لہذا تیمم میں بھی یہی حکم ہے، کہ ہتھیلیوں کا مسح کیا جائے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

## غیر جنبی ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حالت جنابت کے سوا ہر حالت میں قرآن پاک پڑھاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین یہی کہتے ہیں کہ آدمی بے وضو بھی (زبانی) قرآن پاک پڑھ سکتا ہے۔ لیکن قرآن پاک میں (دیکھ کر) وضو کے بغیر نہیں پڑھ سکتا۔ سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد، امام اسحٰق (اور امام اعظم ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## زمین پر پیشاب لگ جائے تو کیا حکم ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک اعرابی مسجد میں

قالا حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال دخل أعرابي المسجد والنبي صلى الله عليه وسلم جالس فصلى فلما فرغ قال اللهم ارحمني ومحمدا ولا ترحم معنا أحدا فالتفت إليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال لقد تحجرت واسعا فلم يلبث أن بال في المسجد فأسرع إليه الناس فقال النبي صلى الله عليه وسلم أهريقوا عليه سجلا من ماء أو دلوا من ماء ثم قال إنما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين قال سعيد قال سفيان وحدثني يحيى بن سعيد عن أنس بن مالك نحو هذا وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وابن عباس وواثلة بن الأسقع قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم وهو قول أحمد وإسحق وقد روى يونس هذا الحديث عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن أبي هريرة.

داخل ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اعرابی نے نماز پڑھی اور پھر فراغت کے بعد اس طرح دعا مانگی اے اللہ مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی دوسرے پر رحم نہ کر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو تنگ خیال کیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام اس کی طرف دوڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس پر ایک ڈول پانی کا ڈالو" پھر فرمایا "تمہیں آسانی کے لئے بھیجا گیا ہے اور سختی کے لئے نہیں" حضرت سعید بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں سفیان نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، انس بن مالک سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود و ابن عباس اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے اور یونس نے اس حدیث کو بواسطہ زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

# أبواب الصلوة

# نماز کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

## باب ١١٣ ما جاء في مواقيت الصلوة عن النبي صلى الله عليه وسلم

## اوقات نماز

١٤٩ـ حدثنا هناد بن السري نا عبد الرحمن بن أبي الزناد عن عبد الرحمن بن الحارث بن عياش بن أبي ربيعة عن حكيم بن حكيم وهو ابن عباد بن حنيف قال أخبرني نافع بن جبير بن مطعم قال أخبرني ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمني جبريل عند البيت مرتين فصلى الظهر في الأولى منهما حين كان الفيء مثل الشراك ثم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جبریل امین نے دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس میری امامت کی۔ پہلی مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سایہ جوتے کے تسمے کے برابر ہو گیا عصر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر مغرب کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج غروب ہوا اور روزہ دار نے روزہ افطار کیا پھر عشاء کی نماز شفق کے

صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَتِ الْأَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ.

۱۴۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّنِي جِبْرِيلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ وَحَدِيثُ جَابِرٍ فِي الْمَوَاقِيتِ قَدْ رَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي الْمَوَاقِيتِ حَدِيثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غائب ہونے پر پڑھی پھر صبح کی نماز طلوع فجر کے وقت ادا کی جس وقت روزہ دار پر کھانا حرام ہو جاتا ہے دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جاتا ہے اور یہ وہ وقت ہے جس میں پہلی مرتبہ عصر کی نماز ادا کی تھی پھر ہر شے کا سایہ دو مثل ہونے پر نماز عصر پڑھی اور مغرب پہلے وقت پر ادا کی عشاء کی نماز رات کا ایک تہائی گزرنے پر پڑھی پھر صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب زمین روشن ہو گئی اس کے بعد حضرت جبریل نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ سے پہلے انبیاء کا وقت نماز یہی ہے اور ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، بریدہ، ابو موسیٰ، ابو مسعود، ابو سعید، جابر، عمرو بن حزم، براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام نے میری امامت کی" پھر حضرت ابن عباس کی روایت کی طرح تفصیل بیان کی۔ البتہ اس میں یہ نہیں کہ "کل بھی وقت نماز عصر ادا کی تھی" اوقات کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث عطاء بن ابی رباح عمرو بن دینار، ابو الزبیر نے بھی وہب بن کیسان کی مثل روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عباس کی حدیث حسن ہے۔ امام بخاری کے نزدیک حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث اوقات کے بارے میں اصح ہے۔

## بَابٌ مِنْهُ

۱۴۲ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَآخِرَ وَقْتِهَا حِينَ

## اوقات نماز (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا ایک وقت آغاز ہے اور ایک وقت انتہا۔ ظہر کا ابتدائی وقت سورج کا زوال ہے اور آخری وقت جب وقت عصر داخل ہو جائے عصر کا ابتدائی وقت جب یہ وقت

يدخل وقت العصر وإن أول وقت العصر حين يدخل وقتها وإن آخر وقتها حين تصفر الشمس وإن أول وقت المغرب حين تغرب الشمس وإن آخر وقتها حين يغيب الأفق وإن أول وقت العشاء الآخرة حين يغيب الأفق وإن آخر وقتها حين ينتصف الليل وإن أول وقت الفجر حين يطلع الفجر وإن آخر وقتها حين تطلع الشمس وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وقال أبو عيسى سمعت محمدا يقول حديث الأعمش عن مجاهد في المواقيت أصح من حديث محمد بن فضيل عن الأعمش وحديث محمد بن فضيل خطأ أخطأ فيه محمد بن الفضيل.

۱۴۲- حدثنا هناد نا أبو أسامة عن أبي إسحاق الفزاري عن الأعمش عن مجاهد قال كان يقال إن للصلوة أولا وآخرا فذكر نحو حديث محمد بن فضيل عن الأعمش نحوه بمعناه.

۱۴۳- حدثنا أحمد بن منيع والحسن بن صباح البزار وأحمد بن محمد بن موسى المعنى واحد قالوا نا إسحق بن يوسف الأزرق عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن أبيه قال أتى النبي **صلى الله عليه وسلم رجل فسأله عن مواقيت الصلوة** فقال أقم معنا إن شاء الله فأمر بلالا فأقام حين طلع الفجر ثم أمره فأقام حين زالت الشمس فصلى الظهر ثم أمره فأقام فصلى العصر والشمس بيضاء مرتفعة ثم أمره بالمغرب حين وقع حاجب الشمس ثم أمره بالعشاء فأقام حين غاب الشفق ثم أمره من الغد فنور بالفجر ثم أمره بالظهر فأبرد وأنعم أن يبرد ثم أمره بالعصر فأقام والشمس آخر وقتها فوق ما كانت ثم أمره فأخر المغرب إلى قبيل أن يغيب الشفق ثم أمره بالعشاء فأقام حين ذهب ثلث الليل ثم قال أين السائل عن مواقيت الصلوة فقال الرجل أنا فقال مواقيت

وقت داخل ہو جائے اور اس کا آخری وقت جب سورج کا رنگ پیلا پڑ جائے مغرب کا پہلا وقت غروب آفتاب ہے اور آخری وقت شفق کا غائب ہونا ہے عشاء کا وقت شفق کے غائب ہوتے شروع ہوتا ہے اور نصف رات تک آخری وقت ہے صبح کا پہلا وقت طلوع فجر ہے اور انتہائی وقت طلوع آفتاب ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں اوقات نماز کے بارے میں مجاہد سے اعمش کی روایت، اعمش سے محمد بن فضیل کی روایت سے اصح ہے اس روایت میں محمد بن فضیل سے غلطی واقع ہوئی۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں، کہا جاتا تھا کہ نماز کا ابتدائی اور آخری وقت ہوتا ہے۔ اس کے بعد محمد بن فضیل کی اعمش سے منقول روایت کے ہم معنی ذکر کی ہے۔

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں، ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا ہمارے پاس ٹھہرو اللہ نے چاہا تو معلوم ہو جائیگا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ **کو حکم دیا انہوں نے طلوع فجر کے وقت اقامت کہی پھر حکم دیا** تو زوال شمس کے وقت ظہر کی اقامت کہی اور نماز ظہر ادا کی پھر عصر کے لئے اس وقت اقامت کہی اور نماز پڑھی جب سورج ابھی سفید اور بلند تھا مغرب کے لئے غروب آفتاب کے وقت حکم دیا عشاء کے لئے شفق کے غائب ہونے کا وقت بتایا پھر دوسری صبح کا حکم دیا اور صبح کو روشن کر کے پڑھا ظہر کے لئے حکم فرمایا اسے خوب ٹھنڈا کیا۔ پھر عصر کی اقامت کا حکم دیا اس وقت سورج اپنے آخری کنارے پر تھا کہ پہلے دن عصر پڑھی اور نماز مغرب کے لئے شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے حکم فرمایا پھر عشاء کا حکم تہائی رات کے گزرنے پر دیا، نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا نماز کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا حضور میں حاضر ہوں۔ آپ نے

الصَّلوٰةِ كَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ أَيْضًا۔

فرمایا ان دو وقتوں کی اذانوں کے درمیان کا وقت، نماز کا وقت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے شعبہ نے بھی اسے علقمہ بن مرثد کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيْسِ بِالْفَجْرِ

## صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا

١٥٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فَيَمُرُّ النِّسَاءُ مُتَلَفِّفَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَقَيْلَةَ ابْنَةِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ يَسْتَحِبُّوْنَ التَّغْلِيْسَ بِصَلوٰةِ الْفَجْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھاتے اور عورتیں واپس لوٹ جاتیں، انصاری (راوی) کہتے ہیں عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوتیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس اور قیلہ بنت مخرمہ سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے، متعدد صحابہ کرام، جن میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں، اور تابعین نے یہی قول اختیار کیا ہے، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی مسلک ہے کہ وہ صبح کی نماز اندھیرے میں پسند کرتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

## صبح کی نماز سفیدی میں پڑھنا

١٥٤۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ وَجَابِرٍ وَبِلَالٍ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَيْضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَأٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ الْإِسْفَارَ بِصَلوٰةِ الْفَجْرِ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا صبح کو سفید کرکے پڑھو اس میں ثواب زیادہ ہے اس باب میں حضرت ابوبرزہ، جابر اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے یہ حدیث محمد بن اسحٰق سے اور محمد بن عجلان نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین نے صبح کو سفید کرکے پڑھنے کو اختیار کیا۔ سفیان ثوری اور امام اعظم کا یہی قول ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں، کہ اسفار کے معنی زیادہ روشنی کے نہیں، بلکہ یہ کہ صبح کے طلوع ہونے میں شک باقی نہ

وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ مَعْنَى الْاِسْفَارِ اَنْ يَّضِحَ الْفَجْرُ فَلَا يُشَكُّ فِيْهِ وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ مَعْنَى الْاِسْفَارِ تَاْخِيْرُ الصَّلٰوةِ.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْجِيْلِ بِالظُّهْرِ

۱۴۸ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَبَّابٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِيْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ قَالَ يَحْيٰى وَرَوٰى لَهُ سُفْيَانُ وَزَائِدَةُ وَلَمْ يَرَ يَحْيٰى بِحَدِيْثِهِ بَاْسًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ.

۱۴۹ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَاْخِيْرِ الظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ

۱۵۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ

رہے، ان حضرات کے نزدیک اس کا مطلب نماز میں تاخیر نہیں۔

## ظہر کی نماز جلدی پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق و عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر ظہر کی نماز زیادہ جلدی پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت جابر بن عبداللہ، خباب، ابوبرزہ، ابن مسعود، زید بن ثابت، انس اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے اور صحابہ کرام اور بعد والوں کے نزدیک یہ مختار ہے۔ علی بن مدینی نے یحییٰ بن سعید کا قول نقل کیا کہ شعبہ نے حکیم بن جبیر کے روایت میں ان کی اس حدیث کے باعث کلام کیا جو انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کے پاس بقدر ضرورت موجود ہے الخ" یحییٰ کہتے ہیں سفیان اور زائدہ نے ان سے روایت کی ہے اور یحییٰ بن سعید نے انکی روایت میں کوئی حرج نہیں کہا۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ حدیث بواسطہ حکیم بن جبیر، سعید بن جبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تعجیل ظہر کے بارے میں بھی مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے زوال کے وقت ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی زیادہ ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی حرارت سے ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابوذر، ابن عمر، مغیرہ، قاسم بن صفوان اپنے والد سے

عن أبي سعيد وأبي ذر وابن عمر والمغيرة والقاسم بن صفوان عن أبيه وأبي موسى وابن عباس وأنس قال وروي عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا ولا يصح قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح وقد اختار قوم من أهل العلم تأخير صلاة الظهر في شدة الحر وهو قول ابن المبارك وأحمد وإسحاق وقال الشافعي إنما الإبراد بصلاة الظهر إذا كان مسجدا ينتاب أهله من البعد فأما المصلي وحده والذي يصلي في مسجد قومه فالذي أحب له أن لا يؤخر الصلاة في شدة الحر قال أبو عيسى ومعنى من ذهب إلى تأخير الظهر في شدة الحر هو أولى وأشبه بالاتباع وأما ما ذهب إليه الشافعي أن الرخصة لمن ينتاب من البعد والمشقة على الناس فإن في حديث أبي ذر ما يدل على خلاف ما قال الشافعي قال أبو ذر كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فأذن بلال بصلاة الظهر فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا بلال أبرد ثم أبرد فلو كان الأمر على ما ذهب إليه الشافعي لم يكن للإبراد في ذلك الوقت معنى لاجتماعهم في السفر وكانوا لا يحتاجون أن ينتابوا من البعد.

۱۵۰ - حدثنا محمود بن غيلان حدثنا أبو داود قال أنبأنا شعبة عن مهاجر أبي الحسن عن زيد بن وهب عن أبي ذر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في سفر ومعه بلال فأراد أن يقيم فقال أبرد ثم أراد أن يقيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبرد في الظهر قال حتى رأينا فيء التلول ثم أقام فصلى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن شدة الحر من فيح جهنم فأبردوا عن الصلاة قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

ابوموسیٰ، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت مروی ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے گرمیوں میں تاخیر ظہر کو پسند کیا ہے۔ ابن مبارک، احمد اور اسحاق نیز امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ظہر کی نماز کو وہاں ٹھنڈا کیا جائے جہاں مسجد میں لوگ دور دور سے آتے ہوں، لیکن اکیلا نمازی اور محلے کی مسجد میں گرمیوں میں ٹھنڈا کرنا زیادہ محبوب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں جن لوگوں نے گرمیوں میں تاخیر ظہر کا قول کیا ہے ان کا قول اتباع سنت کے زیادہ لائق ہے اور امام شافعی کی یہ بات کہ رخصت دور سے آنے والوں کے لئے ہے اور ان لوگوں کو دقت نہ ہو، حضرت ابوذر کی حدیث اس کے خلاف ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضرت بلال نے نماز ظہر کی اذان کہی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال ٹھنڈا کرو، پھر ٹھنڈا کرو۔ اگر امام شافعی کی دلیل ہو تو اس وقت ٹھنڈا کرنے کا کیا مطلب؟ کیونکہ سفر میں وہ جمع تھے۔ دور سے آنے کی احتیاج نہیں تھی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے حضرت بلال ہمراہ تھے انہوں نے اقامت کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا ”ظہر کو ٹھنڈا کرو“ حضرت ابوذر فرماتے ہیں یہاں تک (ٹھنڈا کیا) کہ ہم نے ٹیلوں کے سایہ کو دیکھا پھر حضرت بلال نے تکبیر کہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور فرمایا، گرمی کی شدت جہنم کی حرارت سے ہے پس نماز کو ٹھنڈا کیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ما جاء في تعجيل العصر

## عصر کی نماز جلدی پڑھنا

۱۵۱ - حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عروة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِيْ اَرْوٰى وَجَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَيُرْوٰى عَنْ رَافِعٍ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَأْخِيْرِ الْعَصْرِ وَلَا يَصِحُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةُ وَاَنَسٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ تَعْجِيْلَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَكَرِهُوْا تَأْخِيْرَهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ۔

نے عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب دھوپ آپ (حضرت عائشہ) کے حجرہ میں آئی ہوئی تھی اور سایہ حجرہ سے باہر نہ گیا تھا۔ اس باب میں حضرت انس، ابوارویٰ، جابر اور رافع بن خدیج سے بھی احادیث مروی ہیں، رافع بن خدیج سے ایک روایت تاخیر عصر کے باب میں بھی ہے اور وہ صحیح نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام نے اسے اختیار کیا ان میں سے حضرت عمر، عبداللہ بن مسعود، عائشہ، انس رضی اللہ عنہم ہیں اور کئی تابعین نے عصر کو جلدی پڑھنا پسند کیا اور تاخیر کو مکروہ کہا عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی مسلک ہے۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ وہ بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں حاضر ہوئے حضرت انس اس وقت نماز ظہر پڑھ کر واپس تشریف لائے تھے آپ کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا انہوں نے فرمایا اٹھو اور عصر کی نماز ادا کرو۔ علاء بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں ہم نے اٹھ کر نماز ادا کی، واپس ہوئے تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب شیطان کے سینگوں کے درمیان ہو تو اٹھ کر چار ٹھونگیں مار لے اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۱۱۹ مَا جَاءَ فِيْ تَأْخِيْرِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِّلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِّلْعَصْرِ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ نَحْوَهٗ۔

## عصر کی نماز میں تاخیر

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تم سے زیادہ جلدی پڑھتے تھے اور تم عصر کی نماز میں ان سے زیادہ جلدی کرتے ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابن جریج نے بھی بواسطہ ابن ابی ملیکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔

## بَابُ ۱۲۰ مَا جَاءَ فِيْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

## مغرب کی نماز کا وقت

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اس وقت ادا فرماتے جب سورج غروب ہو کر

صلى الله عليه وسلم يصلي المغرب إذا غربت الشمس وتوارت بالحجاب وفي الباب عن جابر وزيد بن خالد وأنس ورافع بن خديج وأبي أيوب وأم حبيبة وعباس بن عبد المطلب وحديث العباس قد روي عنه موقوفا وهو أصح قال أبو عيسى حديث سلمة بن الأكوع حديث حسن صحيح وهو قول أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين اختاروا تعجيل صلاة المغرب وكرهوا تأخيرها حتى قال بعض أهل العلم ليس لصلاة المغرب إلا وقت واحد وذهبوا إلى حديث النبي صلى الله عليه وسلم حيث صلى به جبريل وهو قول ابن المبارك والشافعي.

پردہ میں چھپ جاتا۔ اس باب میں حضرت جابر، زید بن خالد، انس، رافع بن خدیج، ابو ایوب، ام حبیبہ اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث موقوفاً آپ سے مروی ہے اور وہ اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں سلمہ بن اکوع کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین نے تعجیل مغرب کو پسند کیا اور تاخیر کو مکروہ سمجھا یہاں تک کہ بعض علماء نے مغرب کے لئے صرف ایک ہی وقت کا قول کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا جہاں حضرت جبریل علیہ السلام کے نماز پڑھانے کا ذکر ہے ابن مبارک اور امام شافعی کا ایک قول یہی مسلک یہی ہے۔

## ١٢٩ باب ما جاء في وقت صلاة العشاء الآخرة

## عشاء کی نماز کا وقت

١٥٥۔ حدثنا محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب نا أبو عوانة عن أبي بشر عن بشير بن ثابت عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير قال أنا أعلم الناس بوقت هذه الصلاة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليها لسقوط القمر لثالثة.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں، میں اس نماز کے وقت کو تم سے زیادہ علم رکھتا ہوں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت پڑھتے جس وقت تیسری رات کا چاند غروب ہوتا ہے۔

١٥٦۔ حدثنا أبو بكر محمد بن أبان نا عبد الرحمن بن مهدي عن أبي عوانة بهذا الإسناد نحوه قال أبو عيسى روى هذا الحديث هشيم عن أبي بشر عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير ولم يذكر فيه هشيم عن بشير بن ثابت وحديث أبي عوانة أصح عندنا لأن يزيد بن هارون روى عن شعبة عن أبي بشر نحو رواية أبي عوانة.

ابو بکر محمد بن ابان نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، ابو عوانہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ہشیم نے بواسطہ ابی بشیر اور حبیب بن سالم حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کی لیکن اس سند میں بشیر بن ثابت کا ذکر نہیں۔ ابو عوانہ کی حدیث ہمارے نزدیک اصح ہے کیونکہ یزید بن ہارون نے بواسطہ شعبہ اور ابو بشر، ابو عوانہ کی روایت کے ہم مثل حدیث روایت کی ہے۔

## باب ما جاء في تأخير العشاء الآخرة

## عشاء کو تاخیر سے پڑھنا

١٥٧۔ أخبرنا هناد نا عبدة عن عبيد الله بن عمر عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قال رسول الله

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں عشاء

صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفہ۔ وفی الباب عن جابر بن سمرة وجابر بن عبداللہ وابی برزة وابن عباس وابی سعید الخدری وزید بن خالد وابن عمر۔ قال ابو عیسٰی حدیث ابی ہریرة حدیث حسن صحیح وھو الذی اختارہ اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وغیرہم رأوا تاخیر صلوة العشاء الآخرة وبہ یقول احمد واسحٰق۔

کی نماز تہائی رات یا نصف رات تک دیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، جابر بن عبداللہ، ابو برزہ، ابن عباس، ابو سعید خدری، زید بن خالد اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین نے تاخیر کو اچھا کہا ہے۔ امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی قول ہے۔

## ١٢٣ باب ما جاء فی کراہیة النوم قبل العشاء والسمر بعدھا

## عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد گفتگو کی ممانعت

١٥٨: حدثنا احمد بن منیع نا ہشیم نا عوف قال احمد ونا عباد بن عباد ھو المہلبی واسمٰعیل بن علیة جمیعا عن عوف عن سیار بن سلامة عن ابی برزة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ النوم قبل العشاء والحدیث بعدھا۔ وفی الباب عن عائشة وعبداللہ بن مسعود وانس۔ قال ابو عیسٰی حدیث ابی برزة حدیث حسن صحیح وقد کرہ اکثر اہل العلم النوم قبل صلوة العشاء والحدیث بعدھا ورخص فی ذلک بعضہم وقال عبداللہ بن المبارک اکثر الاحادیث علی الکراہیة ورخص بعضہم فی النوم قبل صلوة العشاء فی رمضان۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے اور بعد میں گفتگو کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عبداللہ بن مسعود اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ابو برزہ کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر علماء نے نماز عشاء سے پہلے سونے کو مکروہ کہا اور بعض نے رخصت دی ہے عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں اکثر احادیث میں کراہت کا ذکر ہے اور بعض نے رمضان میں نماز عشاء سے پہلے سونے کی رخصت دی ہے۔

## ١٢٤ باب ما جاء فی الرخصة فی السمر بعد العشاء

## نماز عشاء کے بعد گفتگو کی اجازت

١٥٩: حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابراہیم عن علقمة عن عمر بن الخطاب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمر مع ابی بکر فی الامر من امر المسلمین وانا معہما۔ وفی الباب عن عبداللہ بن عمرو واوس بن حذیفة وعمران بن حصین۔ قال ابو عیسٰی حدیث عمر حدیث حسن وقد روی ہذا الحدیث الحسن بن عبید اللہ عن ابراہیم عن علقمة عن

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں گفتگو فرمایا کرتے اور میں ان کے ہمراہ ہوتا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے حسن بن عبید اللہ نے بھی اس حدیث کو

رَجُلٍ مِنْ جُعْفِيٍّ يُقَالُ لَهُ قَيْسٌ أَوِ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْ قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَكَرِهَ قَوْمٌ مِنْهُمُ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ فِيْ مَعْنَى الْعِلْمِ وَمَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنَ الْحَوَائِجِ وَأَكْثَرُ الْحَدِيْثِ عَلَى الرُّخْصَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَمَرَ إِلَّا لِمُصَلٍّ أَوْ مُسَافِرٍ۔

بواسطہ ابراہیم بن علقمہ، قیس جعفی (یا ابن قیس) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل واقعہ میں روایت کیا ہے۔ صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے علماء کا نماز عشاء کے بعد گفتگو کے جواز و عدم جواز میں اختلاف ہے ایک جماعت نے اسے مکروہ سمجھا اور بعض نے مشروط اجازت دی یعنی علم یا ضروری حاجات کے بارے میں گفتگو ہو سکتی ہے اکثر احادیث میں رخصت کا بیان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ عشاء کے بعد گفتگو صرف منتظر نماز یا مسافر کے لئے جائز ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

## اول وقت میں فضیلت

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا۔

حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو اول وقت میں ادا کرنا۔

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللهِ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا اول وقت میں نماز ادا کرنا اللہ تعالٰی کی رضا کا سبب ہے آخر وقت (میں) معافی (کا ذریعہ ہے) اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، عائشہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أُمِّ فَرْوَةَ لَا يُرْوٰى إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاضْطَرَبُوْا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرو۔ (۱) نماز کا جب وقت ہو جائے، (۲) جنازہ جب حاضر ہو (۳) بیوہ کے لئے جب رشتہ مل جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ام فروہ کی یہ حدیث حضرت عبد اللہ بن عمر عمری کے واسطہ سے مروی ہے اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ

ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابن مسعود

عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ الْعَیْزَارِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ سَاَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰی مَوَاقِیْتِهَا قُلْتُ وَمَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ وَمَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَی الْمَسْعُوْدِیُّ وَشُعْبَةُ وَالشَّیْبَانِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ الْعَیْزَارِ هٰذَا الْحَدِیْثَ۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَالْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی فَضْلِ اَوَّلِ الْوَقْتِ عَلٰی اٰخِرِهٖ اِخْتِیَارُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ یَکُوْنُوْا یَخْتَارُوْنَ اِلَّا مَا هُوَ اَفْضَلُ وَلَمْ یَکُوْنُوْا یَدَعُوْنَ الْفَضْلَ وَکَانُوْا یُصَلُّوْنَ فِیْ اَوَّلِ الْوَقْتِ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ اَبُو الْوَلِیْدِ الْمَکِّیُّ عَنِ الشَّافِعِیِّ۔

رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا حضور نے فرمایا اپنے وقت پر نماز کا پڑھنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی۔ میں نے عرض کیا۔ اور کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مسعودی، شعبہ، شیبانی اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث ولید بن عیزار سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر دو مرتبہ بھی نماز آخر وقت میں نہیں پڑھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں نماز کا اول وقت افضل ہے اور آخر وقت کی بہ نسبت اول وقت کی فضیلت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا عمل دلیل ہے کیونکہ آپ ہمیشہ افضل عمل ہی کو اختیار فرماتے اور فضیلت کو ترک نہ فرماتے۔ آپ اول وقت میں نماز پڑھتے تھے، ابوالولید مکی نے امام شافعی سے اسی طرح بیان کیا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ بُرَیْدَةَ وَنَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِیَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِیُّ اَیْضًا عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

## نماز عصر کے وقت سہو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے نماز عصر رہ گئی گویا کہ اس کے اہل اور مال ہلاک ہوگئے۔ اس باب میں حضرت بریدہ اور نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے زہری نے بھی اسے بواسطہ سالم ان کے والد سے روایت کیا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَعْجِیْلِ الصَّلٰوةِ اِذَا اَخَّرَهَا الْاِمَامُ

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی الْبَصْرِیُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

## اس وقت نماز جلدی پڑھنا جب امام تاخیر کرے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! میرے بعد کچھ امراء ہوں گے جو

الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي يُمِيتُونَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صُلِّيَتْ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ الصَّلٰوةَ لِمِيقَاتِهَا إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ ثُمَّ يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ وَالصَّلٰوةُ الْأُولٰى هِيَ الْمَكْتُوبَةُ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ۔

نماز کو اس کے مختار وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز ادا کرنا پس اگر تم نے وقت پر امام کے ساتھ نماز ادا کر لی تو یہ نفل ہو جائیں گے ورنہ تو نے (کم از کم) اپنی نماز کو محفوظ کر لیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ جب امام نماز میں تاخیر کرے تو وقت پر نماز پڑھ لی جائے، پھر امام کے ساتھ نماز ادا کی جائے پہلی نماز فرض شمار ہوگی۔ ابوعمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔

## بَابُ ١٢٨ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ

## نماز سے سو جانے کا حکم

١٤٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي مَرْيَمَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَعَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ وَذِي مِخْبَرٍ وَهُوَ ابْنُ أَخِي النَّجَاشِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ يَنْسَاهَا فَيَسْتَيْقِظُ أَوْ يَذْكُرُ وَهُوَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّيهَا إِذَا اسْتَيْقَظَ أَوْ ذَكَرَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ عِنْدَ غُرُوبِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَالشَّافِعِيِّ وَمَالِكٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلِّي حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبَ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت میں نماز سے سو جانے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کوتاہی سو جانے میں نہیں بلکہ جاگنے میں ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو نماز (کا پڑھنا) بھول جائے، یا وہ نماز سے سو جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابومریم، عمران بن حصین، جبیر بن مطعم، ابوجحیفہ، عمرو بن امیہ ضمری اور ذی مخبر (نجاشی کا بھتیجا) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو بیدار ہونے یا یاد آنے کے وقت نماز کا وقت نہ ہو مثلاً طلوع شمس یا غروب آفتاب کا وقت ہو تو بعض کے نزدیک اسی وقت ادا کرے، امام احمد، اسحٰق، شافعی اور مالک رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور بعض علماء نے فرمایا سورج کے نکل آنے یا غروب ہو جانے کے بعد پڑھے۔

## بَابُ ١٢٩ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ

## نماز بھولنے والا کیا کرے

١٧٠ ۔ حدثنا قتيبة وبشر بن معاذ قالا نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسي صلاة فليصلها اذا ذكرها وفي الباب عن سمرة وابي قتادة قال ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح ويروى عن علي بن ابي طالب انه قال في الرجل ينسى الصلاة قال يصليها متى ما ذكرها في وقت او في غير وقت وهو قول احمد واسحاق ويروى عن ابي بكرة انه نام عن صلاة العصر فاستيقظ عند غروب الشمس فلم يصل حتى غربت الشمس وقد ذهب قوم من اهل الكوفة الى هذا واما اصحابنا فذهبوا الى قول علي بن ابي طالب ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی نماز پڑھنا بھول جائے یاد آنے پر ادا کرے۔ اس باب میں حضرت سمرہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب کوئی نماز بھول جائے تو یاد آتے ہی وقت ہو یا نہ ہو پڑھ لے امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے حضرت ابو بکرہ سے مروی ہے کہ نماز عصر سے سو گئے غروب آفتاب کے وقت بیدار ہوئے اور نماز ادا نہ کی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا امام ترمذی فرماتے ہیں اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے جبکہ ہمارے اصحاب (شافعی مسلک رکھنے والوں) نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

## ١٣٢ باب ما جاء في الرجل تفوته الصلوات بايتهن يبدا

## کئی نمازیں قضا ہو جائیں تو کس سے ابتداء کرے

١٧١ ۔ حدثنا هناد نا هشيم عن ابي الزبير عن نافع بن جبير بن مطعم عن ابي عبيدة بن عبد الله بن مسعود قال قال عبد الله ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ثم اقام فصلى المغرب ثم اقام فصلى العشاء وفي الباب عن ابي سعيد وجابر قال ابو عيسى حديث عبد الله ليس باسناده باس الا ان ابا عبيدة لم يسمع من عبد الله وهو الذي اختاره بعض اهل العلم في الفوائت ان يقيم الرجل لكل صلاة اذا قضاها وان لم يقم اجزاه وهو قول الشافعي ۔

حضرت ابو عبیدہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مشرکوں نے جنگ خندق کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے مصروف رکھا یعنی خندق کھودنے کے باعث چار نمازیں وقت پر نہ پڑھی جا سکیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا جتنا اللہ نے چاہا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر اقامت کہی آپ نے عصر پڑھی پھر اقامت کہی آپ نے مغرب کی نماز ادا فرمائی پھر اقامت کہی آپ نے عشاء کی نماز پڑھی اس باب میں حضرت ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود کی روایت میں کوئی حرج نہیں لیکن ابو عبیدہ نے حضرت عبد اللہ سے نہیں سنا۔ بعض علماء فوت شدہ نمازوں میں یہی اختیار کرتے ہیں کہ ہر نماز کے لیے اقامت کہے اگر اقامت نہ کہے تو بھی جائز ہے امام شافعی کا یہی قول ہے۔

١٧٢ ۔ حدثنا محمد بن بشار نا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن يحيى بن ابي كثير نا ابو سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب قال يوم الخندق وجعل يسب كفار قريش قال يا رسول الله ما كدت اصلي العصر حتى تغرب الشمس فقال رسول الله صلى الله

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ خندق والے دن (غزوۂ احزاب میں) کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی اور سورج غروب ہو رہا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے بھی نہیں پڑھی فرماتے ہیں پھر ہم وادی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بطحان میں اترے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے وضو کیا، پھر حضور صلے اللہ علیہ نے غروب آفتاب کے بعد نماز عصر ادا کی اور پھر مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اَنَّهَا الْعَصْرُ

## صلوٰۃ وسطیٰ، نماز عصر ہے

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِي صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں وسطیٰ نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَاَبُو النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ قَالَ اَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ اَبُو عِيسٰى قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ وَقَالَ اَبُو عِيسٰى حَدِيثُ سَمُرَةَ فِي صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَائِشَةُ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الصلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی، عائشہ، حفصہ، ابوہریرہ اور ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن اسماعیل بخاری نے علی بن عبداللہ کا قول نقل کیا کہ حضرت سمرہ سے حسن کی روایت حسن ہے اور انہیں سماع حاصل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے سمرہ کی حدیث حسن ہے اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا یہی قول ہے حضرت زید بن ثابت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد ظہر کی نماز ہے جبکہ حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے نزدیک اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَبُو عِيسٰى وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قُرَيْشِ بْنِ اَنَسٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيٌّ وَسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

حبیب بن شہید کہتے ہیں مجھے محمد بن سیرین نے کہا کہ حضرت حسن سے پوچھو انہوں نے حدیث عقیقہ کس سے سنی (روایت) فرماتے ہیں؟ میں نے ان سے پوچھا انہوں نے جواب دیا میں نے سمرہ بن جندب سے سنی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے امام بخاری نے علی بن عبداللہ اور قریش بن انس کے واسطے سے خبر دی ہے امام بخاری، علی کا قول نقل کرتے ہیں کہ حدیث سمرہ صحیح ہے اور اسی سے انہوں نے استدلال بھی کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

## عصر اور صبح کے بعد نماز پڑھنا منع ہے

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَةَ نَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَيَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الصَّلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَأَمَّا الصَّلَوَاتُ الْفَوَائِتُ فَلَا بَأْسَ أَنْ تُقْضٰى بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ أَبِي الْعَالِيَةِ إِلَّا ثَلٰثَةَ أَشْيَاءَ حَدِيثَ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَحَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى وَحَدِيثَ عَلِيٍّ الْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے کئی صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی ہیں رضی اللہ عنہم اور وہ میرے نزدیک محبوب ترین ہیں سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابن مسعود، ابو سعید، عقبہ بن عامر، ابو ہریرہ، ابن عمر، سمرہ بن جندب، سلمہ بن اکوع، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمرو، معاذ بن عفراء، صنابحی (انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں)، عائشہ، کعب بن مرہ، ابو امامہ، عمرو بن عبسہ، یعلی بن امیہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عباس کی حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے حدیث صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک نماز (نوافل) پڑھنا منع ہے البتہ قضا نمازیں ان اوقات میں پڑھ سکتا ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں یحیی بن سعید نے شعبہ کے واسطے سے کہا ہے کہ قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف تین حدیثیں سنی ہیں ایک حدیث عمر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد طلوع آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ دوسری حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ تیسری حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ قاضی تین قسم کے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

## عصر کے بعد نماز پڑھنا

١٨٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُونَةَ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهَذَا خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَصَحُّ حَيْثُ قَالَ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَحْوُ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذَا الْبَابِ رِوَايَاتٌ رُوِيَ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَخَلَ عَلَيْهَا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَرُوِيَ عَنْهَا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَالَّذِي اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ إِلَّا مَا اسْتُثْنِيَ مِنْ ذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَعْدَ الطَّوَافِ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةٌ فِي ذَلِكَ وَقَدْ قَالَ بِهِ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ الصَّلَاةَ بِمَكَّةَ أَيْضًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں کیونکہ آپ کے پاس مال آیا اور آپ (اس کی تقسیم کے باعث) ظہر کی دو سنتیں نہ پڑھ سکے لہٰذا انہیں عصر کے بعد پڑھا پھر (دوبارہ) کبھی آپ نے ان کو اس وقت نہیں پڑھا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ام سلمہ، میمونہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے اور کئی راویوں سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، اور یہ اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور حضرت ابن عباس کی حدیث اصح ہے کہ آپ نے فرمایا حضور نے پھر کبھی ایسا نہیں کیا۔ حضرت زید بن ثابت سے حدیث ابن عباس کے ہم معنی روایت منقول ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس باب میں کئی روایات منقول ہیں۔ آپ فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد میرے ہاں تشریف لاتے دو رکعتیں ادا فرماتے حضرت عائشہ سے بواسطہ ام سلمہ (رضی اللہ عنہما) مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر اور صبح کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب تک کہ سورج طلوع یا غروب نہ ہو جائے اکثر علماء کا اجماع ہے کہ ان دونوں وقتوں میں نماز (نفل) پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ مکہ مکرمہ میں طواف کے بعد کی اجازت مستثنیٰ ہے کیونکہ اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہے بعض صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء یہی فرماتے ہیں، امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے بلکہ بعض صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء کے نزدیک مکہ مکرمہ میں بھی ان دو اوقات میں نماز مکروہ ہے سفیان ثوری، مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ کا بھی مسلک

ہے

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

١٦٩ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمُ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ اِنْ صَلَّاهُمَا فَحَسَنٌ وَهٰذَا عِنْدَهُمَا عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ۔

### مغرب سے پہلے نماز

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو اذانوں یعنی اقامت و اذان کے درمیان نماز (کی اجازت) ہے جو چاہے پڑھے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن صحیح ہے مغرب کی نماز سے پہلے (اذان کے بعد) نماز پڑھنے میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک نہیں پڑھنی چاہئے جبکہ کئی صحابہ کرام سے روایت ہے کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں پڑھے تو اچھا ہے اور یہ ان کے نزدیک مستحب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

١٧٠ - حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَصْحَابُنَا وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَهُمْ لِصَاحِبِ الْعُذْرِ مِثْلُ الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ يَنْسَاهَا فَيَسْتَيْقِظُ وَيَذْكُرُ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

### جس آدمی کو غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص طلوع آفتاب سے قبل صبح کی ایک رکعت پائے اس نے صبح پالی اور جس کو غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل جائے اس نے عصر کو پالیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے، ہمارے اصحاب، امام شافعی احمد اور اسحٰق یہی کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک حدیث کا حکم اصحاب عذر کے لئے ہے مثلاً کوئی شخص سو گیا یا بھول گیا اور طلوع و غروب کے وقت بیدار ہوا یا اسے نماز یاد آگئی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

١٧١ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبٍ

### دو نمازوں کو جمع کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم

عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولا مطر قال فقيل لابن عباس ما اراد بذلك قال اراد ان لا يحرج امته وفي الباب عن ابي هريرة قال ابو عيسى حديث ابن عباس قد روي عنه من غير وجه رواه جابر بن زيد وسعيد بن جبير وعبد الله بن شقيق العقيلي وقد روي عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا.

۱۷۹ حدثنا ابو سلمة يحيى بن خلف البصري نا المعتمر بن سليمان عن ابيه عن حنش عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من جمع بين الصلاتين من غير عذر فقد اتى بابا من ابواب الكبائر قال ابو عيسى وحنش هذا هو ابو علي الرحبي وهو حسين بن قيس وهو ضعيف عند اهل الحديث ضعفه احمد وغيره والعمل على هذا عند اهل العلم ان لا يجمع بين الصلاتين الا في السفر او بعرفة ورخص بعض اهل العلم من التابعين في الجمع بين الصلاتين للمريض وبه يقول احمد واسحق وقال بعض اهل العلم يجمع بين الصلاتين في المطر وبه يقول الشافعي واحمد واسحق ولم ير الشافعي للمريض ان يجمع بين الصلاتين.

## باب ۱۳۶ ما جاء في بدء الاذان

۱۸۰ حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي نا ابي نا محمد بن اسحق عن محمد بن ابراهيم التيمي عن محمد بن عبد الله بن زيد عن ابيه قال لما اصبحنا اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته بالرؤيا فقال ان هذه لرؤيا حق فقم مع بلال فانه اندى وامد صوتا منك فالق عليه ما قيل لك وليناد بذلك قال فلما سمع عمر بن الخطاب نداء بلال بالصلاة خرج

صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ شریف میں دو نمازوں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کیا حالانکہ نہ تو حالت خوف تھی اور نہ ہی بارش (سعید بن جبیر فرماتے ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا اس سے حضور کا کیا ارادہ تھا؟ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تنگی سے بچانے کا ارادہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس آپ سے کئی طریقوں سے مروی ہے جابر بن زید، سعید بن جبیر اور عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے اسے روایت کیا ہے اس کے علاوہ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بلا عذر دو نمازوں کو جمع کیا وہ کبیرہ گناہ کے ایک دروازے سے داخل ہوا امام ترمذی فرماتے ہیں حنش بن قیس (ابو علی رحبی) علماء حدیث کے نزدیک ضعیف ہے امام احمد نے اسے ضعیف قرار دیا۔ اہل علم کا اس بات پر عمل ہے کہ دو نمازیں یا تو سفر میں جمع کی جا سکتی ہیں یا میدان عرفات میں۔ بعض تابعین نے مریض کو دو نمازیں جمع کرنے کی رخصت دی ہے۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک بارش کی وجہ سے بھی دو نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی مسلک ہے البتہ امام شافعی کے نزدیک بیمار کو اس بات کی اجازت نہیں [illegible]

## اذان کی ابتداء

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم بوقت صبح بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور میں نے اپنا خواب بیان کیا آپ نے فرمایا یہ سچا خواب ہے تم حضرت بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ کیونکہ ان کی آواز تم سے بلند ہے ان کو وہ کلمات بتاتے جاؤ جو آپ کو خواب میں بتائے گئے اور وہ ان کلمات کے ساتھ لوگوں کو نماز کی طرف بلائیں، راوی فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال کی اذان سنی تو بیت حضور صلی اللہ

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یجر إزارہ وھو یقول یا رسول اللہ والذی بعثك بالحق لقد رأیت مثل الذی رأی قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد فذلك أثبت وفی الباب عن ابن عمر قال أبو عیسٰی حدیث عبد اللہ بن زید حدیث حسن صحیح وقد روی ھذا الحدیث إبراھیم بن سعد عن محمد بن إسحاق أتم من ھذا الحدیث وأطول وذکر فیہ قصۃ الأذان مثنٰی مثنٰی والإقامۃ مرۃ مرۃ وعبد اللہ بن زید ھو ابن عبد ربہ ویقال ابن عبد رب ولا نعرف لہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا یصح إلا ھذا الحدیث الواحد فی الأذان وعبد اللہ بن زید بن عاصم المازنی لہ أحادیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو عم عباد بن تمیم۔

١٨١۔ حدثنا أبو بکر بن أبی النضر ثنا الحجاج بن محمد قال قال ابن جریج أنا نافع عن ابن عمر قال کان المسلمون حین قدموا المدینۃ یجتمعون فیتحینون الصلوات ولیس ینادی بھا أحد فتکلموا یوما فی ذلك فقال بعضھم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصارٰی وقال بعضھم اتخذوا قرنا مثل قرن الیھود قال فقال عمر بن الخطاب أولا تبعثون رجلا ینادی بالصلاۃ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فناد بالصلاۃ قال أبو عیسٰی ھذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر۔

## باب ما جاء فی الترجیع فی الأذان

١٨٢۔ حدثنا بشر بن معاذ ثنا إبراھیم بن عبد العزیز بن عبد الملك بن أبی محذورۃ قال أخبرنی أبی وجدی جمیعا عن أبی محذورۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أقعدہ وألقی علیہ الأذان حرفا حرفا قال إبراھیم مثل أذاننا قال بشر فقلت لہ أعد علی فوصف الأذان بالترجیع قال أبو عیسٰی حدیث أبی محذورۃ فی الأذان

علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جلدی کی وجہ سے آپ اپنی چادر گھسیٹتے جا رہے تھے اور کہہ رہے تھے یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں نے بھی یہی کچھ خواب میں دیکھا ہے جو انہوں نے دیکھا ہے راوی کہتے ہیں اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ اللہ کا شکر ہے یہ بات مضبوط ہو گئی ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن زید کی حدیث حسن صحیح ہے ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق کے واسطے سے یہ حدیث اکمل اور طویل ذکر کی ہے اور اس میں اذان کا واقعہ ذکر کیا ہے اور اس میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے ایک ایک مرتبہ کا ذکر ہے عبداللہ بن زید سے مراد ابن عبدربہ ہیں ان کو ابن عبدرب بھی کہا جاتا ہے ان سے حدیث اذان کے علاوہ کوئی دوسری صحیح حدیث ہم نہیں جانتے عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ عباد بن تمیم کے چچا ہیں انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب لوگ مدینہ طیبہ میں آئے تو باہم جمع ہو کر وقت نماز کا اندازہ لگایا کرتے تھے ان کو بلانے کا کوئی انتظام نہ تھا ایک دن انہوں نے اس بارے میں مشورہ کیا بعض نے کہا عیسائیوں کی طرح ناقوس بنا لیں اور بعض نے کہا یہودیوں کی طرح ایک سینگ بنا لیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم کوئی آدمی مقرر نہیں کر لیتے جو نماز کے لئے پکارا کرے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال اٹھو اور لوگوں کو نماز کے لئے پکارو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابن عمر کی حدیث کی بہ نسبت حسن صحیح غریب ہے۔

### اذان میں ترجیع

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹھایا اور اذان کا ایک ایک حرف سکھایا۔ ابراہیم کہتے ہیں ہماری اذان کی طرح۔ بشر کہتے ہیں میں نے کہا مجھے پھر بتائیے پس انہوں نے ترجیع کے ساتھ اذان بیان کی۔ امام ترمذی کہتے ہیں اذان کے بارے میں ابو محذورہ کی حدیث صحیح ہے اور کئی طرق سے آپ سے مروی ہے مکہ مکرمہ میں اسی پر عمل ہے اور یہی امام شافعی کا مسلک ہے۔

حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ بِمَكَّةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

ت یہ ترجیع کے معنی کلمات شہادت کو پہلے پست آواز اور پھر بلند آواز سے کہنا ہے علماء احناف فرماتے ہیں کہ اذان میں ترجیع نہیں حضرت عبداللہ بن زید آہستہ آہستہ کلمات پڑھتے جاتے تھے اور حضرت بلال بلند آواز سے اذان کہتے اس لئے یہ حدیث اس وقت محض تعلیم کے لئے تھا (مترجم)

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَفَّانُ نَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَحْذُورَةَ اسْمُهُ سَمُرَةُ بْنُ مِعْيَرٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا فِي الْأَذَانِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهُ كَانَ يُفْرِدُ الْإِقَامَةَ.

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان انیس کلمات اور تکبیر سترہ کلمات سکھائی، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو محذورہ کا نام سمرہ بن معیر ہے، بعض علماء نے اس پر عمل کیا ہے، ابو محذورہ سے یہ بھی روایت ہے کہ وہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہتے تھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ

## کلمات اقامت ایک ایک بار کہنا

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم دیا گیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے اور امام مالک، شافعی، احمد اور اسحٰق کا بھی یہی مسلک ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنَى مَثْنَى

## اقامت کے کلمات دو دو بار کہنا

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ تھی (یعنی کلمات دو دو مرتبہ) امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن زید کی حدیث کو اعمش نے بواسطہ عمرو بن مرہ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حالت خواب میں اذان دیکھی اور یہی حدیث اس دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے شعبہ نے بواسطہ عمرو بن مرہ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ صحابہ کرام

عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال حدثنا أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم أن عبد الله بن زيد رأى الأذان في المنام قال أبو عيسى وهذا أصح من حديث ابن أبي ليلى وعبد الرحمن بن أبي ليلى لم يسمع من عبد الله بن زيد وقال بعض أهل العلم الأذان مثنى مثنى والإقامة مثنى مثنى وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك وأهل الكوفة۔

سے روایت کی یہ حدیث اس حدیث کی نسبت زیادہ صحیح ہے جس میں عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے بلا واسطہ عبد اللہ بن زید سے روایت کی ہے کیونکہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کو عبد اللہ بن زید سے سماع حاصل نہیں بعض علماء فرماتے ہیں اذان اور اقامت دونوں کے کلمات دو دو مرتبہ ہیں سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ (امام اعظم ابو حنیفہ اور آپ کے متبعین رحمہم اللہ) کا یہی مسلک ہے۔

## باب ما جاء في الترسل في الأذان

## اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

١٨٦۔ حدثنا أحمد بن الحسن حدثنا المعلى بن أسد حدثنا عبد المنعم هو صاحب السقاء حدثنا يحيى بن مسلم عن الحسن وعطاء عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لبلال يا بلال إذا أذنت فترسل في أذانك وإذا أقمت فاحدر واجعل بين أذانك وإقامتك قدر ما يفرغ الآكل من أكله والشارب من شربه والمعتصر إذا دخل لقضاء حاجته ولا تقوموا حتى تروني۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے بلال! جب تم اذان کہو تو کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہو اور اقامت کہتے ہوئے جلدی جلدی کہو اور اذان و اقامت کے درمیان اتنا فاصلہ کرو کہ کھانا کھانے والا کھانے سے، پانی پینے والا پینے سے اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے اور مجھے دیکھے بغیر نماز کے لئے کھڑے نہ ہو۔

١٨٧۔ حدثنا عبد بن حميد حدثنا يونس بن محمد عن عبد المنعم نحوه قال أبو عيسى حديث جابر هذا حديث لا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث عبد المنعم وهو إسناد مجهول۔

عبد بن حمید نے بواسطہ یونس بن محمد، عبد المنعم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو ہم صرف اسی سند یعنی عبد المنعم کی روایت سے پہچانتے ہیں اور وہ مجہول سند ہے۔

## باب ما جاء في إدخال الإصبع الأذن عند الأذان

## اذان دیتے ہوئے کانوں میں انگلیاں ڈالنا۔

١٨٨۔ حدثنا محمود بن غيلان حدثنا عبد الرزاق أخبرنا سفيان الثوري عن عون بن أبي جحيفة عن أبيه قال رأيت بلالا يؤذن ويدور ويتبع فاه ها هنا وها هنا وإصبعاه في أذنيه ورسول الله صلى الله عليه وسلم في قبة له حمراء أراه قال من أدم فخرج بلال بين يديه بالعنزة فركزها بالبطحاء فصلى إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم يمر بين يديه الكلب والحمار وعليه حلة حمراء كأني

حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے راوی ہیں وہ کہتے ہیں میں نے حضرت بلال کو دیکھا وہ اذان کہہ رہے تھے اور اپنے چہرے کو دائیں بائیں پھیرتے تھے آپ کے کانوں میں انگلیاں ڈالی ہوئی تھیں اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے بنے ہوئے ایک سرخ خیمے میں تشریف فرما تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نیزہ لیکر آپ کے آگے نکلے اور اسے بطحاء میدان میں گاڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر منہ کر کے نماز پڑھی سامنے سے کتے اور گدھے گزر رہے تھے آپ

أنظر إلى بريق ساقيه قال سفيان نراه حبرة قال أبو عيسى حديث أبي جحيفة حديث حسن صحيح والعمل عليه عند أهل العلم يستحبون أن يدخل المؤذن إصبعيه في أذنيه في الأذان وقال بعض أهل العلم وفي الإقامة أيضا يدخل إصبعيه في أذنيه وهو قول الأوزاعي وأبو جحيفة اسمه وهب بن عبد الله السوائي۔

## باب ما جاء في التثويب في الفجر

۱۹۹۔ حدثنا أحمد بن منيع نا أبو أحمد الزبيري نا أبو إسرائيل عن الحكم عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن بلال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تثوبن في شيء من الصلوات إلا في صلاة الفجر وفي الباب عن أبي محذورة قال أبو عيسى حديث بلال لا نعرفه إلا من حديث أبي إسرائيل الملائي وأبو إسرائيل لم يسمع هذا الحديث من الحكم بن عتيبة قال إنما رواه عن الحسن بن عمارة عن الحكم بن عتيبة وأبو إسرائيل اسمه إسماعيل بن أبي إسحاق وليس هو بذاك القوي عند أهل الحديث وقد اختلف أهل العلم في تفسير التثويب فقال بعضهم التثويب أن يقول في أذان الفجر الصلاة خير من النوم وهو قول ابن المبارك وأحمد وقال إسحاق في التثويب غير هذا قال هو شيء أحدثه الناس بعد النبي صلى الله عليه وسلم إذا أذن المؤذن فاستبطأ القوم قال بين الأذان والإقامة قد قامت الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح وهذا الذي قال إسحاق هو التثويب الذي قد كرهه أهل العلم والذي أحدثوه بعد النبي صلى الله عليه وسلم والذي فسر ابن المبارك وأحمد أن التثويب أن يقول المؤذن في أذان الفجر الصلاة خير من النوم وهو قول صحيح ويقال له التثويب أيضا وهو الذي اختاره أهل العلم ورأوه

سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے گویا کہ میں آپ کی پنڈلیوں کی چمک اب بھی دیکھ رہا ہوں حضرت سفیان ثوری کہتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ وہ حلہ حبری تھا امام ترمذی فرماتے ہیں ابو جحیفہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ موذن اذان میں اپنی انگلیاں کانوں میں ڈالے بعض کہتے ہیں اقامت میں بھی اسی طرح کرے اوزاعی اس کے قائل ہیں ابو جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے۔

## صبح کی نماز میں تثویب

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف صبح کی نماز میں تثویب کیا کرو۔ اس باب میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بلال کو ہم صرف ابو اسرائیل ملائی کی روایت سے جانتے ہیں اور ابو اسرائیل کو حکم بن عتیبہ سے سماع حاصل نہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابو اسرائیل نے حسن بن عمارہ کے واسطے سے حکم بن عتیبہ سے روایت کی ہے ابو اسرائیل کا نام اسماعیل بن ابو اسحٰق ہے اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ تثویب کی تفسیر میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں، تثویب صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنے کا نام ہے، ابن مبارک اور احمد کا یہی قول ہے۔ امام اسحٰق تثویب کے بارے میں کچھ اور کہتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ ایک ایسا امر ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں نے شروع کیا کہ جب موذن اذان دیتا تو لوگ دیر کر جاتے ہیں یا تاخیر کرتے تو پھر موذن اذان و اقامت کے درمیان کہتا "قد قامت الصلوٰۃ" "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" (نماز کھڑی ہو گئی، نماز کی طرف آؤ اور بھلائی کی طرف آؤ) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ تثویب جو امام اسحٰق نے بیان کی اسے علماء نے مکروہ کہا اور یہ بدعت ہے۔ ابن مبارک اور احمد نے تثویب کی جو تفسیر کی ہے کہ موذن صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہے یہ قول صحیح ہے اسی کو تثویب کہا جاتا ہے اور بعض علماء نے اسے ہی پسند فرمایا اور اختیار کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہا کرتے تھے حضرت مجاہد سے

وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَرُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مَسْجِدًا وَقَدْ أُذِّنَ فِيْهِ وَنَحْنُ نُرِيْدُ أَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِ فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اُخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ قَالَ وَإِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ التَّثْوِيْبَ الَّذِيْ أَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدُ.

روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا اذان ہو چکی تھی اور ہم نماز پڑھنا چاہتے تھے موذن نے تثویب کہی تو حضرت عبداللہ بن عمر مسجد سے باہر تشریف لے آئے اور فرمایا ہمیں اس بدعتی کے پاس سے لے چلو اور آپ نے نماز وہاں نہ پڑھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس تثویب کو حضرت عبداللہ بن عمر نے ناپسند کیا کیونکہ یہ بعد کے لوگوں نے شروع کی تھی۔

[illegible]

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

## جو آدمی اذان دے وہی اقامت کہے

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ وَيَعْلٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ الْأَفْرِيْقِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُؤَذِّنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَأَذَّنْتُ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ قَدْ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ زِيَادٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْأَفْرِيْقِيِّ وَالْأَفْرِيْقِيُّ هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ قَالَ أَحْمَدُ لَا أَكْتُبُ حَدِيْثَ الْأَفْرِيْقِيِّ قَالَ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يُقَوِّيْ أَمْرَهُ وَيَقُوْلُ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ.

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے لئے اذان کہنے کا حکم دیا میں نے اذان کہی پھر جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا قبیلہ صداء کے بھائی صدائی نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے وہی اقامت بھی کہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں زیاد کی اس حدیث کو ہم افریقی کے واسطے سے جانتے ہیں اور افریقی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا۔ امام احمد فرماتے ہیں میں افریقی کی روایت کو نہیں لکھتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری کو دیکھا وہ افریقی کی تقویت فرماتے تھے اور کہتے وہ مقارب الحدیث ہے اکثر علماء کا اسی مسئلہ پر عمل ہے کہ جو اذان کہے وہ اقامت کہے۔

[illegible]

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْأَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ

## بے وضو اذان دینا مکروہ ہے

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صرف باوضو شخص ہی اذان کہے۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ

ابن شہاب کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز کے لئے وہی ندا دے جو باوضو ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے حضرت ابو ہریرہ کی حدیث

[illegible]

وحديث ابي هريرة لم يرفعه ابن وهب وهو اصح من حديث الوليد بن مسلم والزهري لم يسمع من ابي هريرة واختلف اهل العلم في الاذان على غير وضوء فكرهه بعض اهل العلم وبه يقول الشافعي واسحاق ورخص في ذلك بعض اهل العلم وبه يقول سفيان وابن المبارك واحمد ۔

جسے ابن وہب نے مرفوعاً بیان نہیں کیا اور ولید بن مسلم کی روایت کی بنسبت صحیح ہے زہری کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں ہے بے وضو اذان کہنے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مکروہ ہے امام شافعی اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے جبکہ بعض علماء نے رخصت دی ہے سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام احمد کا یہی مسلک ہے ۔

## باب ما جاء ان الامام احق بالاقامة

۱۹۳ ۔ حدثنا يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا اسرائيل اخبرني سماك بن حرب سمع جابر بن سمرة يقول كان مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم يمهل فلا يقيم حتى اذا رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم قد خرج اقام الصلوة حين يراه ۔ قال ابو عيسى حديث جابر بن سمرة حديث حسن وحديث سماك لا نعرفه الا من هذا الوجه وهكذا قال بعض اهل العلم ان المؤذن املك بالاذان والامام املك بالاقامة ۔

## امام اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے

سماک بن حرب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن، اقامت میں تاخیر کرتا یہاں تک کہ جب آپ کو آتے ہوئے دیکھتا تو نماز کے لئے اقامت کہتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں جابر بن سمرہ کی حدیث حسن ہے۔ اور سماک کی روایت کو ہم صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء کا یہی مسلک ہے کہ مؤذن، اذان کا زیادہ مالک ہے۔ اور امام اقامت کا زیادہ حقدار ہے۔

## باب ما جاء في الاذان بالليل

۱۹۴ ۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا تاذين ابن ام مكتوم ۔ قال ابو عيسى وفي الباب عن ابن مسعود وعائشة وانيسة وانس وابي ذر وسمرة ۔ قال ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد اختلف اهل العلم في الاذان بالليل فقال بعض اهل العلم اذا اذن المؤذن بالليل اجزاه ولا يعيد وهو قول مالك وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم اذا اذن بالليل اعاده وبه يقول سفيان الثوري وروى حماد بن سلمة

## رات کو اذان کہنا

حضرت سالم اپنے والد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں پس تم ابن ام مکتوم کی اذان سننے تک کھایا پیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، انیسہ، انس، ابوذر اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے علماء کا رات کو اذان دینے میں اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں اگر رات کو ہی صبح کی اذان دے دی جائے تو جائز ہے لوٹائی نہ جائے۔ امام مالک، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک رات کو دی ہوئی اذان لوٹائی جائے، سفیان ثوری کا یہی مسلک ہے حماد بن سلمہ نے

عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أن بلالا أذن بليل فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن ينادي إن العبد نام. قال أبو عيسى هذا حديث غير محفوظ والصحيح ما روى عبيد الله بن عمر وغيره عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن أم مكتوم وروى عبد العزيز بن أبي رواد عن نافع أن مؤذنا لعمر أذن بليل فأمره عمر أن يعيد الأذان وهذا لا يصح لأنه عن نافع عن عمر منقطع ولعل حماد بن سلمة أراد هذا الحديث والصحيح رواية عبيد الله وغير واحد عن نافع عن ابن عمر والزهري عن سالم عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن بلالا يؤذن بليل. قال أبو عيسى ولو كان حديث حماد صحيحا لم يكن لهذا الحديث معنى إذ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بلالا يؤذن بليل فإنما أمرهم فيما يستقبل فقال إن بلالا يؤذن بليل ولو أنه أمره بإعادة الأذان حين أذن قبل طلوع الفجر لم يقل إن بلالا يؤذن بليل. قال علي بن المديني حديث حماد بن سلمة عن أيوب عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم هو غير محفوظ وأخطأ فيه حماد بن سلمة.

بواسطہ ایوب نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلال نے رات کو ہی اذان دے دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اذان کہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ بندہ (حضرت بلال) بوقت اذان غافل ہو گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح روایت وہ ہے جسے عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں لہذا ابن ام مکتوم کی اذان تک کھایا پیا کرو۔ عبد العزیز بن ابی رواد نے نافع سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے موذن نے ایک مرتبہ رات کو ہی اذان دے دی تو آپ نے دوبارہ کا حکم دیا۔ اور یہ صحیح نہیں کیونکہ نافع نے حضرت عمر سے بلا واسطہ بیان کیا۔ حالانکہ درمیان میں واسطہ ہے، شاید حماد بن سلمہ نے اسی کا ارادہ کیا ہو اور یہی روایت درست ہے جسے عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع کے واسطے سے اور زہری نے بواسطہ سالم حضرت ابن عمر سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اگر حماد کی روایت صحیح ہوتی تو اس حدیث کا کوئی مطلب نہ ہوتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلال رات کو ہی اذان دیا کرتے ہیں" یعنی ان کی عادت ہی یہ ہے اگر آپ لوٹانے کا حکم فرماتے تو یہ نہ کہتے کہ وہ رات کو ہی اذان دیا کرتے ہیں، علی بن مدینی کہتے ہیں۔ حماد بن سلمہ کی روایت غیر محفوظ ہے اور اس میں حماد بن سلمہ سے خطا واقع ہوئی ہے۔

## باب ما جاء في كراهية الخروج من المسجد بعد الأذان

## اذان کے بعد مسجد سے نکلنا مکروہ ہے

۱۹۰ - حدثنا هناد حدثنا وكيع عن سفيان عن إبراهيم

حضرت ابو الشعثاء سے روایت ہے کہ ایک آدمی عصر کی

بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِّنَ فِيهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنْ لَا يَخْرُجَ أَحَدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ أَنْ يَكُونَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ أَوْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ وَيُرْوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَخْرُجُ مَا لَمْ يَأْخُذِ الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰذَا عِنْدَنَا لِمَنْ لَهُ عُذْرٌ فِي الْخُرُوجِ مِنْهُ وَأَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَهُوَ وَالِدُ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ وَقَدْ رَوَى أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ .

اذان کے بعد مسجد سے باہر گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور بعد کے علماء کا اسی مسئلے پر عمل ہے کہ کوئی شخص اذان کے بعد بلا عذر باہر نہ جائے بے وضو ہونا یا کوئی ضروری کام عذر ہے ابراہیم نخعی فرماتے ہیں اقامت سے پہلے پہلے جا سکتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ اس کے لئے ہے جو باہر جانے کے لئے (معقول) عذر رکھتا ہو۔ ابوالشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے، اور یہ اشعث بن ابوالشعثاء کے والد ہیں، اشعث نے بھی یہ حدیث اپنے والد ابوالشعثاء سے روایت کی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ

١٩٦۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي فَقَالَ لَنَا إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الْأَذَانَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تُجْزِئُ الْإِقَامَةُ إِنَّمَا الْأَذَانُ عَلَى مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ .

## سفر میں اذان کہنا

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اور میرا چچازاد بھائی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سفر کرو تو اذان کہو، اقامت کہو اور تم میں سے بڑا امام بنے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے انہوں نے سفر میں اذان کو پسند کیا بعض کہتے ہیں اقامت کافی ہے کیونکہ اذان اس کے لئے ہے جو لوگوں کو جمع کرنا چاہتا ہو۔ پہلا قول اصح ہے اور امام احمد اور اسحٰق اسی کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ

١٩٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ ثَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا

## اذان کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سات سال ثواب کی نیت سے اذان کہے اس کے لئے جہنم سے براءت لکھ دی

كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَثَوْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو تُمَيْلَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ وَأَبُو حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ وَجَابِرُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ ضَعَّفُوهُ تَرَكَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ لَوْلَا جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ لَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ بِغَيْرِ حَدِيثٍ وَلَوْلَا حَمَّادٌ لَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ بِغَيْرِ فِقْهٍ

جاتی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابن مسعود، ثوبان، معاویہ، انس، ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن عباس کی حدیث غریب ہے ابوتمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح ہے اور ابوحمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے جابر بن یزید جعفی کو علماء نے حدیث میں ضعیف کہا اور یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن نے اسے چھوڑ دیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے جارود سے سنا وہ وکیع سے نقل کرتے ہوئے کہتے تھے کہ اگر جابر جعفی نہ ہوتا تو اہل کوفہ حدیث کے بغیر ہوتے اور اگر حماد نہ ہوتے تو اہل کوفہ فقہ کے بغیر ہوتے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ

## امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے

۱۹۸ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اللَّهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى نَافِعُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ أَصَحُّ وَذُكِرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ أَنَّهُ لَمْ يُثْبِتْ حَدِيثَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا حَدِيثَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "امام ضامن ہے اور مؤذن امانتدار ہے۔ اے اللہ! ائمہ کی راہنمائی فرما اور مؤذنوں کو بخش دے" امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عائشہ، سہل بن سعد اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ سفیان ثوری، حفص بن غیاث اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ اعمش و ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اسباط بن محمد نے اعمش سے روایت کرتے ہوئے کہا میں نے ابوصالح کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ نافع بن سلیمان نے یہ حدیث محمد بن ابوصالح اور ابوصالح کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابوزرعہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوہریرہ سے ابوصالح کی روایت، حضرت عائشہ سے روایت کی نسبت سے اصح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا کہ بواسطہ ابوصالح حضرت عائشہ کی روایت اصح ہے علی بن مدینی سے مذکور ہے کہ ابوصالح کی روایت نہ تو حضرت ابوہریرہ سے ثابت ہے اور نہ حضرت عائشہ سے (رضی اللہ عنہما)۔

## باب ما يقول إذا أذن المؤذن

۱۹۹ - حدثنا إسحٰق بن موسى الأنصاري نا معن نا مالك ح وثنا قتيبة عن مالك عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن وفي الباب عن أبي رافع وأبي هريرة وأم حبيبة وعبد الله بن عمرو وعبد الله بن ربيعة وعائشة ومعاذ بن أنس ومعاوية قال أبو عيسى حديث أبي سعيد حديث حسن صحيح وهكذا روى معمر وغير واحد عن الزهري مثل حديث مالك وروى عبد الرحمٰن بن إسحاق عن الزهري هذا الحديث عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواية مالك أصح.

### اذان سننے والا کیا کہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان سن کر وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے اس باب میں حضرت ابو رافع، ابو ہریرہ، ام حبیبہ، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن ربیعہ، عائشہ، معاذ بن انس اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں ابو سعید کی حدیث حسن صحیح ہے، معمر اور کئی دوسرے راویوں نے اسی طرح زہری سے روایت کیا، عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے بھی زہری سے یہ حدیث سعید بن مسیب کے واسطے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، مالک کی روایت اصح ہے۔

## باب ما جاء في كراهية أن يأخذ المؤذن على الأذان أجرا

۲۰۰ - حدثنا هناد نا أبو زبيد عن أشعث عن الحسن عن عثمان بن أبي العاص قال إن من آخر ما عهد إلي رسول الله صلى الله عليه وسلم أن اتخذ مؤذنا لا يأخذ على أذانه أجرا قال أبو عيسى حديث عثمان حديث حسن والعمل على هذا عند أهل العلم كرهوا أن يأخذ على الأذان أجرا واستحبوا للمؤذن أن يحتسب في أذانه.

### مؤذن کے لیے اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (طائف پر عامل بنا کر بھیجتے وقت) مجھ سے آخری وعدہ یہ لیا کہ میں ایسا مؤذن مقرر کروں جو اذان کی اجرت نہ لے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عثمان کی حدیث حسن ہے علماء کا اس پر عمل ہے اور انہوں نے اذان پر اجرت کو مکروہ کہا اور مؤذن کے لئے ثواب کی نیت سے اذان دینا مستحب کہا۔ ف: متاخرین فقہاء نے لوگوں میں سستی دیکھ کر اجرت کی اجازت دی ہے [illegible]

## باب ما يقول إذا أذن المؤذن من الدعاء

۲۰۱ - حدثنا قتيبة نا الليث عن الحكيم بن عبد الله بن قيس عن عامر بن سعد عن سعد بن أبي وقاص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال

### اذان کے بعد دعا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک

حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذَنْبَهٗ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ۔

## بَابٌ مِّنْهُ أَيْضًا

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ شُعَيْبِ بْنِ أَبِيْ حَمْزَةَ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَنَّ الدُّعَاءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ أَحْمَدَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِيْ إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُوْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا۔

ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں" اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ بخش دیتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہم اسے لیث بن سعد اور حکیم بن عبداللہ بن قیس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت واجب ہو جائے گی۔ دعا یہ ہے، "اے اللہ! اس جامع دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں وہ مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا" امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن منکدر کی حدیث کے مقابلے میں حدیث جابر حسن غریب ہے ہمیں نہیں معلوم کہ شعیب بن ابو حمزہ کے علاوہ کسی اور نے اس کو روایت کیا ہو۔

## اذان و اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا، اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن ہے، ابو اسحٰق ہمدانی نے بھی اس کی مثل برید بن مریم کے واسطے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ.

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوٰةُ خَمْسِيْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِيَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَإِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَمَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَأَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

## اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں شب معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر کم کی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں کی بات نہیں بدلتی اور آپ کے لئے ان پانچ کے بدلے میں پچاس کا ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت، طلحہ بن عبید اللہ، ابو قتادہ، ابوذر، مالک بن صعصعہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح غریب ہے۔

## بَابٌ فِيْ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ وَحَنْظَلَةَ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

## پانچ نمازوں کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک، ان کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کبیرہ گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔ اس باب میں حضرت جابر، انس اور حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ

## جماعت کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز کی فضیلت اکیلے پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ ہے اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابو سعید، ابوہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نافع نے بھی حضرت

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَعَامَّةُ مَنْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالُوا خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَّا ابْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ قَالَ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ.

ابن عمر سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ باجماعت کی فضیلت اکیلے پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ ہے۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عام رواۃ نے پچیس درجات کا قول نقل کیا صرف حضرت ابن عمر نے، ستائیس درجات کہا ہے۔

٢٠٢- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جماعت کے ساتھ نماز اکیلے پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْمَعُ النِّدَاءَ فَلَا يُجِيبُ

## جو اذان سن کر جواب نہ دے

٢٠٣- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَتِي أَنْ يَجْمَعُوا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى أَقْوَامٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا عَلَى التَّغْلِيظِ وَالتَّشْدِيدِ وَلَا رُخْصَةَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ لَا يَشْهَدُ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً فَقَالَ هُوَ فِي النَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَمَعْنَى الْحَدِيثِ أَنْ لَا يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ وَالْجُمُعَةَ رَغْبَةً عَنْهَا وَاسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا وَتَهَاوُنًا بِهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ اپنے بعض نوجوانوں کو لکڑیوں کا انبار جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کا حکم دوں اور اس کے لئے اقامت کہی جائے پھر ان لوگوں کو آگ لگا دوں جو نماز کیلئے حاضر نہیں ہوتے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوالدرداء، ابن عباس، معاذ بن انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور کئی صحابہ سے مروی ہے کہ جو شخص اذان سن کر اسے قبول نہ کرے (یعنی مسجد میں نہ آئے) اس کی نماز کامل نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں یہ تاکید اور تنبیہ پر مبنی ہے اور کسی کیلئے بلا عذر ترک جماعت کی رخصت نہیں۔ امام مجاہد فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص دن کو روزہ رکھتا اور ساری رات قیام کرتا ہے لیکن جمعہ اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا وہ جہنم میں ہوگا۔ مجاہد فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی جمعہ اور جماعت سے اعراض کرتے ہوئے ان کے حق کو کم سمجھے اور ان میں سستی کرتے ہوئے حاضر نہیں ہوتا (وہ جہنمی ہے)۔

## باب ما جاء في الرجل يصلي وحده ثم يدرك الجماعة

۲۱۹ - حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا يعلى بن عطاء نا جابر بن يزيد بن الاسود عن ابيه قال شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم حجته فصليت معه صلوٰة الصبح في مسجد الخيف فلما قضى صلاته انحرف فاذا هو برجلين في اخرى القوم لم يصليا معه فقال علي بهما فجيء بهما ترعد فرائصهما فقال ما منعكما ان تصليا معنا فقالا يا رسول الله انا كنا قد صلينا في رحالنا قال فلا تفعلا اذا صليتما في رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم فانها لكما نافلة وفي الباب عن محجن ويزيد بن عامر قال ابو عيسى حديث يزيد بن الاسود حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم وبه يقول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحٰق قالوا اذا صلى الرجل وحده ثم ادرك الجماعة فانه يعيد الصلوٰة كلها في الجماعة واذا صلى الرجل المغرب وحده ثم ادرك الجماعة قالوا فانه يصليها معهم ويشفع بركعة والتي صلى وحده هي المكتوبة عندهم.

## تنہا نماز پڑھنے والا جماعت پالے تو کیا کرے

یزید بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج میں حاضر ہوا اور آپ کے ساتھ مسجد خیف میں صبح کی نماز پڑھی، سلام پھیرنے کے بعد آپ نے مڑ کر دیکھا تو آخر میں دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے باجماعت نماز ادا نہیں کی تھی آپ نے فرمایا "انکو میرے پاس بلاؤ" انہیں اس حالت میں بلایا گیا کہ خوف سے انکے کاندھے کانپ رہے تھے آپ نے فرمایا "ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے تمہیں کس چیز نے روکا" انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم اپنی منزل میں نماز پڑھ چکے تھے" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایسا نہ کیا کرو اگر تم اپنی منزل میں نماز پڑھ لو اور پھر مسجد میں آؤ تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو یہ نفل ہو جائیں گے" اس باب میں حضرت محجن اور یزید بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یزید بن اسود کی حدیث حسن صحیح ہے، اور متعدد علماء کا یہی قول ہے سفیان ثوری، امام شافعی، احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں جب کوئی شخص تنہا نماز پڑھ لے پھر جماعت کو پالے تو تمام نماز کو باجماعت لوٹائے (نفل پڑھے) اگر مغرب کی نماز اکیلے پڑھ کر پھر جماعت کو پایا تو ایک رکعت بڑھا کر شفع کرے اور یہ نماز نفل ہوگی، اور جو اکیلے پڑھی وہی فرض شمار ہوگی۔

## باب ما جاء في الجماعة في مسجد قد صلي فيه مرة

۲۲۰ - حدثنا هناد نا عبدة عن سعيد بن ابي عروبة عن سليمان الناجي عن ابي المتوكل عن ابي سعيد قال جاء رجل وقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ايكم يتجر على هذا فقام رجل فصلى معه وفي الباب عن ابي امامة وابي موسى والحكم بن عمير قال ابو عيسى حديث ابي سعيد حديث حسن و

## مسجد میں دوسری جماعت کا حکم

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت نماز پڑھ چکے تھے، آپ نے فرمایا "تم میں سے کون اس کے ساتھ شریک ہو کر ثواب کی تجارت کرتا ہے" ایک آدمی اٹھا اور اس کے ساتھ مل کر نماز ادا کی، اس باب میں ابو امامہ، ابو موسیٰ اور حکم بن عمیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی

[illegible]

هُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالُوْا لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الْقَوْمُ جَمَاعَةً فِيْ مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيْهِ وَبِهِ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ آخَرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلُّوْنَ فُرَادٰى وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ يَخْتَارُوْنَ الصَّلٰوةَ فُرَادٰى ۔

فرماتے ہیں ابو عیسیٰ کی حدیث حسن ہے بہت سے صحابہ کرام اور تابعین اسی کے قائل ہیں کہ کسی مسجد میں دوبارہ جماعت کے قیام میں کوئی حرج نہیں، امام احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں بعض دوسرے علماء کے نزدیک پہلی جماعت کے بعد آنے والے لوگوں کو اکیلے اکیلے نماز پڑھنی چاہیئے سفیان ثوری، ابن مبارک، مالک اور امام شافعی نے یہی نظریہ اختیار کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ

## عشاء اور صبح کی جماعت کی فضیلت

۲۱۱ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ أَبِيْ رُوَيْبَةَ وَجُنْدَبٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِيْ مُوْسٰى وَبُرَيْدَةَ ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عشاء کی جماعت میں حاضر ہونے والے کے لئے نصف رات قیام کا ثواب اور صبح و عشاء دونوں کو باجماعت پڑھنے والے کے لئے پوری رات کے قیام کا ثواب ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوہریرہ، انس، عمارہ بن ابی رویبہ، جندب، ابی بن کعب، ابوموسیٰ، اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۲۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا دَاوٗدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ مَوْقُوْفًا وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ مَرْفُوْعًا ۔

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے پس تم اس کو اپنے ذمہ میں عہد شکن نہ سمجھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عثمان حسن صحیح ہے عبدالرحمن بن ابی عمرہ کے واسطے سے یہ حدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کی گئی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

۲۱۳ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ أَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ نَا إِسْمٰعِيْلُ الْكَحَّالُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی تاریکیوں میں مساجد کی طرف کثرت سے جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کے حصول کی خوشخبری دو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُبَيٍّ وَعَائِشَةَ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۲۴۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَلِلثَّانِي مَرَّةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

## پہلی صف کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں کی سب سے اچھی صف پہلی صف ہے اور سب سے بُری صف آخری ہے، جب کہ عورتوں کی بہترین صف آخری اور بُری صف پہلی صف ہے اس باب میں حضرت جابر، ابن عباس، ابوسعید، ابی بن کعب، عائشہ، عرباض بن ساریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ پہلی صف کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ استغفار فرماتے اور آپ نے فرمایا "اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کتنا اجر ہے پھر وہ اسے قرعہ اندازی کے بغیر نہ پائیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں" اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن، مالک اور قتیبہ نے بواسطہ مالک، سمی اور ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل حدیث روایت کی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَأَى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ إِقَامَةُ الصَّفِّ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُوَكِّلُ رِجَالًا بِإِقَامَةِ الصُّفُوفِ وَلَا يُكَبِّرُ حَتّٰى يُخْبَرَ

## صفیں سیدھی رکھنا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں سیدھی فرمایا کرتے تھے ایک دن آپ باہر تشریف لائے تو ایک آدمی کو دیکھا جس کا سینہ آگے کو نکلا ہوا تھا آپ نے فرمایا تمہیں لازماً اپنی صفیں سیدھی رکھنی ہوں گی ورنہ قریب ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو بدل دے۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، براء، جابر بن عبداللہ، انس، ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں نعمان بن بشیر کی حدیث حسن صحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا صفیں سیدھی رکھنا نماز کی تکمیل ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ کچھ لوگوں کو صفیں سیدھی کرنے کے لیے مقرر فرماتے تھے

أَنَّ الصُّفُوفَ قَدِ اسْتَوَتْ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَعَاهَدَانِ ذَلِكَ وَيَقُولَانِ اسْتَوُوا وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ تَأَخَّرْ يَا فُلَانُ.

## بَابُ مَا جَاءَ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى

۲۲۷ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ لِيَحْفَظُوا عَنْهُ وَخَالِدٌ الْحَذَّاءُ هُوَ خَالِدُ بْنُ مِهْرَانَ يُكْنَى أَبَا الْمُنَازِلِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ يُقَالُ إِنَّ خَالِدًا الْحَذَّاءَ مَا حَذَا نَعْلًا قَطُّ إِنَّمَا كَانَ يَجْلِسُ إِلَى حَذَّاءٍ فَنُسِبَ إِلَيْهِ وَأَبُو مَعْشَرٍ اسْمُهُ زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي

۲۲۸ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

تک تکبیر نہ کہتے جب تک یہ اطلاع نہ دی جاتی کہ صفیں سیدھی ہو گئی ہیں۔ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بھی اس کا خیال رکھتے اور فرماتے صفیں سیدھی کرو اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے اے فلاں آگے ہو جاؤ اے فلاں پیچھے ہو جا۔"

## امام کے قریب عقلمند اور سمجھدار کھڑے ہوں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا میرے قریب عقلمند اور سمجھدار لوگ کھڑے ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں آپس میں اختلاف نہ کرو کہیں تمہارے دل مختلف ہو جائیں اور بازاروں میں شور و شغب سے گریز کرو۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب، ابو مسعود، ابو سعید، براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مسعود کی حدیث حسن غریب ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اپنے قریب مہاجرین اور انصار کی صفیں پسند فرماتے تھے تاکہ وہ آپ سے دین لیکر محفوظ کریں۔ خالد حذاء سے مراد خالد بن مہران ہے جس کی کنیت ابوالمنازل ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے سنا کہ خالد حذاء نے کبھی جوتا نہیں بنایا بلکہ وہ ایک موچی کے پاس بیٹھتے تھے اس لئے اس نسبت سے مشہور ہوئے ابو معشر کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

## ستونوں کے درمیان صف مکروہ ہے

عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں ہم نے ایک حاکم کی اقتداء میں نماز پڑھی لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے ہم نے مجبور ہو کر دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی، جب ہم نماز پڑھ چکے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ہم عہد رسالت میں اس سے بچا کرتے تھے"۔ اس باب میں حضرت قرہ بن ایاس مزنی سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے، بعض علماء

صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُّصَفَّ بَيْنَ السَّوَارِيْ وَبِهٖ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ.

نے ستونوں کے درمیان صف بندی کو مکروہ کہا ہے امام احمد اور اسحٰق بھی اسی بات کے قائل ہیں جب کہ بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

## بَابُ ١٦١ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ

## صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز

٢١٩۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِيَدِيْ وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِيْ عَلٰى شَيْخٍ يُّقَالُ لَهٗ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِّنْ بَنِيْ أَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِيْ هٰذَا الشَّيْخُ أَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَأَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ وَابِصَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَقَالُوْا يُعِيْدُ إِذَا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَبِهٖ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِئُهٗ إِذَا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ إِلٰى حَدِيْثِ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَيْضًا قَالُوْا مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ يُعِيْدُ مِنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ وَابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى وَوَكِيْعٌ وَرَوٰى حَدِيْثَ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّثْلَ رِوَايَةِ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ حُصَيْنٍ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ هِلَالًا قَدْ أَدْرَكَ وَابِصَةَ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْحَدِيْثِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ أَصَحُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيْثُ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِيْ

ہلال بن یساف کہتے ہیں ہم مقام رقہ میں تھے کہ زیاد بن ابی جعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اٹھا کر ایک شیخ وابصہ بن معبد اسدی کے پاس لے گئے۔ اور کہا (زیاد نے) کہ مجھ سے اس بزرگ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا، اور اس بات کو وہ (بزرگ) سن رہے تھے۔ اس باب میں حضرت علی بن شیبان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں

امام ترمذی فرماتے ہیں وابصہ کی حدیث حسن ہے اور علماء کی ایک جماعت نے صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز کو ناجائز کہا اور اسے لوٹانے کا حکم دیا۔ امام احمد اور اسحٰق کا بھی یہی مسلک ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یہ نماز جائز ہے سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی اسی بات کے قائل ہیں۔ اہل کوفہ کی ایک جماعت کا بھی وابصہ بن معبد کی حدیث پر عمل ہے اور وہ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز کو واجب الاعادہ سمجھتے ہیں حماد بن سلیمان، ابن ابی لیلیٰ اور وکیع بھی ان ہی قائلین میں سے ہیں۔ حدیث حصین کو ہلال بن یساف سے متعدد راویوں نے ابو الاحوص بواسطہ زیاد بن ابی جعد وابصہ کی حدیث کی مثل روایت کیا۔ حصین کی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ہلال نے وابصہ سے ملاقات کی۔ محدثین کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں عمرو بن مرہ نے بواسطہ ہلال بن یساف اور عمرو بن راشد، وابصہ سے جو حدیث روایت کی وہ

الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ حَ وَثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهُ خَلْفَ الصَّفِّ فَإِنَّهُ يُعِيدُ.

اصح ہے، جب کہ بعض کے نزدیک وابصہ بن معبد سے عمرو کی روایت بواسطہ ہلال بن یساف اور زیاد بن جعد، اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عمرو بن مرہ کی حدیث کے مقابلے میں یہ روایت میرے نزدیک اصح ہے کیونکہ یہ ہلال بن یساف کے علاوہ بھی دوسری اسناد سے مروی ہے۔ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی، تو اسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے بواسطہ جارود وکیع کا قول سنا کہ اگر کوئی شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے تو اسے لوٹائے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رَجُلٌ

## ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا

٢٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَالُوا إِذَا كَانَ الرَّجُلُ مَعَ الْإِمَامِ يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو حضور اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کو پیچھے کی طرف سے پکڑ کر مجھے اپنی طرف کر لیا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور بعد کے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب کوئی آدمی اکیلا، امام کے ساتھ کھڑا ہو تو اسے داہنی طرف کھڑا ہونا چاہیے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ الرَّجُلَيْنِ

## امام کی دو آدمیوں کے ہمراہ نماز

٢٣٣ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَنَا أَحَدُنَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ایک آگے کھڑا ہو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سمرہ غریب ہے اور علماء کا اسی پر عمل

غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا إِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً قَامَ رَجُلَانِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ صَلّٰى بِعَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَأَقَامَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرَ عَنْ يَسَارِهِ وَرَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

ہے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھائی تو ایک آپ کی دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف کھڑا ہوا۔ اور اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَمَعَهُ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ

## امام کے ساتھ مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو کس طرح صفیں باندھی جائیں

۲۳۲- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِالْمَاءِ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَيْهِ أَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا إِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ رَجُلٌ وَّامْرَأَةٌ قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِيْنِ الْإِمَامِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَهُمَا وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ إِجَازَةِ الصَّلٰوةِ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَقَالُوْا إِنَّ الصَّبِيَّ لَمْ تَكُنْ لَهُ صَلٰوةٌ وَّكَأَنَّ أَنَسًا كَانَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ وَلَيْسَ الْأَمْرُ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَهُ مَعَ الْيَتِيْمِ خَلْفَهُ فَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْيَتِيْمِ صَلٰوةً لَّمَا أَقَامَ الْيَتِيْمَ مَعَهُ وَلَأَقَامَهُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَهُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو آپ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد آپ نے فرمایا اٹھو تمہارے ساتھ نماز پڑھیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں اٹھ کر ایک چٹائی لے آیا جو کثرت استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے میں اور ایک یتیم (انس کے بھائی) آپ کے پیچھے صف باندھی جبکہ بڑھیا (دادی) ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اور پھر واپس تشریف لے گئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو تو مرد امام کی دائیں جانب کھڑا ہو اور عورت ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کی رو سے صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز کو جائز کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ بچے پر نماز فرض نہیں لہذا حضرت انس تنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ بات صحیح نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس یتیم بچے کے ساتھ ملا کر اپنے پیچھے کھڑا کیا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس بچے کی نماز معتبر نہ ہوتی تو آپ حضرت انس کو یتیم کے ساتھ کھڑا نہ فرماتے بلکہ دائیں جانب کھڑا کرتے۔ موسیٰ بن انس نے بھی اپنے والد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے انہیں اپنی دائیں طرف کھڑا کیا

## بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَمَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي وَاقِدٍ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا أَنْ لَا يُطِيلَ الْإِمَامُ الصَّلٰوةَ مَخَافَةَ الْمَشَقَّةِ عَلَى الضَّعِيفِ وَالْكَبِيرِ وَالْمَرِيضِ وَأَبُو الزِّنَادِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذَكْوَانَ وَالْأَعْرَجُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْمَدِينِيُّ يُكْنٰى أَبَا دَاوٗدَ۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِي تَمَامٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

## امام مختصر نماز پڑھائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرائے تو ہلکی پھلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں بچے بھی ہوتے ہیں بڑے بھی، کمزور بھی ہوتے ہیں بیمار بھی۔ اور جب اکیلا ہو تو جیسے جی چاہے پڑھے۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم، انس، جابر بن سمرہ، مالک بن عبداللہ، ابوواقد، عثمان بن ابوالعاص، ابومسعود، جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہی اکثر علماء کا مختار مذہب ہے کہ امام کو چاہیے کہ وہ کمزور بڑے اور مریض کی تکلیف کے خوف سے لمبی نماز نہ پڑھائے ابوزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے۔ اور اعرج سے مراد عبدالرحمن بن ہرمز مدینی ہیں ان کی کنیت ابوداؤد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ ہلکی مگر مکمل نماز پڑھنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الصَّلٰوةِ وَتَحْلِيلِهَا

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفٍ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَسُورَةٍ فِي فَرِيضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَحَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَجْوَدُ إِسْنَادًا

## نماز کی تحریم وتحلیل

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی وضو ہے۔ اس کی تحریم تکبیر اولیٰ ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے اس آدمی کی نماز (کامل) نہیں جس نے سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت نہ پڑھی فرض ہوں یا کوئی دوسری نماز۔ اس باب میں حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سند کے لحاظ سے زیادہ کھری اور ابوسعید کی حدیث کے مقابلے میں اچھی ہے

[illegible] ابن المبارک نحوہ.

## باب من أحق بالإمامة

٢٣٣- حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش ح وثنا محمود بن غيلان نا أبو معاوية وابن نمير عن الأعمش عن إسمعيل بن رجاء الزبيدي عن أوس بن ضمعج قال سمعت أبا مسعود الأنصاري يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله فإن كانوا في القراءة سواء فأعلمهم بالسنة فإن كانوا في السنة سواء فأقدمهم هجرة فإن كانوا في الهجرة سواء فأكبرهم سنا ولا يؤم الرجل في سلطانه ولا يجلس على تكرمته في بيته إلا بإذنه قال محمود قال ابن نمير في حديثه أقدمهم سنا قال وفي الباب عن أبي سعيد وأنس بن مالك ومالك بن الحويرث وعمرو بن سلمة قال أبو عيسى وحديث أبي مسعود حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم قالوا أحق الناس بالإمامة أقرؤهم لكتاب الله وأعلمهم بالسنة وقالوا صاحب المنزل أحق بالإمامة وقال بعضهم إذا أذن صاحب المنزل لغيره فلا بأس أن يصلي بهم وكرهه بعضهم وقالوا السنة أن يصلي صاحب البيت قال أحمد بن حنبل وقول النبي صلى الله عليه وسلم لا يؤم الرجل في سلطانه ولا يجلس على تكرمته في بيته إلا بإذنه فإذا أذن فأرجو أن الإذن في الكل ولم ير به بأسا إذا أذن له أن يصلي به.

البيت قال أحمد بن حنبل وقول النبي صلى الله عليه وسلم لا يؤم الرجل في سلطانه ولا يجلس على تكرمته في بيته إلا بإذنه فإذا أذن فأرجوا أن الإذن في الكل ولم ير به بأسا إذا أذن له أن يصلي به.

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث [illegible] مروی ہے [illegible] ابن مبارک [illegible]

### امامت کا زیادہ مستحق کون ہے:

اوس بن ضمعج کہتے ہیں میں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پاک کو سب سے اچھا پڑھنے والا امامت کرائے اگر قرأت میں برابر ہوں تو سنت کا زیادہ علم رکھنے والا اور اگر اس میں بھی برابر ہوں تو جس نے ہجرت میں تقدیم حاصل کی اگر ہجرت کرنے میں بھی مساوی ہوں تو زیادہ عمر والا پھر وہ امامت کرائے، کسی کی اجازت کے بغیر اس کی مقررہ امامت کی جگہ پر امامت نہ کی جائے اور کسی کے گھر میں اس کی باعزت جگہ پر بلا اجازت بیٹھا بھی نہیں جا سکتا، محمود کہتے ہیں، ابن نمیر نے اپنی روایت میں "اقدمہم سناً" کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، انس بن مالک، مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابو مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں قرآن پاک اچھا پڑھنے والا اور سنت کا زیادہ علم رکھنے والا شخص امامت کا زیادہ مستحق ہے نیز انہوں نے کہا گھر والا امامت کا زیادہ استحقاق رکھتا ہے بعض علماء کہتے ہیں گھر والا اجازت دے تو غیر کے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بعض نے اسے مکروہ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ گھر والے کا نماز پڑھانا سنت ہے: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی مخصوص امامت میں امام نہ بنے اور نہ ہی کسی کے گھر میں باعزت جگہ پر بلا اجازت بیٹھے" اس ارشاد سے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اجازت مل جائے تو یہ ان تمام باتوں کی اجازت ہوگی اور صاحب خانہ کی اجازت سے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ وَقَدْ كَتَبْنَاهُ فِي أَوَّلِ كِتَابِ الطُّهُورِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ أَنَّ تَحْرِيمَ الصَّلَاةِ التَّكْبِيرُ وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ دَاخِلًا فِي الصَّلَاةِ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ لَوِ افْتَتَحَ الرَّجُلُ الصَّلَاةَ بِسَبْعِينَ اسْمًا مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَمْ يُكَبِّرْ لَمْ يُجْزِهِ وَإِنْ أَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ أَمَرْتُهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَى مَكَانِهِ فَيُسَلِّمَ إِنَّمَا الْأَمْرُ عَلَى وَجْهِهِ وَأَبُو نَضْرَةَ اسْمُهُ مُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ

ہم اسے اس سے پہلے وضو کے مسائل میں لکھ چکے ہیں۔ صحابہ کرام اور بعد کے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق کہتے ہیں کہ تحریمہ نماز تکبیر ہے اور تکبیر کے بغیر آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابوبکر بن ابان سے عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول سنا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ستر اسماء حسنیٰ سے نماز شروع کرے لیکن تکبیر نہ کہے تو جائز نہیں۔ اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو میں اسے حکم دوں گا کہ وضو کر کے اپنی جگہ آئے اور سلام پھیرے بیشک حکم اصلی اپنی جگہ برقرار ہے۔ ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

ف: اللہ اکبر کی جگہ کوئی دوسرا لفظ جو خاص تعظیم الٰہی کا مفہوم دے کہنے سے نماز ہو جائے گی لیکن ایسا کرنا مکروہ تحریمہ ہے۔ تفصیل کے لئے عالمگیری و دیگر کتب فقہ (مترجم)

## بَابٌ فِي نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ

٢٣٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ وَأَخْطَأَ ابْنُ يَمَانٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

٢٤٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا قَالَ أَبُو عِيسَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يَمَانٍ وَحَدِيثُ يَحْيَى

## تکبیر کے وقت انگلیاں کشادہ رکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تکبیر کہتے وقت انگلیاں کشادہ رکھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ کو ابن ابی ذئب اور سعید بن سمعان کے واسطے سے کئی راویوں نے روایت کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوتے وقت اپنے ہاتھوں کو کھول کر اٹھاتے۔ یہ روایت یحییٰ بن یمان کی روایت سے اصح ہے اور اس حدیث میں یحییٰ بن یمان سے خطا واقع ہوئی۔

حضرت سعید بن سمعان کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے، اپنے ہاتھوں کو کھولتے ہوئے اٹھاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری نے فرمایا کہ یحییٰ بن یمان کی حدیث کی بنسبت یہ حدیث میرے نزدیک اصح ہے اور یحییٰ کی

بن بیان کی خطا ہے۔

روایت خطا ہے۔

## بَابٌ فِي فَضْلِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ مَوْقُوفًا وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رَوَى سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو وَإِنَّمَا يُرْوَى هَذَا عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَى إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَعُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ لَمْ يُدْرِكْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ۔

## تکبیر اولیٰ کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رضائے الٰہی کے لئے چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی اس کے لئے دو نجاتیں لکھی گئیں ایک نجات جہنم سے اور دوسری منافقت سے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس سے موقوفاً روایت کی گئی ہے۔ سلم بن قتیبہ بواسطہ طعمہ بن عمرو کے علاوہ کوئی دوسرا راوی ہمارے علم میں نہیں، جس نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہو۔ یہ حدیث، حبیب بن ابوحبیب بجلی نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس کی سند یوں ہے ہناد نے بواسطہ وکیع خالد بن طہمان۔ حبیب بن ابوحبیب بجلی، حضرت انس سے موقوفاً روایت کی۔ اسماعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ اور انس بن مالک کے واسطہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ یہ حدیث غیر محفوظ اور مرسل ہے عمارہ بن غزیہ نے انس بن مالک کو نہیں پایا۔

## بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ

## نماز شروع کرتے وقت کیا کہا جائے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہہ کر اس طرح پڑھتے "سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک" پھر کہتے "اللہ اکبر کبیرا" پھر پڑھتے "اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ" اس باب میں حضرت علی، عبداللہ ابن مسعود، عائشہ

الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَشْهَرُ حَدِيثٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ أَخَذَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَأَمَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَتَكَلَّمُ فِي عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ.

جابر، جبیر بن مطعم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں ابوسعید کی حدیث زیادہ مشہور ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کیا لیکن اکثر علماء فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی ہے۔ کہ سبحانک اللہم الخ پڑھتے تھے (اس کے بعد اللہ اکبر کبیرا نہیں پڑھتے تھے) حضرت فاروق اعظم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔ اکثر تابعین و دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ ابوسعید کی حدیث میں کلام کیا گیا ہے یحییٰ بن سعید نے علی بن علی کے بارے میں کلام کیا، امام احمد فرماتے ہیں، یہ حدیث صحیح نہیں،

٢٣١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَارِثَةُ قَدْ تُكُلِّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَأَبُو الرِّجَالِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت "سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک" پڑھا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حارثہ کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے، ابوالرجال کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھنا

٢٣٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ أَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ إِيَّاكَ وَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے نماز میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا اے بیٹے! یہ بدعت ہے بدعت سے بچو نیز فرمایا میں نے صحابہ کرام کو اس سے زیادہ

الْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْغَضَ إِلَيْهِ الْحَدَثُ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي مِنْهُ وَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُهَا فَلَا تَقُلْهَا إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ لَا يَرَوْنَ أَنْ يَجْهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَالُوا وَيَقُولُهَا فِي نَفْسِهِ۔

کسی بدعت سے بغض رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور یہ بھی کہا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی کو یہ (بسم اللہ جہراً) کہتے ہوئے نہیں سنا لہذا تم بھی جہراً نہ کہو اور جب نماز پڑھو تو صرف الحمد للہ رب العالمین سے (قرأت) شروع کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن ہے اور اکثر اصحاب رسول جن میں خلفاء راشدین بھی ہیں اور تابعین کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد، اسحٰق (اور امام ابوحنیفہ) "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کو اونچی آواز سے پڑھنا جائز نہیں قرار دیتے بلکہ فرماتے ہیں آہستہ پڑھنی چاہیئے۔

## بَابُ مَنْ رَأَى الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

## بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھنا

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ وَقَدْ قَالَ بِهٰذَا عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ رَأَوُا الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادٍ هُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَأَبُو خَالِدٍ يُقَالُ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ وَاسْمُهُ هُرْمُزُ وَهُوَ كُوفِيٌّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کے ساتھ نماز شروع فرماتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اور کچھ صحابہ کرام کا یہی خیال ہے ان میں سے حضرت ابوہریرہ، ابن عمر، ابن عباس، ابن زبیر رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ بعض تابعین بھی بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعی کا بھی یہی مسلک ہے اسمٰعیل بن حماد، ابوسلیمان کے بیٹے ہیں اور ابوخالد سے مراد ابوخالد والبی ہیں، ان کا نام ہرمز ہے اور وہ کوفی ہیں۔

## بَابٌ فِي افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

## سورۂ فاتحہ سے قرأت شروع کرنا

۲۴۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَبْدَءُوْنَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَلَيْسَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَقْرَءُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَرٰى اَنْ يَّبْدَاَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَنْ يَّجْهَرَ بِهَا اِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم، "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہاء کا اسی پر عمل ہے، امام شافعی فرماتے ہیں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ سورۃ فاتحہ سے نماز شروع کرتے اور دوسری سورت سے اسے پہلے پڑھتے یہ مطلب نہیں کہ وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بالکل نہیں پڑھتے تھے، امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ بسم اللہ سے ابتداء کی جائے اور جہری نمازوں میں اسے اونچی آواز سے پڑھا جائے۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّهٗ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

## سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی

۲۴۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِيْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّغَيْرُهُمْ قَالُوْا لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس کی نماز (کامل) نہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی" اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عائشہ، انس، ابوقتادہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبادہ حسن صحیح ہے، اکثر صحابہ کرام کا اسی پر عمل ہے ان میں سے حضرت عمر بن خطاب جابر بن عبداللہ، عمران بن حصین وغیرہم بھی ہیں یہ کہتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّأْمِينِ

٢٣٢ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالتَّأْمِينِ وَلَا يُخْفِيهَا وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ سُفْيَانَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ فِي هٰذَا وَأَخْطَأَ شُعْبَةُ فِي مَوَاضِعَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ وَإِنَّمَا هُوَ حُجْرُ بْنُ الْعَنْبَسِ وَيُكْنَى أَبَا السَّكَنِ وَزَادَ فِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَإِنَّمَا هُوَ حُجْرُ بْنُ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَقَالَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ وَإِنَّمَا هُوَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدِيثُ سُفْيَانَ فِي هٰذَا أَصَحُّ قَالَ وَرَوَى الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ نَحْوَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ

## آمین کہنا

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا اور آواز کو کھینچ کر آمین کہا، اس باب میں حضرت علی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں وائل بن حجر کی حدیث حسن ہے اور کئی صحابہ، تابعین اور بعد کے (اہل علم) علماء کا یہی نظریہ ہے کہ "آمین" بلند آواز سے کہی جائے اور آہستہ نہ کہی جائے، امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے، شعبہ نے اس حدیث کو بواسطہ سلمہ بن کہیل، حجر ابو عنبس اور علقمہ بن وائل، حضرت وائل بن حجر سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" پڑھ کر آمین آہستہ کہی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، میں نے امام بخاری سے سنا آپ فرماتے تھے، سفیان کی حدیث، شعبہ کی حدیث سے اصح ہے شعبہ نے کئی جگہ خطاء کی حجر ابو عنبس کہا، جبکہ وہ حجر بن عنبس ہیں جن کی کنیت ابو السکن ہے، شعبہ نے سند میں علقمہ بن وائل کا ذکر کیا حالانکہ علقمہ نہیں بلکہ حجر بن عنبس نے وائل بن حجر سے روایت کیا تیسری خطا یہ کہ انہوں نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے آہستہ آمین کہی حالانکہ وہاں بلند آواز سے پڑھنے کے الفاظ ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابو زرعہ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے سفیان کی حدیث اصح ہے اور کہا کہ علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے سفیان کی روایت کی مثل روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اس کی سند یہ ہے ابوبکر محمد بن ابان نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر، علاء بن صالح اسدی، سلمہ بن کہیل، حجر بن عنبس، وائل بن حجر سے حدیث سفیان بواسطہ سلمہ بن کہیل کی مثل روایت کی ہے۔

ف :- بلند آواز سے آمین تعلیم کے لئے تھی، اس لئے آہستہ آمین کہنا مستحب ہے۔ (مترجم)

## بَابُ ١٨٣ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّأْمِينِ

٢٣٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

## آمین کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے، اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ١٨٤ مَا جَاءَ فِي السَّكْتَتَيْنِ

٢٣٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ فَكَتَبَ أُبَيٌّ أَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتّٰى يَتَرَادَّ إِلَيْهِ نَفَسُهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْكُتَ بَعْدَ مَا يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَبِهٖ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَأَصْحَابُنَا

## نماز کے دو سکتے

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کئے۔ عمران بن حصین نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا ہم نے ایک سکتہ (آپ سے) یاد کیا۔ (راوی) فرماتے ہیں پھر ہم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں لکھا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ سمرہ کو یاد ہے۔ حضرت سعید فرماتے ہیں ہم نے حضرت قتادہ سے پوچھا کہ یہ دو سکتے کیا ہیں تو آپ نے فرمایا نماز میں داخل اور قرأت سے فارغ ہوتے وقت۔ پھر فرمایا اور جب "ولا الضالین" پڑھے۔ قتادہ کو پسند تھا کہ جب قرأت سے فارغ ہو لیں تو سکتہ کریں یہاں تک کہ سانس واپس آجائے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، سمرہ کی حدیث حسن ہے اور کئی علماء کا یہی قول ہے کہ امام کے لئے نماز کے آغاز اور قرأت کے خاتمہ پر کچھ دیر ٹھہرنا مستحب ہے۔ امام احمد، امام اسحٰق اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

## بَابُ ١٨٥ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

## نماز میں دایاں ہاتھ، بائیں ہاتھ پر رکھنا

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَغُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ هُلْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يَضَعَهُمَا فَوْقَ السُّرَّةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يَضَعَهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ وَكُلُّ ذَلِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ وَاسْمُ هُلْبٍ يَزِيدُ بْنُ قُنَافَةَ الطَّائِيُّ۔

قبیصہ بن ہلب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے اس باب میں حضرت وائل بن حجر، غطیف بن حارث، ابن عباس، ابن مسعود، اور سہل بن سہل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہلب کی حدیث حسن ہے بعض صحابہ کرام، تابعین اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے، بعض کہتے ہیں ناف کے اوپر رکھے، اور بعض کے نزدیک ناف کے نیچے رکھے۔ ان کے نزدیک دونوں جگہ گنجائش ہے۔ ہلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

## رکوع اور سجدہ کی تکبیر

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ وَأَبِي مُوسَى وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما (نماز میں) نیچے جھکتے اور اوپر اٹھتے وقت نیز قیام اور قعود کے وقت تکبیر کہا کرتے تھے،

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس، ابن عمر، ابو مالک اشعری، ابوموسیٰ، عمران بن حصین، وائل بن حجر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، عبد اللہ بن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر صحابہ کرام، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی مرتضیٰ وغیرہم رضی اللہ عنہم کا عمل ہے تابعین اور عام فقہاء و علماء کا بھی یہی مسلک ہے۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم (سجدہ کے لئے) جھکتے ہوئے تکبیر فرمایا کرتے تھے، امام ترمذی

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِي قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَالُوا يُكَبِّرُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَهْوِي لِلرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور بعد کے علماء کا یہی قول ہے کہ نمازی رکوع و سجود کے لئے جھکتے ہوئے تکبیر کہے۔

## بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ

## رکوع کے وقت ہاتھوں کا اٹھانا

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَمَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَجَابِرٍ وَعُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهٰذَا يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَغَيْرُهُمْ وَمِنَ التَّابِعِينَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَنَافِعٌ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَغَيْرُهُمْ وَبِهِ يَقُولُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ ثَبَتَ حَدِيثُ مَنْ يَرْفَعُ وَذَكَرَ حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعْ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ

حضرت سالم اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب نماز شروع فرماتے تو ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے اسی طرح رکوع کے لئے جاتے اور اٹھتے وقت بھی ہاتھ اٹھاتے، ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے امام ترمذی، فرماتے ہیں ہم سے فضل بن صباح بغدادی نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ ابن ابی عمر کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، وائل بن حجر، مالک بن حویرث، انس، ابوہریرہ، ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ، ابوقتادہ، ابوموسیٰ اشعری، جابر اور عمیر لیثی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام مثلاً ابن عمر، جابر بن عبداللہ، ابوہریرہ، انس، ابن عباس، عبداللہ بن زبیر وغیرہم رضی اللہ عنہم اسی کے قائل ہیں۔ تابعین میں سے حسن بصری، عطاء، طاؤس، مجاہد، نافع، سالم بن عبداللہ، سعید بن جبیر رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق کا بھی یہی نظریہ ہے عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں رفع یدین والی حدیث ثابت ہے جسے زہری نے بواسطہ سالم ان کے والد سے روایت کیا ابن مسعود کی حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف پہلی مرتبہ رفع یدین کیا، ثابت نہیں۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ

حضرت علقمہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود

وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ۔

۲۳۴ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف تکبیر اولیٰ میں ہاتھ اٹھائے۔

اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود کی حدیث حسن ہے اور کئی صحابہ کرام اور تابعین اسی روایت کے قائل ہیں۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم اور آپ کے متبعین) کا یہی مسلک ہے۔

ف ابتدائے اسلام میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ بھی ہاتھ اٹھائے جاتے تھے لیکن بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا وہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں نماز میں سکون اختیار کرو (صحیح مسلم جلد اول ...)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

## رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا

۲۳۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ نَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ الرُّكَبَ سُنَّتْ لَكُمْ فَخُذُوا بِالرُّكَبِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَبَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّهُمْ كَانُوا يُطَبِّقُونَ وَالتَّطْبِيقُ مَنْسُوخٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ كُنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ الْأَكُفَّ عَلَى الرُّكَبِ۔

۲۳۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ بِهٰذَا۔

ابو عبد الرحمٰن سلمی کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا تمہارے لئے سنت ہے پس گھٹنوں پر ہاتھ رکھا کرو۔ اس باب میں حضرت سعد، انس، ابو حمید، ابو اسید، سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے لوگوں کا اسی پر عمل ہے اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعود اور آپکے بعض اصحاب کے بارے میں ہے کہ وہ تطبیق کرتے تھے یعنی دونوں ہاتھوں کو باہم ملا کر رانوں کے درمیان چھپا دیتے۔ اہل علم کے نزدیک تطبیق منسوخ ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تطبیق کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کیا گیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم دیا گیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت قتیبہ نے بواسطہ ابو عوانہ، ابو یعفور اور مصعب بن سعد، بیان کی۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ

## رکوع میں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا

## جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ

۲۲۷۔ حدثنا بندار نا ابو عامر العقدي نا فليح بن سليمان نا عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد و ابو اسيد و سهل بن سعد و محمد بن مسلمة فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ركع فوضع يديه على ركبتيه كانه قابض عليهما و وتر يديه فنحاهما عن جنبيه قال وفي الباب عن انس قال ابو عيسى حديث ابي حميد حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره اهل العلم ان يجافي الرجل يديه عن جنبيه في الركوع والسجود۔

عباس بن سہل کہتے ہیں، ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کرنے لگے۔ ابوحمید نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں پھر انہوں نے بیان کرتے ہوئے کہا آپ نے رکوع فرمایا، اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپ نے ان کو پکڑا ہوا ہے آپ نے ہاتھوں کو کمان کی طرح رکھتے ہوئے پہلوؤں سے جدا رکھا اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابوحمید کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا یہی مختار ہے کہ آدمی رکوع اور سجود میں اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

## رکوع اور سجدہ کی تسبیحات

۲۲۸۔ حدثنا علي بن حجر انا عيسى بن يونس عن ابن ابي ذئب عن ابن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا ركع احدكم فقال في ركوعه سبحان ربي العظيم ثلاث مرات فقد تم ركوعه وذلك ادناه واذا سجد فقال في سجوده سبحان ربي الاعلى ثلاث مرات فقد تم سجوده وذلك ادناه قال وفي الباب عن حذيفة وعقبة بن عامر قال ابو عيسى حديث ابن مسعود ليس اسناده بمتصل عون بن عبد الله بن عتبة لم يلق ابن مسعود والعمل على هذا عند اهل العلم يستحبون ان لا ينقص الرجل في الركوع والسجود من ثلاث تسبيحات وروي عن ابن المبارك انه قال استحب للامام ان يسبح خمس تسبيحات لكي يدرك من خلفه ثلاث تسبيحات وهكذا قال اسحاق بن ابراهيم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب رکوع کرے اور اس میں تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہے اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ (تین مرتبہ) کم از کم ہے اور جب سجدہ کرے اور سجدے میں تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلی" کہے اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ (تعداد) سب سے کم درجہ ہے اس باب میں حضرت حذیفہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود کی سند متصل نہیں ہے عون بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہ رکوع اور سجود میں تسبیحات تین مرتبہ سے کم نہ پڑھنے کو مستحب سمجھتے ہیں۔ ابن مبارک کا قول ہے کہ امام کو پانچ تسبیحات پڑھنی چاہئیں تاکہ مقتدی تین تسبیحیں پا سکے۔ اسحاق بن ابراہیم نے بھی اسی طرح کہا ہے۔

۲۴۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدہ میں "سبحان ربی الاعلیٰ" کہتے، آیت رحمت پر ٹھہرتے اور دعا مانگتے اور عذاب کی آیت پر ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، حضرت شعبہ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

## رکوع اور سجدہ میں تلاوت قرآن کی ممانعت

۲۵۰ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَرِهُوا الْقِرَاءَةَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشم سے مخلوط اور زرد رنگ کے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے نیز رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن صحیح ہے، صحابہ کرام اور تابعین فقہاء کا یہی قول ہے، کہ وہ رکوع اور سجدہ میں قرأت کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

## رکوع اور سجدہ میں پیٹھ سیدھی نہ رکھنا

۲۵۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا يَعْنِي صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَقَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نماز کافی نہیں، جس کے رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت علی، ابن شیبان، انس، ابو ہریرہ،

وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَرِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ مَنْ لَمْ يُقِمْ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَصَلَاتُهُ فَاسِدَةٌ لِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو.

اور رفاعہ زرقی سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، ابو مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی رکوع اور سجدہ میں پیٹھ سیدھی رکھے، امام شافعی، احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں، جو آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں رکھے گا اس کی نماز اس حدیث کی رو سے فاسد ہے۔ ابو معمر کا نام عبد اللہ بن سخبرہ ہے اور ابو مسعود انصاری بدری ہیں۔

## بَابُ ۱۲۲ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

## رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھے

۲۵۲ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ نَا عَمِّي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفٰى وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ قَالَ يَقُولُ هٰذَا فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَقُولُ هٰذَا فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُولُهَا فِي صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ.

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم رکوع سے سر اٹھاتے وقت پڑھتے۔ سمع اللہ لمن حمدہ الخ (اللہ تعالیٰ نے سنا جس نے اس کی تعریف کی اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لئے حمد وستائش ہے اس قدر تعریف کہ آسمان وزمین، جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو اس کے بعد تو چاہے۔ اس سے بھر جائیں) اس باب میں حضرت ابن عباس، ابن ابی اوفیٰ، ابو جحیفہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے امام شافعی بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ کلمات فرض اور نوافل دونوں میں پڑھے لیکن بعض اہل کوفہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ان میں ہیں، کہتے ہیں یہ کلمات نفلی نماز میں پڑھے فرضوں میں نہ پڑھے۔

## بَابُ ۱۲۳ مِنْهُ آخَرُ

## اسی عنوان کا دوسرا باب

۲۵۳ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم

عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه. قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح. والعمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم ان يقول الامام سمع الله لمن حمده ويقول من خلف الامام ربنا ولك الحمد وبه يقول احمد. وقال ابن سيرين وغيره يقول من خلف الامام سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد مثل ما يقول الامام وبه يقول الشافعي واسحاق.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تم "ربنا ولک الحمد" کہو کیونکہ جس کی بات فرشتوں کی بات سے موافق ہو گئی۔ اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے، بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے پیچھے والے "ربنا ولک الحمد" کہیں۔ امام احمد کا بھی یہی قول ہے ابن سیرین وغیرہ کہتے ہیں مقتدی یہ دونوں کلمات کہیں جس طرح امام کہتا ہے امام شافعی اور اسحاق کا یہی مسلک ہے،

ف: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک امام صرف "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے اور مقتدی صرف "ربنا لک الحمد" کہیں۔ (مترجم)

## باب ۱۹۱ ما جاء في وضع الركبتين قبل اليدين في السجود

## سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں

۲۵۳ حدثنا سلمة بن شبيب وعبد الله بن منير واحمد بن ابراهيم الدورقي والحسن بن علي الحلواني وغير واحد قالوا نا يزيد بن هارون نا شريك عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد يضع ركبتيه قبل يديه واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه. وزاد الحسن بن علي في حديثه قال يزيد بن هارون ولم يرو شريك عن عاصم بن كليب الا هذا الحديث. قال هذا حديث غريب حسن لا نعرف احدا رواه غير شريك. والعمل عليه عند اكثر اهل العلم يرون ان يضع الرجل ركبتيه قبل يديه واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه. وروى همام عن عاصم هذا مرسلا ولم يذكر فيه وائل بن حجر.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ سجدہ فرماتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے اور اٹھتے وقت پہلے ہاتھ اٹھاتے۔ حسن بن علی نے اپنی روایت میں یزید بن ہارون کے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں کہ شریک نے عاصم بن کلیب سے صرف یہی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔ شریک کے سوا کسی دوسرے نے اس کو روایت نہیں کیا۔ اکثر علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ سجدہ کے لئے جاتے وقت گھٹنے پہلے اور ہاتھ بعد میں رکھے اور اٹھتے وقت اس کے خلاف کرے، ہمام نے یہ حدیث عاصم سے مرسل روایت کی اور وائل بن حجر کا ذکر نہیں کیا۔

## باب ۱۹۲ اٰخر منہ

## عنوان بالا کا دوسرا باب

٢٥٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِي صَلَاتِهِ بَرْكَ الْجَمَلِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھنے کا ارادہ کرتا ہے (یعنی ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے)۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ غریب ہے اس حدیث کو ہم ابوالزناد سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن سعید مقبری نے بھی بواسطہ سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ عبداللہ بن سعید مقبری کو یحییٰ بن قطان وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ

## پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا

٢٥٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ فَإِنْ سَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ دُونَ أَنْفِهِ فَقَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِئُهُ وَقَالَ غَيْرُهُمْ لَا يُجْزِئُهُ حَتَّى يَسْجُدَ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ.

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے وقت ناک اور پیشانی کو زمین پر ٹکا دیتے۔ ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے، اور ہتھیلیوں کو کاندھوں کے مقابل رکھتے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، وائل بن حجر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی حمید حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی اپنی پیشانی اور ناک پر سجدہ کرے اور صرف پیشانی پر سجدہ بعض کے نزدیک کافی ہے، لیکن بعض علماء کے نزدیک جب تک دونوں پر سجدہ نہ کرے کفایت نہیں کرتا۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ

## سجدے میں چہرہ کہاں رکھا جائے

٢٥٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ

ابواسحٰق کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ اِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَاَبِي حُمَيْدٍ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَكُوْنَ يَدَاهُ قَرِيْبًا مِنْ اُذُنَيْهِ۔

میں چہرہ کہاں رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا "دونوں ہتھیلیوں کے درمیان" اس باب میں حضرت وائل بن حجر اور ابوحمید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں حدیث براء حسن غریب ہے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ ہاتھ کانوں کے قریب ہوں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُوْدِ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ

٢٥٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِي سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْعَبَّاسِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

٢٥٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## سات اعضاء پر سجدہ

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے اس کے ساتھ سات اعضاء (یعنی چہرہ، دونوں ہاتھ، گھٹنے اور پاؤں) سجدہ کرتے ہیں اس باب میں حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عباس حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے اور کپڑے اور بالوں کو (نماز میں) نہ سمیٹنے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَافِي فِي السُّجُوْدِ

٢٦٠۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكَبَةٌ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي قَالَ فَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ وَاَرٰى بَيَاضَهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ وَاَحْمَرَ بْنِ جَزْءٍ وَمَيْمُوْنَةَ وَاَبِي حُمَيْدٍ وَاَبِي اُسَيْدٍ وَاَبِي مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَ

## سجدے میں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا۔

عبید اللہ اپنے والد عبد اللہ بن اقرم خزاعی سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ مقام نمرہ کے ایک چٹیل میدان میں تھا دریں اثناء کچھ سوار گزرے میں نے اچانک دیکھا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ابن بحینہ، جابر، احمر بن جزء، میمونہ، ابوحمید، ابو اسید، ابو مسعود، سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ، براء بن عازب،

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَعَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ وَلَا نَعْرِفُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حَدِيثٌ وَاحِدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَرْقَمَ الزُّهْرِيُّ كَاتِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَرْقَمَ الْخُزَاعِيُّ إِنَّمَا يُرْوَى لَهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عدی بن عمیرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ عبداللہ بن ارقم کی حدیث حسن ہے اور ہم اسے داؤد بن قیس کے واسطے سے ہی پہچانتے ہیں۔ عبداللہ بن ارقم سے اس کے علاوہ کوئی حدیث مروی نہیں۔ اس مسئلے پر علماء کا عمل ہے احمر بن جزء، ایک صحابی تھے اور ان سے ایک ہی حدیث مروی ہے۔ عبداللہ بن ارقم زہری، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔ عبداللہ بن ارقم خزاعی سے بھی یہ حدیث مذکور ہے۔

## باب ۲۱۱ مَا جَاءَ فِي الِاعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ الِاعْتِدَالَ فِي السُّجُودِ وَيَكْرَهُونَ الِافْتِرَاشَ كَافْتِرَاشِ السَّبُعِ

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطَنَّ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي الصَّلَاةِ بَسْطَ الْكَلْبِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

## سجدے میں اعتدال

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کرے اور اپنے بازوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن شبل، براء، انس، ابوحمید اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے وہ سجدے میں اعتدال کو پسند کرتے اور درندوں کی طرح ہاتھ بچھانے کو مکروہ جانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں اعتدال اختیار کرو اور تم میں کوئی نماز میں کتے کی طرح بازو نہ بچھائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۲۱۲ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

## سجدے میں ہاتھوں کا بچھانا اور پاؤں کا کھڑا کرنا

عامر بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے (سجدے میں)

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ الْمُعَلَّى نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ مُرْسَلٌ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ وُهَيْبٍ وَهُوَ الَّذِي أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ وَاخْتَارُوهُ.

ہاتھوں کو بچھانے اور پاؤں کے کھڑا کرنے کا حکم فرمایا۔ عبداللہ نے بواسطہ معلی، حماد بن مسعدہ، محمد بن عجلان محمد بن ابراہیم، عامر بن سعد، سے یہی حدیث روایت کی، لیکن اس میں حضرت سعد کا ذکر نہیں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان اور کئی دوسرے راویوں نے اسے بواسطہ محمد بن عجلان اور محمد بن ابراہیم، حضرت عامر بن سعد سے روایت کیا یہ حدیث مرسل ہے، اور وہیب کی روایت کے مقابلہ میں اصح ہے۔ اس مسئلہ پر علماء کا اجماع ہے، اور ان سب نے اسے پسند کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّلْبِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَالرُّكُوعِ

## رکوع اور سجدے سے اٹھتے وقت کمر سیدھی رکھنا

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ تقریباً برابر برابر ہوتے تھے، اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ جعفر اور شعبہ، حکم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث براء حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُبَادِرَ الْإِمَامُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

## رکوع اور سجدہ میں امام سے سبقت نہ کرنا

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ نَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَنْحَنِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور جب تک سجدے میں نہ چلے جاتے، ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ کو جھکاتا

يَجْلِسُ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْجُدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ وَابْنِ مَسْعَدَةَ صَاحِبِ الْجُيُوشِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ أَهْلُ الْعِلْمِ إِنَّ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ إِنَّمَا يَتْبَعُونَ الْإِمَامَ فِيمَا يَصْنَعُ لَا يَرْكَعُونَ إِلَّا بَعْدَ رُكُوعِهِ وَلَا يَرْفَعُونَ إِلَّا بَعْدَ رَفْعِهِ وَلَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا

ذکر تا اس کے بعد ہم سجدہ کرتے۔ اس باب میں حضرت انس، معاویہ، ابن مسعدہ (صاحب الجیوش) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث براء حسن صحیح ہے، علماء کا یہی قول ہے کہ مقتدی، امام کی پیروی کریں، امام کے بعد رکوع کریں اور امام کے بعد ہی رکوع سے کھڑے ہوں۔ اس مسئلہ میں علماء متفق ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

## دو سجدوں کے درمیان اقعاء ممنوع ہے

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ ضَعَّفَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْحَارِثَ الْأَعْوَرَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ الْإِقْعَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے علی! میں تیرے لئے وہ بات پسند کرتا ہوں جو مجھے اپنے لئے پسند ہے اور وہ بات تیرے لئے بھی ناپسند کرتا ہوں جسے اپنے لئے اچھا نہیں سمجھتا۔ سجدوں کے درمیان اقعاء نہ کیا کرو۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صرف ابواسحاق بواسطہ حارث ہی کی روایت سے معروف ہے بعض علماء نے حارث اعور کو ضعیف قرار دیا ہے اکثر علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ وہ اقعاء کو مکروہ جانتے ہیں اس باب میں حضرت عائشہ، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

اقعاء کی کیفیت [illegible]

[illegible]

## بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْعَاءِ

## اقعاء کی اجازت

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ بِالْإِقْعَاءِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ مَكَّةَ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت طاؤس کہتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اقعاء (دونوں قدموں پر بیٹھنے) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ سنت ہے طاؤس کہتے ہیں ہم نے کہا یہ تو انسان کے لئے باعث مشقت ہے۔ آپ نے فرمایا "نہیں بلکہ یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے بعض صحابہ کرام کا اس حدیث پر عمل ہے وہ اقعاء میں کوئی حرج نہیں سمجھتے مکہ مکرمہ کے بعض فقہاء کا بھی یہی مسلک ہے، لیکن اکثر علماء کے نزدیک

يَكْرَهُوْنَ الْإِقْعَاءَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

اقعاء مکروہ ہے۔

ف: یہاں ہمیں اقعاء سے مراد سرینوں پر بیٹھنا نہیں بلکہ پاؤں کھڑے کر کے ان پر بیٹھنا ہے اور یہ حنفی مسلک کے مطابق مکروہ ہے۔ (مترجم)

## بَابُ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

## سجدوں کے درمیان کیا پڑھے

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے، "اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان کی تلافی فرما مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔"

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ يَرَوْنَ هٰذَا جَائِزًا فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ مُرْسَلًا۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون، زید بن حباب، کامل ابوالعلاء سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے کہ وہ اسے فرض اور نفل دونوں نمازوں میں جائز قرار دیتے ہیں بعض محدثین نے اس حدیث کو کامل ابوالعلاء سے مرسلاً روایت کیا ہے

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِمَادِ فِي السُّجُوْدِ

## سجدے میں سہارا لینا

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكٰى أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ إِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِيْ عَيَّاشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَكَأَنَّ رِوَايَةَ هٰؤُلَاءِ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ اللَّيْثِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں شکایت کی کہ انہیں سجدے کی حالت میں کشادہ ہونے کے وقت مشقت اٹھانا پڑتی ہے۔ آپ نے فرمایا "اپنے گھٹنوں (پر کہنیاں رکھ کر ان) سے مدد لے لیا کرو" امام ترمذی فرماتے ہیں ابوصالح کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ کی حدیث صرف اس سند سے معروف ہے سفیان بن عیینہ اور دیگر کئی راویوں نے سمی کے واسطے نعمان ابن ابی عیاش سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، لیث کی روایت کے مقابلے میں ان حضرات کی روایت اصح ہے

## بَابُ كَيْفَ النُّهُوضُ مِنَ السُّجُودِ

٢٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَكَانَ إِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَصْحَابُنَا.

## سجدے سے اٹھنے کا طریقہ

حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب آپ طاق (پہلی اور تیسری) رکعات میں ہوتے تو جب تک اطمینان سے بیٹھ نہ جاتے کھڑے نہ ہوتے، امام ترمذی فرماتے ہیں مالک بن حویرث کی حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا یہی عمل ہے اور ہمارے اصحاب بھی یہی کہتے ہیں۔

## بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا

٢٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا خَالِدُ بْنُ إِيَاسٍ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ أَنْ يَنْهَضَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ وَخَالِدُ بْنُ إِيَاسٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ وَصَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ هُوَ صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَأَبُو صَالِحٍ اسْمُهُ نَبْهَانُ مَدَنِيٌّ.

## عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم (بغیر بیٹھے) اپنے قدموں کے اگلے حصہ پر کھڑے ہوتے، امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت پر اہل علم کا عمل ہے، نمازی کا قدموں کے اگلے حصہ پر کھڑا ہونا انہیں پسند ہے۔ خالد بن ایاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، اور اسے خالد بن الیاس بھی کہا جاتا ہے۔ صالح مولیٰ توأمہ سے مراد صالح بن ابی صالح ہے اور ابوصالح کا نام نبہان مدنی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ

٢٨٣ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَنْ نَقُولَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ

## تشہد کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد کی تعلیم دی کہ جب ہم دو رکعتوں کے بعد بیٹھیں تو یہ پڑھیں "التحیات للہ الخ" تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَهُوَ اَصَحُّ حَدِيْثٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر، ابوموسےٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت ابن مسعود سے کئی طرق سے مروی ہے اور تشہد کے بارے میں وارد احادیث میں سے یہ اصح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے اور سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد، اسحاق اور امام اعظم (رحمہم اللہ) کا بھی یہی قول ہے۔

## بَابٌ مِنْهُ اَيْضًا

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوٰى اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ الْمَكِّيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ اِلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي التَّشَهُّدِ۔

## عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم، ہمیں اسی طرح تشہد سکھاتے جس طرح آپ ہمیں قرآن پاک کی تعلیم فرماتے ہیں چنانچہ آپ نے ہمیں تشہد اس طرح سکھایا «التحیات المبارکات الخ» امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، عبدالرحمن بن حمید رواسی نے بھی اس کو ابوزبیر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ایمن بن نابل نے بواسطہ ابوالزبیر، جابر سے یہ حدیث روایت کی لیکن وہ غیر محفوظ ہے، امام شافعی کا تشہد میں حضرت ابن عباس کی حدیث پر عمل ہے،

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّهٗ يُخْفِي التَّشَهُّدَ

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُخْفِيَ التَّشَهُّدَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

## تشہد آہستہ پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور اہل علم کا

حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

اس پر عمل ہے۔

## بَابُ ٢١٠ كَيْفَ الْجُلُوْسُ فِي التَّشَهُّدِ

## تشہد میں کس طرح بیٹھے

٢٧٦. حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِيْ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں آیا اور (دل میں) کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا، جب آپ تشہد کے لئے بیٹھے تو آپ نے بایاں پاؤں بچھا کر ران پر بایاں ہاتھ رکھا اور دایاں پاؤں کھڑا کیا، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور آپ کے متبعین) کا یہی قول ہے۔

## بَابُ ٢١١ مِنْهُ أَيْضًا

## عنوان بالا کا دوسرا باب

٢٧٧. حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ نَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهِ يَقُوْلُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالُوْا يَقْعُدُ فِي التَّشَهُّدِ الْآخِرِ عَلٰى وَرِكِهِ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ أَبِيْ حُمَيْدٍ وَقَالُوْا يَقْعُدُ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ الْيُمْنٰى.

عباس بن سہل ساعدی فرماتے ہیں ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد، اور محمد بن مسلمہ (رضی اللہ عنہم) ایک جگہ جمع ہو کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کرنے لگے، ابوحمید نے کہا، میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں آپ تشہد کے لئے بیٹھے تو بائیں پاؤں کو بچھا دیا اور دائیں پاؤں کا اگلا حصہ قبلہ رخ کر لیا، دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، علماء کا یہی قول ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں، وہ کہتے ہیں کہ آخری قعدہ میں سرین پر بیٹھے ابوحمید کی حدیث سے انہوں نے استدلال کیا اور کہا پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ

٢٨٨ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْبِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَنُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَّ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ يَخْتَارُوْنَ الْاِشَارَةَ فِي التَّشَهُّدِ وَهُوَ قَوْلُ اَصْحَابِنَا۔

## تشہد میں اشارہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں (تشہد کے لئے) بیٹھتے وقت دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور انگشت شہادت کو اٹھا کر اشارہ فرماتے جبکہ بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر بچھا کر رکھتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر، نمیر خزاعی، ابوہریرہ، ابوحمید اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر، حسن غریب ہے اور ہمیں یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے صرف اسی طریق سے معلوم ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے وہ تشہد میں اشارہ کرنا پسند کرتے ہیں، ہمارے اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ

٢٨٩ ۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَمَّارٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ۔

## سلام پھیرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے (دونوں طرف یہ کلمات) فرماتے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، ابن عمر، جابر بن سمرہ، براء، عمار، وائل بن حجر، عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد، اسحاق، (اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) بھی اسی کے قائل ہیں۔

## بَابٌ مِنْهُ اَيْضًا

## عنوان بالا کا دوسرا باب

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَهْلُ الشَّامِ يَرْوُونَ عَنْهُ مَنَاكِيرَ وَرِوَايَةُ أَهْلِ الْعِرَاقِ أَشْبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَأَنَّ زُهَيْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الَّذِي كَانَ وَقَعَ عِنْدَهُمْ لَيْسَ هُوَ الَّذِي يُرْوَى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَأَنَّهُ رَجُلٌ آخَرُ قَلَبُوا اسْمَهُ وَقَدْ قَالَ بِهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ وَأَصَحُّ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَتَانِ وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَرَأَى قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً فِي الْمَكْتُوبَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً وَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک ہی سلام سامنے کی طرف پھیرتے پھر تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہو جاتے

اس باب میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، ام المومنین کی حدیث کو مرفوعاً صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں زہیر بن محمد سے اہل شام منکر احادیث روایت کرتے ہیں اہل عراق کی روایات اس سے اچھی ہیں۔ امام بخاری نے امام احمد بن حنبل کا قول نقل فرمایا کہ زہیر بن محمد جس سے اہل شام روایات نقل کرتے ہیں وہ نہیں جس سے اہل عراق کی روایات منقول ہیں وہ دوسرا شخص ہے۔ نام ہی ردوبدل ہو گیا۔ بعض علماء نے سلام کے بارے اس قول کو اختیار کیا لیکن، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اصح روایات، دو سلاموں کے بارے میں ہیں۔ صحابہ کرام، تابعین اور دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام نے فرض نمازوں میں ایک سلام کو جائز کہا امام شافعی فرماتے ہیں۔ چاہے ایک طرف سلام پھیرے یا دونوں طرف اسے اختیار ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

## سلام کو نہ کھینچنا سنت ہے

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي أَنْ لَا يَمُدَّهُ مَدًّا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ التَّكْبِيرُ جَزْمٌ وَالسَّلَامُ جَزْمٌ وَهِقْلٌ يُقَالُ كَانَ كَاتِبَ الْأَوْزَاعِيِّ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ سلام کا حذف (نہ کھینچنا) سنت ہے۔ علی بن حجر نے ابن مبارک کا قول نقل کیا کہ حذف کا مطلب "زیادہ نہ کھینچنا ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اہل علم نے اسے پسند کیا، ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ تکبیر جزم ہے اور سلام بھی جزم ہے (زیادہ نہ کھینچے جائیں) ہقل اوزاعی کا کاتب تھا۔

## بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ

## سلام کے بعد کیا پڑھے

۲۸۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد صرف یہ دعا پڑھنے کا اندازہ بیٹھتے "اللھم انت السلام الخ"

۲۸۳ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

ہناد نے بواسطہ مروان بن معاویہ مذکورہ بالا سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور اس میں "تبارکت یا ذا الجلال والاکرام" کے الفاظ ہیں، اس باب میں حضرت ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابوسعید، ابوہریرہ، اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ سلام کے بعد پڑھتے لا الٰہ الا اللہ الخ۔ یہ بھی مروی ہے کہ سبحان ربک الخ پڑھتے۔

۲۸۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا الْأَوْزَاعِيُّ نَا شَدَّادٌ أَبُوْ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَوْبَانُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ عَمَّارٍ اسْمُهُ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز سے پھرنے کا ارادہ فرماتے تین مرتبہ "استغفر اللہ" پڑھ کر اس طرح دعا مانگتے اللھم انت السلام الخ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

## باب ۲۲۱ مَا جَاءَ فِي الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يَنْصَرِفُ عَلٰى اَيِّ جَانِبَيْهِ شَاءَ اِنْ شَاءَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاِنْ شَاءَ عَنْ يَسَارِهٖ وَقَدْ صَحَّ الْاَمْرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ كَانَتْ حَاجَتُهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَخَذَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ حَاجَتُهٗ عَنْ يَسَارِهٖ اَخَذَ عَنْ يَسَارِهٖ۔

### دائیں اور بائیں طرف پھرنا

قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے اور پھر دونوں جانب یعنی دائیں اور بائیں پھر جاتے، اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، انس، عبداللہ بن عمرو، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ہلب حسن ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ دائیں یا بائیں جس طرف چاہے پھرے، دونوں طریقے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دائیں طرف ضرورت ہے ادھر پھر جائے، اور اگر بائیں طرف حاجت ہو ادھر منہ پھیرے۔

## باب ۲۲۲ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلٰوةِ

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَفَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّكُوْنَ مَنْ اَخَفَّ

### نماز پڑھنے کا طریقہ

رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے رفاعہ کہتے ہیں ہم بھی آپکے ہمراہ تھے کہ ایک شخص جو بدوی معلوم ہوتا تھا آیا اس نے ایک خفیف سی نماز پڑھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا، واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی وہ شخص چلا گیا (دوبارہ) نماز پڑھی پھر حاضر ہوا اور سلام عرض کیا، آپ نے (پھر) السلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی دو یا تین مرتبہ اسی طرح ہوا کہ وہ حاضر ہو کر سلام عرض کرتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیکر ارشاد فرماتے جاؤ نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ لوگوں کو یہ بات ناپسند آئی اور گراں معلوم ہوئی کہ جو شخص خفیف نماز پڑھے اس کی نماز ادا ہی نہ ہو

14

صلاتك ثم يصلي فقال الرجل في آخر ذلك فأرني وعلمني فإنما أنا بشر أصيب وأخطئ فقال أجل إذا قمت إلى الصلاة فتوضأ كما أمرك الله به ثم تشهد فأقم فإن كان معك قرآن فاقرأ وإلا فاحمد الله وكبره وهلله ثم اركع فاطمئن راكعا ثم اعتدل قائما ثم اسجد فاعتدل ساجدا ثم اجلس فاطمئن جالسا ثم قم فإذا فعلت ذلك فقد تمت صلاتك وإن انتقصت منه شيئا انتقصت من صلاتك قال وكانت هذه أهون عليهم من الأولى أنه من انتقص من ذلك شيئا انتقص من صلاته ولم تذهب كلها قال وفي الباب عن أبي هريرة وعمار بن ياسر قال أبو عيسى حديث رفاعة بن رافع حديث حسن وقد روي عن رفاعة هذا الحديث من غير وجه.

٢٨٧ - حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان نا عبيد الله بن عمر قال أخبرني سعيد بن أبي سعيد عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلى ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فرد عليه السلام فقال ارجع فصل فإنك لم تصل فرجع الرجل فصلى كما كان صلى ثم جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فرد عليه فقال له ارجع فصل فإنك لم تصل حتى فعل ذلك ثلاث مرات فقال له الرجل والذي بعثك بالحق ما أحسن غير هذا فعلمني فقال إذا قمت إلى الصلاة فكبر ثم اقرأ بما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا وافعل ذلك في صلاتك كلها قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى ابن نمير هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر عن سعيد المقبري

آخر کار اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سکھا دیجیے میں انسان ہوں مجھ سے درستگی بھی ہوتی ہے اور غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اس طرح وضو کرو جس طرح تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر اذان کہو، اقامت بھی کہو اگر قرآن پاک یاد ہو تو پڑھو ورنہ اللہ تعالیٰ کی حمد، تکبیر اور تسبیح و تہلیل کرو۔ پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں مطمئن ہو جاؤ پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو اور سجدہ میں پورا اعتدال قائم کرو پھر اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور پھر کھڑے ہو جاؤ۔ جب تم نے اس طرح کر لیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اگر اس میں کچھ کمی رہ گئی تو نماز ناقص ہو گی۔ راوی فرماتے ہیں صحابہ کرام کو یہ بات پہلی بات کی نسبت زیادہ آسان معلوم ہوئی کہ کچھ کمی رہ جانے سے نماز ناقص رہتی ہے بالکل ضائع نہیں ہوتی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں رفاعہ بن رافع کی حدیث حسن ہے اور رفاعہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے تو ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی اور پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا "واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تو نے نماز ادا نہیں کی" وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح دوبارہ نماز ادا کی پھر حاضر ہوا اور سلام پیش کیا آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا "واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی" یہاں تک کہ تین مرتبہ آپ نے اسے لوٹایا پھر اس نے عرض کیا "اللہ کی قسم جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا لہٰذا مجھے سکھائیے" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے تکبیر کہہ پھر قرآن پاک سے جو یاد ہو پڑھ پھر اطمینان سے رکوع کر پھر سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا پھر نہایت سکون و اطمینان سے سجدہ کر پھر سجدہ سے سر اٹھا پوری نماز میں اسی طرح کر۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن نمیر نے بواسطہ عبید اللہ بن عمرو، سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَرِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَصَحُّ
وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ اسْمُهُ كَيْسَانُ
وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ يُكْنَى أَبَا سَعْدٍ

٢٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ
وَهُوَ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ يَقُولُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ
بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مَا
كُنْتَ أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَنَا لَهُ إِتْيَانًا قَالَ بَلَى
قَالُوا فَاعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى
يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى
يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ
فَلَمْ يُصَوِّبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ
ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتَّى
يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى إِلَى الْأَرْضِ
سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ
وَفَتَخَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا
ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ
هَوَى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ
حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ
فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ
كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ
افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي
تَنْقَضِي فِيهَا صَلَاتُهُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى
شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اللہ عنہ سے روایت کیا لیکن ابو سعید کا ذکر نہیں کیا۔ بواسطہ
عبید اللہ بن عمر یحییٰ بن سعید کی روایت اصح ہے
سعید مقبری کو حضرت ابو ہریرہ سے سماع حاصل ہے اور
انہوں نے بواسطہ اپنے والد بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
نقل کی۔ ابو سعید مقبری کا نام کیسان ہے اور سعید مقبری کی کنیت ابو سعید ہے۔
محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں میں نے سنا کہ ابو حمید ساعدی نے
دس صحابہ کرام میں جن میں ابو قتادہ بن ربعی بھی تھے بیٹھ کر کہا "میں
تم سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جاننے والا ہوں۔"
انہوں نے کہا کس طرح؟ نہ تو تم ہم سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاکیزہ صحبت سے مشرف ہوئے اور نہ ہی ہم سے زیادہ بارگاہ رسالت
میں حاضری دیتے ہے۔ ابو حمید ساعدی نے کہا ہاں کیوں نہیں؟ انہوں نے
کہا "اچھا بیان کیجئے" ابو حمید ساعدی نے فرمایا حبیب خدا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نماز کا ارادہ فرماتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے اور پھر
ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے
ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں
چلے جاتے پشت سیدھی رکھتے اور سر کو نہ تو بالکل جھکاتے اور نہ بلند
رکھتے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے پھر "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے ہوئے
ہاتھوں کو اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ جسم کی ہر
ہڈی اپنی جگہ پہنچ جاتی پھر سجدہ کرتے ہوئے زمین کی طرف جھکتے اور "اللہ اکبر"
کہتے ہاتھوں کو بغلوں سے دور رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے
پھر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور اس طرح اعتدال سے بیٹھتے
کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر پہنچ جاتی پھر سجدہ کے لئے جھکتے "اللہ اکبر" کہتے پھر
بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھتے اور اس اعتدال کے ساتھ بیٹھتے کہ ہر
ہڈی اپنی جگہ قائم ہو جاتی پھر اٹھ کر کھڑے ہوتے اور دوسری رکعت میں
بھی یہی عمل کرتے جو پہلی رکعت میں کیا یہاں تک کہ جب دو رکعتوں سے
اٹھتے تکبیر فرماتے ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے جیسے کہ شروع نماز
میں اٹھاتے تھے یہی عمل دہراتے رہتے یہاں تک کہ آخری رکعت کو
پہنچ جاتے تو بایاں پاؤں پیچھے ہٹا لیتے اور سرین کے بل بیٹھ جاتے پھر
سلام پھیرتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور محمد

حُمَيْدٍ قَالَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ يَعْنِي إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا الْحَرْفَ قَالُوا صَدَقْتَ هٰكَذَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سجدوں سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھاتے کا مطلب یہ ہے کہ جب دو رکعتوں کے بعد اٹھ کر کھڑے ہوتے۔

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں میں نے دس صحابہ کرام جن میں ابو قتادہ بن ربعی بھی تھے کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی سے سنا اس کے بعد یحییٰ بن سعید کی روایت کے ہم معنی مذکور ہے البتہ اس میں ابو عاصم نے بواسطہ عبدالحمید بن جعفر یہ الفاظ زائد نقل کئے کہ پھر ان سب نے کہا تو نے سچ کہا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یونہی نماز ادا فرمائی۔

# بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ

## صبح کی نماز میں قرأت

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ وَأَبِي بَرْزَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِالْوَاقِعَةِ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مِنْ سِتِّينَ آيَةً إِلَى مِائَةٍ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنِ اقْرَأْ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَعَلَى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ۔

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں "والنخل باسقات" پڑھتے ہوئے سنا۔ اس باب میں حضرت عمرو بن حریث، جابر بن سمرہ، عبداللہ بن سائب، ابو برزہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں قطبہ بن مالک کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے صبح کی نماز میں سورۃ واقعہ پڑھی، روایت ہے کہ آپ فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو تک آیات پڑھا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں "اذا الشمس کورت" کی قرأت بھی منقول ہے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ کو لکھا کہ صبح کی نماز میں طوال مفصل (سورہ حجرات سے سورہ بروج تک) سے پڑھا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں علماء کا اس پر عمل ہے اور سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

# بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

## ظہر و عصر کی قرأت

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَالْبَرَاءِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنِ اقْرَأْ فِي الظُّهْرِ بِأَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ قِرَاءَةَ صَلَاةِ الْعَصْرِ كَنَحْوِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ يَقْرَأُ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ تُعْدَلُ صَلَاةُ الْعَصْرِ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ تُضَعَّفُ صَلَاةُ الظُّهْرِ عَلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي الْقِرَاءَةِ أَرْبَعَ مِرَارٍ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی نمازوں میں سورۃ البروج، سورۃ الطارق اور اسی قسم کی دوسری سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اس باب میں حضرت خباب، ابوسعید، ابوقتادہ، زید بن ثابت اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں جابر بن سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر کی نماز میں "تنزیل السجدہ" کی مقدار قرات مروی ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ ظہر کی پہلی رکعت میں تیس آیات اور دوسری رکعت میں پندرہ آیات کی مقدار قرات فرماتے۔ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ظہر کی نماز میں اوساط مفصل (سورۂ بروج سے لم یکن الذین تک) پڑھا کریں۔ بعض علماء کہتے ہیں عصر کی قرات مغرب کی قرات کی طرح ہے۔ یعنی قصار مفصل (لم یکن سے آخر قرآن تک) پڑھی جائے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں "عصر اور مغرب کی نماز میں قرات کے اعتبار سے برابر ہیں۔" نیز فرمایا کہ ظہر کی قرات، عصر کی قرات سے چار گنا زیادہ ہے۔

## بَابُ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

٢٩٢۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ فَمَا صَلَّاهَا بَعْدُ حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُمِّ الْفَضْلِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالْأَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنِ اقْرَأْ فِي الْمَغْرِبِ

## قراتِ مغرب

حضرت ابن عباس اپنی والدہ ام الفضل (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک پر (درد کی وجہ سے) پٹی باندھے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے اور مغرب کی نماز پڑھائی جس میں سورۂ مرسلات پڑھی۔ اس کے بعد آپ نے تادم وصال کوئی نماز نہیں پڑھائی۔ اس باب میں حضرت جبیر بن مطعم، ابن عمر، ابوایوب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی دونوں رکعتوں میں سورۃ الاعراف پڑھی اور طور بھی مروی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مغرب کی نماز

بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ قَالَ وَعَلَى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَذُكِرَ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُقْرَأَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِالسُّوَرِ الطِّوَالِ نَحْوِ الطُّوْرِ وَالْمُرْسَلَاتِ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا أَكْرَهُ ذٰلِكَ بَلْ أَسْتَحِبُّ أَنْ يُقْرَأَ بِهٰذِهِ السُّوَرِ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

میں قصارِ مفصل پڑھا کریں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ نے مغرب کی نماز میں قصارِ مفصل کی قرأت کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اہل علم کا اسی پر عمل ہے ابن مبارک اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں امام مالک سے یہ منقول ہے کہ مغرب کی نماز میں لمبی سورتیں جیسے سورہ طور اور مرسلات وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے تو میں اسے مکروہ نہیں سمجھتا بلکہ میرے نزدیک مغرب کی نماز میں ان کا پڑھنا مستحب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْعِشَاءِ

## نمازِ عشاء کی قرأت

٣٠٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِسُوَرٍ مِنْ أَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ نَحْوِ سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ وَأَشْبَاهِهَا وَرُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَرَءُوا بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا وَأَقَلَّ فَكَأَنَّ الْأَمْرَ عِنْدَهُمْ وَاسِعٌ فِي هٰذَا وَأَحْسَنُ شَيْءٍ فِي ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں سورہ "والشمس وضحٰہا" اور اس مقدار کی دیگر سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت آئی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بریدہ حسن ہے علاوہ ازیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں سورہ "والتین" پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں اوساطِ مفصل کی سورتیں مثلاً "سورہ منافقون" وغیرہ میں سے پڑھتے تھے۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کے بارے میں اس سے کم اور زیادہ پڑھنے کی روایات ہیں گویا کہ ان کے نزدیک اس امر میں گنجائش ہے۔ اس قرأت کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احسن قول مروی ہے وہ یہ ہے کہ آپ "والشمس وضحٰہا" اور "والتین والزیتون" پڑھا کرتے تھے۔

٣١٠۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں سورہ "والتین" پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي أَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِي وَاللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَهٰذَا أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ يَرَوْنَ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ۔

## قراءۃ خلف الامام

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی اور آپ پر قراءت بھاری ہوگئی جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو۔ حضرت عبادہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم (ہم پڑھتے ہیں) آپ نے فرمایا صرف سورہ فاتحہ پڑھا کرو کیونکہ اس کی نماز (کامل) نہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عائشہ، انس، ابوقتادہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبادہ حسن ہے۔ زہری نے بھی یہ حدیث بواسطہ محمود بن ربیع، حضرت عبادہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز (کامل) نہیں یہ اصح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا قراءۃ خلف الامام کے بارے میں اس حدیث پر عمل ہے۔ مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں کہ قراءت خلف الامام جائز ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِالْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

## جہری نماز میں قراءۃ خلف الامام کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہری نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے اب میرے ساتھ قراءت کی ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تب ہی تو میں کہتا ہوں کہ مجھ سے قرآن میں جھگڑا کیوں کیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں یہ سننے کے بعد صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہری نمازوں میں قراءت سے رک گئے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم

صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن ابن مسعود وعمران
بن حصين وجابر بن عبد الله قال ابو عيسى هذا حديث
حسن وابن أكيمة الليثي اسمه عمارة ويقال عمرو بن
أكيمة وروى بعض أصحاب الزهري هذا الحديث و
ذكروا هذا الحرف قال قال الزهري فانتهى الناس عن
القراءة حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه
وسلم وليس في هذا الحديث ما يدخل على من رأى القراءة
خلف الامام لأن أبا هريرة هو الذي روى عن النبي صلى
الله عليه وسلم هذا الحديث وروى أبو هريرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من صلى صلاة
لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي خداج غير تمام
فقال له حامل الحديث إني أكون أحيانا وراء الامام
قال اقرأ بها في نفسك وروى أبو عثمان النهدي عن أبي
هريرة قال أمرني النبي صلى الله عليه وسلم أن أنادي
أن لا صلاة إلا بقراءة فاتحة الكتاب واختار أكثر أصحاب
الحديث أن لا يقرأ الرجل إذا جهر الامام بالقراءة وقالوا
يتتبع سكتات الامام وقد اختلف أهل العلم
في القراءة خلف الامام فرأى أكثر أهل العلم من أصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم القراءة
خلف الامام وبه يقول مالك وابن المبارك والشافعي
وأحمد وإسحاق وروي عن عبد الله بن المبارك أنه
قال أنا أقرأ خلف الامام والناس يقرءون إلا قوما من
الكوفيين وأرى أن من لم يقرأ صلاته جائزة وشدد
قوم من أهل العلم في ترك قراءة فاتحة الكتاب
وإن كان خلف الامام فقالوا لا تجزئ صلاة إلا
بقراءة فاتحة الكتاب وحده كان أو خلف الامام
وذهبوا إلى ما روى عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله
عليه وسلم وقرأ عبادة بن الصامت بعد النبي صلى الله
عليه وسلم خلف الامام وتأول قول النبي صلى الله عليه

عمیر سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
حسن ہے ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے اور عمرو بن اکیمہ بھی کہا جاتا
ہے بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو اس اضافہ کے ساتھ
روایت کیا "امام زہری نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
بات سننے کے بعد لوگ قرأت سے رک گئے امام ترمذی فرماتے ہیں،
کہ اس حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے قرأت خلف الامام
کے قائلین پر اعتراض ہو سکے کیونکہ حضرت ابوہریرہ نے ہی اس
حدیث کو بھی روایت کیا اور اس حدیث کو بھی جس میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ
نہ پڑھی وہ نامکمل نماز ہے اس پر حضرت ابوہریرہ کے شاگرد
نے کہا "کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں" آپ نے فرمایا اسے
دل میں پڑھ لیا کرو" ابو عثمان نہدی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
اعلان کرنے کا حکم دیا کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی
محدثین نے پسند کیا ہے کہ جب امام قرأت بالجہر کر رہا ہو اس
وقت مقتدی کو قرأت نہیں کرنی چاہیے بلکہ امام کے سکتوں
کا خیال رکھنا چاہیے، قرأت خلف الامام میں علماء کا اختلاف
ہے، اکثر صحابہ کرام تابعین اور بعد کے فقہاء کے نزدیک یہ
جائز ہے امام مالک، ابن مبارک، شافعی، احمد بن حنبل،
اور اسحاق اسی کے قائل ہیں عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں، میں
امام کے پیچھے قرأت کرتا تھا اور دوسرے لوگ بھی پڑھتے
تھے، البتہ کوفیوں کی ایک جماعت نہیں پڑھتی تھی لیکن میرا خیال
ہے کہ جو نہ پڑھے اس کی نماز جائز ہے علماء کی ایک جماعت
نے سورۃ فاتحہ کے ترک کے بارے میں شدت سے
کام لیا ہے وہ کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں چاہے اکیلا ہو یا امام کے
پیچھے انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال
کیا ہے عبادہ بن صامت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امام کے پیچھے
سورۃ فاتحہ پڑھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر عمل کیا کہ سورۃ
فاتحہ پڑھے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی، امام شافعی اور اسحاق وغیرہ کا بھی

وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَإِسْحٰقُ وَأَمَّا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِذَا كَانَ وَحْدَهٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ أَحْمَدُ فَهٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ أَنَّ هٰذَا إِذَا كَانَ وَحْدَهٗ وَاخْتَارَ أَحْمَدُ مَعَ هٰذَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَأَنْ لَّا يَتْرُكَ الرَّجُلُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَإِنْ كَانَ خَلْفَ الْإِمَامِ.

قول ہے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جب اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو فاتحہ ضروری ہے امام احمد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جس نے ایک رکعت فاتحہ کے بغیر پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ امام کے پیچھے ہو پس ان صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا یہ مطلب لیا کہ بغیر فاتحہ نماز نہ ہونا اکیلے کے لئے ہے جب کہ وہ اکیلا ہو امام ترمذی فرماتے ہیں اس کے باوجود امام احمد نے قراءۃ خلف الامام کو اختیار کیا ہے کہ آدمی سورۃ فاتحہ کو ترک نہ کرے اگرچہ امام کے پیچھے ہو ۔۔۔

٢٩٧۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِيْ نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ وَرَاءَ الْإِمَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے ایک رکعت بھی سورۃ فاتحہ کے بغیر پڑھی اس نے (کامل) نماز نہیں پڑھی، البتہ امام کے پیچھے ہو تو جائز ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْمَسْجِدَ

## مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے

٢٩٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ بِمَكَّةَ فَسَأَلْتُهٗ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ قَالَ كَانَ إِذَا دَخَلَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ

حضرت فاطمہ بنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے وقت صلوٰۃ و سلام کے بعد یہ دعا مانگتے "اے رب میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے" اور باہر تشریف لاتے وقت صلوٰۃ و سلام کے بعد یہ دعا مانگتے "اے رب میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے" علی بن حجر اسماعیل بن ابراہیم کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن حسن سے ملاقات کی تو اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا یہ حدیث بیان کی "جب آپ داخل ہوتے الخ" اس میں بھی یہی دعا ہے مگر صلوٰۃ و سلام اور استغفار کا ذکر نہیں۔ اس باب میں ابو حمید، ابو اسید

أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ فَاطِمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى إِنَّمَا عَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهُرًا۔

## بَابُ مَا جَاءَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَرَوَى سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا اسْتَحَبُّوا إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ أَنْ لَا يَجْلِسَ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ عُذْرٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَحَدِيثُ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ خَطَأٌ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث فاطمہ حسن ہے اس کی سند متصل نہیں کیونکہ فاطمہ بنت حسین نے فاطمہ کبریٰ کو نہیں پایا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چند ماہ بعد ہی حضرت خاتون جنت کا وصال ہو گیا تھا۔

## تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں ادا کرے پھر بیٹھے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوامامہ، ابوہریرہ، ابوذر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوقتادہ کی حدیث حسن صحیح ہے محمد بن عجلان اور کئی دوسرے راویوں نے بھی اسے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے مالک بن انس کی روایت کی مثل روایت کیا ہے سہیل بن ابی صالح نے اس حدیث کو بواسطہ عامر بن عبداللہ بن زبیر اور عمرو بن سلیم حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ ابوقتادہ کی حدیث صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے اصحاب کا اس حدیث پر عمل ہے اور وہ مستحب جانتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسجد میں آئے اور کوئی عذر نہ ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا کرے، علی بن مدینی کہتے ہیں حدیث سہیل غلط ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ علی بن مدینی کا یہ قول مجھے اسحٰق بن ابراہیم نے بتایا۔

## قبرستان اور حمام کے سوا تمام زمین مسجد ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبرستان اور حمام

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَ
جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَ
أَبِي ذَرٍّ قَالُوا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُعِلَتْ
لِيَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُورًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ رِوَايَتَيْنِ
مِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَذْكُرْهُ
وَهَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ
عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُرْسَلًا وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ
بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَكَانَ عَامَّةُ
رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ
يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَكَأَنَّ رِوَايَةَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو
بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبَتُ
وَأَصَحُّ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

۳۰۱- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو
وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي ذَرٍّ
وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ
وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا صَغِيرًا كَانَ أَوْ كَبِيرًا بَنَى

سے سوا، تمام روئے زمین مسجد ہے۔ اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، جابر، ابن عباس، حذیفہ، انس، ابوامامہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، یہ سب فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاکیزہ (پاک) کی گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوسعید کی حدیث، عبدالعزیز بن محمد سے دو روایتوں کے ساتھ مروی ہے بعض نے ابوسعید کا ذکر کیا اور بعض نے نہیں کیا۔ اس حدیث (کی سند) میں اضطراب ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ عمرو بن یحییٰ ان کے والد سے مرسل روایت کی، حماد بن سلمہ نے بواسطہ عمرو بن یحییٰ اور یحییٰ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ محمد بن اسحاق نے بواسطہ عمرو بن یحییٰ اور یحییٰ مرسل روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ عام روایتیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں، لیکن اس روایت میں حضرت ابوسعید کا ذکر نہیں، گویا کہ سفیان ثوری کی روایت بواسطہ عمرو بن یحییٰ و یحییٰ، زیادہ ثابت اور اصح ہے۔

## تعمیر مسجد کی فضیلت

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالےٰ کی رضا کے لیے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اس کی مثل مکان بنائے گا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، علی، عبداللہ بن عمرو، انس، ابن عباس، عائشہ، ام حبیبہ، ابوذر، عمرو بن عبسہ، واثلہ بن اسقع، ابوہریرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث عثمان حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی اللہ تعالےٰ اس کے لیے جنت میں قصر

اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى قَيْسٍ عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَمَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيْدٍ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا غُلَامَانِ صَغِيْرَانِ مَدَنِيَّانِ۔

بنائے گا۔

قتیبہ بن سعید نے بواسطہ نوح بن قیس، عبدالرحمٰن (قیس کے غلام) اور زیاد نمیری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی مثل روایت نقل کی۔ محمود بن لبید نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور محمود بن ربیع نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی یہ دونوں اس وقت چھوٹے بچے تھے، اور مدینہ طیبہ کے رہنے والے تھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَّتَّخِذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا۔

## قبر پر مسجد بنانا منع ہے

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مسجد بنانے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس کی حدیث حسن ہے۔

[illegible]

## بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

## مسجد میں سونے کا حکم

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَتَّخِذُهُ مَبِيْتًا وَّلَا مَقِيْلًا وَقَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ذَهَبُوْا إِلٰى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "ہم عہد رسالت میں مسجد میں سویا کرتے تھے اس وقت ہم جوان تھے" امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے علماء کی ایک جماعت نے مسجد میں سونے کی اجازت دی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مسجد کو رات اور دن کے سونے کی جگہ نہ بنائے (یعنی عادت نہ بنائے) بعض علماء کا حضرت ابن عباس کے قول پر عمل ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ وَالشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ۔

## مسجد میں خرید و فروخت، گمشدہ چیز کا اعلان اور شعر گوئی ممنوع ہے

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت

[illegible]

بن شعيب عن أبيه عن جده عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن تناشد الأشعار في المسجد وعن البيع والشراء فيه وأن يتحلق الناس فيه يوم الجمعة قبل الصلاة. وفي الباب عن بريدة وجابر وأنس. قال أبو عيسى حديث عبد الله بن عمرو بن العاص حديث حسن. وعمرو بن شعيب هو ابن محمد بن عبد الله بن عمرو بن العاص. قال محمد بن إسماعيل رأيت أحمد وإسحاق وذكر غيرهما يحتجون بحديث عمرو بن شعيب. قال محمد وقد سمع شعيب بن محمد من عبد الله بن عمرو. قال أبو عيسى ومن تكلم في حديث عمرو بن شعيب إنما ضعفه لأنه يحدث عن صحيفة جده كأنهم رأوا أنه لم يسمع هذه الأحاديث من جده. قال علي بن عبد الله وذكر عن يحيى بن سعيد أنه قال حديث عمرو بن شعيب عندنا واه. وقد كره قوم من أهل العلم البيع والشراء في المسجد وبه يقول أحمد وإسحاق. وقد روي عن بعض أهل العلم من التابعين رخصة في البيع والشراء في المسجد. وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في غير حديث رخصة في إنشاد الشعر في المسجد.

کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار کہنے، خرید و فروخت اور جمعہ کی نماز سے قبل حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت بریدہ، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن عمرو بن العاص کی حدیث حسن ہے اور عمرو بن شعیب محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص کے بیٹے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں میں نے امام احمد، اسحاق اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو دیکھا کہ وہ عمرو بن شعیب کی حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں امام بخاری نے مزید فرمایا کہ شعیب بن محمد نے عبداللہ بن عمرو سے سنا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں جس نے عمرو بن شعیب کی اس حدیث میں کلام کیا اس کو ضعیف قرار دیا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ اپنے دادا کے صحیفے سے روایت کرتے ہیں گویا کہ ان لوگوں کے نزدیک عمرو بن شعیب نے یہ حدیث اپنے دادا سے نہیں سنی۔ علی بن عبداللہ کہتے ہیں یحییٰ بن سعید سے مذکور ہے کہ عمرو بن شعیب کی حدیث ہمارے نزدیک ضعیف ہے علماء کی ایک جماعت نے مسجد میں خرید و فروخت کو مکروہ کہا ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض تابعین علماء سے اس بارے میں اجازت کی روایت ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری حدیث میں مساجد میں " ( اچھے ) شعر کہنے کی اجازت منقول ہے۔

## باب ما جاء في المسجد الذي أسس على التقوى

## وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی

۲۹ - حدثنا قتيبة حدثنا حاتم بن إسماعيل عن أنيس بن أبي يحيى عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال امترى رجل من بني خدرة ورجل من بني عمرو بن عوف في المسجد الذي أسس على التقوى فقال الخدري هو مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال الآخر هو مسجد قباء فأتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فقال هو هذا يعني مسجده وفي ذلك خير

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی خدرہ اور بنی عمرو بن عوف کے دو آدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے بنو خدرہ سے تعلق رکھنے والے نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے دوسرے نے کہا وہ مسجد قبا ہے پھر وہ دونوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ مسئلہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا وہ یہی (یعنی مسجد نبوی) ہے اور اس

كَبِيرٌ. قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ وَأَخُوهُ أُنَيْسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى أَثْبَتُ مِنْهُ.

میں بہت سی بھلائیاں ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوبکر نے علی بن عبداللہ کا قول نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں البتہ اس کا بھائی انیس بن ابی یحییٰ اس سے اثبت ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُسَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ شَيْئًا يَصِحُّ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبُو الْأَبْرَدِ اسْمُهُ زِيَادٌ مَدِينِيٌّ.

## مسجد قبا میں نماز کا ثواب

حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ (صحابی تھے) روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسجد قبا میں نماز (کا ثواب) عمرہ کے برابر ہے۔ اس باب میں حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اسید کی حدیث حسن غریب ہے، اور اس حدیث کے سوا، اسید بن ظہیر سے کوئی صحیح روایت معروف نہیں۔ اور ہم اس حدیث کو صرف ابواسامہ بواسطہ عبدالحمید بن جعفر کی روایت سے جانتے ہیں، ابوالابرد کا نام زیاد مدینی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيِّ الْمَسَاجِدِ أَفْضَلُ

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ إِنَّمَا ذَكَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## کونسی مسجد افضل ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز (کا ثواب) مسجد حرام کے سوا دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازوں (کے ثواب) کے برابر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبیداللہ سے روایت نہیں کیا بلکہ بواسطہ زید بن رباح، ابوعبداللہ اغر سے روایت کی ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعبداللہ اغر کا نام سلمان ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دیگر کئی طرق سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت علی، میمونہ، ابوسعید، جبیر بن مطعم، عبداللہ بن زبیر، ابن عمر اور

وفی الباب عن علی ومیمونۃ وابی سعید وجبیر بن مطعم وعبد اللہ بن الزبیر وابن عمر وابی ذر۔

ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۳۰۹۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن عبد الملک بن عمیر عن قزعۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد مسجد الحرام ومسجدی ھذا ومسجد الاقصی قال ھذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مساجد (مسجد حرام مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ) کے سوا کسی (مسجد) کی طرف (کثرت ثواب کی نیت سے) قصد سفر نہ کیا جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[illegible]

## باب ۲۳ ما جاء فی المشی الی المسجد

## مسجد کی طرف جانا

۳۱۰۔ حدثنا محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا تاتوھا وانتم تسعون ولکن ائتوھا وانتم تمشون وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا وفی الباب عن ابی قتادۃ وابی بن کعب وابی سعید وزید بن ثابت وجابر وانس قال ابو عیسی اختلف اھل العلم فی المشی الی المسجد فمنھم من رای الاسراع اذا خاف فوت التکبیرۃ الاولی حتی ذکر عن بعضھم انہ کان یھرول الی الصلوۃ ومنھم من کرہ الاسراع واختار ان یمشی علی تؤدۃ ووقار وبہ یقول احمد واسحٰق وقالا العمل علی حدیث ابی ھریرۃ وقال اسحٰق ان خاف فوت التکبیرۃ الاولی فلا باس ان یسرع فی المشی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ (درمیانی چال) چلتے ہوئے سکون کے ساتھ آؤ جو مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے (بعد میں) اسے مکمل کر لو۔

اس باب میں حضرت ابوقتادہ، ابی بن کعب، ابوسعید، زید بن ثابت، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مسجد میں جانے کے بارے میں اہل علم کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض کے نزدیک اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیزی سے جانا چاہیے یہاں تک کہ بعض سے دوڑ کر آنا بھی منقول ہے بعض نے تیز چلنا مکروہ خیال کیا اور اطمینان اور وقار کے ساتھ چلنے کو پسند کیا امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے وہ دونوں فرماتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے۔ امام اسحاق فرماتے ہیں اگر تکبیر اولیٰ کے نکل جانے کا خوف ہو تو تیز چلنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۱۱۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحدیث ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ بمعناہ ھکذا قال عبد الرزاق

زہری نے بواسطہ سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت مرفوعاً نقل کی، عبدالرزاق نے بواسطہ سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح

[illegible]

عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة وهذا أصح من حديث يزيد بن زريع.

٣١٢ - حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

نقل کیا ہے اور یہ یزید بن زریع کی حدیث سے اصح ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، زہری، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث مرفوعاً نقل کی۔

## باب ما جاء في القعود في المسجد وانتظار الصلاة من الفضل

## مسجد میں بیٹھ کر انتظار نماز کی فضیلت

٣١٣ - حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال أحدكم في صلاة ما دام ينتظرها ولا تزال الملائكة تصلي على أحدكم ما دام في المسجد اللهم اغفر له اللهم ارحمه ما لم يحدث فقال رجل من حضرموت وما الحدث يا أبا هريرة فقال فساء أو ضراط وفي الباب عن علي وأبي سعيد وأنس وعبد الله بن مسعود وسهل بن سعد قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نماز میں ہی شمار ہوتا ہے جب تک نماز کا انتظار کرتا رہے اور جب تک کوئی مسجد میں رہے فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت مانگتے رہتے ہیں جب تک اسے حدث نہ ہو۔ "اے اللہ اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔" حضر موت کے ایک شخص نے عرض کیا: "اے ابوہریرہ! حدث کیا ہے؟" آپ نے فرمایا: "ہوا کا خارج ہونا"۔ اس باب میں حضرت علی، ابوسعید، انس، عبداللہ بن مسعود اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

## باب ما جاء في الصلاة على الخمرة

## چٹائی پر نماز پڑھنا

٣١٤ - حدثنا قتيبة نا أبو الأحوص عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على الخمرة وفي الباب عن أم حبيبة وابن عمر وأم سلمة وعائشة وميمونة وأم كلثوم بنت أبي سلمة بن عبد الأسد ولم تسمع من النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وبه يقول بعض أهل العلم وقال أحمد وإسحاق قد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة على الخمرة قال

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت ام حبیبہ، ابن عمر، ام سلمہ، عائشہ، میمونہ، ام کلثوم بنت ابی سلمہ بن عبد الاسد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ام کلثوم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے امام احمد و اسحاق فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چٹائی پر نماز پڑھنا ثابت ہے امام ترمذی فرماتے

أبو عيسى والخمرة هو حصير صغير

## باب ۲۳۱ ما جاء في الصلوٰة على الحصير

۳۱۵ ـ حدثنا نصر بن علي نا عيسى بن يونس عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر عن أبي سعيد أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى على حصير وفي الباب عن أنس والمغيرة بن شعبة قال أبو عيسى وحديث أبي سعيد حديث حسن والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم إلا أن قوما من أهل العلم اختاروا الصلوٰة على الأرض استحبابا.

## باب ۲۳۲ ما جاء في الصلوٰة على البسط

۳۱۶ ـ حدثنا هناد نا وكيع عن شعبة عن أبي التياح الضبعي قال سمعت أنس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخالطنا حتى كان يقول لأخ لي صغير يا أبا عمير ما فعل النغير قال ونضح بساط لنا فصلى عليه وفي الباب عن ابن عباس قال أبو عيسى حديث أنس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم لم يروا بالصلوٰة على البساط والطنفسة بأسا وبه يقول أحمد وإسحٰق واسم أبي التياح يزيد بن حميد.

## باب ۲۳۳ ما جاء في الصلوٰة في الحيطان

۳۱۷ ـ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود نا الحسن بن أبي جعفر عن أبي الزبير عن أبي الطفيل عن معاذ بن جبل أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يستحب الصلوٰة في الحيطان قال أبو داود يعني

ہیں "خمرہ" چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں۔

### چٹائی پر نماز پڑھنا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز ادا فرمائی۔ اس باب میں حضرت انس اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، ابوسعید کی حدیث حسن ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے البتہ علماء کی ایک جماعت نے زمین پر نماز پڑھنے کو اچھا کہا ہے۔

### فرش پر نماز پڑھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے گھل مل کر رہتے تھے یہاں تک کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے (مزاحاً) فرماتے، "اے عمیر! تمہارے نغیر (ایک پرندہ) کو کیا ہوا" حضرت انس فرماتے ہیں ہمارے فرش پر پانی چھڑکا گیا اور آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ وہ فرش اور قالین پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی مسلک ہے ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

### باغ میں نماز پڑھنا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم باغ میں نماز پڑھنے کو پسند فرماتے تھے ابوداؤد کہتے ہیں۔ "حیطان" کا معنی "بساتین" (باغ) ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث معاذ

15

الْبَسَاتِيْنِ) قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِيْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهُ وَأَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسَ وَأَبُو الطُّفَيْلِ اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ.

غریب ہے، اور ہم اسے صرف حسن بن ابی جعفر کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابن ابی جعفر کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے، اور ابوالطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

## بَابُ ۲۳۵ مَا جَاءَ فِيْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِيْ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَأَبِيْ جُحَيْفَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ طَلْحَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةٌ لِمَنْ خَلْفَهُ.

### سترہ رکھنا

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح (سترہ) رکھے تو چاہیئے کہ وہ نماز پڑھ لے، اور اس کے آگے سے گزرنے والے کی پرواہ نہ کرے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، سہل بن ابی حثمہ، ابن عمر، سبرہ بن معبد، ابوجحیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طلحہ حسن صحیح ہے علماء کا اس پر عمل ہے اور علماء یہ بھی فرماتے ہیں کہ امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے بھی کفایت کرتا ہے۔

## بَابُ ۲۳۶ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلٰى أَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ أَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِيْ قَالَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ

### نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت

حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید جہنی نے ایک شخص کو ابوجہیم کے پاس یہ بات پوچھنے کے لئے بھیجا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے آگے گزرنے والے کے بارے میں کیا سنا ہے؟ ابوجہیم نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ ہو کہ اس کی سزا کیا ہے تو وہ چالیس (سال یا مہینے یا دن) انتظار کرتا اور یہ اس کے لئے گزرنے سے بہتر ہوتا۔ ابوالنضر کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ اس باب میں حضرت ابوسعید خدری، ابوہریرہ،

سعید الخدری وأبی هریرة وعبد اللہ بن عمرو. قال أبو عیسیٰ حدیث أبی جہیم حدیث حسن صحیح. وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ قال لأن یقف أحدکم مائة عام خیر لہ من أن یمر بین یدی أخیہ وہو یصلی. والعمل علیہ عند أہل العلم کرہوا المرور بین یدی المصلی ولم یروا أن ذلک یقطع صلاة الرجل.

ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوجہیم کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ تم میں سے کسی ایک کو سو سال کھڑا رہنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے نمازی بھائی کے آگے سے گزرے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرنے کو مکروہ جانتے ہیں لیکن اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

## باب ۱۳۵ ما جاء لا یقطع الصلاة شیء

## نماز کو کوئی گزرنے والی چیز نہیں توڑتی

۳۳۷۔ حدثنا محمد بن عبد الملک بن أبی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبة عن ابن عباس قال کنت ردیف الفضل علی أتان فجئنا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بأصحابہ بمنی قال فنزلنا عنہا فوصلنا الصف فمرت بین أیدیہم فلم تقطع صلاتہم. وفی الباب عن عائشة والفضل بن عباس وابن عمر. قال أبو عیسیٰ وحدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند أکثر أہل العلم من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم من التابعین قالوا لا یقطع الصلاة شیء وبہ یقول سفیان والشافعی.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں ایک گدھی پر فضل بن عباس کے پیچھے تھا۔ ہم منیٰ میں پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے۔ فرماتے ہیں ہم اتر کر صف میں جا ملے گدھی ان کے سامنے سے گزری لیکن ان کی نماز نہیں ٹوٹی۔ اس باب میں حضرت عائشہ، فضل بن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا یہی مسلک ہے کہ کسی بھی گزرنے والی چیز سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ سفیان ثوری، امام شافعی (اور امام ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## باب ۱۳۶ ما جاء أنہ لا یقطع الصلاة إلا الکلب والحمار والمرأة.

## کتے، گدھے اور عورت کے سوا کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی

۳۳۸۔ حدثنا أحمد بن منیع نا ہشیم نا یونس ومنصور بن زاذان عن حمید بن ہلال عن عبد اللہ بن الصامت قال سمعت أبا ذر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا صلی الرجل ولیس بین یدیہ کآخرة الرحل أو کواسطة الرحل قطع

حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی یا درمیانی لکڑی، نمازی کا سترہ ہے، کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کو یہ

صَلَاتَهُ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتَنِي كَمَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَيْهِ قَالُوا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قَالَ أَحْمَدُ الَّذِي لَا أَشُكُّ فِيهِ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَفِي نَفْسِي مِنَ الْحِمَارِ وَالْمَرْأَةِ شَيْءٌ قَالَ إِسْحَاقُ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ إِلَّا الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ۔

کتا، عورت اور گدھا نماز توڑ دیتے ہیں۔ عبداللہ بن صامت فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا سیاہ کتے اور سفید کتے میں کیا فرق ہے؟ آپ نے فرمایا اے بھتیجے! تم نے مجھ سے اسی طرح سوال کیا ہے جس طرح میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، حکم غفاری، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوذر صحیح حسن ہے۔ بعض علماء کا یہی خیال ہے کہ گدھا، عورت اور سیاہ کتا نماز توڑ دیتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز کے ٹوٹنے میں تو مجھے شک نہیں البتہ گدھے اور عورت کے بارے میں مجھے شک ہے۔ امام اسحاق فرماتے ہیں نماز صرف سیاہ کتا توڑتا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَنَسٍ وَعَمْرِو بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَكَيْسَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ هَانِئٍ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي ثَوْبَيْنِ۔

## ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، جابر، سلمہ بن اکوع، انس، عمرو بن ابی اسید، ابوسعید، کیسان، ابن عباس، عائشہ، ام ہانی، عمار بن یاسر، طلق بن علی اور عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر بن ابی سلمہ حسن صحیح ہے، اکثر صحابہ کرام تابعین اور دیگر فقہا کا اسی پر عمل ہے، وہ فرماتے ہیں۔ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، بعض علماء فرماتے ہیں، آدمی دو کپڑوں میں نماز پڑھے،

## بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِي ابْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

## تبدیلی قبلہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

[illegible]

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ اَوْسٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا رُكُوْعًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی اور آپ کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرنا پسند فرماتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آپ کے چہرہ اقدس کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے دیکھا پس ہم آپ کو ضرور اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں لہٰذا آپ اپنا چہرہ اقدس کو مسجد حرام کی طرف پھیر لیں" آپ نے کعبۃ اللہ کی طرف منہ پھیر لیا اور یہی بات آپ پسند کرتے تھے ایک آدمی نے آپ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر وہ انصار کی ایک قوم کے پاس سے گزرا وہ نماز عصر میں بیت المقدس کی طرف منہ کرکے رکوع کر رہے تھے اس صحابی نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی ہے راوی کہتے ہیں وہ لوگ حالت رکوع ہی میں کعبۃ اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس، عمارہ بن اوس، عمرو بن عوف مزنی اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں براء بن عازب کی حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری سے بواسطہ ابو اسحاق بھی مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "صبح کی نماز میں رکوع کر رہے تھے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ ۲۵۱ مَا جَاءَ اَنَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

۳۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ مَعْشَرٍ نَا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔

۳۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ مَعْشَرٍ مِثْلَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَبِيْ مَعْشَرٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَاسْمُهُ نَجِيْحٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

## مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

محمد بن ابی معشر سے بھی اسی کی مثل منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ سے یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے بعض علماء نے ابومعشر کے حفظ میں کلام کیا ہے ان کا نام نجیح ہے اور وہ بنی ہاشم کے غلام ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں میں ان سے کوئی روایت نہیں لیتا۔ اگرچہ کئی لوگوں نے ان سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری مزید فرماتے ہیں عبداللہ بن جعفر مخرمی کی روایت بواسطہ عثمان

أَقْوَى وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مَعْشَرٍ.

٣٢٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ وَإِنَّمَا قِيلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ لِأَنَّهُ مِنْ وَلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا جَعَلْتَ الْمَغْرِبَ عَنْ يَمِينِكَ وَالْمَشْرِقَ عَنْ يَسَارِكَ فَمَا بَيْنَهُمَا قِبْلَةٌ إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ هٰذَا لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ وَاخْتَارَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ التَّيَاسُرَ لِأَهْلِ مَرْوَ.

بن محمد اخنسی، سعید مقبری، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو معشر کی حدیث سے زیادہ قوی اور صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ عبد اللہ بن جعفر کو مخرمی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ مسور بن مخرمہ کی اولاد سے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے ان میں سے حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی ابن طالب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب تو مغرب کو اپنی دائیں جانب اور مشرق کو اپنی بائیں طرف کرے اور قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو تو ان دونوں کے درمیان قبلہ ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں یہ بات اہل مشرق کے لئے ہے۔ ابن مبارک نے بائیں طرف کو اہل مرو کے لئے اختیار کیا ہے۔

ف: مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہونا اہل مدینہ کے لئے ہے۔ (مترجم)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

٣٢٧ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلَى حِيَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثَ السَّمَّانِ وَأَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الرَّبِيعِ السَّمَّانُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ ذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا قَالُوا إِذَا صَلَّى فِي الْغَيْمِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ

## بادلوں کے سبب اگر کوئی غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کا حکم

حضرت ربیعہ فرماتے ہیں ہم ایک اندھیری رات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے ہمیں جہت قبلہ معلوم نہ ہو سکی تو ہر شخص نے جس طرف منہ تھا نماز پڑھ لی۔ صبح کو ہم نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "فاینما تولوا فثم وجہ اللہ" (پس جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کی رحمت ہے) امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند کچھ نہیں ہم اسے صرف اشعث سمان کی روایت سے جانتے ہیں اور اشعث بن سعید ابو ربیع سمان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے وہ فرماتے ہیں اگر کسی نے ابر میں غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ وہ قبلہ رخ نہیں تھا تو اس کی نماز جائز ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

اشتبان لا بأس ما صلى أنه صلى لغير القبلة فإن صلاته جائزة وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك وأحمد وإسحاق.

## باب ما جاء في كراهية ما يصلى إليه وفيه

٣٢٨ - حدثنا محمود بن غيلان حدثنا المقرئ قال حدثنا يحيى بن أيوب عن زيد بن جبيرة عن داود بن الحصين عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يصلى في سبعة مواطن في المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق وفي الحمام ومعاطن الإبل وفوق ظهر بيت الله.

٣٢٩ - حدثنا علي بن حجر حدثنا سويد بن عبد العزيز عن زيد بن جبيرة عن داود بن حصين عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعناه ونحوه وفي الباب عن أبي مرثد وجابر وأنس. قال أبو عيسى حديث ابن عمر إسناده ليس بذاك القوي وقد تكلم في زيد بن جبيرة من قبل حفظه وقد روى الليث بن سعد هذا الحديث عن عبد الله بن عمر العمري عن نافع عن ابن عمر عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وحديث ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أشبه وأصح من حديث الليث بن سعد وعبد الله بن عمر العمري ضعفه بعض أهل الحديث من قبل حفظه منهم يحيى بن سعيد القطان.

## باب ما جاء في الصلوة في مرابض الغنم وأعطان الإبل

٣٣٠ - حدثنا أبو كريب حدثنا يحيى بن آدم عن أبي بكر بن عياش عن هشام عن ابن سيرين عن أبي هريرة

ف: اگر کسی کو وہاں سمت قبلہ معلوم نہ ہو تو تحری کرے، جدھر غالب گمان ہو ادھر نماز پڑھ لے اگرچہ بعد میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف تھا نماز ہو جائے گی لیکن اگر تحری کیے بغیر کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔

## کس مقام پر نماز پڑھنا مکروہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ کوڑے کرکٹ کی جگہ میں، جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ میں، قبرستان میں، راستے کے درمیان میں، حمام میں، اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور کعبۃ اللہ کی چھت پر۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے ہم معنی روایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی ہے اس باب میں حضرت ابو مرثد، جابر اور انس، رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر کی سند قوی نہیں زید بن جبیرہ کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے۔ لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کی مثل بواسطہ عبد اللہ بن عمر عمری، نافع، ابن عمر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے حضرت ابن عمر کی حدیث، لیث بن سعد کی حدیث کے مقابلہ میں اشبہ اور اصح ہے، عبد اللہ بن عمر عمری کو بعض محدثین یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔

## بکریوں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکریوں کے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ أَوْ بِنَحْوِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَبِهِ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَحَدِيْثُ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاسْمُ أَبِيْ حُصَيْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ۔

باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

ابوکریب نے بھی متعدد راویوں کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، براء، سبرہ بن معبد جہنی، عبداللہ بن مغفل، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے، ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں، بواسطہ ابوصالح، ابوحصین کی حدیث غریب ہے، اسرائیل نے اسے بواسطہ ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ

## سواری پر نماز پڑھنا اس کا رخ جدھر بھی ہو

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بھیجا جب میں آیا تو آپ سواری پر مشرق کی طرف منہ کئے نماز پڑھ رہے تھے۔ اور سجدہ کے لئے رکوع کی نسبت کچھ زیادہ جھکتے تھے۔ اس باب میں حضرت انس، ابن عمر، ابوسعید اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے اور آپ

عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمُ اخْتِلَافًا لَا يَرَوْنَ بَأْسًا اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرِهَا۔

سے کوئی فرق نہیں۔ مراد یہ ہے عام علماء کا اس پر عمل ہے اس میں علماء کا اختلاف نہیں وہ سب سواری پر نفل نماز پڑھتے ہیں کیونکہ نہیں بلکہ سواری کا رخ قبلہ کی طرف ہو یا کسی دوسری طرف،

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى الرَّاحِلَةِ

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِلٰى بَعِيْرِهٖ اَوْ رَاحِلَتِهٖ وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلٰوةِ اِلَى الْبَعِيْرِ بَاْسًا اَنْ يَّسْتَتِرَ بِهٖ۔

## سواری کو سترہ بنانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا کجاوے کی طرف نماز پڑھی۔ (یعنی اسے سترہ بنایا) اور آپ سواری پر نماز پڑھتے وہ جدھر بھی متوجہ ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا یہی نظریہ ہے کہ وہ اونٹ کو سترہ بنا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے،

## بَابُ مَا جَآءَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَقُوْلَانِ يَبْدَاُ بِالْعَشَآءِ وَاِنْ فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ فِي الْجَمَاعَةِ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَبْدَاُ بِالْعَشَآءِ اِذَا كَانَ الطَّعَامُ يُخَافُ فَسَادُهٗ وَالَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَشْبَهُ بِالْاِتِّبَاعِ وَاِنَّمَا اَرَادُوْا اَنْ لَّا يَقُوْمَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَلْبُهٗ مَشْغُوْلٌ بِسَبَبِ شَيْءٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا نَقُوْمُ

## جب شام کا کھانا حاضر ہو اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا حاضر ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عمر، سلمہ بن اکوع اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس، حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں پہلے کھانا کھایا جائے اگرچہ نماز با جماعت فوت ہو جائے۔ جارود کہتے ہیں میں نے وکیع سے سنا وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کھانا اس وقت پہلے کھایا جائے جب خراب ہونے کا خطرہ ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام اور دیگر حضرات کا قول اتباع کے زیادہ لائق ہے کیونکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ آدمی ایسی حالت میں نماز کے لئے کھڑا نہ ہو جب اس کا دل کسی اور چیز میں مشغول ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب ہمارے دل میں کچھ کھٹکا ہو ہم

إِلَى الصَّلَاةِ وَفِي نَفْسِهِ شَيْءٌ

۲۳۶ - وَرُوِيَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ قَالَ وَتَعَشَّى ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

نماز کے لئے نہیں کھڑے ہوتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے رکھا گیا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو، حضرت ابن عمر نے اس حالت میں کھانا کھایا کہ آپ امام کی قرأت سن رہے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں ہم سے یہ حدیث ہناد نے بواسطہ عبدہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النُّعَاسِ

۲۳۷ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكِلَابِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ يَنْعَسُ فَلَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## اونگھنے کی حالت میں نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو چاہیے کہ (تھوڑی دیر) سو جائے تاکہ اس سے نیند چلی جائے کیونکہ جب کوئی نماز پڑھتے ہوئے اونگھ جاتا ہے تو ہو سکتا ہے وہ بخشش مانگنے کی بجائے اپنے آپ کو گالیاں دے رہا ہو۔ اس باب میں حضرت انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّ بِهِمْ

۲۳۸ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا فِي مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتَّى أُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا أَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ مِنَ الزَّائِرِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَذِنَ لَهُ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِ وَقَالَ إِسْحَاقُ بِحَدِيثِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَشَدَّدَ فِي أَنْ لَا يُصَلِّيَ أَحَدٌ بِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَإِنْ

## مہمان میزبان کی اجازت بغیر نماز نہ پڑھائے

ابو عطیہ کہتے ہیں مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آتے اور احادیث بیان فرماتے، ایک دن نماز کا وقت ہوا تو ہم نے کہا "آگے ہو جائیے" انہوں نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک آگے ہو جائے پھر میں بتاؤں گا کہ میں آگے کیوں نہیں بڑھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے پاس ملاقات کے لئے جائے تو (از خود) ان کا امام نہ بن جائے بلکہ انہی میں سے کوئی امامت کرائے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام و تابعین کا اسی پر عمل ہے، وہ فرماتے گھر والا، آنے والے کی بہ نسبت امامت کا زیادہ حقدار ہے بعض علماء فرماتے ہیں، صاحب منزل اجازت دے تو کوئی حرج نہیں۔ امام اسحٰق نے اس بارے میں سختی سے کام لیا اور اسی حدیث کو اپناتے

اَذِنَ لَهٗ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ قَالَ وَكَذٰلِكَ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّيْ بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ اِذَا زَارَهُمْ يَقُوْلُ لِيُصَلِّ بِهِمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ۔

فرمایا "صاحب منزل کی اجازت سے بھی نہ پڑھائے" اسی طرح مسجد کا حکم ہے کہ آنے والے کی بجائے وہاں کے باشندوں میں سے کوئی پڑھائے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّخُصَّ الْاِمَامُ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ

## امام کا صرف اپنے لئے دعا مانگنا

۳۳٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ الْحِمْصِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ فَاِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهٗ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ثَوْبَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفْرِ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ حَدِيْثَ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ فِيْ هٰذَا اَجْوَدُ اِسْنَادًا وَّاَشْهَرُ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کو دوسرے کے گھر جھانکنا جائز نہیں اگر دیکھا تو گویا کہ اندر ہی چلا گیا۔ اور کوئی شخص قوم کا امام بنے تو اپنے آپ کو دعا کے ساتھ مخصوص کرکے دوسروں کے لئے نہ مانگے، ایسا کرنا خیانت ہے۔ اور کوئی شخص پائخانہ پیشاب کے دباؤ کی صورت میں نماز کے لئے کھڑا نہ ہو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان حسن ہے۔ یہ حدیث بواسطہ معاویہ بن صالح، سفر بن نسیر، یزید بن شریح، ابوامامہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، یزید بن شریح نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً روایت کیا ہے بواسطہ ابوحی مؤذن، حضرت ثوبان کی روایت سے یزید بن شریح کی حدیث سند کے لحاظ سے اجود اور زیادہ مشہور ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ

## مقتدیوں کے ناپسندیدہ امام کا حکم

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَّرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ وَفِي الْبَابِ

حضرت حسن فرماتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے ہر وہ شخص کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ اسے نہ چاہتے ہوں، وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو اور وہ شخص جو حی علی الفلاح (اذان) سنے اور جواب نہ دے (یعنی نماز کے لئے حاضر نہ ہو) اس باب

عن ابن عباس وطلحة وعبد الله بن عمرو وأبي أمامة قال أبو عيسى حديث أنس لا يصح لأنه قد روي هذا عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل قال أبو عيسى ومحمد بن القاسم تكلم فيه أحمد بن حنبل وضعفه وليس بالحافظ وقد كره قوم من أهل العلم أن يؤم الرجل قوما وهم له كارهون فإذا كان الإمام غير ظالم فإنما الإثم على من كرهه وقال أحمد وإسحاق في هذا إذا كره واحد أو اثنان أو ثلاثة فلا بأس أن يصلي بهم حتى يكرهه أكثر القوم.

میں حضرت ابن عباس، طلحہ، عبداللہ بن عمرو اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس صحیح نہیں کیونکہ یہ حضرت حسن سے مرسلاً بھی مروی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن قاسم کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے کلام کیا اور اسے ضعیف قرار دیا۔ اور وہ حافظ بھی نہیں۔ بعض علماء نے اس بات کو ناپسند کیا کہ کوئی شخص اس حالت میں امامت کرائے کہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں، ہاں جب امام ظالم نہیں ہوگا تو ناپسند کرنے والوں پر گناہ ہوگا امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں ایک، دو یا تین آدمی ناپسند کریں تو کوئی حرج نہیں جب تک اکثر قوم ناپسند نہ کرے،

٣٣١ - حدثنا هناد نا جرير عن منصور عن هلال بن يساف عن زياد بن أبي الجعد عن عمرو بن الحارث بن المصطلق قال كان يقال أشد الناس عذابا اثنان امرأة عصت زوجها وإمام قوم وهم له كارهون قال جرير قال منصور فسألنا عن أمر الإمام فقيل لنا إنما عني بهذا الأئمة الظلمة فأما من أقام السنة فإنما الإثم على من كرهه.

عمرو بن حارث بن مصطلق فرماتے ہیں کہا گیا ہے کہ دو آدمیوں کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔ خاوند کی نافرمان عورت اور قوم کی ناپسندیدگی کے باوجود امامت کرنے والا۔ جریر نے منصور کا قول نقل کیا کہ ہم نے امام کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا اس سے مراد ظالم امام ہیں، اگر وہ سنت کو قائم رکھے گا۔ تو گناہ ناپسند کرنے والوں پر ہوگا۔

٣٣٢ - حدثنا محمد بن إسماعيل نا علي بن الحسن نا الحسين بن واقد قال نا أبو غالب قال سمعت أبا أمامة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا تجاوز صلاتهم آذانهم العبد الآبق حتى يرجع وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط وإمام قوم وهم له كارهون قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وأبو غالب اسمه حزور.

ابو غالب کہتے ہیں میں نے ابو امامہ سے روایت سنی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے نہیں بڑھتی، بھاگا ہوا غلام جب تک واپس نہ آجائے وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو اور کسی قوم کا امام جسے وہ ناپسند کرتے ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے ابو غالب کا نام حزور ہے۔

## باب ما جاء إذا صلى الإمام قاعدا فصلوا قعودا

## امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر ہی پڑھیں

٣٣٣ - حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن أنس بن مالك قال خر رسول الله صلى الله عليه

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر کر نیچے تشریف

وسلم خَرَّ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَجْمَعُوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا لَمْ يُصَلِّ مَنْ خَلْفَهٗ إِلَّا قِيَامًا فَإِنْ صَلُّوْا قُعُوْدًا لَمْ تُجْزِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

سے گر گئے اور زخمی ہو گئے تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی چنانچہ ہم سب نے بھی آپ کی اقتدا میں بیٹھ کر ہی نماز ادا کی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بے شک امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو۔ جب رکوع سے اٹھے تم بھی اٹھو۔ جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تم "ربنا ولک الحمد" کہو جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابو ہریرہ، جابر، ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام نے اس حدیث پر عمل کیا ان میں سے حضرت جابر بن عبداللہ اسید بن حضیر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں امام احمد اور اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ امام بیٹھ کر پڑھائے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں ان کی نماز بیٹھ کر جائز نہیں، سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک اور شافعی رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## بَابٌ مِنْهُ

٣٣٣۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا وَرُوِيَ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ مَرَضِهٖ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّاسُ

## عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ام المومنین سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض وصال میں باہر تشریف لائے حضرت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، آپ نے ایک پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی، لوگ حضرت ابوبکر کی

يأتمون بأبي بكر وأبو بكر يأتم بالنبي صلى الله عليه وسلم وروي عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى خلف أبي بكر قاعدا وروي عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى خلف أبي بكر وهو قاعد.

اقتدا کر رہے تھے جبکہ خود حضرت ابوبکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدی تھے حضرت عائشہ ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔

۳۴۳۔ حدثنا بذلك عبد الله بن أبي زياد ثنا شبابة بن سوار ثنا محمد بن طلحة عن حميد عن ثابت عن أنس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه خلف أبي بكر قاعدا في ثوب متوشحا به. قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهكذا رواه يحيى بن أيوب عن حميد عن أنس وقد رواه غير واحد عن حميد عن أنس ولم يذكروا فيه عن ثابت ومن ذكر فيه عن ثابت فهو أصح.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی اس وقت آپ نے ایک کپڑا بغلوں کے نیچے نکال دائیں بائیں شانوں پر ڈال رکھا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے یحیٰی بن ایوب نے بواسطہ حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے بواسطہ حمید کئی راویوں نے یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن اس میں ثابت کا واسطہ نہیں جس روایت میں ثابت کا واسطہ ہے وہ اصح ہے۔

## باب ما جاء في الإمام ينهض في الركعتين ناسيا.

## امام کا دو رکعتوں کے بعد بھول کر کھڑا ہو جانا

۳۴۴۔ حدثنا أحمد بن منيع ثنا هشيم ثنا ابن أبي ليلى عن الشعبي قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فنهض في الركعتين فسبح به القوم وسبح بهم فلما قضى صلاته سلم ثم سجد سجدتي السهو وهو جالس ثم حدثهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل بهم مثل الذي فعل. وفي الباب عن عقبة بن عامر وسعد وعبد الله بن بحينة. قال أبو عيسى حديث المغيرة بن شعبة قد روي من غير وجه عن المغيرة بن شعبة وقد تكلم بعض أهل العلم في ابن أبي ليلى من قبل حفظه. قال أحمد لا يحتج بحديث ابن أبي ليلى وقال محمد بن إسماعيل ابن أبي ليلى هو صدوق ولا أروي عنه

شعبی فرماتے ہیں ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، دو رکعتوں کے بعد آپ اٹھ کھڑے ہوئے اس پر لوگوں نے "سبحان اللہ" کہا اور خود حضرت مغیرہ نے بھی "سبحان اللہ" کہا اختتام نماز پر سلام کے بعد آپ نے سہو کے دو سجدے کئے درآں حالیکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے پھر ان سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس صورت میں ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ انہوں (حضرت مغیرہ) نے کیا۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر، سعد اور عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت مغیرہ بن شعبہ سے کئی طرق سے مروی ہے ابن ابی لیلیٰ کے حفظ میں بعض علماء نے کلام کیا ہے امام احمد فرماتے ہیں ابن ابی لیلیٰ کی حدیث قابل حجت نہیں،

لا یَدْرِیْ صَحِیْحَ حَدِیْثِهٖ مِنْ سَقِیْمِهٖ وَكُلُّ مَنْ كَانَ مِثْلَ هٰذَا فَلَا أَرْوِیْ عَنْهُ شَیْئًا وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَرَوٰی سُفْیَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُبَیْلٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ أَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٌ الْجُعْفِیُّ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ تَرَكَهُ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ وَغَیْرُهُمَا وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ فِی الرَّكْعَتَیْنِ مَضٰی فِیْ صَلَاتِهٖ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ مِنْهُمْ مَنْ رَأٰی قَبْلَ التَّسْلِیْمِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَأٰی بَعْدَ التَّسْلِیْمِ وَمَنْ رَأٰی قَبْلَ التَّسْلِیْمِ فَحَدِیْثُهٗ أَصَحُّ لِمَا رَوَی الزُّهْرِیُّ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْأَنْصَارِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ۔

امام بخاری فرماتے ہیں "وہ صدوق تھے لیکن میں ان سے روایت نہیں کرتا کیونکہ وہ صحیح اور سقیم احادیث میں تمیز نہیں کرتے۔ اور اس قسم کے تمام راویوں سے میں روایت نہیں کرتا" یہ حدیث حضرت مغیرہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔ سفیان نے بواسطہ جابر، مغیرہ بن شبیل، قیس بن حازم، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جابر جعفی کو بعض علماء نے ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید، عبدالرحمن بن مہدی وغیرہما نے اس کو ترک کیا اس حدیث پر علماء کا عمل ہے کہ جب کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد (بلا تشہد) کھڑا ہو جائے تو وہ اپنی نماز جاری رکھے اور آخر میں سہو کے دو سجدے کرے بعض کہتے ہیں سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے اور بعض کے نزدیک سلام کے بعد ہے جو علماء پہلے کے قائل ہیں ان کی حدیث اصح ہے جیسا کہ زہری اور یحییٰ بن سعید انصاری نے بواسطہ عبدالرحمن اعرج، عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْمَسْعُوْدِیِّ عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلّٰی بِنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ قَامَ وَلَمْ یَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهٖ مَنْ خَلْفَهٗ فَأَشَارَ إِلَیْهِمْ أَنْ قُوْمُوْا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَی السَّهْوِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰكَذَا صَنَعَ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

زیاد بن علاقہ کہتے ہیں ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ دو رکعتوں کے بعد آپ کھڑے ہو گئے، اور واپس نہ بیٹھے پیچھے والوں نے "سبحان اللہ" کہا تو آپ نے اشارہ کیا کہ کھڑے رہو۔ فارغ ہوئے تو آپ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْأُوْلَیَیْنِ

## پہلے قعدہ کا انداز

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوٗدَ هُوَ الطَّیَالِسِیُّ نَا شُعْبَةُ نَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ یُحَدِّثُ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں کے بعد یوں بیٹھتے گویا کہ آگ میں گرم کئے ہوئے پتھر پر تشریف فرما ہیں (یعنی مختصر وقت) شعبہ کہتے ہیں

إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ كَأَنَّمَا عَلَى الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ فَأَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ فَيَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ أَنْ لَا يُطِيْلَ الرَّجُلُ الْقُعُوْدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ وَلَا يَزِيْدُ عَلَى التَّشَهُّدِ شَيْئًا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ وَقَالُوْا إِنْ زَادَ عَلَى التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ هٰكَذَا رُوِيَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِ۔

پھر سعد نے اپنے ہونٹوں کو ہلایا میں نے کہا "پھر کھڑے ہو جاتے" سعد نے کہا "ہاں پھر آپ کھڑے ہو جاتے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے مگر ابو عبیدہ کا اپنے والد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں پہلا قعدہ لمبا نہ کیا جائے اور اس میں تشہد پر اضافہ نہ کیا جائے اگر اضافہ کر لیا تو سجدہ سہو لازم ہوگا، شعبی وغیرہ سے اسی طرح مروی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ۔

## نماز میں اشارہ کرنا

٣٣٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً وَقَالَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِشَارَةً بِإِصْبَعِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بِلَالٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ۔

٣٤٠۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ صُهَيْبٍ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ بُكَيْرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حَيْثُ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ يَرُدُّ إِشَارَةً وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدِيْ صَحِيْحٌ لِأَنَّ قِصَّةَ حَدِيْثِ صُهَيْبٍ غَيْرُ قِصَّةِ حَدِيْثِ بِلَالٍ وَإِنْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَوٰى عَنْهُمَا

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے اشارہ سے جواب دیا ابن عمر فرماتے ہیں میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ صہیب نے فرمایا انگلی سے اشارہ کیا اس باب میں حضرت بلال، ابوہریرہ، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں انہیں سلام کا جواب کس طرح دیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہاتھ سے اشارہ فرماتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث صہیب حسن ہے ہم اسے صرف لیث بواسطہ بکیر کی روایت سے پہچانتے ہیں زید بن اسلم نے بھی حضرت ابن عمر سے روایت کیا فرماتے ہیں میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب وہ بنو عمرو بن عوف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت نماز سلام عرض کرتے تو آپ کس طرح جواب دیتے انہوں نے فرمایا آپ اشارے سے جواب دیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں کیونکہ واقعہ صہیب اور واقعہ بلال دونوں الگ الگ ہیں اگرچہ حضرت ابن عمر نے ان دونوں سے

فاحتمل أن يكون سمع منهما جميعا۔

روایت کرتے ہیں ہو سکتا ہے آپ نے ان دونوں سے سنا ہو۔

## باب ما جاء أن التسبيح للرجال والتصفيق للنساء

۳۵۱۔ حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال والتصفيق للنساء وفي الباب عن علي وسهل بن سعد وجابر وأبي سعيد وابن عمر قال علي كنت إذا استأذنت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي سبح قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح والعمل عليه عند أهل العلم وبه يقول أحمد وإسحق۔

## مردوں کے لیے تسبیح اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد "سبحان اللہ" کہہ کر اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ مار کر امام کو (بھول پر) مطلع کریں۔ اس باب میں حضرت علی، سہل بن سعد، جابر، ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہتا اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ "سبحان اللہ" فرماتے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

## باب ما جاء في كراهية التثاؤب في الصلوة

۳۵۲۔ حدثنا علي بن حجر نا إسمعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال التثاؤب في الصلوة من الشيطان فإذا تثاءب أحدكم فليكظم ما استطاع وفي الباب عن أبي سعيد الخدري وجد عدي بن ثابت قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح وقد كره قوم من أهل العلم التثاؤب في الصلوة قال إبراهيم إني لأرد التثاؤب بالتنحنح۔

## نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو روکنے کی کوشش کرے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید خدری، اور عدی بن ثابت کے دادا رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کی ایک جماعت نے نماز میں جمائی لینے کو مکروہ کہا ہے ابراہیم فرماتے ہیں میں کھانسی کے ذریعے جمائی کو روکتا ہوں۔

## باب ما جاء أن صلوة القاعد على النصف من صلوة القائم

۳۵۳۔ حدثنا علي بن حجر نا عيسى بن يونس نا

## کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

الحسين المعلم عن عبد الله بن بريدة عن عمران بن حصين قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل وهو قاعد فقال من صلى قائما فهو أفضل ومن صلاها قاعدا فله نصف أجر القائم ومن صلاها نائما فله نصف أجر القاعد وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وأنس والسائب قال أبو عيسى حديث عمران بن حصين حديث حسن صحيح۔

٣٥٤۔ وقد روي هذا الحديث عن إبراهيم بن طهمان بهذا الإسناد إلا أنه يقول عن عمران بن حصين قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة المريض فقال صل قائما فإن لم تستطع فقاعدا فإن لم تستطع فعلى جنب حدثنا بذلك هناد نا وكيع عن إبراهيم بن طهمان عن حسين المعلم بهذا الإسناد قال أبو عيسى ولا نعلم أحدا روى عن حسين المعلم نحو رواية إبراهيم بن طهمان وقد روى أبو أسامة وغير واحد عن حسين المعلم نحو رواية عيسى بن يونس ومعنى هذا الحديث عند بعض أهل العلم في صلاة التطوع۔

٣٥٥۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابن أبي عدي عن أشعث بن عبد الملك عن الحسن قال إن شاء الرجل صلى صلاة التطوع قائما وجالسا ومضطجعا واختلف أهل العلم في صلاة المريض إذا لم يستطع أن يصلي جالسا فقال بعض أهل العلم إنه يصلي على جنبه الأيمن وقال بعضهم يصلي مستلقيا على قفاه ورجلاه إلى القبلة وقال سفيان الثوري في هذا الحديث من صلى جالسا فله نصف أجر القائم قال هذا للصحيح ولمن ليس له عذر فأما

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور بیٹھنے والے کے لئے اس سے نصف ثواب ہے۔ حالت نیند میں نماز پڑھنے والے کے لئے بیٹھنے والے کے مقابلے میں نصف ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، انس، اور سائب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے۔

ابراہیم بن طہمان سے بھی یہ حدیث اسی سند کے ساتھ مروی ہے البتہ اس کے الفاظ مختلف ہیں اور وہ یہ ہیں عمران بن حصین فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیمار کی نماز کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر اشارے سے پڑھو۔ ہناد نے بواسطہ وکیع اور ابراہیم بن طہمان، حسین معلم سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ کسی نے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان کی مثل روایت کی ہو۔ ابو اسامہ اور دوسرے کئی راویوں نے حسین معلم سے عیسیٰ بن یونس کی روایت نقل کی۔ علماء کے نزدیک یہ حدیث نفل نماز کے بارے میں ہے۔

حسن فرماتے ہیں آدمی نفل نماز کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، اور لیٹ کر تینوں صورتوں میں پڑھ سکتا ہے۔ بیمار اگر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں دائیں پہلو پر لیٹ کر پڑھے بعض کا قول ہے کہ پیٹھ کے بل لیٹ کر پاؤں قبلہ رخ کرے۔ سفیان ثوری اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بیٹھنے والے کے لئے نصف ثواب اس صورت میں ہے جب کہ وہ صحیح اور غیر معذور ہو۔ اگر بیماری وغیرہ کے عذر کی وجہ

مَنْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ أَوْ غَيْرِهِ فَصَلَّى جَالِسًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَقَدْ رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مِثْلُ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

## بَابٌ فِيْ مَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ حَفْصَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَالْعَمَلُ عَلَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ كَأَنَّهُمَا رَأَيَا كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحًا مَعْمُولًا بِهِمَا.

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَ

سے بیٹھ کر پڑھے، تو اس کے لئے بھی اتنا ہی ثواب ہے، جتنا کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے لئے ہے بعض احادیث بھی اسی طرح ہے جس طرح سفیان ثوری نے فرمایا۔

## بیٹھ کر نفل پڑھنے کا حکم

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا۔ البتہ آپ نے وصال مبارک سے ایک سال قبل (نوافل) بیٹھ کر پڑھنے شروع کئے اور سورت کو اس قدر ترتیل سے پڑھتے کہ وہ قرآن پاک کی نہایت لمبی سورت سے بھی زیادہ طویل ہو جاتی۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حفصہ حسن صحیح ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رات کو بیٹھ کر (نفل) نماز پڑھتے۔ جب قراءت سے تیس یا چالیس آیات باقی رہتیں کھڑے ہو جاتے قراءت فرماتے پھر رکوع میں جاتے۔ دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے یہ بھی مروی ہے کہ آپ بیٹھ کر شروع فرماتے پھر جب کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو اسی حالت میں رکوع اور سجدہ بھی کرتے اور اگر قراءت بیٹھ کر فرماتے تو رکوع وسجدہ بھی اسی صورت میں کرتے امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں دونوں حدیثوں پر عمل ہے گویا کہ ان کے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور ان پر عمل ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی صورت میں قراءت کرتے، جب تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں کھڑے ہو جاتے اسی حالت میں قراءت فرماتے اور رکوع وسجدہ بھی اسی صورت میں کرتے پھر دوسری

سَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

رکعت میں بھی یہی عمل فرماتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا بعض اوقات آپ رات کو کھڑے ہو کر لمبی نماز پڑھتے اور بعض مرتبہ بیٹھ کر طویل نماز ادا فرماتے جب کھڑے ہو کر قرات فرماتے تو اسی حالت میں رکوع و سجود بھی کرتے اور بیٹھ کر قرات ہوتی تو رکوع و سجدہ بھی اسی صورت میں فرماتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فِي الصَّلَاةِ فَأُخَفِّفُ

## بوجہ عذر مختصر نماز پڑھنا

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَتَنَ أُمُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، تو اس خوف سے نماز مختصر کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں فتنے میں نہ مبتلا ہو جائے اس باب میں حضرت ابوقتادہ، ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ

## بالغ عورت کی نماز کے لیے دوپٹہ ضروری ہے

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيْصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالغ عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر قبول نہیں ہوتی، اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ عورت جب بالغ ہو جائے اور نماز پڑھے تو ننگے بالوں سے

أهل العلم أن المرأة إذا صلت وشيء من شعرها مكشوف لا تجوز صلاتها وهو قول الشافعي قال لا تجوز صلاة المرأة وشيء من جسدها مكشوف. قال الشافعي وقد قيل إن كان ظهر قدميها مكشوفا فصلاتها جائزة.

نماز جائز نہیں ہوگی۔ امام شافعی کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں عورت کے جسم سے کچھ حصہ بھی ننگا ہو تو نماز نہ ہوگی، نیز آپ فرماتے ہیں، اگر اس کے قدم کا پچھلا حصہ کھلا رہ جائے تو نماز ہو جائے گی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ فَكَرِهَ بَعْضُهُمُ السَّدْلَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالُوا هٰكَذَا تَصْنَعُ الْيَهُودُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كُرِهَ السَّدْلُ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَأَمَّا إِذَا سَدَلَ عَلَى الْقَمِيصِ فَلَا بَأْسَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ السَّدْلَ فِي الصَّلٰوةِ۔

## نماز میں سدل مکروہ ہے

نوٹ: سدل کا مطلب چادر وغیرہ کو گلے میں اس طرح ڈالنا ہے کہ دونوں سرے لٹک رہے ہوں اسی طرح ایک کنارہ دوسری طرف ڈال دیا گیا ہو تو بھی سدل ہے اسی طرح کوٹ وغیرہ کو کندھوں پر ڈالنا اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالنا بھی سدل ہے۔ (مترجم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ بواسطہ عطاء مرفوعاً صرف عسل بن سفیان کی روایت سے معروف ہے علماء کا سدل کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک نماز میں سدل مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں یہودی ایسا کرتے ہیں بعض علماء فرماتے ہیں سدل اس صورت میں مکروہ ہے جب ایک ہی کپڑا ہو لیکن قمیص کے اوپر سدل کرنا جائز ہے امام احمد کا یہی قول ہے ابن مبارک کے نزدیک بھی نماز میں سدل مکروہ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ۔

## نماز میں کنکریوں کا ادھر ادھر کرنا مکروہ ہے

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو کنکریوں کو ادھر ادھر نہ کرے کیونکہ رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کنکریاں صاف کرنے

أبو سلمة بن عبد الرحمن عن معيقيب قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن مسح الحصى في الصلوة فقال إن كنت لا بد فاعلا فمرة واحدة قال أبو عيسى هذا حديث صحيح وفي الباب عن علي بن أبي طالب وحذيفة وجابر بن عبد الله ومعيقيب قال أبو عيسى حديث أبي ذر حديث حسن وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كره المسح في الصلوة وقال إن كنت لا بد فاعلا فمرة واحدة كأنه روي عنه رخصة في الواحدة والعمل على هذا عند أهل العلم

بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر ضروری ہو تو ایک مرتبہ کر لیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب، حذیفہ، جابر بن عبداللہ اور معیقیب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوذر کی حدیث حسن ہے یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کنکریاں صاف کرنا مکروہ جانتے تھے، اور آپ نے فرمایا اگر تیرے لئے ضروری ہے تو صرف ایک مرتبہ کر۔ گویا کہ آپ کی طرف سے ایک دفعہ کی اجازت ہے، اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔

## باب ما جاء في كراهية النفخ في الصلوة

۳۸۳۔ حدثنا أحمد بن منيع نا عباد بن العوام نا ميمون أبو حمزة عن أبي صالح عن طلحة عن أم سلمة قالت رأى النبي صلى الله عليه وسلم غلاما لنا يقال له أفلح إذا سجد نفخ فقال يا أفلح ترب وجهك قال أحمد بن منيع وكره عباد النفخ في الصلوة وقال إن نفخ لم يقطع صلاته قال أحمد بن منيع وبه نأخذ قال أبو عيسى وروى بعضهم عن أبي حمزة هذا الحديث وقال مولى لنا يقال له رباح.

۳۸۴۔ حدثنا أحمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن ميمون أبي حمزة بهذا الإسناد نحوه وقال غلام لنا يقال له رباح قال أبو عيسى وحديث أم سلمة إسناده ليس بذاك وميمون أبو حمزة قد ضعفه بعض أهل العلم واختلف أهل العلم في النفخ في الصلوة فقال بعضهم إن نفخ في الصلوة استقبل الصلوة وهو قول سفيان الثوري وأهل الكوفة وقال بعضهم يكره النفخ

## نماز میں پھونک مارنا منع ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک افلح نامی غلام کو دیکھا کہ وہ سجدے میں پھونکیں مارتا ہے آپ نے فرمایا، اے افلح! تیرا منہ خاک آلود ہو۔ احمد بن منیع کہتے ہیں عباد بن عوام، نماز میں پھونک مارنے کو مکروہ جانتے تھے، اور فرماتے تھے، پھونکنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ احمد بن منیع کہتے ہیں ہمارا بھی یہی مسلک ہے امام ترمذی فرماتے ہیں بعض نے ابوحمزہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ اس میں غلام کا نام "رباح" ذکر کیا گیا ہے۔

حماد بن زید نے میمون ابوحمزہ سے اسی سند کے ساتھ اس حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی البتہ اس میں غلام کا نام "رباح" مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام سلمہ کی سند کچھ نہیں اور میمون ابوحمزہ کو بعض علماء نے ضعیف کہا ہے نماز میں پھونکنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک اس صورت میں دوبارہ نماز پڑھے، سفیان ثوری اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں بعض علماء کے نزدیک نماز میں پھونکنا مکروہ ہے

فِي الصَّدْرِ وَإِنْ لَمْ يُتِمَّ فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ

اس لئے اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، امام احمد و اسحٰق کا یہی قول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ

## نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْاِخْتِصَارَ فِي الصَّلٰوةِ وَالْاِخْتِصَارُ هُوَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلٰى خَاصِرَتِهِ فِي الصَّلٰوةِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَمْشِيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَيُرْوٰى أَنَّ إِبْلِيْسَ إِذَا مَشٰى يَمْشِي مُخْتَصِرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے بعض علماء کے نزدیک نماز میں اختصار مکروہ ہے اختصار کے معنی کوکھ پر ہاتھ رکھنا ہیں بعض علماء نے نماز کے علاوہ چلنے میں بھی اختصار کو مکروہ کہا روایت ہے کہ شیطان اس طرح چلتا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلٰوةِ

## نماز میں بالوں کا بندھا ہوا ہونا

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّهُ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ ضُفْرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ أَقْبِلْ عَلٰى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِي رَافِعٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مَعْقُوْصٌ شَعْرُهُ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى هُوَ الْقُرَشِيُّ الْمَكِّيُّ وَهُوَ أَخُوْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى۔

حضرت ابورافع کا حضرت حسن بن علی پر گزر ہوا وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے اپنے بالوں کو پچھلی طرف سے گرہ دے رکھا تھا۔ ابورافع نے بال کھول دیئے اس پر حسن نے غصہ کے ساتھ ان کی طرف دیکھا تو ابورافع نے کہا نماز ادا کریں اور غصہ نہ ہوں کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا یہ شیطان کا حصہ ہے اس باب میں حضرت ام سلمہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی رافع حسن ہے، اور علماء کا اسی پر عمل ہے ان کے نزدیک نماز میں بالوں کا باندھا ہوا ہونا مکروہ ہے، عمران بن موسیٰ قرشی مکی ہیں، اور ایوب بن موسیٰ کے بھائی ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلٰوةِ

۳۶۸ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ نَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعَمْيَاءِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنَى مَثْنَى تَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْكَنُ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُونِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَالَ غَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ خِدَاجٌ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ رَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ فَأَخْطَأَ فِي مَوَاضِعَ فَقَالَ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ وَهُوَ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَإِنَّمَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعِ بْنِ الْعَمْيَاءِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ.

## نماز میں خشوع

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز (نفل) دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے، خشوع، عاجزی، سکون اور اپنے رب کی طرف ہاتھوں کو اس طرح اٹھانا کہ ان کا اندرونی حصہ منہ کی طرف ہو پھر کہنا اے رب! اے رب! جس نے ایسا نہ کیا وہ ایسا ہے ایسا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مبارک کے غیر نے کہا جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ناقص ہے امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری کا قول ہے کہ شعبہ نے اس حدیث کو عبدربہ بن سعید سے روایت کرتے ہوئے چند جگہ خطا کی۔ عمران بن ابی انیس کی جگہ انس بن انیس کہا، عبداللہ بن حارث کہا، حالانکہ عبداللہ بن نافع بن عمیا، ربیعہ بن حارث، سے راوی ہیں، اسی طرح شعبہ نے کہا عبداللہ بن حارث نے بواسطہ مطلب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، جب کہ صحیح یہ ہے کہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بواسطہ فضل بن عباس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں؟ امام بخاری فرماتے ہیں۔ لیث بن سعد کی حدیث، حدیث شعبہ سے اصح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيكِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلٰوةِ

۳۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

## نماز میں تشبیک مکروہ ہے

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کرکے مسجد کا قصد

تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَرَوَى شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ شَرِيكٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ۔

## بَابُ ۱۳۰ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

## بَابُ ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ وَيُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً

کرتے ہوئے باہر آئے تو ہرگز اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں نہ ڈالے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کعب بن عجرہ کی حدیث کو کئی راویوں نے ابن عجلان سے حدیث لیث کی مثل روایت کیا ہے۔ شریک نے محمد بن عجلان اور ان کے والد کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ حدیث شریک غیر محفوظ ہے۔

## طویل قیام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا طویل قنوت (لمبے قیام) والی نماز۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن حبشی اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے اور حضرت جابر بن عبداللہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔

## رکوع اور سجدہ کی کثرت

معدان بن طلحہ یعمری کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان سے ملاقات کی اور پوچھا "مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشے اور جنت میں داخل فرمائے" حضرت ثوبان کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "سجدہ لازم پکڑو" میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے "جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سجدہ کے سبب اس کا درجہ بلند کرتا اور گناہ مٹا دیتا ہے" معدان کہتے ہیں پھر میں نے ابوالدرداء سے ملاقات کی اور ان سے بھی یہی سوال کیا جو ثوبان سے کیا تھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ "سجدہ لازم پکڑو" اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہی ارشاد پاک

إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي فَاطِمَةَ قَالَ أَبُو عِيْسٰى حَدِيْثُ ثَوْبَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ طُوْلُ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَثْرَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ أَفْضَلُ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا حَدِيْثَانِ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَقَالَ إِسْحٰقُ أَمَّا بِالنَّهَارِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَأَمَّا بِاللَّيْلِ فَطُوْلُ الْقِيَامِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ لَهُ جُزْءٌ بِاللَّيْلِ يَأْتِي عَلَيْهِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فِي هٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ لِأَنَّهُ يَأْتِي عَلٰى جُزْئِهِ وَقَدْ رَبِحَ كَثْرَةَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ قَالَ أَبُو عِيْسٰى وَإِنَّمَا قَالَ إِسْحٰقُ هٰذَا لِأَنَّهُ كَذَا وُصِفَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَوُصِفَ طُوْلُ الْقِيَامِ وَأَمَّا بِالنَّهَارِ فَلَمْ يُوْصَفْ مِنْ صَلٰوتِهِ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ مَا وُصِفَ بِاللَّيْلِ.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

٣٨٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَتْلَ الْحَيَّةِ

سنایا جو حضرت ثوبان نے بتایا تھا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابو فاطمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ثوبان اور ابو درداء کی حدیث کثرت سجود کے بارے میں صحیح حسن ہے اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک طویل قیام افضل ہے جبکہ بعض رکوع اور سجود کی کثرت کو افضل قرار دیتے ہیں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اس سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں قسم کی حدیثیں مروی ہیں چنانچہ امام احمد نے کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں کہ دن کو لمبا قیام اور رات کو کثرت سے رکوع و سجود افضل ہیں سوائے اس کے کسی شخص نے عبادت کے لئے رات کا کچھ حصہ مقرر کر رکھا ہو پس میرے (امام اسحٰق) کے نزدیک اس میں رکوع و سجود کی کثرت افضل ہے کیونکہ وہ وقت معینہ بھی پورا کرتا ہے اور رکوع و سجود کی کثرت سے مزید نفع بھی حاصل کرتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں" امام اسحٰق نے یہ بات اس لئے فرمائی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز اسی طرح بیان کی گئی کہ آپ رات کو لمبا قیام فرماتے تھے، لیکن دن کو طویل قیام کے بارے میں آپ سے کچھ منقول نہیں ہے۔

## نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دو سیاہ (موذیوں) سانپ اور بچھو کو قتل کرنے کا حکم فرمایا، اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابو رافع رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے، امام احمد اور اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں۔ البتہ بعض علماء کے نزدیک نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا

وَالنَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

٣٧٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

٣٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبَ الْقَارِيَّ كَانَا يَسْجُدَانِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ بُحَيْنَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ يَرٰى سُجُودَ السَّهْوِ كُلَّهُ قَبْلَ السَّلَامِ وَيَقُولُ هٰذَا النَّاسِخُ لِغَيْرِهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ وَيَذْكُرُ أَنَّ اٰخِرَ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى هٰذَا وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى حَدِيثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُحَيْنَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ بُحَيْنَةَ مَالِكٌ أَبُوهُ وَبُحَيْنَةُ أُمُّهُ هٰكَذَا أَخْبَرَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ مَتٰى يَسْجُدُهُمَا الرَّجُلُ قَبْلَ السَّلَامِ أَوْ بَعْدَهُ فَرَأٰى بَعْضُهُمْ أَنْ يَسْجُدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ

مکروہ ہے، ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا نماز میں شغل ہے پہلا قول اصح ہے۔

## سلام سے پہلے سجدہ سہو

عبد اللہ بن بحینہ اسدی (حلیف بنی عبد المطلب) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں قعدے کی بجائے کھڑے ہو گئے جب آپ نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کئے ہر سجدہ میں تکبیر فرمائی۔ اس وقت آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی سلام نہیں پھیرا تھا۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کئے یہ سجدے اس بیٹھنے کے بدلے میں تھے۔ جس میں بھول واقع ہوئی تھی۔ اس باب میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ اور سائب قاری رضی اللہ عنہما سلام سے پہلے سجدہ سہو کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن بحینہ حسن ہے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے، اور امام شافعی رحمۃ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں، وہ فرماتے ہیں سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے، اور یہ حدیث دیگر احادیث کے لئے ناسخ ہے نیز آپ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل اسی طرح تھا۔ امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں جب کوئی شخص (بھول کر) دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سلام سے قبل سہو کے دو سجدے کرے جس طرح حدیث ابن بحینہ کا تقاضا ہے، عبد اللہ بن بحینہ کے والد کا نام مالک اور والدہ کا نام بحینہ ہے اس لئے یہ عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے اسحٰق بن منصور سے بواسطہ علی بن مدینی اسی طرح معلوم ہوا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں سجدہ سہو کے وقت میں علماء کا اختلاف ہے سلام سے پہلے کیا جائے یا بعد میں۔ بعض کے نزدیک سلام کے بعد کیا جائے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِثْلُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةَ وَغَيْرِهِمَا وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَتْ زِيَادَةً فِي الصَّلَاةِ فَبَعْدَ السَّلَامِ وَإِذَا كَانَ نُقْصَانًا فَقَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَقَالَ أَحْمَدُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَيُسْتَعْمَلُ كُلٌّ عَلَى جِهَتِهِ يَرَى إِذَا قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ فَإِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَإِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَإِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَإِذَا سَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَإِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَكُلٌّ يُسْتَعْمَلُ عَلَى جِهَتِهِ وَكُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَإِنَّ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيهِ قَبْلَ السَّلَامِ وَقَالَ إِسْحَاقُ نَحْوَ قَوْلِ أَحْمَدَ فِي هَذَا كُلِّهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَإِنْ كَانَتْ زِيَادَةً فِي الصَّلَاةِ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَإِنْ كَانَ نُقْصَانًا يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ أَمْ نَسِيتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی مسلک ہے) بعض علماء فرماتے ہیں سلام سے پہلے سجدہ کیا جائے اکثر فقہاء مدینہ اسی کے قائل ہیں مثلاً یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہما امام شافعی رحمۃ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے بعض علماء کا خیال ہے کہ اگر نماز میں کچھ زیادتی ہو گئی ہو تو سلام کے بعد اور اگر نقصان ہوا ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے۔ مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا یہی نظریہ ہے امام احمد فرماتے ہیں سجدہ سہو کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو جو روایتیں ہیں سب کو اپنے اپنے مقام پر رکھا جائے۔ آپ فرماتے ہیں جب دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو تو حدیث ابن بحینہ پر عمل کرتے ہوئے سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے اگر ظہر کی نماز پانچ رکعتیں ادا کیں تو سلام کے بعد سجدہ کرے اگر ظہر و عصر میں دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا تو سلام کے بعد سجدہ سہو کرے ہر ایک کو اپنے اپنے مقام پر رکھا جائے جس سہو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی منقول نہیں وہاں سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے امام اسحاق کا بھی یہی مذہب ہے جو امام احمد کا ہے البتہ آپ فرماتے ہیں جہاں کوئی روایت نہیں وہاں یہ دیکھا جائے کہ اگر نماز میں زیادتی واقع ہوئی تو سلام کے بعد اور اگر نقصان ہے تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔

## سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں ادا فرمائیں عرض کیا گیا۔ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا یا آپ سے بھول واقع ہو گئی؟ اس کے بعد آپ نے سجدہ سہو فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کلام کرنے

عبد اللہ أن النبي صلى الله عليه وسلم سجد سجدتي السهو بعد الكلام وفي الباب عن معاوية وعبد الله بن جعفر وأبي هريرة.

٣٧٧ـ حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم سجدهما بعد السلام قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد رواه أيوب وغير واحد عن ابن سيرين وحديث ابن مسعود حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم قالوا إذا صلى الرجل الظهر خمسا فصلاته جائزة وسجد سجدتي السهو وإن لم يجلس في الرابعة وهو قول الشافعي وأحمد وإسحاق وقال بعضهم إذا صلى الظهر خمسا ولم يقعد في الرابعة مقدار التشهد فسدت صلاته وهو قول سفيان الثوري وبعض أهل الكوفة.

کے بعد سجدہ سہو فرمایا اس باب میں حضرت معاویہ عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد سجدہ سہو فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ایوب اور کئی دوسرے راویوں نے اسے ابن سیرین سے روایات کیا ہے حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے ، وہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھے ، جائز ہے آخر میں سجدہ سہو کرے اگرچہ چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا ہو۔ امام شافعی ، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں جب کسی نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں اور وہ چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار نہیں بیٹھا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی ، سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ما جاء في التشهد في سجدتي السهو

٣٧٨ـ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن عبد الله الأنصاري قال أخبرني أشعث عن ابن سيرين عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أبي المهلب عن عمران بن حصين أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم فسها فسجد سجدتين ثم تشهد ثم سلم قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب وروى ابن سيرين عن أبي المهلب وهو عم أبي قلابة غير هذا الحديث وروى محمد هذا الحديث عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أبي المهلب وأبو المهلب اسمه عبد الرحمن بن عمرو ويقال أيضا معاوية بن عمرو وروى عبد الوهاب الثقفي وهشيم وغير واحد هذا

## سجدہ سہو میں تشہد

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی اور اس میں بھول واقع ہوگئی تو آپ نے سجدہ سہو کیا ، پھر تشہد پڑھی اور سلام پھیرا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ابن سیرین نے ابوقلابہ کے چچا ابوالمہلب سے اس کے علاوہ روایت کیا ہے محمد بن سیرین نے اس حدیث کو خالد حذاء اور ابوقلابہ کے واسطہ سے ابوالمہلب سے روایت کیا ابوالمہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور معاویہ بن عمرو بھی کہا گیا ہے عبدالوہاب ثقفی ہشیم اور دیگر کئی راوی نے بواسطہ خالد حذاء ، ابوقلابہ سے یہ حدیث طویل نقل کی ہے ، اور وہ عمران بن حصین کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَتَشَهَّدُ فِيهِمَا وَيُسَلِّمُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ فِيهِمَا تَشَهُّدٌ وَتَسْلِيمٌ وَإِذَا سَجَدَهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالَا إِذَا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ.

نے عصر کی نماز میں تین رکعتوں کے بعد سلام پھیرا، تو ایک شخص جسے خرباق (رضی اللہ عنہ) یا ذوالیدین بھی کہا جاتا تھا کھڑا ہوا۔ الخ (الحدیث) علماء نے سجدہ سہو کی تشہد میں اختلاف کیا ہے بعض فرماتے ہیں۔ تشہد پڑھ کر سلام پھیرے اور بعض کا قول ہے کہ سجدہ سہو میں نہ تشہد ہے نہ سلام اور جب سلام سے پہلے سجدہ کریں تو تشہد نہ پڑھیں۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے دونوں فرماتے ہیں جب سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا تو تشہد نہ پڑھے۔

## بَابُ فِيمَنْ يَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

## نماز میں زیادتی اور کمی کا شک

٣٩٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ أَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً وَإِذَا شَكَّ فِي الِاثْنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا اثْنَتَيْنِ وَيَسْجُدُ فِي ذٰلِكَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى فَلْيُعِدْ.

حضرت عیاض بن ہلال فرماتے ہیں میں نے ابو سعید سے پوچھا۔ (بعض اوقات) ہم میں نماز پڑھتے ہوئے پتہ نہیں چلتا کہ کس قدر پڑھی ہے (اس کا کیا حکم ہے) حضرت ابو سعید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کتنی پڑھی ہے، تو اسے چاہیئے کہ بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے۔ اس باب میں حضرت عثمان، ابن مسعود، عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید حسن ہے اور کئی دوسرے طریقوں سے بھی آپ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "اگر تم میں سے کسی کو ایک یا دو رکعتوں میں شک ہو تو ایک ہی شمار کرے اور اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو شمار کرے اور سلام سے پہلے دو سجدے کرے" امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے بعض علماء فرماتے ہیں جب نماز میں شک ہو جائے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو نماز دوبارہ پڑھے۔

٣٩٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز میں آتا ہے اور اسے شک میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ

يلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فإذا وجد ذلك فليسجد سجدتين وهو جالس قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

۳۸۱ - حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن خالد ابن عثمة نا ابراهيم بن سعد قال حدثني محمد بن اسحاق عن مكحول عن كريب عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا سها احدكم في صلاته فلم يدر واحدة صلى او ثنتين فليبن على واحدة فإن لم يدر ثنتين صلى او ثلاثا فليبن على ثنتين فإن لم يدر ثلاثا صلى او اربعا فليبن على ثلاث وليسجد سجدتين قبل ان يسلم قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن عبد الرحمن بن عوف من غير هذا الوجه رواه الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم.

نہیں جانتا کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی بھول جائے اور اسے نہ معلوم ہو سکے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو دو ہی سمجھے اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو ہی خیال کرے اگر تین اور چار میں شک ہو تو تین رکعات شمار کرے اور آخر میں سلام سے پہلے دو سجدے کر لے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے، زہری نے بواسطہ عبیداللہ ابن عبداللہ بن عتبہ اور ابن عباس، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

## باب ما جاء في الرجل يسلم في الركعتين من الظهر والعصر.

## ظہر و عصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنا

۳۸۲ - حدثنا الانصاري نا معن نا مالك عن ايوب بن ابي تميمة وهو ايوب السختياني عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم انصرف من اثنتين فقال له ذو اليدين اقصرت الصلاة ام نسيت يا رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصدق ذو اليدين فقال الناس نعم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى اثنتين اخريين ثم سلم ثم كبر فسجد مثل سجوده او اطول ثم كبر فرفع ثم سجد مثل سجوده او اطول قال وفي الباب عن عمران بن حصين وابن عمر وذي اليدين

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی یا آپ کو نسیان ہو گیا" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا ذوالیدین کی بات سچ ہے؟" صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ، تو اس پر آپ نے کھڑے ہو کر دوسری دو رکعتیں بھی پڑھیں آخر میں سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر سجدے میں تشریف لے گئے عام سجدے جتنا یا اس سے طویل کیا پھر تکبیر کہہ کر سجدے سے سر اٹھایا اور پھر پہلے کی طرح دوسرا سجدہ بھی کیا اس باب میں حضرت عمران بن حصین، ابن عمر اور ذوالیدین رضی اللہ عنہم

قَالَ أَبُو عِيْسٰى وَحَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوْفَةِ إِذَا تَكَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا أَوْ مَا كَانَ فَإِنَّهُ يُعِيْدُ الصَّلٰوةَ وَاعْتَلُّوْا بِأَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ كَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَمَّا الشَّافِعِيُّ فَرَأٰى هٰذَا حَدِيْثًا صَحِيْحًا فَقَالَ بِهٖ وَقَالَ هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ نَاسِيًا فَإِنَّهُ لَا يَقْضِيْ وَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَفَرَّقُوْا هٰؤُلَاءِ بَيْنَ الْعَمْدِ وَالنِّسْيَانِ فِيْ أَكْلِ الصَّائِمِ بِحَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ أَحْمَدُ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ إِنْ تَكَلَّمَ الْإِمَامُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ يَرٰى أَنَّهُ قَدْ أَكْمَلَهَا ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهُ لَمْ يُكْمِلْهَا يُتِمُّ صَلٰوتَهُ وَمَنْ تَكَلَّمَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَسْتَقْبِلَهَا وَاحْتَجَّ بِأَنَّ الْفَرَائِضَ كَانَتْ تُزَادُ وَتُنْقَصُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا تَكَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ وَهُوَ عَلٰى يَقِيْنٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ أَنَّهَا تَمَّتْ وَلَيْسَ هٰكَذَا الْيَوْمَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلٰى مَعْنٰى مَا تَكَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ لِأَنَّ الْفَرَائِضَ الْيَوْمَ لَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ قَالَ أَحْمَدُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ وَقَالَ إِسْحٰقُ نَحْوَ قَوْلِ أَحْمَدَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ

٣٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ أَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَأَوْسٍ الثَّقَفِيِّ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ

سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے علماء کا اس حدیث پر عمل کے بارے میں اختلاف ہے بعض اہل کوفہ کہتے ہیں جب نماز میں گفتگو کر لی چاہے بھول کر، نادانی سے یا جس طرح بھی ہو دوبارہ نماز پڑھے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ابتداء میں کلام کے ناجائز ہونے سے پہلے کی ہے امام شافعی اس حدیث سے اصح ہے جس میں فرمایا گیا کہ "بھول کر کھانا کھانے والے پر قضا نہیں کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا" امام شافعی فرماتے ہیں ان علماء نے روزہ دار کے کھانے کے بارے میں حدیث ابوہریرہ کی بنا پر جان بوجھ کر اور نسیان کا فرق کیا ہے امام احمد حدیث ابوہریرہ کے ضمن میں فرماتے ہیں اگر امام نے نماز میں کلام کیا اور وہ سمجھا کہ نماز مکمل ہو گئی ہے پھر معلوم ہوا کہ ابھی نماز مکمل نہیں ہوئی تو اس صورت میں نماز پوری کرے اور اگر مقتدی نے کلام کیا اور اسے معلوم ہے کہ اس کے ذمہ کچھ نماز باقی ہے تو اس کو چاہیے کہ نئے سرے سے شروع کرے امام احمد نے اس بات سے دلیل پکڑی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں فرائض کم اور زیادہ ہوتے رہتے تھے حضرت ذوالیدین کو کلام کرتے وقت یقین تھا کہ ان کی نماز مکمل ہو گئی ہے لیکن اب ایسا نہیں ہے اور کسی کو اس معنیٰ میں کلام کرنے کا حق نہیں جس کے تحت حضرت ذوالیدین نے کلام فرمایا کیونکہ آج نہ تو فرائض میں زیادتی ہوتی ہے اور نہ ہی کمی۔ امام اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

## جوتوں سمیت نماز پڑھنا

سعید بن یزید ابومسلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا "کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعلین مبارک پہنے نماز پڑھتے تھے؟" انہوں نے فرمایا "ہاں"۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن ابی حبیبہ، عبداللہ بن عمرو، عمرو بن حریث، شداد بن اوس، اوس ثقفی،

هُرَيْرَةَ وَرَجُلٍ مِنْ بَنِي خُثَيْمٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

## بَابُ ۲۸۱ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَخُفَافِ بْنِ أَيْمَاءَ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوْتِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَرَأٰى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْقُنُوْتَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ إِلَّا عِنْدَ نَازِلَةٍ تَنْزِلُ بِالْمُسْلِمِيْنَ فَإِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَلِلْإِمَامِ أَنْ يَدْعُوَ لِجُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ.

## بَابُ ۲۸۲ فِي تَرْكِ الْقُنُوْتِ

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِيْنَ أَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ.

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ

ابوہریرہ اور بنی خشیمہ کے ایک آدمی سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

## صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت علی، انس، ابوہریرہ، ابن عباس اور خفاف بن ایماء بن رحضہ، غفاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء حسن صحیح ہے۔ صبح کی نماز میں قنوت پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے، بعض صحابہ کرام و تابعین اس کے پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے، امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں، صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے، البتہ جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو امام کو چاہیے کہ وہ اسلامی لشکر کے لئے دعا مانگے۔

## ترک قنوت

ابو مالک اشجعی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا "ابا جان! آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں اور یہاں کوفہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے پیچھے پانچ سال آپ نماز پڑھتے رہے کیا وہ قنوت پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا "اے میرے بیٹے! یہ بدعت ہے۔"

صالح بن عبد اللہ نے بواسطہ ابو عوانہ، ابو مالک اشجعی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے،

عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ إِنْ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ فَحَسَنٌ وَإِنْ لَمْ يَقْنُتْ فَحَسَنٌ وَاخْتَارَ أَنْ لَا يَقْنُتَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ.

اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری فرماتے ہیں صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا بھی اچھا ہے اور نہ پڑھنا بھی البتہ انہوں نے نہ پڑھنے کو پسند فرمایا ہے امام ابن مبارک کے نزدیک صبح کی نماز میں قنوت نہیں ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلٰوةِ

## نماز میں چھینک آنا

٣٨٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ رِفَاعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَأَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ فِي التَّطَوُّعِ لِأَنَّ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ قَالُوا إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ إِنَّمَا يَحْمَدُ اللّٰهَ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُوَسِّعُوا بِأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

معاذ بن رفاعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں نماز ادا کی مجھے نماز میں چھینک آئی تو میں نے پڑھا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں بہت تعریف پاکیزہ اور بابرکت تعریف جیسے ہمارا رب چاہے اور راضی ہو۔ نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "نماز میں کون کلام کر رہا تھا؟" کسی نے جواب نہ دیا آپ نے دوبارہ وہی سوال دہرایا پھر بھی جواب نہ ملا تیسری مرتبہ آپ نے پھر پوچھا تو رفاعہ بن رافع بن عفراء نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں تھا" آپ نے فرمایا "تو نے کیا کہا تھا؟" فرماتے ہیں میں نے وہی کلمات دہرائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتوں نے ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ اس باب میں حضرت انس، وائل بن حجر اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث رفاعہ حسن ہے گویا بعض علماء کے نزدیک یہ حدیث نوافل کے بارے میں ہے کیونکہ متعدد تابعین فرماتے ہیں جب فرض نماز میں چھینک آئے تو صرف دل سے شکر الٰہی بجا لائے، اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں۔

## بَابُ ٢٩٢ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

٣٨٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهُ إِلَى جَنْبِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَكَلَّمَ الرَّجُلُ عَامِدًا فِي الصَّلٰوةِ أَوْ نَاسِيًا أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا تَكَلَّمَ عَامِدًا فِي الصَّلٰوةِ أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا أَجْزَأَهُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ۔

### نماز میں کلام کا منسوخ ہونا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے ایک جگہ کھڑے ہوئے دو شخص باہم گفتگو کرتے پھر آیت کریمہ نازل ہوئی "وقوموا للہ قانتین" (اور اللہ کے لیے با ادب کھڑے ہو جاؤ) اس کے بعد ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور گفتگو کرنے سے روک دیا گیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ارقم حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص نماز میں جان بوجھ کر یا بھول کر کلام کرے وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک اسی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں قصداً گفتگو سے اعادہ نماز ہے لیکن بھول اور لاعلمی کی بنا پر گفتگو سے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں امام شافعی رحمۃ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## بَابُ ٢٩٣ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

٣٨٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ

### توبہ کے وقت نماز

حضرت اسماء ابن حکم فزاری کہتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سنا آپ نے فرمایا جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا اللہ تعالے مجھے جس قدر چاہتا نفع عطا فرماتا اور جب میں کسی صحابی سے حدیث سنتا تو اسے قسم دیتا اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ اور آپ نے سچ فرمایا، فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی شخص گناہ کرے پھر باوضو ہو کر نماز پڑھے اور گناہ پر بخشش مانگے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے پھر آپ نے آیت پڑھی "والذین اذا فعلوا" الخ الآیۃ (جو لوگ بے حیائی کا ارتکاب کریں یا اپنے نفس پر ظلم کریں پھر اللہ تعالے کو

وانس وابي امامة ومعاذ وواثلة وابي اليسر واسمه كعب بن عمرو وقال ابو عيسى حديث علي حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث عثمان بن المغيرة وروى عنه شعبة وغير واحد فرفعوه مثل حديث ابي عوانة ورواه سفيان الثوري ومسعر فاوقفاه ولم يرفعاه الى النبي صلى الله عليه وسلم وقد روي عن مسعر هذا الحديث مرفوعا ايضا.

زیادہ کسریں) اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابودرداء، انس، ابوامامہ، معاذ، واثلہ اور ابوالیسر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عثمان بن مغیرہ کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں شعبہ وغیرہ نے اسے عثمان سے ابوعوانہ کی حدیث کی مثل مرفوعاً روایت کیا۔ سفیان ثوری اور مسعر نے اس کو موقوفاً روایت کیا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچایا مسعر سے یہ حدیث مرفوعاً بھی روایت ہے۔

## باب ما جاء متى يؤمر الصبي بالصلوة.

۳۹۰ - حدثنا علي بن حجر نا حرملة بن عبد العزيز بن الربيع بن سبرة الجهني عن عمه عبد الملك بن الربيع بن سبرة عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علموا الصبي الصلوة ابن سبع سنين واضربوه عليها ابن عشر وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وقال ابو عيسى حديث سبرة بن معبد الجهني حديث حسن صحيح وعليه العمل عند بعض اهل العلم وبه يقول احمد واسحق وقالا ما ترك الغلام بعد العشر من الصلوة فانه يعيد قال ابو عيسى وسبرة هو ابن معبد الجهني ويقال هو ابن عوسجة.

## بچے کو کتنی عمر میں نماز کا کہا جائے

عبدالملک بن ربیع بن سبرہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بچے کو سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سبرہ حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں، یہ دونوں فرماتے ہیں دس سال کی عمر کے بعد جتنی نمازیں ترک کرے ان کی قضاء ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، سبرہ سے مراد سبرہ ابن معبد جہنی ہیں ابن عوسجہ بھی کہا گیا ہے۔

## باب ما جاء في الرجل يحدث بعد التشهد

۳۹۱ - حدثنا احمد بن محمد نا ابن المبارك نا عبد الرحمن بن زياد بن انعم ان عبد الرحمن بن رافع وبكر بن سوادة اخبراه عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احدث يعني الرجل وقد جلس في اخر

## تشہد کے بعد بے وضو ہو جانا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے اس کی نماز جائز ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اس میں اضطراب ہے، بعض

صَلَاتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِیْ اِسْنَادِهٖ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا قَالُوْا اِذَا جَلَسَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ وَاَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يَّتَشَهَّدَ اَوْ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَقَالَ اَحْمَدُ اِذَا لَمْ يَتَشَهَّدْ وَسَلَّمَ اَجْزَاَهٗ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَالتَّشَهُّدُ اَهْوَنُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی اثْنَتَيْنِ فَمَضٰى فِیْ صَلَاتِهٖ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا تَشَهَّدَ وَلَمْ يُسَلِّمْ اَجْزَاَهٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ عَلَّمَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فَقَالَ اِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ هُوَ الْاِفْرِيْقِیُّ وَقَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ۔

علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں تشہد کا اندازہ بیٹھنے کے بعد سلام سے پہلے بے وضو ہو جائے تو نماز پوری ہو جائے گی، بعض علماء فرماتے ہیں جب تشہد سے پہلے یا سلام سے پہلے بے وضو ہو جائے تو دوبارہ نماز پڑھے، امام شافعی اسی کے قائل ہیں امام احمد فرماتے ہیں تشہد کے بغیر سلام پھیر لیا تو بھی جائز ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز کی تحلیل سلام ہے اور تشہد اس سے کم اہمیت رکھتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ نے نماز جاری رکھی اور تشہد نہیں پڑھا، اسحٰق بن ابراہیم کا قول ہے کہ تشہد پڑھا لیکن سلام نہیں پھیرا تو بھی جائز ہے **انہوں نے حضرت ابن مسعود کی حدیث سے استدلال کیا ہے** کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشہد سکھا کر فرمایا اس سے فراغت پر آپ نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی ہے اور اسے بعض محدثین، یحییٰ بن سعید قطان اور احمد بن حنبل وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ اِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلٰوةُ فِی الرِّحَالِ ۔

## بارش کے سبب خیمہ میں نماز پڑھنا

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِیُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِیْ رَحْلِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ وَاَبِی الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْقُعُوْدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَةِ فِی الْمَطَرِ وَالطِّيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ بارش ہو گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے خیمہ میں نماز پڑھ لے اس باب میں حضرت ابن عمر، سمرہ، ابو ملیح بواسطہ ان کے والد اور عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے اور علماء نے بارش اور کیچڑ کے سبب، جماعت اور جمعہ کے ترک کی اجازت دی ہے۔ امام احمد اور اسحٰق اسی کے قائل ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے ابو زرعہ سے سنا وہ فرماتے

أحمد بن إسحاق قال سمعت أبا زرعة يقول روى عثمان بن مسلم عن عمرو بن علي حديثا وقال أبو زرعة لم أر بالبصرة أحفظ من هؤلاء الثلاثة علي بن المديني وابن الشاذكوني وعمرو بن علي وأبو المليح بن أسامة اسمه عامر ويقال زيد بن أسامة بن عمير الهذلي.

ہیں۔ عثمان بن مسلم نے عمرو بن علی سے حدیث روایت کی۔ ابو زرعہ کہتے ہیں میں نے بصرہ میں ان تینوں اہل بن مدینی، ابن شاذ کونی اور عمرو بن علی سے بڑھ کر کسی کو زیادہ حفظ والا نہیں دیکھا۔ ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی بھی کہا جاتا ہے۔

## باب ۲۹۶ ما جاء في التسبيح في أدبار الصلوة

## نماز کے بعد تسبیحات پڑھنا

۲۹۳ حدثنا إسحاق بن إبراهيم بن حبيب بن الشهيد وعلي بن حجر قالا نا عتاب بن بشير عن خصيف عن مجاهد وعكرمة عن ابن عباس قال جاء الفقراء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله إن الأغنياء يصلون كما نصلي ويصومون كما نصوم ولهم أموال يعتقون ويتصدقون قال فإذا صليتم فقولوا سبحان الله ثلاثا وثلاثين مرة والحمد لله ثلاثا وثلاثين مرة والله أكبر أربعا وثلاثين مرة ولا إله إلا الله عشر مرات فإنكم تدركون به من سبقكم ولا يسبقكم من بعدكم وفي الباب عن كعب بن عجرة وأنس وعبد الله بن عمرو وزيد بن ثابت وأبي الدرداء وابن عمر وأبي ذر قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن غريب وفي الباب عن زيد بن ثابت وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال خصلتان لا يحصيهما رجل مسلم إلا دخل الجنة يسبح الله في دبر كل صلوة ثلاثا وثلاثين ويحمده ثلاثا وثلاثين ويكبره أربعا وثلاثين ويسبح الله عند منامه عشرا ويحمده عشرا ويكبره عشرا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فقراء کی ایک جماعت بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی "یارسول اللہ! مالدار لوگ ہماری طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں مزید برآں وہ مالدار ہونے کی وجہ سے غلام آزاد کرتے اور صدقات دیتے ہیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز پڑھ کر یہ کلمات کہو "سبحان اللہ" تینتیس (۳۳) مرتبہ "الحمدللہ" تینتیس (۳۳) مرتبہ "اللہ اکبر" چونتیس (۳۴) مرتبہ اور "لا الٰہ الا اللہ" دس (۱۰) مرتبہ۔ ان کلمات سے تم آگے بڑھنے والوں کا ثواب پاؤ گے اور پیچھے والے تم سے آگے نہ بڑھ سکیں گے۔ اس باب میں کعب بن عجرہ، انس، عبداللہ بن عمرو، زید بن ثابت، ابوالدرداء، ابن عمر اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن غریب ہے، ایک روایت میں ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس مسلمان میں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ "سبحان اللہ" ۳۳ مرتبہ "الحمدللہ" ۳۴ مرتبہ "اللہ اکبر" کہنا اور سوتے وقت یہ تینوں کلمات دس دس مرتبہ کہنا۔

## باب ۲۹۰ ما جاء في الصلوة على الدابة في الطين والمطر

۳۹۳ - حدثنا يحيى بن موسى نا شبابة بن سوار نا عمر بن الرماح عن كثير بن زياد عن عمرو بن عثمان بن يعلى بن مرة عن أبيه عن جده أنهم كانوا مع النبي صلى الله عليه وسلم في مسير فانتهوا إلى مضيق فحضرت الصلوة فمطروا السماء من فوقهم والبلة من أسفل منهم فأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على راحلته وأقام فتقدم على راحلته فصلى بهم يومئ إيماء يجعل السجود أخفض من الركوع قال الترمذي هذا حديث غريب تفرد به عمر بن الرماح البلخي لا يعرف إلا من حديثه وقد روى عنه غير واحد من أهل العلم وكذا روي عن أنس بن مالك أنه صلى في ماء وطين على دابته والعمل على هذا عند أهل العلم وبه يقول أحمد وإسحٰق۔

## کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنا

عمرو بن عثمان بواسطہ والد اپنے دادا یعلیٰ بن مرہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ایک تنگ جگہ میں پہنچے، جب نماز کا وقت ہوا تو اوپر سے بارش شروع ہو گئی، اور نیچے کیچڑ ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اذان دی اور اقامت کہی اپنے جانور پر آگے بڑھے اور اشارے سے نماز پڑھائی، سجدے کے لئے رکوع سے ذرا زیادہ جھکتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے، عمرو بن رماح بلخی اس حدیث میں منفرد ہے، اور کئی علماء نے اس سے روایت کیا ہے حضرت انس بن مالک کے بارے میں بھی اسی طرح روایت ہے کہ آپ نے پانی اور کیچڑ کے موقع پر سواری پر نماز پڑھی۔ علماء کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں۔

## باب ۲۹۱ ما جاء في الاجتهاد في الصلوة

۳۹۴ - حدثنا قتيبة وبشر بن معاذ قالا نا أبو عوانة عن زياد بن علاقة عن المغيرة بن شعبة قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتفخت قدماه فقيل له أتتكلف هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال أفلا أكون عبدا شكورا وفي الباب عن أبي هريرة وعائشة قال أبو عيسى حديث المغيرة بن شعبة حديث حسن صحيح

## نماز میں تکلیف اٹھانا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہاں تک کہ پاؤں مبارک پھول گئے عرض کیا گیا کیا آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ آپ کے سبب آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ بخش دیئے گئے، آپ نے فرمایا "کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں" اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مغیرہ بن شعبہ حسن صحیح ہے،

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ

## قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کی باز پرس ہوگی۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي جَلِيسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلَ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَالْمَشْهُورُ هُوَ قَبِيصَةُ بْنُ حُرَيْثٍ وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا۔

حریث بن قبیصہ کہتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو میں نے دعا کی "اے اللہ! مجھے نیک ہم مجلس عطا فرما" فرماتے ہیں پھر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہم نشین کا سوال کیا تھا سو آپ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع عطا فرمائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا "قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے اگر یہ صحیح ہوا تو کامیاب اور نجات پا گیا اور یہ ٹھیک نہ ہوا تو ناکام ہوا اور نقصان اٹھایا اگر فرض نمازوں میں کچھ کمی رہ گئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کیا میرے بندے کے پاس کوئی نفل ہے پھر اس سے فرض کی کمی پوری کی جائے گی پھر تمام اعمال کا یہی حال ہوگا" اس باب میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔ بعض اصحاب حسن نے بواسطہ حسن، قبیصہ بن ذریب سے اس حدیث کے علاوہ روایت کیا ہے مشہور قبیصہ بن حریث ہے انس بن حکیم اس کے ہم معنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ مَالَهُ مِنَ الْفَضْلِ

## دن رات میں بارہ سنتوں کی فضیلت

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بارہ سنتوں کی پابندی کی اللہ تعالیٰ

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مُوسٰى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

اس کے لئے جنت میں مکان بنانے کا (تفصیل یہ ہے) چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ اس باب میں حضرت ام حبیبہ، ابوہریرہ، ابوموسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ، اس طریق سے غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد کے حفظ میں بعض علماء نے کلام کیا ہے۔

۳۹۸- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَحَدِيثُ عَنْبَسَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَنْبَسَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں (سنت) ادا کرے اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں آئندہ صبح کی نماز سے پہلے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، بواسطہ عنبسہ ام حبیبہ کی حدیث اس باب میں حسن صحیح ہے، عنبسہ سے یہ کئی طریق سے مروی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

## سنت فجر کی فضیلت

۳۹۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوٰى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيِّ حَدِيثًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہیں۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے امام احمد بن حنبل نے صالح بن عبداللہ ترمذی سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا

۳۰۳ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَفْصَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اَحْمَدَ وَالْمَعْرُوْفُ عِنْدَ النَّاسِ حَدِيْثُ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا وَاَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ قَالَ سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ حِفْظًا مِنْ اَبِيْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَاسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْاَسَدِيُّ الْكُوْفِيُّ

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۳۰۴ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ اِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِيْ وَاِلَّا خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ الْكَلَامَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اَوْ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ

## صبح کی سنتوں میں اختصار قراءت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ملاحظہ کرتا رہا آپ صبح کی سنتوں میں "قل یاایہا الکافرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، انس، ابو ہریرہ، ابن عباس، حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن ہے اور ہم اسے بواسطہ سفیان ثوری، ابو اسحق سے صرف ابو احمد کی روایت سے جانتے ہیں۔ لوگوں میں ابو اسحق سے اسرائیل کی روایت معروف ہے، بواسطہ ابو احمد، اسرائیل سے یہ حدیث بھی مروی ہے ابو احمد زبیری ثقہ حافظ ہیں امام ترمذی نے بندار سے سنا فرماتے ہیں میں نے ابو احمد زبیری سے بہتر حفظ والا کوئی نہیں دیکھا ان کا نام محمد بن عبد اللہ زبیری اسدی کوفی ہے۔

## سنت فجر کے بعد گفتگو کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی سنتیں پڑھ کر اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا تو کلام کرتے، ورنہ نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین نے ذکر اللہ اور ضروری گفتگو کے علاوہ طلوع فجر کے بعد فرض پڑھنے سے پہلے گفتگو کو مکروہ کہا ہے۔ امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل

وَاِسْحَاقَ ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ

## صبح صادق کے بعد صرف دو رکعتیں ہیں

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَفْصَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قُدَامَةَ بْنِ مُوْسٰى وَرَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ وَهُوَ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، طلوع فجر کے بعد صرف دو رکعتیں نماز ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور حفصہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر غریب ہے اور ہم اسے قدامہ بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں ان سے کئی راوی روایت کرتے ہیں، اس مسئلے پر علماء کا اجماع ہے کہ طلوع فجر کے بعد صبح کی دو رکعتوں سے زائد پڑھنا مکروہ ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد صرف صبح کی دو رکعتیں (سنتیں) ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

## صبح کی سنتیں پڑھ کر لیٹ جانا

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِيْ بَيْتِهِ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّفْعَلَ هٰذَا اِسْتِحْبَابًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سے کوئی صبح کی سنتیں پڑھ لے تو اسے (چاہیے) دائیں پہلو پر لیٹ جانا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی مروی ہے کہ جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی سنتیں گھر میں پڑھتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ بعض علماء نے اسے مستحب کہا ہے۔

## بابٌ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوٰى أَيُّوبُ وَوَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَالْحَدِيثُ الْمَرْفُوعُ أَصَحُّ عِنْدَنَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ الْمِصْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

## بابٌ مَا جَاءَ فِيمَنْ تَفُوتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

## جماعت کھڑی ہو تو دوسری کوئی نماز جائز نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو اس وقت صرف فرض نماز ہی پڑھی جا سکتی ہے اس باب میں حضرت بحینہ، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن سرجس، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن ہے اور اسی طرح ایوب، ورقاء بن عمر، زیاد بن سعد، اسمٰعیل بن مسلم، اور محمد بن جحادہ نے بواسطہ عمرو بن دینار اور عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حماد بن زید اور سفیان بن عیینہ نے بھی عمرو بن دینار سے غیر مرفوعا روایت نقل کی ہے۔ مرفوع حدیث ہمارے نزدیک اصح ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دیگر کئی طریقوں سے بھی مروی ہے عیاش بن عباس قتبانی نے اسے بواسطہ ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس حدیث پر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل ہے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے اس وقت فرضوں کے سوا دوسری کوئی نماز نہ پڑھی جائے سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے۔

## فرضوں کے بعد سنت فجر کی قضاء کا حکم

محمد بن ابراہیم اپنے دادا حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جماعت کھڑی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي أُصَلِّي فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا إِذَنْ. قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ مِنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَإِنَّمَا يُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ. قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَيْسٌ هُوَ جَدُّ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَيُقَالُ هُوَ قَيْسُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ هُوَ قَيْسُ بْنُ قَهْدٍ وَإِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَرَأَى قَيْسًا.

ہوئی تو میں نے بھی آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، پھر جب حضور نے پلٹ کر دیکھا تو میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ نے فرمایا ٹھہرو اے قیس! دو نمازیں اکٹھی؟ میں نے عرض کیا "یارسول اللہ! میں فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث محمد بن ابراہیم اس طرح صرف سعد بن سعید کی روایت سے معروف ہے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں عطاء بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے یہ حدیث سنی ہے یہ حدیث مرسل روایت کی گئی ہے اہل مکہ میں ایک جماعت کا اس حدیث پر عمل ہے کہ وہ صبح کی قضا شدہ سنتوں کو فرض کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں سعد بن سعید یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں اور حضرت قیس یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں کہا جاتا ہے وہ قیس بن عمرو ہیں اور قیس بن قہد بھی کہا جاتا ہے اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔ محمد بن ابراہیم تیمی کو حضرت قیس سے سماع حاصل نہیں ہے بعض محدثین نے یہ حدیث سعد بن سعید کے واسطہ سے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے قیس کو دیکھا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

## صبح کی فوت شدہ سنتیں طلوع آفتاب کے بعد پڑھنا

۴۰۳ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ. قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ فَعَلَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھے امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے ایسا ہی کیا بعض علماء کا اس پر عمل ہے، سفیان ثوری، شافعی، احمد، اسحٰق اور ابن مبارک اسی کے قائل ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں عمرو بن عاصم کلابی کے سوا کوئی

أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هَمَّامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا إِلَّا عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ الْكِلَابِيَّ وَالْمَعْرُوْفُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ۔

دوسرا راوی نہیں جانتے جس نے ہمام سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہو۔ قتادہ کی روایت براسطہ نضر بن انس، بشیر بن نہیک اور حضرت ابو ہریرہ معروف ہے جس میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز سے ایک رکعت سورج کے چڑھنے سے پہلے پالی اس نے صبح کی نماز پالی۔

ف: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک صبح کی سنتیں قضا ہو جانے سے نفل بن جاتی ہیں یا ہے تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھنا بہتر ہے (مترجم)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا أَبُوْ عَامِرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ نَا أَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَخْتَارُوْنَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَرَوْنَ الْفَصْلَ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ۔

### ظہر سے پہلے چار سنتیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں (سنت) پڑھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت عائشہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے، سفیان فرماتے ہیں ہم حارث کی حدیث سے عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت جانا کرتے تھے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے وہ اسے پسند کرتے ہیں کہ آدمی ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھے، سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحٰق کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں رات اور دن کی نمازیں دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے درمیان فصل ہے امام شافعی اور امام احمد اسی کے قائل ہیں۔

## بَابُ ۳۱۱ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ

### ظہر کے بعد دو رکعتیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو رکعتیں (نفل) ظہر سے پہلے اور دو سنتیں بعد میں پڑھیں

قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اس باب میں حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مِنْهُ آخَرُ

## ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھے

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ نَحْوَ هٰذَا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کبھی ظہر سے پہلے چار سنتیں نہ پڑھتے تو انہیں بعد میں پڑھ لیتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے ابن مبارک سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ قیس بن ربیع نے بواسطہ شعبہ، خالد حذاء سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے، شعبہ سے قیس بن ربیع کے سوا دوسرا کوئی راوی ہمیں معلوم نہیں، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے بھی اسی کے ہم معنی روایت مرفوعاً منقول ہے۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور چار رکعتیں (بعد میں) (سنت موکدہ) اس کے بعد پڑھیں اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کر دیگا امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے، اور دوسری طریقوں سے بھی مروی ہے۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُخْتِي أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

عنبسہ بن سفیان کہتے ہیں میں نے اپنی ہمشیرہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ فرماتی ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعت کی حفاظت کی اس پر جہنم کی آگ کو حرام کیا گیا امام ترمذی فرماتے ہیں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ شَامِيٌّ وَهُوَ صَاحِبُ أَبِي أُمَامَةَ

یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے، اور قاسم عبدالرحمٰن کے صاحبزادے ہیں ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں، ثقہ ہیں، شامی ہیں، اور ابو امامہ کے شاگرد ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ۔

## عصر سے پہلے چار سنتیں

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنْ لَا يَفْصِلَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مَعْنَى قَوْلِهِ أَنَّهُ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ يَعْنِي التَّشَهُّدَ وَرَأَى الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى يَخْتَارَانِ الْفَصْلَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے تھے، اور ان میں ایک سلام کے ذریعے فصل کیا کرتے تھے یہ سلام مقربین فرشتوں اور ان کے متبعین مسلمانوں اور مومنوں کے لئے ہوتا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے اور اسحٰق بن ابراہیم نے ان کے درمیان فصل کو پسند نہیں کیا اور اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں سلام سے مراد تشہد ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک رات اور دن کی دو دو رکعتیں ہیں اور ان میں فصل کرنے کو وہ پسند کرتے ہیں۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عصر سے پہلے چار سنتیں پڑھنے والے پر اللہ تعالےٰ رحم فرمائے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث غریب حسن ہے۔

18

## باب ۳۱۴ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ۔

### مغرب کی سنتیں اور ان کی قرأت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد کی دو رکعتوں اور صبح کی سنتوں میں "سورۃ کافرون" اور "سورۃ اخلاص" پڑھتے ہوئے سنا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود، حسن غریب ہے، ہم اسے صرف عبدالملک بن معدان کی روایت سے جانتے ہیں، انہوں نے عاصم سے روایت کی ہے۔

## باب ۳۱۵ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّيهِمَا فِي الْبَيْتِ

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

### مغرب کی سنتیں گھر میں پڑھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کے بعد کی دو رکعتیں گھر میں پڑھیں۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد ہیں جو آپ دن رات میں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد میں۔ دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا، کہ آپ دو رکعتیں فجر سے پہلے بھی پڑھتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا

نا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

ہے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ما جاء في فضل التطوع ست ركعات بعد المغرب

## مغرب کے بعد چھ نفلوں کا ثواب

۴۳۵۔ حدثنا أبو كريب يعني محمد بن العلاء الهمداني الكوفي نا زيد بن الحباب نا عمر بن أبي خثعم عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتي عشرة سنة قال أبو عيسى وقد روي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى بعد المغرب عشرين ركعة بنى الله له بيتا في الجنة قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث زيد بن الحباب عن عمر بن أبي خثعم قال وسمعت محمد بن إسماعيل يقول عمر بن عبد الله بن أبي خثعم منكر الحديث وضعفه جدا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مغرب کے بعد چھ نفل اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے اس کے لئے یہ نوافل بارہ سالوں کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد بیس رکعات پڑھیں، اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ غریب ہے اور ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں جسے انہوں نے عمر بن ابی خثعم سے روایت کیا امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے نیز آپ (امام بخاری) نے اسے بہت ضعیف قرار دیا۔

## باب ما جاء في الركعتين بعد العشاء

## عشاء کے بعد کی دو رکعات

۴۳۶۔ حدثنا أبو سلمة يحيى بن خلف نا بشر بن المفضل نا خالد الحذاء عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يصلي قبل الظهر ركعتين وبعدها ركعتين وبعد المغرب ثنتين وبعد العشاء ركعتين وقبل الفجر ثنتين وفي الباب عن علي وابن عمر قال أبو عيسى حديث عبد الله بن شقيق عن عائشة حديث حسن صحيح.

عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ ظہر سے پہلے اور بعد دو دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن شقیق کی حضرت عائشہ سے نقل کردہ روایت حسن صحیح ہے۔

## باب ۳۱۸ مَا جَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِكَ وِتْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ۔

### رات کے نوافل دو، دو ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز (نفل) دو دو رکعتیں ہیں۔ اور جب صبح ہونے لگے تو ایک اور ملا کر وتر بنالے اور (اس طرح) وتروں کو رات کی آخری نماز بنالے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ رات کی نماز دو دو کر کے پڑھی جائے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۳۱۹ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبِلَالٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ بِشْرٍ اسْمُهُ جَعْفَرُ بْنُ اِيَاسٍ وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ۔

### رات کی نماز کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان شریف کے بعد محرم کے روزے افضل ہیں اور فرض نماز کے بعد بہترین نماز، رات کی نماز ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، بلال اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن ہے ابوبشر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور وہ جعفر بن ابی وحشیہ ہیں۔

## باب ۳۲۰ مَا جَاءَ فِيْ وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ

### رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان شریف کی نماز کس طرح ہوتی تھی؟ آپ نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اور رات کو (گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھتے تھے، (آٹھ نفل تین وتر) چار رکعتیں نہایت عمدہ اور طویل پھر چار نہایت عمدہ اور طویل اور پھر تین رکعتیں (وتر) ام المؤمنین

يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ یہ گیارہ رکعات حضور علیہ السلام کی صلوٰۃ تہجد ہے رمضان کی تراویح نہیں جیسا کہ ام المؤمنین نے فرمایا ...

۴۴۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ نَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے، اور ایک ملا کر انہیں وتر بنا دیتے، جب ان سے فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ قتیبہ نے مالک بن شہاب سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ ۳۲۱ مِنْهُ

## رات کو تیرہ رکعات پڑھنا

۴۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ ۳۲۲ مِنْهُ

## نو رکعات پڑھنا

۴۴۴ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ اس طریق سے

نَحْوَ هٰذَا۔

٤٢٦- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَأَكْثَرُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَأَقَلُّ مَا وُصِفَ مِنْ صَلٰوتِهِ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعُ رَكَعَاتٍ۔

حسن غریب ہے۔

سفیان ثوری نے اعمش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے اس کی سند یہ ہے محمود بن غیلان بواسطہ یحییٰ بن آدم و سفیان اعمش سے راوی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز زیادہ سے زیادہ تیرہ رکعتیں (وتر ملا کر) اور کم از کم نو رکعات مع وتر منقول ہیں۔

٤٢٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں اگر کبھی حضور علیہ السلام رات کو نیند کے غلبہ کی وجہ سے نماز (تہجد) نہ پڑھ سکتے تو دن کو بارہ رکعات پڑھتے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٢٨- حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَتَّابُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ كَانَ زُرَارَةُ بْنُ أَوْفٰى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَكَانَ يَؤُمُّ فِيْ بَنِيْ قُشَيْرٍ فَقَرَأَ يَوْمًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيْرٌ خَرَّ مَيِّتًا وَكُنْتُ فِيْمَنِ احْتَمَلَهُ إِلٰى دَارِهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَسَعْدُ بْنُ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَامِرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت بہز بن حکیم کہتے ہیں زرارہ بن اوفیٰ بصرہ کے قاضی تھے اور بنی قشیر کی امامت کرتے تھے ایک دن آپ نے صبح کی نماز میں آیت کریمہ "فاذا نقر فی الناقور الخ الآیۃ" (پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ بڑا سخت دن ہوگا) پڑھی تو روح پرواز کر گئی اور آپ گر پڑے، بہز بن حکیم فرماتے ہیں میں بھی ان کو اٹھانے والوں میں تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں سعد بن ہشام، عامر انصاری کے بیٹے ہیں اور ہشام بن عامر صحابی تھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

## اللہ تعالیٰ ہر رات خاص توجہ فرماتا ہے

٤٢٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِيْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَيَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر رات اللہ تعالیٰ کی رحمت، رات کی پہلی تہائی کے آخر تک ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اسے قبول کروں کون ہے جو مانگے اسے عطا کروں کون ہے جو بخشش مانگے

يَأْتِينِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيءَ الْفَجْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَرِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ وَهَذَا أَصَحُّ الرِّوَايَاتِ۔

اسے بخشش دوں۔ صبح صادق تک یہی کیفیت رہتی ہے اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب، ابو سعید، رفاعہ جہنی جبیر بن مطعم، ابن مسعود، ابو درداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے کئی دوسرے طریقوں سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا آخری تہائی باقی رہتا ہے اللہ تعالے کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ اللَّيْلِ

## رات کی قرأت

۴۴۲. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ إِنِّي أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِيلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ فَقَالَ إِنِّي أُوقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ اخْفِضْ قَلِيلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ هَانِئٍ وَأَنَسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

۴۴۳. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا أَسْنَدَهُ يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَأَكْثَرُ النَّاسِ إِنَّمَا رَوَوْا هَذَا الْحَدِيثَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا "میں آپکے پاس سے گزرا اور آپ پست آواز سے قرأت کر رہے تھے" انہوں نے عرض کیا "میں سنا رہا تھا جس سے گفتگو کر رہا تھا" آپ نے فرمایا کچھ اونچا رکھو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں آپکے پاس سے گزرا تو آپ آواز بلند قرأت کر رہے تھے انہوں نے عرض کیا میں سوتوں کو جگاتا اور شیطان کو بھگاتا ہوں" آپ نے فرمایا کچھ پست رکھو اس باب میں حضرت عائشہ، ام ہانی، انس، ام سلمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی قرأت کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا ہر طرح کی قرأت ہوتی تھی بسا اوقات آپ پست آواز سے پڑھتے اور بعض اوقات بلند آواز سے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اس مسئلے میں گنجائش رکھی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی قتادہ غریب ہے اور اسے یحییٰ بن اسحاق نے حماد بن سلمہ سے مسند روایت کیا جبکہ اکثر راویوں نے یہ ثابت، عبداللہ بن رباح سے مرسل

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ مُرْسَلًا۔

روایت کیا ہے۔

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاٰيَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَيْلَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ساری رات قرآن کی ایک آیت کے ساتھ ہی قیام فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

## بَابُ ۳۳۵ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

## گھر میں نفل پڑھنے کی فضیلت

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوٰى مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَاِبْرٰهِيْمُ بْنُ اَبِي النَّضْرِ مَرْفُوْعًا وَاَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْحَدِيْثُ الْمَرْفُوْعُ اَصَحُّ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرضوں کے سوا افضل نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب، جابر بن عبداللہ، ابو سعید، ابوہریرہ، ابن عمر، عائشہ، عبداللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ثابت حسن ہے اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے، موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نے مرفوعاً روایت کیا جب کہ بعض نے موقوف روایت کی ہے، مالک نے ابوالنضر سے موقوفاً روایت کی ہے حدیث مرفوع اصح ہے۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

# أَبْوَابُ الْوِتْرِ

# ابواب وتر

## بَابُ ۲۱ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْوِتْرِ

۴۵۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّرْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّرْقِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي بَصْرَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَدْ وَهِمَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِينَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ الزُّرَقِيُّ وَهُوَ وَهْمٌ۔

### وتروں کی فضیلت

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک زائد نماز رکھی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اسے اللہ تعالیٰ نے عشاء کی نماز سے صبح صادق تک کے درمیان رکھا ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، بریدہ اور ابوبصرہ (صحابی) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث خارجہ غریب ہے صرف ہم اسے حضرت یزید بن حبیب کی روایت سے جانتے ہیں، بعض محدثین نے اس حدیث میں غلطی کی اور عبداللہ بن راشد زرقی کہا ہے، یہ غلط ہے (صحیح لفظ زوفی ہے)

## بَابُ ۲۲ مَا جَاءَ أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

۴۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ

### وتر فرض نہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں وتر، فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طریقہ جاری فرمایا اور ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے پس اے قرآن والو! (مسلمانو) تم بھی وتر پڑھا کرو اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن صحیح ہے سفیان ثوری وغیرہ بواسطہ ابواسحٰق و

قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٤٣٧۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ نَحْوَ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ

٤٣٨۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَكَرِيَّا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَوْرٍ الْاَزْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ قَالَ عِيْسَى بْنُ اَبِيْ عَزَّةَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ ثَوْرٍ الْاَزْدِيُّ اسْمُهُ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ لَا يَنَامَ الرَّجُلُ حَتّٰى يُوْتِرَ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهِ وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَهِيَ اَفْضَلُ۔

٤٣٩۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَاٰخِرِهٖ

٤٤٠۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری کردہ سنت رواجب ہیں۔

بندار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان سے اسی طرح بیان کیا اور یہ ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے اصح ہے منصور بن معتمر نے بھی ابو اسحٰق سے ابوبکر بن عیاش کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے۔

## وتروں سے پہلے سونا مکروہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم فرمایا۔ عیسیٰ بن عزہ فرماتے ہیں "شعبی رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے اور پھر سو جاتے اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے، ابوثور ازدی کا نام حبیب بن ابی ملیکہ ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کو سونے سے پہلے وتر پڑھنا پسند ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جس کو رات کے آخر میں نہ جاگنے کا خوف ہو وہ شروع ہی میں وتر پڑھ لے اور جسے پچھلی رات جاگنے کی امید ہو وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ اس وقت قرآن پڑھنے پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور یہ افضل ہے۔

یہی حدیث اعمش نے بواسطہ ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

## رات کے اول اور آخر وتر پڑھنا

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

نا أبو حصين عن يحيى بن وثاب عن مسروق أنه سأل عائشة عن وتر النبي صلى الله عليه وسلم فقالت من كل الليل قد أوتر أوله وأوسطه وآخره فانتهى وتره حين مات في وجه السحر قال أبو عيسى أبو حصين اسمه عثمان بن عاصم الأسدي وفي الباب عن علي وجابر وأبي مسعود الأنصاري وأبي قتادة قال أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره بعض أهل العلم الوتر من آخر الليل.

## باب ۳۲ ما جاء في الوتر بسبع

۴۴۳ حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن يحيى بن الجزار عن أم سلمة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث عشرة فلما كبر وضعف أوتر بسبع وفي الباب عن عائشة قال أبو عيسى حديث أم سلمة حديث حسن وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم الوتر بثلاث عشرة وإحدى عشرة وتسع وسبع وخمس وثلاث وواحدة قال إسحاق بن إبراهيم معنى ما روي أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلاث عشرة قال إنما معناه أنه كان يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة مع الوتر فنسبت صلاة الليل إلى الوتر وروي في ذلك حديثاً عن عائشة واحتج بما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال أوتروا يا أهل القرآن قال إنما عنى به قيام الليل يقول إنما قيام الليل على أصحاب القرآن.

## باب ۳۳ ما جاء في الوتر بخمس

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر نماز کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا آپ رات کے تینوں حصوں میں پڑھا کرتے تھے کبھی شروع میں کبھی درمیان میں اور کبھی آخر رات۔ وصال کے دنوں میں آپ سحری کے وقت وتر پڑھا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اس باب میں حضرت علی، جابر، ابو مسعود انصاری اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور علماء نے اسے اختیار فرمایا کہ وتر پچھلی رات میں پڑھے جائیں۔

## سات رکعتوں کے ساتھ وتر

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے جب عمر زیادہ ہو گئی اور کمزوری واقع ہوئی تو آپ سات رکعتوں کے ساتھ وتروں کو ملا کر پڑھتے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام سلمہ حسن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر تیرہ رکعتوں، گیارہ رکعتوں، نو رکعتوں، سات رکعتوں، پانچ رکعتوں، تین رکعتوں اور ایک رکعت کے ساتھ بھی مروی ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم فرماتے ہیں اس روایت کا مطلب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے، یہ ہے کہ آپ رات کو وتروں سمیت تیرہ رکعات ادا فرماتے، پس رات کی نماز (تہجد) کی نسبت وتر کی طرف ہو گئی۔ اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو" سے دلیل پکڑی ہے کہ آپ نے قیام لیل مراد لیا ہے اور یہ ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں قرآن یاد ہو۔

## پانچ رکعات کے ساتھ وتر

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَلْوِتْرَ بِخَمْسٍ وَقَالُوْا لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی تھیں جن میں سے پانچ رکعت وتر پڑھتے تھے، ان کے درمیان میں نہیں بلکہ صرف آخر میں (سلام کے لئے) بیٹھتے۔ جب موذن اذان دیتا آپ کھڑے ہو جاتے نہایت ہی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے اس باب میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا یہی مسلک ہے کہ وتروں کی پانچ رکعتیں ہیں۔ جن میں صرف آخر میں بیٹھے۔

## بَابُ ۳۳۳ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ

## وتر تین رکعات ہیں

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَيُرْوٰى اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اُبَيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ يُّوْتِرَ الرَّجُلُ بِثَلَاثٍ قَالَ سُفْيَانُ اِنْ شِئْتَ اَوْتَرْتَ بِرَكْعَةٍ قَالَ سُفْيَانُ وَالَّذِيْ اَسْتَحِبُّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھا کرتے تھے جن میں قصار مفصل کی نو سورتیں پڑھتے ہر رکعت میں تین سورتیں ہوتیں، سورۂ اخلاص ان میں سے آخری ہوتی۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، عائشہ، ابن عباس، ابو ایوب اور عبدالرحمن بن ابزیٰ بواسطہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں عبدالرحمن بن ابزیٰ نے براہ راست نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسے روایت کیا ہے جس میں ابی بن کعب کا ذکر نہیں، بعض روایات میں عبدالرحمن بن ابزیٰ اپنے والد کے واسطے سے روایت کرتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ وتر تین رکعتیں پڑھے جائیں۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں اگر چاہے تو پانچ وتر پڑھ لے چاہے تین وتر پڑھے چاہے ایک پڑھے، تین رکعات کا پڑھنا اچھا ہے ابن مبارک اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔ محمد بن سیرین فرماتے ہیں، صحابہ کرام

أنا ابو [illegible] ثنا حماد بن زيد عن هشام عن محمد بن سيرين قال كانوا يوترون بخمس وثلاث وركعة ويرون كل ذلك حسنا.

## باب ما جاء في الوتر بركعة

۴۴۳ - حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن أنس بن سيرين قال سألت ابن عمر فقلت أطيل في ركعتي الفجر فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل مثنى مثنى ويوتر بركعة وكان يصلي الركعتين والأذان في أذنيه وفي الباب عن عائشة وجابر والفضل بن عباس وأبي أيوب وابن عباس قال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين رأوا أن يفصل الرجل بين الركعتين والثالثة يوتر بركعة وبه يقول مالك والشافعي وأحمد وإسحاق.

## باب ما جاء ما يقرأ في الوتر

۴۴۴ - حدثنا علي بن حجر نا شريك عن أبي إسحاق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الوتر بسبح اسم ربك الأعلى وقل يا أيها الكافرون وقل هو الله أحد في ركعة ركعة وفي الباب عن علي وعائشة وعبد الرحمن بن أبزى عن أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو عيسى وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قرأ في الوتر في الركعة الثالثة بالمعوذتين وقل هو الله أحد والذي اختاره أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم

پانچ، تین اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور تینوں طرح پڑھنا اچھا سمجھتے تھے۔

## ایک رکعت سے وتر بنانا

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا میں صبح کی سنتیں طویل پڑھوں؟ آپ نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز دو دو کی نیت سے پڑھا کرتے اور ایک رکعت ملا کر وتر بنا دیتے اور صبح کی سنتیں اتنی جلدی پڑھتے کہ اقامت آپ کے کانوں میں ہوتی۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابر، فضل بن عباس، ابو ایوب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام، اور تابعین کا یہی مسلک ہے کہ دو رکعتوں اور ایک رکعت کو جدا کرتے ہوئے ایک رکعت سے وتر بنائے، امام مالک شافعی احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

## وتروں کی قرأت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم وتروں میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ"، "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" ایک ایک رکعت میں پڑھتے تھے، اس باب میں حضرت علی، عائشہ اور عبدالرحمن بن ابزیٰ بواسطہ ابی کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ایک روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری رکعت میں معوذتین (آخری دو سورتیں) اور "سورۂ اخلاص" بھی پڑھی ہیں اکثر صحابہ کرام، اور تابعین کا مختار مذہب یہ ہے کہ "سبح اسم ربک الاعلیٰ"، "قل یا ایہا الکفرون"

أَنْ يَقْرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ ذٰلِكَ بِسُورَةٍ.

اور "قل ہو اللہ احد" میں سے ایک ایک سورت ایک ایک رکعت میں پڑھے۔

۴۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ هٰذَا وَالِدُ ابْنِ جُرَيْجٍ صَاحِبِ عَطَاءٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عبدالعزیز بن جریج فرماتے ہیں "میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے؟ ام المومنین نے فرمایا "پہلی رکعت میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" دوسری میں "قل یاایہا الکفرون" اور تیسری میں "قل ہو اللہ احد" اور معوذتین" پڑھا کرتے تھے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، اور عبدالعزیز ابن جریج کے والد عطاء کے شاگرد ہیں، ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے، یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی یہ حدیث بواسطہ عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ

## وتروں میں قنوت پڑھنا

۴۶۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ وَاسْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ وَلَا نَعْرِفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات سکھائے جنہیں میں وتروں میں پڑھتا ہوں (ترجمہ) "اے اللہ مجھے اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ہدایت دے، عافیت یافتہ لوگوں میں مجھے عافیت دے، مجھے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بنا، میرے رزق کو بابرکت کر دے، تقدیر کی برائی سے محفوظ رکھ بیشک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہو سکتا، تیرا دوست کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند ہے" اس باب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی ابوالحوراء سعدی کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوْتِ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ فَرَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْقُنُوْتَ فِي الْوِتْرِ فِي السَّنَةِ كُلِّهَا وَاخْتَارَ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاِسْحَاقُ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَقْنُتُ اِلَّا فِي النِّصْفِ الْاٰخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ۔

کی روایت سے پہچانتے ہیں ابو الحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے، قنوت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دعاؤں میں سے اس سے اچھی دعا ہم نہیں جانتے، وتر میں قنوت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک قنوت پورے سال ہے اور رکوع سے پہلے ہے بعض دیگر علماء بھی اسی کے قائل ہیں، سفیان ثوری، ابن مبارک، اسحاق اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور آپکے متبعین) کا بھی یہی مسلک ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رمضان شریف کے آخری نصف میں قنوت پڑھا جائے نیز آپ رکوع کے بعد پڑھا کرتے تھے بعض علماء کا یہی قول ہے امام شافعی اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ يَنْسٰى

## وتر بھول جانے یا سو جانے کی صورت میں کیا کرے

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے یا جس وقت جاگے پڑھ لے۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ سَمِعْتُ اَبَا دَاوٗدَ السِّجْزِيَّ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ بْنَ الْاَشْعَثِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَقَالَ اَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ لَا بَاْسَ بِهٖ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ ضَعَّفَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ثِقَةٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا يُوْتِرُ الرَّجُلُ اِذَا ذَكَرَ وَاِنْ كَانَ

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی وتروں سے سو جائے وہ صبح کے وقت پڑھ لے" یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابو داؤد سجزی یعنی سلیمان بن اشعث سے سنا انہوں نے فرمایا میں نے امام احمد بن حنبل سے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ان کے بھائی عبداللہ میں کوئی حرج نہیں۔ امام بخاری سے سنا کہ علی بن عبداللہ نے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کو ضعیف قرار دیا ہے، اور عبداللہ بن زید بن اسلم کو ثقہ کہا۔ بعض اہل کوفہ کا اس حدیث پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب یاد آئے وتر پڑھے، اگرچہ طلوع آفتاب کے

بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ۔

## بَابُ ٣٣٣ مَا جَاءَ فِي مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتِرُوْا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوْا۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ فَأَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى قَدْ تَفَرَّدَ بِهٖ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ لَا وِتْرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ لَا يَرَوْنَ الْوِتْرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

## بَابُ ٣٣٤ مَا جَاءَ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِي

بعد پڑھ، سفیان ثوری بھی یہی فرماتے ہیں۔

## صبح سے پہلے وتروں میں جلدی کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، "صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر جلدی پڑھ لیا کرو۔" امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب صبح صادق ہو جائے تو رات کی تمام نمازوں اور وتروں کا وقت ختم ہو جاتا ہے لہٰذا طلوع فجر سے پہلے پہلے پڑھ لیا کرو۔" امام ترمذی فرماتے ہیں "حضرت سلیمان بن موسیٰ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں ایک روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں متعدد علماء کا بھی یہی قول ہے، امام شافعی احمد اور اسحاق صبح کی نماز کے بعد وتروں کو جائز نہیں سمجھتے۔

## ایک رات میں دو وتر نہیں

قیس بن طلق اپنے والد طلق بن علی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے

يُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ آخِرِهِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ نَقْضَ الْوِتْرِ وَقَالُوا يُضِيفُ إِلَيْهَا رَكْعَةً وَيُصَلِّي مَا بَدَا لَهُ ثُمَّ يُوتِرُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ لِأَنَّهُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ وَهُوَ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ إِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا أَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ مِنْ آخِرِهِ أَنَّهُ يُصَلِّي مَا بَدَا لَهُ وَلَا يَنْقُضُ وِتْرَهُ وَيَدَعُ وِتْرَهُ عَلَى مَا كَانَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَحْمَدَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَهٰذَا أَصَحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى بَعْدَ الْوِتْرِ۔

جو شروع رات میں وتر پڑھے اور پھر پچھلی رات کو اٹھ جائے بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں وتروں کو توڑ ڈالے اور ان سے ایک رکعت ملالے پھر جتنی چاہے نماز پڑھ کر آخر میں وتر پڑھے کیونکہ ایک رات میں دو وتر نہیں، امام اسحاق کا یہی قول ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک اگر شروع رات میں وتر پڑھ لئے پھر سو گیا اور پچھلی رات کو اٹھا تو وہ جس قدر چاہے نماز پڑھے لیکن وتروں کو نہ توڑے اسی طرح چھوڑ دے، سفیان ثوری، مالک بن انس، احمد بن حنبل اور ابن مبارک اسی کے قائل ہیں، اور یہ اصح ہے کیونکہ متعدد روایات میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد بھی نماز پڑھی ہے۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مُوسَى الْمَرَئِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَعَائِشَةَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، حضرت ابو امامہ، عائشہ اور کئی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

## سواری پر وتر پڑھنا

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ أَوْتَرْتُ فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت سعید بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ پس میں ان سے پیچھے رہ گیا۔ انہوں نے فرمایا "تو کہاں تھا"؟ میں نے عرض کیا "میں وتر پڑھ رہا تھا" حضرت ابن عمر نے فرمایا "کیا تیرے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ نہیں؟ میں نے آپ کو سواری پر وتر پڑھتے دیکھا ہے۔" اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هٰذَا وَرَأَوْا أَنْ يُوتِرَ الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُوتِرُ الرَّجُلُ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، بعض صحابہ کرام و تابعین کا یہی مسلک ہے کہ سواری پہ وتر پڑھنے جائز ہیں امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں جبکہ بعض علماء فرماتے ہیں سواری پر وتر نہ پڑھے بلکہ زمین پر اترے بعض اہل کوفہ یہی کہتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الضُّحٰى

## چاشت کی نماز

۴۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ فُلَانِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَنُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ وَابْنِ أَبِي أَوْفٰى وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھے اس کے لئے اللہ تعالٰی جنت میں سونے کا محل بنائے گا اس باب میں حضرت ام ہانی، ابوہریرہ، نعیم بن ہمار، ابوذر، عائشہ، ابو امامہ، عتبہ بن عبد سلمی، ابن ابی اوفی، ابوسعید، زید بن ارقم، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث انس غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

۴۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَأَنَّ أَحْمَدَ رَأَى أَصَحَّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثَ

عبدالرحمن بن ابی لیلے فرماتے ہیں مجھے کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے البتہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں ادا فرمائیں (فرماتی ہیں) میں نے ایسی مختصر اور خفیف نماز پڑھتے ہوئے آپ کو کبھی نہیں دیکھا، اختصار کے باوجود رکوع اور سجدہ مکمل تھا، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، امام احمد کے نزدیک اس باب میں حضرت ام ہانی کی حدیث

ابن هاني واختلفوا في اسم نعيم فقال بعضهم نعيم بن خمّار وقال بعضهم ابن هبّار ويقال ابن همّار و يقول ابن همّام والصحيح ابن همّار وأبو نعيم وهم فيه فقال ابن خمّار وأخطأ فيه ثم ترك فقال نعيم عن النبي صلى الله عليه وسلم أخبرني بذلك عبد بن حميد عن أبي نعيم.

اگا ہے نعیم کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے نعیم بن خمار کہا اور بعض ابن ہبار۔ ابن ہمار بھی کہا گیا ہے اور ابن ہمام بھی۔ صحیح نام ابن ہمار ہے ابو نعیم سے اس میں غلطی ہوئی ابن خمار کہا اور اس میں غلطی کا پھر غلطی چھوڑ دی اور کہا نعیم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے عبد بن حمید نے بواسطہ ابو نعیم اس کی خبر دی۔

٤٧٥ - حدثنا أبو جعفر السمناني نا محمد بن الحصين نا أبو مسهر نا إسماعيل بن عياش عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن جبير بن نفير عن أبي الدرداء وأبي ذر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الله تبارك وتعالى أنه قال ابن آدم اركع لي أربع ركعات من أول النهار أكفك آخره. قال أبو عيسى هذا حديث غريب و روى وكيع والنضر بن شميل وغير واحد من الأئمة هذا الحديث عن نهاس بن قهم ولا نعرفه إلا من حديثه.

حضرت ابو الدرداء اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے (حدیث قدسی) نقل کرتے ہیں اللہ تعالٰی نے فرمایا اے انسان تو میرے لئے دن کی ابتداء میں چار رکعتیں پڑھ میں تیرے لئے آخر دن تک کفایت کروں گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ وکیع، نضر بن شمیل اور دیگر ائمہ نے یہ حدیث نہاس بن قہم سے روایت کی ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں

٤٧٦ - حدثنا محمد بن عبد الأعلى البصري نا يزيد بن زريع عن نهاس بن قهم عن شداد أبي عمار عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حافظ على شفعة الضحى غفرت له ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کی پابندی کرے، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

٤٧٧ - حدثنا زياد بن أيوب البغدادي نا محمد بن ربيعة عن فضيل بن مرزوق عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى حتى نقول لا يدعها ويدعها حتى نقول لا يصليها. قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم لگاتار چاشت کی نماز پڑھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب نہیں چھوڑیں گے، اور … رکھیں، اتنے دن چھوڑتے کہ ہم کہتے اب نہیں پڑھیں گے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## باب ۳۳۱ ما جاء فی الصلوٰۃ عند الزوال

۴۴۴ حدثنا ابو موسٰی محمد بن المثنٰی نا ابو داؤد الطیالسی نا محمد بن مسلم بن ابی الوضاح ھو ابو سعید المؤدب عن عبد الکریم الجزری عن مجاھد عن عبد اللہ بن السائب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظھر وقال انھا ساعۃ تفتح فیھا ابواب السماء واحب ان یصعد لی فیھا عمل صالح وفی الباب عن علی وابی ایوب قال ابو عیسٰی حدیث عبد اللہ بن السائب حدیث حسن غریب وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یصلی اربع رکعات بعد الزوال لا یسلم الا فی آخرھن۔

## زوال کے وقت نماز

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمانوں (رحمت) کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔ اس باب میں حضرت علی اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن سائب حسن غریب ہے یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ایک سلام کے ساتھ چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

## باب ۳۳۲ ما جاء فی صلوٰۃ الحاجۃ

۴۴۵ حدثنا علی بن عیسٰی بن یزید البغدادی نا عبد اللہ بن بکر السھمی ح وثنا عبد اللہ بن منیر عن عبد اللہ بن بکر عن فائد بن عبد الرحمٰن عن عبد اللہ بن ابی اوفٰی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ الی اللہ حاجۃ او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ

## حاجت کی نماز

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف حاجت ہو اسے چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کرکے دو نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور بارگاہِ رسالت میں تحفۂ درود پیش کرکے یہ دعا مانگے لا الٰہ الا اللہ الخ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگ ہے پاک ہے عرش کے مالک۔ (اے اللہ) میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کو لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، (اے اللہ) میں تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع بخشش کے اسباب نیکی کی آسانی اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، میرے تمام گناہ بخش دے میرے ہر غم غلط کردے اور میری ہر

وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ فَائِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَفَائِدٌ هُوَ أَبُو الْوَرْقَاءِ.

## باب ۳۲۳ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْاِسْتِخَارَةِ

۴۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَاٰجِلِهِ فَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَاٰجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي وَهُوَ شَيْخٌ مَدِينِيٌّ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ حَدِيثًا وَقَدْ رَوٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ

وہ حاجت جو تیری رضامندی کے مطابق ہو پوری فرما۔ اے سب مہربانوں سے بڑھ کر رحمت والے! امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے فائد بن عبدالرحمن سے مراد ابو ورقاء ہے اور وہ حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

## نمازِ استخارہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جس طرح ہمیں قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے تھے آپ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو نفل پڑھ کر یہ دعا مانگے۔ اللھم انی استخیرک (ترجمہ) اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے باعث طاقت چاہتا ہوں تیرے فضل عظیم کا طالب ہوں تو قادر ہے مجھے قدرت نہیں، تو جانتا ہے مجھے علم نہیں تو تمام غیبوں کو خوب جاننے والا ہے اے اللہ اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے دین، زندگی اور انجام کار یا (فرمایا) میرے جلد ہونے والے کاموں کے لحاظ سے یا دیر سے ہونے والے کاموں میں اچھا ہے تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور مجھے اس میں برکت عطا فرما۔ اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے دین، دنیا، انجام کار یا (فرمایا) جلد یا دیر سے ہونے والے کاموں میں برا ہے تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور بھلائی جہاں بھی ہو میرے لئے مقدر فرما اور پھر مجھے اس پر راضی رکھ۔ اس کے بعد اپنی حاجت کا نام لے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابو ایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمن بن ابی موالی کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ شیخ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں سفیان نے ان سے حدیث روایت کی ہے اور دیگر کئی ائمہ بھی عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں۔

## باب ما جاء فی صلوٰۃ التسبیح

۴۴۴۔ حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء نا زید بن حباب العکلی نا موسی بن عبیدة قال حدثنی سعید بن ابی سعید مولی ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابی رافع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للعباس یا عم الا اصلك الا احبوك الا انفعك قال بلی یا رسول الله قال یا عم صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعة بفاتحة الکتاب وسورة فاذا انقضت القراءة فقل الله اکبر والحمد لله وسبحان الله خمس عشرة مرة قبل ان ترکع ثم ارکع فقلها عشرا ثم ارفع راسك فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع راسك فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع راسك فقلها عشرا قبل ان تقوم فذلك خمس وسبعون فی کل رکعة وهی ثلث مائة فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبك مثل رمل عالج لغفرها الله لك قال یا رسول الله ومن یستطیع ان یقولها فی یوم قال فان لم تستطع ان تقولها فی یوم فقلها فی جمعة فان لم تستطع ان تقولها فی جمعة فقلها فی شهر فلم یزل یقول له حتی قال فقلها فی سنة قال ابو عیسی هذا حدیث غریب

## نماز تسبیح

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اے چچا! کیا میں آپ سے صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟" انہوں نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ!" آپ نے فرمایا "چار رکعات (اس طرح) پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر پندرہ مرتبہ "اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ" کہیں پھر رکوع میں جائیں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں رکوع سے اٹھنے کے بعد بھی دس مرتبہ، پھر سجدے میں دس مرتبہ سجدے سے سر اٹھا کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ یہی کلمات کہو اور پھر کھڑا ہونے سے پہلے دس مرتبہ یہی کلمات کہو (اس طرح ایک رکعت میں یہ کلمات پچھتر مرتبہ اور چار رکعت میں تین سو مرتبہ ہو جائیں گے) اگر تمہارے گناہ عالج کی ریت کے برابر بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا" حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص روزانہ نہ پڑھ سکتا ہو؟" آپ نے فرمایا "اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہفتے میں ایک مرتبہ پڑھ لو اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو مہینے میں ایک مرتبہ اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابو رافع کی روایت سے غریب ہے۔

۴۴۵۔ حدثنا احمد بن محمد بن موسی نا عبد الله بن المبارك نا عکرمة بن عمار قال حدثنی اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالك ان ام سلیم غدت علی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت علمنی کلمات اقولهن فی صلاتی فقال کبری الله عشرا وسبحی الله عشرا واحمدیه عشرا ثم سلی ما شئت یقول نعم نعم وفی الباب عن ابن عباس وعبد الله بن عمرو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم نے صبح کے وقت بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھے کچھ کلمات سکھا دیجیے جنہیں میں نماز میں پڑھا کروں۔" آپ نے فرمایا "دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ الحمد للہ کہو پھر اپنی حاجت مانگو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں ہاں (یعنی قبول فرمائے گا)" اس باب میں حضرت ابن عباس، عبداللہ بن عمرو، فضل بن عباس اور ابو رافع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے

الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ رَافِعٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ
أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ حَدِيْثٍ فِيْ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ
وَلَا يَصِحُّ مِنْهُ كَبِيْرُ شَيْءٍ وَقَدْ رَأَى ابْنُ الْمُبَارَكِ
وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صَلٰوةَ التَّسْبِيْحِ وَ
ذَكَرُوا الْفَضْلَ فِيْهِ۔

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ نَا أَبُوْ
وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ
الصَّلٰوةِ الَّتِيْ يُسَبَّحُ فِيْهَا قَالَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ
اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ
وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ
اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً ثُمَّ يَقُوْلُ
عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ
يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُوْلُهَا
عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ
الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا يُصَلِّيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلٰى هٰذَا
فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ تَسْبِيْحَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ
يَبْدَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسَ عَشْرَةَ تَسْبِيْحَةً ثُمَّ
يَقْرَأُ ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا فَإِنْ صَلّٰى لَيْلًا فَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ
يُّسَلِّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَإِنْ صَلّٰى نَهَارًا فَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ
وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُسَلِّمْ قَالَ أَبُوْ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ
وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ رِزْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ يَبْدَأُ
فِي الرُّكُوْعِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِي السُّجُوْدِ بِسُبْحَانَ
رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَبِّحُ التَّسْبِيْحَاتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ
عَبْدَةَ وَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ
وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ رِزْمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ

یہ حدیث انس غریب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے نماز تسبیح کے بارے میں اور بھی روایات
ہیں لیکن ان کا زیادہ حصہ صحیح نہیں۔ ابن مبارک
اور کئی دوسرے ائمہ نے صلوۃ تسبیح بیان کی اور
اس کی فضیلت کا ذکر کیا۔

ابو وہب کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن
مبارک سے تسبیحات والی نماز کے بارے میں پوچھا
آپ نے فرمایا تکبیر کہہ کر سبحانک اللہم الخ پڑھے
پھر پندرہ مرتبہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر" کہے پھر "اعوذ باللہ" کہے "بسم اللہ" پڑھے
سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے اور
پھر دس مرتبہ تسبیحات (مذکورہ بالا) کہے رکوع
میں دس مرتبہ، رکوع سے اٹھ کر دس مرتبہ،
سجدہ میں دس مرتبہ، سجدہ سے اٹھ کر دس
مرتبہ اور پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ یہی
تسبیحات کہے۔ یوں چار رکعتیں پڑھے، اس
طرح ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) تسبیحات ہوں
گی، ہر رکعت کے شروع میں پندرہ مرتبہ اور پھر قرأت
کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے، اگر رات
کو پڑھے تو ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرنا مجھے
پسند ہے، اگر دن کو پڑھے تو چاہے
سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے، ابو وہب
فرماتے ہیں مجھے ابو رزمہ عبدالعزیز نے بتایا کہ
عبداللہ بن مبارک نے فرمایا "رکوع میں پہلے
سبحان ربی العظیم" کہے اور سجدے میں پہلے "سبحان
ربی الاعلیٰ" کہے۔ پھر تسبیحات پڑھے۔ ابو رزمہ
عبدالعزیز فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک سے
پوچھا اگر سہو ہو جائے تو کیا سجدۂ سہو میں بھی دس دس

إِنْ سَأَلَهَا يُسَبِّحُ فِي سُجُودِهِ فِي الْعَصْرِ عَشْرًا عَشْرًا
قَالَ قُلْتُ مَا هِيَ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةِ تَسْبِيحَةٍ.

مرتبہ تسبیحات کہے آپ نے فرمایا "نہیں" یہ صرف تین سو تسبیحات ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ وَالْأَجْلَحِ وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَزَادَنِي زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ وَنَحْنُ نَقُولُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَطَلْحَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَبُرَيْدَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَيُقَالُ ابْنُ جَارِيَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى كُنْيَتُهُ أَبُو عِيسَى وَأَبُو لَيْلَى اسْمُهُ يَسَارٌ.

## بارگاہِ رسالت میں درود شریف کیسے بھیجا جائے

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا (ارشاد فرمائیے) درود شریف کیسے بھیجا جائے آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد الخ (ترجمہ) اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر اس طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد پر نازل کی بیشک تو ہی لائق تعریف اور بزرگ ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر اس طرح برکت نازل فرما جس طرح ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد کو تو نے برکتیں عطا فرمائیں بیشک تو ہی تعریف کے لائق اور بزرگ ہے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں ہم یہ الفاظ زیادہ کہتے ہیں "اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت و برکت نازل فرما" اس باب میں حضرت علی، ابو حمید، ابو مسعود، طلحہ، ابو سعید، بریدہ، زید بن خارجہ (ابن جاریہ بھی کہا جاتا ہے) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث کعب بن عجرہ حسن صحیح ہے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابو عیسیٰ ہے اور ابو لیلیٰ کا نام یسار ہے۔

ف [illegible]

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ ابْنُ عَثْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

## درود شریف کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن وہ آدمی میرے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر کثرت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ۔

۴۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعَمَّارٍ وَاَبِيْ طَلْحَةَ وَاَنَسٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا صَلٰوةُ الرَّبِّ الرَّحْمَةُ وَصَلٰوةُ الْمَلٰئِكَةِ الْاِسْتِغْفَارُ۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُسْلِمٍ الْبَلْخِيُّ الْمَصَاحِفِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ اَبِيْ قُرَّةَ الْاَسَدِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوْبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ وَالْعَلَاءُ هُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ سَمِعَ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْقُوْبَ وَالِدُ الْعَلَاءِ هُوَ اَيْضًا مِّنَ التَّابِعِيْنَ سَمِعَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَيَعْقُوْبُ جَدُّ الْعَلَاءِ هُوَ مِنْ كِبَارِ التَّابِعِيْنَ قَدْ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَوٰى عَنْهُ۔

۴۴۵ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

سے درود شریف پڑھتا رہا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے نیز یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں تحریر فرمائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، عامر بن ربیعہ، عمار، ابوطلحہ، انس اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اور کئی دیگر علماء فرماتے ہیں صلوٰۃ کی نسبت رب کی طرف ہو تو رحمت مراد ہے اور فرشتوں کی طرف ہو تو طلب مغفرت ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اوپر کی طرف نہیں جاتی (قبول نہیں ہوتی) جب تک تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجے امام ترمذی فرماتے ہیں علاء بن عبدالرحمٰن یعقوب کے بیٹے حرقہ کے غلام ہیں۔ علاء تابعین میں سے ہیں۔ انہیں انس بن مالک اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سماع حاصل ہے علاء کے والد عبدالرحمٰن بن یعقوب بھی تابعین میں سے ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے سماع حدیث کیا یعقوب (علاء کے دادا) بڑے تابعین میں سے ہیں انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور ان سے حدیث بھی روایت کی۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت کرے، جو دین کی سمجھ رکھتا ہے،

قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَبِعْ فِيْ سُوْقِنَا إِلَّا مَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

# اَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

# ابواب جمعہ

## بَابُ ۳۳۳ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

## جمعہ کے دن کی فضیلت

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ لُبَابَةَ وَسَلْمَانَ وَأَبِيْ ذَرٍّ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَأَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اسی دن آپ جنت میں داخل ہوئے اسی روز آپ جنت سے باہر تشریف لائے اور قیامت بھی جمعہ کے روز ہی قائم ہوگی۔ اس باب میں حضرت ابولبابہ، سلمان، ابوذر، سعد بن عبادہ اور اوس بن اوس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۳۳۴ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

## جمعہ کے دن ساعت قبولیت

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ حُمَيْدٍ نَا مُوْسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ حُمَيْدٍ يُضَعَّفُ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَيُقَالُ لَهُ حَمَّادُ بْنُ أَبِيْ حُمَيْدٍ وَيُقَالُ هُوَ أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَرَأٰى بَعْضُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مقبولیت کی گھڑی عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب کے درمیان ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے محمد بن ابی حمید ضعیف ہے، بعض علماء نے اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے اسے حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے یہ ابراہیم انصاری ہے جو منکر حدیث ہے، بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں،

اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَغَيْرِهِمْ اَنَّ السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ
تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ
اَحْمَدُ اَكْثَرُ الْحَدِيْثِ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْهَا
اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ اَنَّهَا بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَتُرْجٰى
بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا اَبُوْ
عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا
يَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ حِيْنَ تُقَامُ
الصَّلٰوةُ اِلَى الْاِنْصِرَافِ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ
مُوْسٰى وَاَبِيْ ذَرٍّ وَسَلْمَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ
وَاَبِيْ لُبَابَةَ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ
عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ
نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ
فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُهْبِطَ
مِنْهَا وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّيْ
فَيَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ هٰذَا
الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ
اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ قَالَ هِيَ بَعْدَ
الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ فَكَيْفَ تَكُوْنُ بَعْدَ
الْعَصْرِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مقبول ساعت، عصر سے لے کر غروب آفتاب تک ہے، امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے، امام احمد فرماتے ہیں مقبول ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے، اکثر احادیث کے مطابق نماز عصر کے بعد ہے۔ زوال آفتاب کے بعد بھی امید کی جا سکتی ہے۔

کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی بواسطہ والد اپنے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں بندہ جو کچھ مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ آپ نے فرمایا "نماز کے کھڑا ہونے سے لے کر ختم ہونے تک" اس باب میں حضرت ابوموسیٰ، ابوذر، سلمان، عبداللہ بن سلام، ابولبابہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمرو بن عوف، حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن سلام سے ملاقات کے وقت یہ حدیث ذکر کی تو انہوں نے فرمایا "مجھے وہ ساعت معلوم ہے" میں نے عرض کیا مجھے بھی بتائیں اور اس کے بتانے میں مجھ سے بخیل نہ کریں" عبداللہ بن سلام نے فرمایا وہ ساعت، عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔" میں نے عرض کیا عصر کے بعد کیسے ہو سکتی ہے۔ جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی مسلمان کی حالت نماز میں وہ ساعت اس سے موافق ہوتی ہے۔ الخ" اور اس وقت تو نماز نہیں پڑھی جاتی۔" اس پر عبداللہ بن سلام نے فرمایا "کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ

لا يوافقها عبد مسلم وهو يصلي وتلك الساعة لا يصلى فيها فقال عبد الله بن سلام أليس قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا ينتظر الصلاة فهو في الصلاة قلت بلى قال فهو ذاك وفي الحديث قصة طويلة قال أبو عيسى وهذا الحديث صحيح قال ومعنى قوله أخبرني بها ولا تضنن بها علي يقول لا تبخل بها علي والضن البخل و الظنين المتهم

وسلم نے نہیں فرمایا کہ جو شخص انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں شمار ہوتا ہے؟ میں نے کہا "ہاں" فرمایا تو فرمانے لگے "پس وہ یہی ہے" اس حدیث میں طویل واقعہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ان کے کہنے کہ "لا تضنن بہا" یعنی بخل نہ کر "ضنین" بخیل کو کہا جاتا ہے "ظنین" اسے کہا جاتا ہے جسے تہمت لگائی گئی ہو۔

## باب ٣٢ ما جاء في الاغتسال يوم الجمعة

## جمعہ کے دن غسل کرنا

٤٩٢ - حدثنا أحمد بن منيع نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن أبيه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول من أتى الجمعة فليغتسل وفي الباب عن أبي سعيد وعمر وجابر والبراء وعائشة وأبي الدرداء قال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وروي عن الزهري عن عبد الله بن عبد الله بن عمر عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث أيضا.

٤٩٣ - حدثنا بذلك قتيبة نا الليث بن سعد عن ابن شهاب عن عبد الله بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وقال محمد وحديث الزهري عن سالم عن أبيه وحديث عبد الله بن عبد الله عن أبيه كلا الحديثين صحيح وقال بعض أصحاب الزهري عن الزهري قال حدثني آل عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر قال بينما عمر بن الخطاب يخطب يوم الجمعة إذ دخل رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال أية ساعة

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو جمعہ (کی نماز) کے لئے آئے اسے غسل کر لینا چاہیئے اس باب میں حضرت ابو سعید، عمر، جابر، براء، عائشہ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، زہری نے بھی بحدیث بواسطہ عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ... لیث بن سعد نے بواسطہ ابن شہاب اور عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل حدیث روایت کی۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث زہری اور حدیث عبد اللہ دونوں صحیح ہیں، امام زہری کے بعض شاگردوں نے بواسطہ امام زہری عبد اللہ بن عمر کی اولاد سے بیان نقل کیا کہ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں "اس دوران کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے ایک صحابی تشریف لائے، آپ نے فرمایا "یہ آنے کا کونسا وقت ہے؟" آنے والے نے کہا میں نے اذان سنی اور صرف وضو کیا (اور آ گیا) آپ نے فرمایا "کیا صرف وضو؟"

هٰذِهٖ؟ فَقَالَ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ وَمَا زِدْتُّ عَلٰى أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوْءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْغُسْلِ.

حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل کا حکم فرمایا ہے۔

٤٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ الصَّحِيْحُ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَالِكٍ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ نَحْوُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

یونس نے زہری سے اور امام مالک نے بھی بواسطہ زہری حضرت سالم سے یہ حدیث روایت کی جس میں یہی مضمون ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا، زہری کی روایت بواسطہ زہری حضرت عبداللہ بن عمر سے صحیح ہے۔ مالک نے بھی بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

## جمعہ کے دن غسل کی فضیلت

٤٩٥ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَأَبُوْ جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ حَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا قَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ وَكِيْعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَّلَ امْرَأَتَهٗ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَعْنِيْ غَسَلَ رَأْسَهٗ وَاغْتَسَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَسَلْمَانَ وَأَبِيْ ذَرٍّ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَأَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور کرایا، جلدی مسجد میں حاضر ہوا امام کے قریب ہوکر خاموشی کے ساتھ نہایت غور سے خطبہ سنا اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ہے۔ محمود اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں حضرت وکیع نے فرمایا جس نے خود غسل کیا اور بیوی کو غسل کرایا (یعنی جماع کے سبب) ابن مبارک اس حدیث کے سلسلے میں فرماتے ہیں جس نے سر دھویا اور غسل کیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمران بن حصین، سلمان، ابوذر، ابوسعید، ابن عمر اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث اوس بن اوس حسن ہے،

واسمہ شرحبیل بن آدۃ ۔

## باب فی الوضوء یوم الجمعۃ

۴۹۷۔ حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی نا سعید بن سفیان الجحدری نا شعبۃ عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضا یوم الجمعۃ فبھا ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل وفی الباب عن ابی ھریرۃ وانس وعائشۃ قال ابو عیسی حدیث سمرۃ حدیث حسن وقد روی بعض اصحاب قتادۃ ھذا الحدیث عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ ورواہ بعضھم عن قتادۃ عن الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم اختاروا الغسل یوم الجمعۃ وراوا ان یجزئ الوضوء من الغسل یوم الجمعۃ قال الشافعی ومما یدل علی ان امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالغسل یوم الجمعۃ انہ علی الاختیار لا علی الوجوب حدیث عمر حیث قال لعثمان والوضوء ایضا وقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالغسل یوم الجمعۃ فلو علما ان امرہ علی الوجوب لا علی الاختیار لم یترک عمر عثمان حتی یردہ ویقول لہ ارجع فاغتسل ولما خفی علی عثمان ذلک مع علمہ ولکن دل ھذا الحدیث ان الغسل یوم الجمعۃ فیہ افضل من غیر وجوب یجب علی المرء کذلک۔

۴۹۸۔ حدثنا ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ

ابو اشعث صنعانی کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

## جمعہ کے دن صرف وضو کرنا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے اچھا کام کیا اور جس نے غسل کیا پس غسل افضل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس، اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث سمرہ حسن ہے حضرت قتادہ کے بعض شاگردوں نے یہ حدیث بواسطہ حضرت قتادہ اور حسن حضرت سمرہ سے روایت کی ہے اور بعض نے اسے قتادہ اور حسن کے واسطے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے، بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ ان کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے اگرچہ غسل کی جگہ وضو بھی کفایت کرسکتا ہے، امام شافعی فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں بلکہ مختار ہے اور حضرت عمر کی حدیث جس میں آپ نے حضرت عثمان سے فرمایا "آپ نے وضو ہی کیا؟ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم فرمایا ہے" اگر ان دونوں حضرات کے نزدیک یہ واجب ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نہ چھوڑتے یہاں تک کہ انہیں واپس بھیجتے اور فرماتے واپس لوٹ جاؤ اور غسل کرو۔ اور باوجود علم کے حضرت عثمان پر یہ حکم مخفی نہ رہتا لیکن یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ جمعہ کے دن غسل افضل ہے واجب نہیں۔ مسئلہ اسی طرح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرکے جمعہ کے لئے حاضر

صلى الله عليه وسلم من توضأ فأحسن الوضوء ثم أتى الجمعة فدنا واستمع وأنصت غفر له ما بينه وبين الجمعة وزيادة ثلاثة أيام ومن مس الحصى فقد لغا قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

ہوا، امام کے قریب ہو کر بیٹھا، خاموشی کے ساتھ غور سے خطبہ سنا تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلکہ تین دن زیادہ تک کے گناہ (صغیرہ) بخش دیے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے لغو کام کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ما جاء في التبكير إلى الجمعة

## نماز جمعہ کے لئے جلدی جانا

۴۹۲ - حدثنا إسحاق بن موسى الأنصاري نا معن نا مالك عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكأنما قرب بدنة ومن راح في الساعة الثانية فكأنما قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكأنما قرب كبشا أقرن ومن راح في الساعة الرابعة فكأنما قرب دجاجة ومن راح في الساعة الخامسة فكأنما قرب بيضة فإذا خرج الإمام حضرت الملائكة يستمعون الذكر وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وسمرة قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا پھر نماز جمعہ کے لئے چلا گیا گویا اس نے اونٹ کی قربانی دی، جو دوسری گھڑی میں آیا گویا اس نے گائے کی قربانی دی، جو تیسری ساعت میں آیا اس کے لئے سینگوں والے دنبے کی قربانی کا ثواب ہے، جو چوتھی ساعت میں آیا اس کے لئے ایک مرغی کی قربانی (خیرات) کا ثواب ہے، جو پانچویں گھڑی میں آئے اس کے لئے ایک انڈے کی قربانی کا ثواب ہے اور جب امام خطبہ کے لئے نکل آئے تو فرشتے خطبہ سننے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

## باب ما جاء في ترك الجمعة من غير عذر

## بلا عذر ترک جمعہ کا گناہ

۴۹۳ - حدثنا علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن محمد بن عمرو عن عبيدة بن سفيان عن أبي الجعد يعني الضمري وكانت له صحبة فيما زعم محمد بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الجمعة ثلاث مرات تهاونا بها طبع الله على قلبه وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس وسمرة قال أبو عيسى حديث أبي الجعد حديث حسن قال وسألت محمدا عن اسم أبي الجعد الضمري فلم يعرف اسمه وقال لا أعرف له عن النبي صلى الله

حضرت ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ (محمد بن عمرو کے خیال میں ان کو شرف صحابیت حاصل ہے) سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین مرتبہ سستی سے جمعہ کی نماز کو چھوڑ دے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی جعد حسن ہے نیز آپ فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے ابوجعد ضمری کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہیں تھا۔ نیز امام بخاری نے فرمایا ابوجعد سے اس حدیث کے علاوہ کوئی دوسری حدیث میرے علم میں نہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو.

## بَابُ مَا جَاءَ مِنْ كَمْ يُؤْتَى إِلَى الْجُمُعَةِ

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ قُبَاءٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَاءٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ وَهَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ إِنَّمَا يُرْوَى مِنْ حَدِيثِ مُعَارِكِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ وَضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ فِي الْحَدِيثِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى مَنْزِلِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَجِبُ الْجُمُعَةُ إِلَّا عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوا عَلَى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ فَلَمْ يَذْكُرْ أَحْمَدُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ فَقُلْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْمَدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ نَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ

امام ترمذی فرماتے ہیں، ہم اس حدیث کو حضرت محمد بن عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## کتنے فاصلے سے جمعہ کے لئے جائے

اہل قباء میں سے ایک صحابی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قباء سے جمعہ میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور اس باب میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو اپنے گھر لوٹ سکے (یعنی اتنی مسافت ہو) اس پر جمعہ فرض ہے اس حدیث کی سند ضعیف ہے یہ معارک بن عباد کے واسطہ سے عبداللہ بن سعید مقبری سے مروی ہے اور یحییٰ بن سعید قطان نے عبداللہ بن سعید مقبری کو اس حدیث میں ضعیف کہا ہے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ جمعہ کس پر واجب ہے بعض کہتے ہیں اس پر واجب ہے جو رات کو گھر واپس آسکے بعض علماء فرماتے ہیں جو اذان سنے اس پر واجب ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے احمد بن حسن سے سنا وہ فرماتے ہیں ہم امام احمد بن حنبل کے پاس تھے تو یہ مسئلہ چھڑ گیا کہ جمعہ کس پر واجب ہے، امام احمد نے اس سلسلے میں کوئی حدیث بیان نہ فرمائی احمد بن حسن کہتے ہیں میں نے عرض کیا حضرت ابوہریرہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث منقول ہے امام احمد بن حنبل نے فرمایا کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے؟ میں نے کہا ہاں "حضرت عبداللہ بن سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی

الثقفي عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على من آواه الليل إلى أهله فغضب علي أحمد وقال استغفر ربك استغفر ربك وإنما فعل به أحمد بن حنبل هذا لأنه لم يعد هذا الحديث شيئا وضعفه لحال إسناده۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص پر جمعہ واجب ہے جو رات کو گھر واپس آسکے (عبد اللہ فرماتے ہیں) پھر کہ امام احمد بن حنبل مجھ پر غصے ہوئے اور دو مرتبہ فرمایا اپنے رب سے معافی مانگ اور یہ بات حضرت امام احمد نے اس لئے فرمائی کہ ان کے نزدیک یہ حدیث سند کی کمزوری کی وجہ سے قابل اعتبار نہ تھی۔

## باب ما جاء في وقت الجمعة

٥٠٣ - حدثنا أحمد بن منيع نا سريج بن النعمان نا فليح بن سليمان عن عثمان بن عبد الرحمن التيمي عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي الجمعة حين تميل الشمس۔

## نماز جمعہ کا وقت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد جمعہ کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

٥٠٤ - حدثنا يحيى بن موسى نا أبو داود الطيالسي نا فليح بن سليمان عن عثمان بن عبد الرحمن التيمي عن أنس نحوه وفي الباب عن سلمة بن الأكوع وجابر والزبير بن العوام قال أبو عيسى حديث أنس حديث حسن صحيح وهو الذي أجمع عليه أكثر أهل العلم أن وقت الجمعة إذا زالت الشمس كوقت الظهر وهو قول الشافعي وأحمد وإسحاق ورأى بعضهم أن صلاة الجمعة إذا صليت قبل الزوال أنها تجوز أيضا وقال أحمد ومن صلاها قبل الزوال فإنه لم ير عليه إعادة

یحییٰ بن موسیٰ نے بواسطہ ابوداؤد طیالسی، فلیح بن سلیمان، عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع، جابر اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ وقت جمعہ زوال شمس کے بعد ظہر کے وقت کی طرح ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کی رائے ہے کہ زوال سے پہلے بھی جمعہ کی نماز جائز ہے امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھنے والے کو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

## باب ما جاء في الخطبة على المنبر

٥٠٥ - حدثنا أبو حفص عمرو بن علي الفلاس نا عثمان بن عمر ويحيى بن كثير أبو غسان العنبري قالا نا معاذ بن العلاء عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب إلى جذع فلما اتخذ المنبر حن الجذع حتى أتاه فالتزمه وفي الباب عن أنس وجابر وسهل بن سعد وأبي بن

## منبر پر خطبہ دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک خشک تنے کے سہارے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے جب آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو اس تنے نے رونا شروع کر دیا چنانچہ آپ تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے چھوا تو وہ خاموش ہو گیا اس باب میں حضرت انس، جابر، سہل بن سعد، ابی بن کعب، ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے

كَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَمُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ هُوَ بَصْرِيٌّ وَهُوَ أَخُو أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ.

ابن عمر کی حدیث حسن غریب صحیح ہے معاذ بن علاء بصری ہیں اور عمرو بن علاء کے بھائی ہیں۔

ف: [illegible]

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

۴۸۸. حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَالَ مِثْلَ مَا تَفْعَلُونَ الْيَوْمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي رَآهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يَفْصِلَ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِجُلُوسٍ.

## دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرماتے پھر تشریف فرما ہوتے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ابن عمر فرماتے ہیں جس طرح کہ تم آج کل کر رہے ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس جابر بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے اور علماء کی یہی رائے ہے کہ دو خطبوں کے درمیان فصل کیا جائے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي قَصْرِ الْخُطْبَةِ

۴۸۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## خطبہ مختصر پڑھنا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا آپ کی نماز بھی متوسط ہوتی تھی اور خطبہ بھی۔ اس باب میں حضرت عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر بن سمرہ حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۴۹۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ

## منبر پر قرآن پڑھنا

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ اپنے والد سے راوی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ میں آیت قرآن "ونادوا یا مالک" الخ پڑھتے سنا ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث یعلیٰ بن امیہ حسن غریب صحیح ہے ابن عیینہ کی بھی یہی

وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّقْرَأَ الْاِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ اٰيًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِذَا خَطَبَ الْاِمَامُ فَلَمْ يَقْرَأْ فِي خُطْبَتِهِ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَعَادَ الْخُطْبَةَ

روایت ہے بعض علماء نے اسے پسند کیا ہے کہ امام خطبے میں چند آیات قرآنیہ پڑھے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر امام خطبہ میں قرآن پاک سے کچھ نہ پڑھے تو دوبارہ خطبہ دے۔

## بَابٌ فِي اسْتِقْبَالِ الْاِمَامِ اِذَا خَطَبَ

## خطبہ کے وقت امام کی طرف متوجہ ہونا

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ مَنْصُوْرٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَسْتَحِبُّوْنَ اسْتِقْبَالَ الْاِمَامِ اِذَا خَطَبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے ہم آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث منصور کو ہم صرف محمد بن فضل بن عطیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن فضل ہمارے اصحاب کے نزدیک ضعیف ہے اور حافظہ حدیث نہیں ہے، صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ وہ خطبہ کے دوران امام کی طرف منہ کرنے کو مستحب جانتے ہیں۔ سفیان ثوری امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں۔

## بَابٌ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

## دوران خطبہ آنے والا شخص دو رکعتیں پڑھے

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک صحابی آئے آپ نے فرمایا "کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟" عرض کیا "نہیں" فرمایا "اٹھو اور پڑھو" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ

عیاض بن عبداللہ بن سرح فرماتے ہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن تشریف لائے اس وقت مروان خطبہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّيْ فَجَاءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوْهُ فَاَبٰى حَتّٰى صَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ كَادُوْا لَيَقَعُوْا بِكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَاَيْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَمَرَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ اِذَا جَاءَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَيَاْمُرُ بِهِ وَكَانَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ يَرَاهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَاْمُوْنًا فِي الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا دَخَلَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَاِنَّهٗ يَجْلِسُ وَلَا يُصَلِّيْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْعَلَاءُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ اِنَّمَا فَعَلَ الْحَسَنُ اتِّبَاعًا لِلْحَدِيْثِ وَهُوَ رَوٰى عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

کہ ابھی آپ نے نماز شروع کی تھی کہ پہریدار نے آکر بٹھانا چاہا لیکن آپ نے نماز پڑھے بغیر بیٹھنے سے انکار فرمایا جب وہ واپس ہوئے تو ہم نے آکر عرض کیا اللہ آپ پر رحم فرمائے یہ لوگ آپ پر حملہ کرنے کے قریب تھے آپ نے فرمایا میں ان دو رکعتوں کو اس کے بعد چھوڑنے والا نہیں جبکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز دیکھی پھر آپ نے ذکر فرمایا ایک آدمی جمعہ کے دن پراگندہ خستہ حالت میں آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ نے اسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم فرمایا حالانکہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ابن ابی عمر فرماتے ہیں حضرت سفیان بن عیینہ آکر دو رکعتیں پڑھتے حالانکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہوتا اور اسی بات کا آپ حکم دیتے اور ابوعبدالرحمن مقری یہی دیکھ رہے ہوتے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابن ابی عمر کو کہتے سنا کہ ابن عیینہ نے فرمایا محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھا اس باب میں حضرت جابر، ابوہریرہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابی سعید خدری حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے، امام شافعی، امام احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اس کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں جب کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ وغیرہ) کا یہی مسلک ہے امام ترمذی فرماتے ہیں کہ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ: احناف کے نزدیک [illegible]

علاء بن خالد قرشی کہتے ہیں میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو دیکھا آپ مسجد میں داخل ہوئے اس وقت امام خطبہ دے رہا تھا آپ نے دو رکعتیں ادا کیں اور پھر بیٹھ گئے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت حسن نے حدیث کی پیروی میں ایسا کیا اور خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

## خطبہ کے دوران کلام منع ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی

عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَالُوْا إِنْ تَكَلَّمَ غَيْرُهُ فَلَا يُنْكِرْ عَلَيْهِ إِلَّا بِالْإِشَارَةِ وَاخْتَلَفُوْا فِي رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ فَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے جمعہ کے دن خطبہ امام کے دوران یہ الفاظ بھی کہے کہ چپ ہو جاؤ" اس نے لغو کام کیا"۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ذکر ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ اس پر علماء کا عمل ہے کہ خطبہ کے دوران گفتگو کرنا مکروہ ہے فرماتے ہیں اگر کوئی دوسرا بات کر رہا ہو تو اسے بھی صرف اشارے سے منع کیا جائے۔ سلام اور چھینک کا جواب دینے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اس کی اجازت ہے امام احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں بلکہ بعض تابعین اور دوسرے علماء نے اسے مکروہ کہا ہے امام شافعی کا یہی مسلک ہے۔

## بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا أَنْ يَتَخَطَّى الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رِقَابَ النَّاسِ وَشَدَّدُوْا فِي ذٰلِكَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

## جمعہ کے دن گردنیں پھلانگنا مکروہ ہے

حضرت سہیل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد معاذ بن انس جہنی سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پل بنا لیا اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہیل بن معاذ غریب ہے ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں علماء کا اسی پر عمل ہے وہ جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنا مکروہ جانتے ہیں اور اس معاملے میں انہوں نے سختی برتی ہے بعض علماء نے رشدین بن سعد کے بارے میں کلام کیا اور اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَالْعَبَّاسُ

## خطبہ کے دوران احتباء منع ہے

(لہ) احتباء۔ گھٹنوں کو پیٹ سے ملا کر ایک کپڑے کو پیچھے سے باندھے۔

بن محمد الدوري قالا نا ابو عبد الرحمٰن المقرئ عن سعيد بن ابي ايوب قال حدثني ابو مرحوم عن سهل بن معاذ عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الحبوة يوم الجمعة والامام يخطب قال ابو عيسى وهذا حديث حسن وابو مرحوم اسمه عبد الرحيم بن ميمون وقد كره قوم من اهل العلم الحبوة يوم الجمعة والامام يخطب ورخص في ذلك بعضهم منهم عبد الله بن عمر وغيره وبه يقول احمد واسحٰق لا يريان بالحبوة والامام يخطب باسا.

ہوئے پاؤں پیٹ کو احتباء کہتے ہیں۔ (مترجم)

حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران احتباء سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے ایک جماعت نے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران احتباء کو مکروہ کہا ہے جبکہ بعض نے اجازت دی ہے ان میں عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابہ کرام شامل ہیں امام احمد اور اسحٰق بھی خطبہ کے دوران احتباء میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

## باب ما جاء في كراهية رفع الايدي على المنبر

٤٩٣ - حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا حصين قال سمعت عمارة بن رويبة وبشر بن مروان يخطب فرفع يديه في الدعاء فقال عمارة قبح الله هاتين اليديتين القصيرتين لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يزيد على ان يقول هكذا واشار هشيم بالسبابة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

## منبر پر ہاتھ اٹھانا منع ہے

حضرت حصین فرماتے ہیں میں نے عمارہ بن رویبہ سے سنا کہ بشر بن مروان نے خطبہ دیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے تو عمارہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان دو چھوٹے ہاتھوں کو ذلیل کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ کرتے نہیں دیکھا ہشیم (راوی) نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ما جاء في اذان الجمعة

٤٩٤ - حدثنا احمد بن منيع نا حماد بن خالد الخياط عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن السائب بن يزيد قال كان الاذان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر اذا خرج الامام واذا اقيمت الصلوة فلما كان عثمان زاد النداء الثالث على الزوراء قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

## جمعہ کی اذان

حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اذان، امام کے نکلنے اور نماز کھڑی ہونے کے وقت ہوا کرتی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو بلند مقامات پر تیسری اذان کا اضافہ کیا گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُولِ الْإِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

۵۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ إِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ وَهِمَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَأَخَذَ رَجُلٌ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى نَعَسَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ هُوَ هٰذَا وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ رُبَّمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ وَهُوَ صَدُوقٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهِمَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ فِي حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَيُرْوٰى عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَحَدَّثَ حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي فَوَهِمَ جَرِيرٌ فَظَنَّ أَنَّ ثَابِتًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۰۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُومُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا يَزَالُ يُكَلِّمُهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَنَا يَنْعَسُ مِنْ طُولِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### امام کا منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لانے کے بعد حسب ضرورت گفتگو فرما لیتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف جریر بن حازم کی روایت سے پہچانتے ہیں امام بخاری سے میں نے سنا انہوں نے فرمایا "جریر بن حازم سے اس روایت میں غلطی واقع ہوئی بواسطہ ثابت حضرت انس کی صحیح روایت یہ ہے جس میں آپ نے فرمایا" اقامت ہو چکی تھی ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑا اور دیر تک آپ سے گفتگو کرتا رہا یہاں تک کہ بعض حضرات اونگھنے لگے امام بخاری فرماتے ہیں۔ حدیث یہی ہے اور جریر بن حازم کو بعض اوقات روایات میں وہم ہو جاتا ہے اور وہ صدوق ہے" امام بخاری فرماتے ہیں جریر بن حازم کو انس سے ثابت کی روایت میں وہم ہوا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب اقامت ہو جائے تو جب تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے نہ ہو" امام بخاری فرماتے ہیں حماد بن زید سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ثابت بنانی کے پاس تھے حجاج صواف نے بواسطہ یحییٰ بن کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ و ابو قتادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی آپ نے فرمایا نماز کی اقامت ہو جائے تو جب تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے نہ ہو جریر سمجھے کہ یہ حدیث بواسطہ ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ایک آدمی سے گفتگو فرماتے دیکھا حالانکہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی وہ شخص آپ کے اور قبلہ کے درمیان کھڑا تھا وہ آپ سے گفتگو کرتا رہا یہاں تک کہ بعض لوگ اس کے لئے آپ کے زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے اونگھنے لگے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۳۶۲ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

۵۰۲ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

## بَابُ ۳۶۳ مَا جَاءَ فِي مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۰۳ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُخَوَّلٍ۔

## بَابُ ۳۶۴ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

۵۰۴ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

## نمازِ جمعہ کی قرأت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت عبیداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ کا والی مقرر کیا اور خود مکہ کی طرف چلا گیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ کی تلاوت فرمائی اور دوسری رکعت میں "اذا جاءک المنافقون" پڑھی۔ عبیداللہ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا آپ نے وہی دو سورتیں پڑھی ہیں جنہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے آپ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی دو سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، نعمان بن بشیر اور ابو عنبہ خولانی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور "ہل اتاک حدیث الغاشیہ" پڑھا کرتے تھے۔

## جمعہ کے دن نمازِ فجر کی قرأت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز فجر کی نماز میں "تنزیل السجدہ" اور "ہل اتی علی الانسان" پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے، سفیان ثوری اور کئی دیگر راویوں نے یہ حدیث حضرت مخول سے بھی روایت کی ہے۔

## جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم

عن عمرو بن دينار عن الزهري عن سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يصلي بعد الجمعة ركعتين وفي الباب عن جابر قال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد روي عن نافع عن ابن عمر أيضا والعمل على هذا عند بعض أهل العلم وبه يقول الشافعي وأحمد.

٥٠٥ - حدثنا قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر أنه كان إذا صلى الجمعة انصرف فصلى سجدتين في بيته ثم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع ذلك قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

٥٠٦ - حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل أربعا هذا حديث حسن صحيح.

٥٠٧ - حدثنا الحسن بن علي نا علي بن المديني عن سفيان بن عيينة قال كنا نعد سهيل بن أبي صالح ثبتا في الحديث والعمل على هذا عند بعض أهل العلم وروي عن عبد الله بن مسعود أنه كان يصلي قبل الجمعة أربعا وبعدها أربعا وروي عن علي بن أبي طالب أنه أمر أن يصلى بعد الجمعة ركعتين ثم أربعا وذهب سفيان الثوري وابن المبارك إلى قول ابن مسعود وقال إسحاق إن صلى في المسجد يوم الجمعة صلى أربعا وإن صلى في بيته صلى ركعتين واحتج بأن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الجمعة ركعتين في بيته وحديث النبي صلى الله عليه وسلم من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل أربعا قال أبو عيسى وابن عمر هو الذي روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يصلي بعد الجمعة ركعتين في بيته وابن عمر بعد النبي صلى

سے راوی ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے حضرت نافع نے بھی اسے ابن عمر سے روایت کیا ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی اور احمد بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتے تو دو رکعتیں گھر میں پڑھتیں پھر فرمایا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہیے کہ چار رکعتیں ادا کرے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث میں ثقہ شمار کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اس پر بعض علماء کا عمل ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ جمعہ سے پہلے اور بعد چار چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے جمعہ کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا ابن مسعود کے قول پر عمل ہے امام اسحٰق فرماتے ہیں اگر مسجد میں پڑھے تو چار رکعتیں اور گھر میں پڑھے تو دو رکعتیں ادا کرے انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جو آدمی جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے اسے چاہیے کہ چار رکعتیں پڑھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بعد از وصال نبوی

اللہ علیہ وسلم صلی فی المسجد بعد الجمعۃ رکعتین ثم صلی بعد الرکعتین اربعا۔

۵۰۸۔ حدثنا بذلک ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن جریج عن عطاء قال رأیت ابن عمر صلی بعد الجمعۃ رکعتین ثم صلی بعد ذلک اربعا حدثنا سعید بن عبد الرحمن المخزومی نا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار قال ما رأیت احدا انص للحدیث من الزہری وما رأیت احدا الدنانیر والدراہم اہون علیہ منہ ان کانت الدنانیر والدراہم عندہ بمنزلۃ البعرۃ قال ابو عیسٰی سمعت ابن ابی عمر یقول سمعت سفیان بن عیینۃ یقول کان عمرو بن دینار اسن من الزہری۔

## باب فیمن یدرک من الجمعۃ رکعۃ

۵۰۹۔ حدثنا نصر بن علی وسعید بن عبد الرحمن وغیر واحد قالوا نا سفیان بن عیینۃ عن الزہری عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من الصلوۃ رکعۃ فقد ادرک الصلوۃ قال ابو عیسٰی ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم قالوا من ادرک رکعۃ من الجمعۃ صلی الیہا اخری ومن ادرکہم جلوسا صلی اربعا وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحٰق۔

## باب فی القائلۃ یوم الجمعۃ

۵۱۰۔ حدثنا علی بن حجر نا عبد العزیز بن ابی حازم وعبد اللہ بن جعفر عن ابی حازم عن سہل بن سعد قال ما کنا نتغدی فی عہد رسول اللہ صلی

نماز جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں مسجد میں پڑھی ہیں۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ نے جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں پڑھیں عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے زہری سے زیادہ حدیث کو پہچاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ اور میں نے زہری سے زیادہ درہم و دینار کو بے قدر جاننے والا بھی کوئی نہیں دیکھا بے شک ان کے نزدیک درہم و دینار کی حیثیت اونٹ کی مینگنی سے زیادہ نہ تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابو عمر سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن دینار زہری سے بڑے تھے۔

## جمعہ کی ایک رکعت پانے والا کیا کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے تمام نماز کو پالیا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ اور تابعین کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے اس کے ساتھ دوسری ملائے اور جو بیٹھنے کی حالت میں شامل ہوا وہ چار پڑھے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## جمعہ کے دن قیلولہ کرنا

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ عہد رسالت میں ہم جمعہ کی نماز کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت

اللہ علیہ وسلم ولا نقیل الا بعد الجمعۃ وفی الباب عن انس بن مالک قال ابو عیسیٰ حدیث سہل بن سعد حدیث حسن صحیح۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہل بن سعد حسن صحیح ہے۔

## باب ۳۳۲ فی من ینعس یوم الجمعۃ انہ یتحول من مجلسہ

۵۱۱۔ حدثنا ابو سعید الاشج نا عبدۃ بن سلیمان وابو خالد الاحمر عن محمد بن اسحٰق عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نعس احدکم یوم الجمعۃ فلیتحول من مجلسہ ذلک قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح۔

## جسے جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل لے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل دے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۳۳۳ ما جاء فی السفر یوم الجمعۃ

۵۱۲۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویۃ عن الحجاج عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحۃ فی سریۃ فوافق ذلک یوم الجمعۃ فغدا اصحابہ فقال اتخلف فاصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم الحقہم فلما صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم راٰہ فقال لہ ما منعک ان تغدو مع اصحابک قال اردت ان اصلی معک ثم الحقہم فقال لو انفقت ما فی الارض ما ادرکت فضل غدوتہم قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ قال علی بن المدینی قال یحیٰی قال شعبۃ لم یسمع الحکم من مقسم الا خمسۃ احادیث وعدھا شعبۃ ولیس ھذا الحدیث فی ما عدّ شعبۃ وکأن ھذا الحدیث لم یسمعہ الحکم من مقسم وقد اختلف اھل العلم فی السفر یوم الجمعۃ فلم یر بعضہم

## جمعہ کے دن سفر کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر میں بھیجا اتفاقاً جمعہ کا دن تھا۔ دوسرے ساتھی صبح کو چلے گئے لیکن انہوں نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ پھر ان سے جا ملوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں ان کو دیکھ لیا تو فرمایا تمہیں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بوقت صبح جانے سے کس نے روکا" انہوں نے عرض کیا "میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھوں پھر ان سے جا ملوں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جو کچھ زمین میں ہے سب خرچ کر دو تب بھی وہ ثواب نہیں پا سکتے جو ان کے صبح کے وقت روانگی میں ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں شعبہ فرماتے ہیں حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں، ان پانچ کو شعبہ نے شمار کیا ان میں یہ حدیث نہیں ہے اور یہ حدیث حکم نے مقسم سے نہیں سنی جمعہ کے دن سفر کرنے میں علماء کا اختلاف ہے

بأساً بأن يخرج يوم الجمعة في السفر ما لم تحضر الصلوٰة وقال بعضهم إذا أصبح فلا يخرج حتى يصلي الجمعة۔

## باب في السواك والطيب يوم الجمعة

٥١٣۔ حدثنا علي بن الحسن الكوفي نا أبو يحيى إسمٰعيل بن إبراهيم التيمي عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حقاً على المسلمين أن يغتسلوا يوم الجمعة وليمس أحدهم من طيب أهله فإن لم يجد فالماء له طيب وفي الباب عن أبي سعيد وشيخ من الأنصار۔

٥١٤۔ حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم عن يزيد بن أبي زياد بهذا الإسناد نحوه قال أبو عيسى حديث البراء حديث حسن ورواية هشيم أحسن من رواية إسمٰعيل بن إبراهيم التيمي وإسمٰعيل بن إبراهيم يضعف في الحديث۔

# أبواب العيدين

## باب في المشي يوم العيدين

٥١٥۔ حدثنا إسمٰعيل بن موسى نا شريك عن أبي إسحٰق عن الحارث عن علي قال من السنة أن تخرج إلى العيد ماشياً وأن تأكل شيئاً قبل أن تخرج قال أبو عيسى هذا حديث حسن والعمل على هذا الحديث عند أكثر أهل العلم يستحبون أن يخرج الرجل إلى العيد ماشياً وأن لا يركب إلا من عذر۔

---

بعض کے نزدیک کوئی حرج نہیں بشرطیکہ نماز کا وقت نہ ہو بعض علماء فرماتے ہیں صبح ہو جانے کے بعد نماز جمعہ سے قبل نہ نکلے۔

## جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں پر لازم ہے کہ جمعہ کے روز غسل کریں اور اپنے گھر کی خوشبو سے خوشبو لگائیں اگر خوشبو نہ ملے تو پانی ہی اس کے لئے خوشبو ہے اس باب میں حضرت ابوسعید اور ایک انصاری شیخ سے بھی روایات منقول ہیں۔

ہشیم نے یزید سے بھی اس کے ہم معنی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء حسن ہے۔ اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سے ہشیم کی روایت احسن ہے۔ اور اسماعیل بن ابراہیم تیمی کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

# ابواب عیدین

## عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز عید کے لئے پیدل چلنا اور نماز سے پہلے کچھ کھا لینا سنت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے وہ اسے پسند فرماتے ہیں کہ آدمی عید کی نماز کے لئے پیادہ پا جائے اور بلا عذر سواری پر نہ بیٹھے

## بَابٌ فِیْ صَلٰوۃِ الْعِیْدِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ یُصَلُّوْنَ فِی الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ ثُمَّ یَخْطُبُوْنَ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ اَنَّ صَلٰوۃَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ وَیُقَالُ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ۔

## عید کی نماز خطبہ سے پہلے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما پہلے نماز عید پڑھاتے پھر خطبہ ارشاد فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے ہے اور مروان بن حکم نے نماز عید سے پہلے خطبہ دینے کی ابتداء کی۔

## بَابٌ اَنَّ صَلٰوۃَ الْعِیْدَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ

حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَیْنِ غَیْرَ مَرَّۃٍ وَّلَا مَرَّتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَحَدِیْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ اَنَّہٗ لَا یُؤَذَّنُ لِصَلٰوۃِ الْعِیْدَیْنِ وَلَا لِشَیْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ۔

## عیدین کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارہا عیدین کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی ہے اس باب میں حضرت جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث جابر بن سمرہ حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ عیدین کی نماز اور نوافل کے لئے اذان نہ دی جائے۔

## بَابُ الْقِرَاءَۃِ فِی الْعِیْدَیْنِ

حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْعِیْدَیْنِ وَفِی الْجُمُعَۃِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِیْ یَوْمٍ

## عیدین کی قرأت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید اور جمعہ کی نمازوں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتٰک حدیث الغاشیۃ پڑھا کرتے تھے۔ بعض اوقات دونوں عید اور جمعہ ایک دن جمع ہو جاتے تو ان دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔ اس باب میں حضرت ابو واقد، سمرہ بن جندب، اور

وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ فَيُخْتَلَفُ عَلَيْهِ فِي الرِّوَايَةِ فَيُرْوَى عَنْهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَلَا نَعْرِفُ لِحَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ رِوَايَةً عَنْ أَبِيهِ وَحَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ هُوَ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَرَوَى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَحَادِيثَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ نَحْوُ رِوَايَةِ هَؤُلَاءِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ.

٥١٩ . حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافٍ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٥٢٠ . حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

## بَابٌ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

٥٢١ . حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ

ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بن نعمان بن بشیر حسن صحیح ہے سفیان ثوری اور مسعر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ابوعوانہ کی مثل حدیث روایت کی ہے لیکن ابن عیینہ کی روایات میں اختلاف ہے ابن عیینہ سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منتشر — محمد بن منتشر، حبیب بن سالم، نعمان بن بشیر سے روایت ہے اور حبیب بن سالم کی اپنے والد سے کوئی روایت معروف نہیں۔ حبیب بن سالم حضرت نعمان بن بشیر کے غلام تھے۔ اور انہوں نے حضرت نعمان سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ ابن عیینہ سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منتشر ان حضرات کی روایت کے مطابق بھی منقول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ عیدین کی نماز میں "سورہ قٓ" اور "اقتربت الساعۃ" پڑھا کرتے تھے، امام شافعی کا یہی مسلک ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثی سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نمازوں میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا "قٓ والقرآن المجید" اور "اقتربت الساعۃ وانشق القمر" پڑھا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابن عیینہ نے ضمرہ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

## تکبیرات عیدین

کثیر بن عبداللہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز میں پہلی رکعت میں قرات سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرات

فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَدِّ كَثِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ نَحْوَ هَذِهِ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَبْدَأُ بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا مَعَ تَكْبِيرَةِ الرُّكُوعِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ۔

## بَابُ لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَلَا بَعْدَهَا

۵۲۲ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَدْ رَأَى طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الصَّلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَقَبْلَهَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

کے بعد پانچ تکبیریں فرمائیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں کثیر کے دادا کی روایت حسن ہے اور اس باب میں مروی احادیث رسول میں سے احسن ہے ان کا نام عمرو بن عوف مزنی ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس حدیث پر عمل ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے کہ انہوں نے مدینہ طیبہ میں اسی طرح نماز پڑھائی۔ اہل مدینہ کا یہی قول ہے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عیدین کی نو تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں پہلے قرأت ہے۔ پھر چار تکبیریں ہیں۔ رکوع کی تکبیر ان میں شامل ہے اکثر صحابہ کرام سے اسی طرح مروی ہے، اہل کوفہ اور سفیان ثوری اسی کے قائل ہیں۔

## عید کی نماز سے پہلے اور بعد نفل نہیں ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر نہ تو عید سے پہلے نماز پڑھی اور نہ ہی عید کے بعد۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض صحابہ و تابعین عید سے پہلے اور بعد نماز جائز قرار دیتے ہیں۔ پہلا قول زیادہ صحیح

وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

٥٢٣۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہے۔

حضرت ابوبکر بن حفص جو عمر بن سعد بن ابی وقاص کے صاحبزادے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن تشریف لائے تو آپ نے عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ

## نماز عید کے لئے عورتوں کا جانا

٥٢٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مَنْصُورٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْأَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيدَيْنِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا أُخْتُهَا مِنْ جَلَابِيبِهَا.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کنواری، بالغہ، پردہ نشین اور حیض والی عورتیں عید کے دن (عیدگاہ کی طرف) نکلتی تھیں چنانچہ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے علیحدہ رہتیں اور دعا میں شریک ہوتیں ایک صحابیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ نے فرمایا اس کی دوسری بہن اسے ایک چادر ادھار دیدے۔

٥٢٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَرَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدَيْنِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ أَكْرَهُ الْيَوْمَ الْخُرُوجَ لِلنِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ فَإِنْ أَبَتِ الْمَرْأَةُ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ فَلْيَأْذَنْ لَهَا زَوْجُهَا أَنْ تَخْرُجَ فِي أَطْمَارِهَا وَلَا تَتَزَيَّنْ فَإِنْ أَبَتْ أَنْ تَخْرُجَ كَذَلِكَ فَلِلزَّوْجِ أَنْ يَمْنَعَهَا عَنِ الْخُرُوجِ وَيُرْوَى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

حفصہ بنت سیرین نے ام عطیہ سے اسی کے ہم مثل روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام عطیہ حسن صحیح ہے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے اور انہوں نے عورتوں کو عیدگاہ میں جانے کی اجازت دی ہے جبکہ بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں آج کے دور میں میرے نزدیک عورتوں کا نماز عید کے لئے جانا مکروہ ہے البتہ اگر کوئی عورت مصر ہو جائے تو اس کا خاوند اسے پرانے کپڑوں میں بغیر زینت کے جانے کی اجازت دے سکتا ہے، اور اگر وہ اس طرح جانے سے انکار کرے تو خاوند کو روکنے کا حق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی آج کی حالت دیکھتے تو منع فرما دیتے جس طرح

وَيُرْوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ النِّسَاءُ إِلَى الْعِيدِ ۔

بعض اہل علم کا یہ قول ہے کہ روکا نہ جائے، سفیان ثوری بھی اس دور میں عورتوں کا عیدگاہ میں جانا مکروہ جانتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ وَرُجُوعِهِ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ

٥٢٣ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى أَبُو تُمَيْلَةَ وَيُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلْإِمَامِ إِذَا خَرَجَ فِي طَرِيقٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي غَيْرِهِ اتِّبَاعًا لِهَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَحَدِيثُ جَابِرٍ كَأَنَّهُ أَصَحُّ ۔

## عیدگاہ کی طرف آتے جاتے راستہ بدلنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابورافع رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن غریب ہے ابو تمیلہ اور یونس بن محمد نے یہ حدیث بواسطہ فلیح بن سلیمان اور سعید بن حارث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے بعض علماء نے آتے جاتے وقت راستہ بدلنے کو اس حدیث کی اتباع میں مستحب قرار دیا ہے، امام شافعی کا یہی قول ہے گویا کہ حضرت جابر کی حدیث اصح ہے۔

## بَابٌ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

٥٢٤ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا مُعَلَّى بْنُ عُبَيْدٍ... عَنْ ثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْأَسْلَمِيِّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَعْرِفُ لِثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ شَيْئًا وَيُسْتَحَبُّ لَهُ

## عید الفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھا لینا

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر عیدگاہ کی طرف تشریف نہ لے جاتے اور عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ تناول نہ فرماتے۔ اس باب میں حضرت علی اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی غریب ہے امام بخاری فرماتے ہیں ثواب بن عتبہ سے اس حدیث کے سوا کوئی اور روایت میرے علم میں نہیں بعض علماء کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر عیدگاہ کی طرف نہ

حتی یفطر علی التمر ولا یطعم یوم الاضحی حتی یرجع۔

٥٢٠۔ حدثنا قتیبۃ نا هشیم عن محمد بن اسحٰق عن حفص بن عبید اللہ بن انس عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفطر علی تمرات یوم الفطر قبل ان یخرج الی المصلی قال ابو عیسٰی هذا حدیث حسن غریب۔

جائے اور کھجور کا کھانا مستحب ہے عید الفطر کے روز نماز سے پہلے کچھ کھانا مسنون ہے۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں عیدگاہ کی طرف جانے سے قبل چند کھجوریں تناول فرماتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

# اَبْوَابُ السَّفَرِ

# ابواب سفر

## بَابُ التَّقْصِيْرِ فِي السَّفَرِ

## سفر میں قصر نماز

٥٢١۔ حدثنا عبد الوهاب بن عبد الحکم الوراق البغدادی نا یحیی بن سلیم عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال سافرت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فکانوا یصلون الظهر والعصر رکعتین رکعتین لا یصلون قبلها ولا بعدها وقال عبد اللہ لو کنت مصلیا قبلها او بعدها لاتممتها وفی الباب عن عمر وعلی وابن عباس وانس وعمران بن حصین وعائشۃ قال ابو عیسٰی حدیث ابن عمر حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث یحیی بن سلیم مثل هذا وقال محمد بن اسمٰعیل وقد روی هذا الحدیث عن عبید اللہ بن عمر عن رجل من آل سراقۃ عن ابن عمر قال ابو عیسٰی وقد روی عن عطیۃ العوفی عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتطوع فی السفر قبل الصلوۃ وبعدها وقد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یقصر فی السفر وابو بکر وعمر وعثمان صدرا من خلافته والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ہمراہ سفر کئے ہیں آپ ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ نہ تو اس سے پہلے نماز پڑھتے اور نہ ہی اس کے بعد۔ اگر میں اس سے پہلے یا بعد نماز پڑھتا تو انکو (فرض کو) پورا کرتا۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابن عباس، عمران بن حصین اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن غریب ہے، اس طرح ہم اسے صرف یحیٰی بن سلیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے بواسطہ اہل سراقہ کے ایک شخص اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عطیہ عوفی نے بواسطہ ابن عمر روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں (فرض) نماز سے پہلے اور بعد نفل پڑھا کرتے تھے۔ صحیح روایات میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سفر کی نمازوں میں قصر کیا کرتے تھے اکثر صحابہ کرام اور تابعین

اللہ علیہ وسلم وغیرہم وقد روی عن عائشۃ انہا کانت تتم الصلوۃ فی السفر والعمل علی ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وہو قول الشافعی واحمد واسحٰق الا ان الشافعی یقول التقصیر رخصۃ لہ فی السفر فان اتم الصلوۃ اجزأ عنہ۔

کا یہی مسلک ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے کہ آپ سفر میں پوری نماز پڑھا کرتی تھیں لیکن مسلسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی روایات پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے البتہ امام شافعی فرماتے ہیں سفر میں قصر کی اجازت ہے اگر پوری نماز پڑھے تو بھی جائز ہے۔

۵۴۵۔ حدثنا احمد بن منیع نا ہشیم نا علی بن زید بن جدعان عن ابی نضرۃ قال سئل عمران بن حصین عن صلوۃ المسافر فقال حججت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رکعتین وحججت مع ابی بکر فصلی رکعتین ومع عمر فصلی رکعتین ومع عثمان ست سنین من خلافتہ او ثمان سنین فصلی رکعتین قال ابو عیسٰی ہذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت ابو نضرہ بیان کرتے ہیں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سفری نماز کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا آپ نے دو رکعتیں پڑھیں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق کے ہمراہ حج کیا ان دونوں نے دو دو رکعتیں پڑھیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آپ کے دور خلافت میں سات یا آٹھ سال حج کیا آپ نے بھی دو ہی رکعتیں ادا فرمائیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۶۔ حدثنا قتیبۃ نا سفیان بن عیینۃ عن محمد بن المنکدر وابراہیم بن میسرۃ انہما سمعا انس بن مالک قال صلینا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر بالمدینۃ اربعا وبذی الحلیفۃ العصر رکعتین ہذا حدیث صحیح۔

محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک سے سنا آپ نے فرمایا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ میں ظہر کی نماز چار رکعات پڑھیں۔ اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعتیں ادا کیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۴۷۔ حدثنا قتیبۃ نا ہشیم عن منصور بن زاذان عن ابن سیرین عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من المدینۃ الی مکۃ لا یخاف الا رب العالمین فصلی رکعتین قال ابو عیسٰی ہذا حدیث صحیح۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے آپ صرف اللہ رب العالمین سے ڈرتے تھے اس دوران آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ما جاء فی کم تقصر الصلوۃ

## کتنے دن کے سفر پر قصر کا حکم ہے

۵۴۸۔ حدثنا احمد بن منیع نا ہشیم نا یحیٰی بن ابی اسحٰق الحضرمی نا انس بن مالک قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ گئے تو آپ نے دو رکعتیں نماز پڑھی ابو اسحٰق حضرمی کہتے ہیں میں نے حضرت انس

فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَقَامَ فِىْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ تِسْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ اِذَا اَقَمْنَا مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ زِدْنَا عَلٰى ذٰلِكَ اَتْمَمْنَا الصَّلٰوةَ وَرُوِىَ عَنْ عَلِىٍّ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَقَامَ عَشَرَةَ اَيَّامٍ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَقَامَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَرُوِىَ عَنْهُ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ وَرُوِىَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اَقَامَ اَرْبَعًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَرَوٰى ذٰلِكَ عَنْهُ قَتَادَةُ وَعَطَاءٌ الْخُرَاسَانِىُّ وَرَوٰى عَنْهُ دَاوٗدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ خِلَافَ هٰذَا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدُ فِىْ ذٰلِكَ فَاَمَّا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ فَذَهَبُوْا اِلٰى تَوْقِيْتِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالُوْا اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَقَالَ الْاَوْزَاعِىُّ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ اَرْبَعٍ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَاَمَّا اِسْحٰقُ فَرَاٰى اَقْوَى الْمَذَاهِبِ فِيْهِ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِاَنَّهُ رَوَاهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَاَوَّلَهُ بَعْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يَّقْصُرَ مَا لَمْ يُجْمِعْ اِقَامَةً وَاِنْ اَتٰى عَلَيْهِ سُنُوْنَ۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلّٰى تِسْعَةَ

سے پوچھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کتنی مدت ٹھہرے؟ انہوں نے فرمایا "دس دن" اس باب میں حضرت ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات سفر میں انیس دن ٹھہرتے اور دو دو رکعتیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اگر ہم انیس دن تک ٹھہرتے تو دو دو رکعتیں پڑھتے اگر زیادہ ٹھہرتے تو نماز پوری کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو دس دن ٹھہرے پوری نماز پڑھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا جو آدمی پندرہ دن سفر میں رہے وہ پوری نماز پڑھے آپ سے بارہ دن بھی مروی ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار دن ٹھہرے تو چار رکعتیں ادا کرے۔ قتادہ اور عطاء خراسانی نے آپ سے یہ روایت نقل کی ہے داؤد بن ابی ہند نے آپ سے اس کے خلاف روایت بیان کی ہے بعد کے علماء کا بھی اس میں اختلاف ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک پندرہ دن کا تعین ہے وہ فرماتے ہیں جب پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو نماز پوری پڑھے امام اوزاعی فرماتے ہیں بارہ دن قیام کے ارادے پر پوری نماز پڑھی جائے امام مالک، شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں چار دن قیام کا ارادہ ہو تو پوری نماز ہے امام اسحٰق نے اس باب میں حدیث ابن عباس کو اقوی مذہب قرار دیا ہے فرماتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اسی پر عمل کیا کہ جب انیس دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے علماء کا اس پر اجماع ہے کہ مسافر قصر نماز پڑھتا ہے جب تک اقامت کی نیت نہ کرے اگرچہ کئی سال گزر جائیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر پر تشریف لے گئے تو آپ نے انیس دن دو دو رکعتیں نماز پڑھی

عشر يوما ركعتين ركعتين قال ابن عباس فنحن نصلي فيما بيننا وبين تسع عشرة ركعتين ركعتين فإذا أقمنا أكثر من ذلك صلينا أربعا قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح۔

ابن عباس فرماتے ہیں ہم بھی انیس دن کے دوران تسلیم دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں جب اس سے زیادہ دن ٹھہرتے چار رکعتیں پڑھتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

## باب ۳۰۰ ما جاء في التطوع في السفر

## سفر میں نفل نماز

۵۳۵۔ حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن صفوان بن سليم عن أبي بسرة الغفاري عن البراء بن عازب قال صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية عشر سفرا فما رأيته ترك الركعتين إذا زاغت الشمس قبل الظهر وفي الباب عن ابن عمر قال أبو عيسى حديث البراء حديث غريب قال وسألت محمدا عنه فلم يعرفه إلا من حديث الليث بن سعد ولم يعرف اسم أبي بسرة الغفاري ورآه حسنا وروي عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يتطوع في السفر قبل الصلوة ولا بعدها وروي عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يتطوع في السفر ثم اختلف أهل العلم بعد النبي صلى الله عليه وسلم فرأى بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن يتطوع الرجل في السفر وبه يقول أحمد وإسحق ولم تر طائفة من أهل العلم أن يصلى قبلها ولا بعدها ومعنى من لم يتطوع في السفر قبول الرخصة ومن تطوع فله في ذلك فضل كثير وهو قول أكثر أهل العلم يختارون التطوع في السفر۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھارہ سفر کئے ہیں میں نے آپ کو کبھی بھی زوال آفتاب کے بعد ظہر سے پہلے دو رکعت چھوڑتے نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء غریب ہے نیز آپ فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی اسکو صرف لیث بن سعد کی روایت سے پہچانا اور ابو بسرہ کے نام سے وہ بھی ناواقف تھے البتہ اس حدیث کو انہوں نے حسن کہا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز سے پہلے اور بعد نفل نہیں پڑھتے تھے اور آپ ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کا اس میں اختلاف ہو گیا بعض کے نزدیک سفر میں نفل پڑھنے جائز ہیں امام احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے علماء کی ایک جماعت نماز سے پہلے اور بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں سمجھتی اور سفر میں نفل نہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے نہ پڑھے اس نے رخصت پر عمل کیا اور جس نے پڑھے اس کے لئے زیادہ فضیلت ہے۔ اکثر علماء کا مختار مذہب یہی ہے کہ سفر میں نفل پڑھے جائیں۔

۵۳۶۔ حدثنا علي بن حجر نا حفص بن غياث عن حجاج عن عطية عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم الظهر في السفر ركعتين وبعدها ركعتين قال أبو عيسى هذا حديث حسن

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ظہر کے دو فرض اور پھر دو نفل ادا کئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اسے ابن ابی لیلیٰ نے عطیہ سے اور نافع

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ مَا رَوَى ابْنُ أَبِي لَيْلَى حَدِيثًا أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْ هٰذَا۔

نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر و حضر میں نماز پڑھی ہے حضر میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں اور پھر دو۔ سفر میں دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دو۔ عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد کچھ نہ پڑھا۔ مغرب کی نماز سفر و حضر میں تین رکعات پڑھیں۔ سفر و حضر میں ان میں کوئی کمی نہ کی یہ دن کے وتر ہیں۔ اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک ابن ابی لیلیٰ کی کوئی روایت اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلٰى أَنْ يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ قُتَيْبَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ تَفَرَّدَ بِهِ قُتَيْبَةُ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنِ اللَّيْثِ غَيْرَهُ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ

## دو نمازیں اکٹھی پڑھنا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں تھے، جب آپ زوال شمس سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کی نماز مؤخر کر کے عصر کے ساتھ جمع فرماتے اور دونوں نمازیں اکٹھی ادا فرماتے اور اگر زوال آفتاب کے بعد کوچ فرماتے تو عصر کی نماز میں جلدی کرتے ہوئے ظہر کے ساتھ ملا کر پڑھتے پھر روانگی ہوتی۔ اگر مغرب سے پہلے کوچ فرماتے تو مغرب کو مؤخر کرتے ہوئے عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھتے اگر مغرب کے بعد روانہ ہوتے تو عشاء میں جلدی کرتے ہوئے مغرب کے ساتھ ملا کر پڑھتے اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، انس، عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابن عباس، اسامہ بن زید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں علی بن مدینی نے یہ حدیث بواسطہ احمد بن حنبل قتیبہ سے روایت کی ہے حدیث معاذ حسن غریب ہے اس میں قتیبہ منفرد ہیں لیث سے قتیبہ کے سوا کسی دوسرے کی روایت ہمیں معلوم نہیں۔ لیث کی روایت بواسطہ یزید بن ابی حبیب، ابوالطفیل حضرت معاذ سے

عن أبي الطفيل عن معاذ حديث غريب والمعروف عند أهل العلم حديث معاذ من حديث أبي الزبير عن أبي الطفيل عن معاذ أن النبي صلى الله عليه وسلم جمع في غزوة تبوك بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء رواه قرة بن خالد وسفيان الثوري ومالك وغير واحد عن أبي الزبير المكي وبهذا الحديث يقول الشافعي وأحمد وإسحق يقولان لا بأس أن يجمع بين الصلوتين في السفر في وقت إحداهما.

غریب ہے۔ علماء کے نزدیک حدیث معاذ بواسطہ ابوزبیر و ابوطفیل معروف ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا قرہ بن خالد، سفیان ثوری، امام مالک اور کئی دوسرے حضرات نے ابوزبیر کی سے یہ روایت نقل کی ہے امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو ایک وقت جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

٥٣١۔ حدثنا هناد نا عبدة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر أنه استغيث على بعض أهله فجد به السير وأخر المغرب حتى غاب الشفق ثم نزل فجمع بينهما ثم أخبرهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك إذا جد به السير. قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ کو کسی رشتہ دار کی مدد کے لئے طلب کیا گیا تو آپ تیزی سے چل پڑے مغرب کو مؤخر کیا اور جب شفق غائب ہو گئی تو اتر کر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں پھر لوگوں کو بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے جب آپ نے جلدی جانا ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ: [illegible]

## باب ما جاء في صلوة الاستسقاء

## نماز استسقاء

٥٣٢۔ حدثنا يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن عباد بن تميم عن عمه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج بالناس يستسقي فصلى بهم ركعتين جهر بالقراءة فيهما وحول رداءه ورفع يديه واستسقى واستقبل القبلة. وفي الباب عن ابن عباس وأبي هريرة وآبي اللحم. قال أبو عيسى حديث عبد الله بن زيد حديث حسن صحيح وعلى هذا العمل عند أهل العلم وبه يقول الشافعي وأحمد وإسحق واسم عم عباد بن تميم هو عبد الله بن زيد بن عاصم المازني.

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر بارش کے لئے باہر تشریف لے گئے دو رکعت نماز جہری قرأت سے پڑھائی اور چادر کو الٹایا، ہاتھوں کو اٹھا کر بارش کے لئے دعا مانگی اور اس وقت آپ قبلہ کی طرف متوجہ تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ابوہریرہ اور آبی اللحم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن زید حسن صحیح ہے علماء کا اسی پر عمل ہے امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید عاصم مازنی ہیں۔

٥٣٣۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن يزيد بن عبد الله عن عمير مولى آبي اللحم عن آبي اللحم أنه رأى رسول الله

حضرت آبی اللحم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت کے پاس بارش طلب کرتے ہوئے دیکھا آپ ہاتھوں کو اٹھائے دعا مانگ رہے تھے امام

صلى الله عليه وسلم عند أحجار الزيت يستسقي وهو مقنع بكفيه يدعو قال أبو عيسى كذا قال قتيبة في هذا الحديث عن آبي اللحم ولا نعرف له عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا هذا الحديث الواحد وعمير مولى آبي اللحم قد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أحاديث وله صحبة.

ترمذی فرماتے ہیں قتیبہ نے اس حدیث میں آبی اللحم کے واسطے سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان سے صرف یہی ایک مرفوع حدیث معروف ہے۔ عمیر "آبی اللحم" کے غلام ہیں انہوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔

۵۳۳ ـ حدثنا قتيبة حدثنا حاتم بن إسماعيل عن هشام بن إسحق وهو ابن عبد الله بن كنانة عن أبيه قال أرسلني الوليد بن عقبة وهو أمير المدينة إلى ابن عباس أسأله عن استسقاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتيته فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج متبذلا متواضعا متضرعا حتى أتى المصلى فلم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير وصلى ركعتين كما كان يصلي في العيد قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

حضرت عبداللہ بن کنانہ فرماتے ہیں۔ امیر مدینہ ولید بن عقبہ نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے بارے میں پوچھنے کے لئے بھیجا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام کپڑوں میں تواضع کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے تشریف لے گئے جائے نماز پر پہنچے اور تمہارے خطبہ کی طرح کا خطبہ ارشاد نہیں فرمایا لیکن مسلسل دعا، عاجزی اور تکبیر میں رہے اور عید کی طرح دو رکعتیں ادا فرمائیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۴ ـ حدثنا محمود بن غيلان حدثنا وكيع عن سفيان عن هشام بن إسحاق بن عبد الله بن كنانة عن أبيه فذكر نحوه وزاد فيه متخشعا قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول الشافعي قال يصلي صلاة الاستسقاء نحو صلاة العيدين يكبر في الركعة الأولى سبعا وفي الثانية خمسا واحتج بحديث ابن عباس قال أبو عيسى وروي عن مالك بن أنس أنه قال لا يكبر في الاستسقاء كما يكبر في صلاة العيدين.

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان، ہشام بن اسحاق، حضرت عبداللہ بن کنانہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی البتہ اس میں "متخشعا" زیادہ کیا کہ آپ ہوئے انتہائی عاجزی امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی کا یہی قول ہے فرماتے ہیں، نماز استسقاء، عیدین کی نماز کی طرح پڑھی جائے پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہی جائیں۔ امام شافعی نے ابن عباس کی حدیث سے استدلال کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں انس بن مالک سے روایت ہے کہ عیدین میں تکبیرات ہیں لیکن نماز استسقاء میں تکبیریں نہ کہی جائیں۔

[illegible]

[illegible]

## باب في صلوة الكسوف

### سورج گہن کی نماز

۵۳۵ ـ حدثنا محمد بن بشار حدثنا يحيى بن سعيد عن سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن طاؤس عن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھی قرأت فرمائی اور

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَالْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَسَمُرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَقَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُسِرَّ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا بِالنَّهَارِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يَجْهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا كَنَحْوِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ يَرَوْنَ الْجَهْرَ فِيهَا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَجْهَرُ فِيهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ صَحَّ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَصَحَّ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَهٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ جَائِزٌ عَلَى قَدْرِ الْكُسُوفِ إِنْ تَطَاوَلَ الْكُسُوفُ فَصَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَرَى أَصْحَابُنَا أَنْ يُصَلِّيَ صَلَاةَ الْكُسُوفِ فِي جَمَاعَةٍ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ.

پھر رکوع کیا تین مرتبہ اسی طرح کرنے کے بعد دو سجدے کئے دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ اس باب میں حضرت علی، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، نعمان بن بشیر، مغیرہ بن شعبہ، ابومسعود، ابوبکرہ، سمرہ، ابن مسعود، اسماء بنت ابی بکر، ابن عمر، قبیصہ ہلالی، جابر بن عبداللہ، ابوموسیٰ، عبدالرحمن بن سمرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے حضرت ابن عباس سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف چار رکوع اور چار سجدوں میں پڑھی ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ یہی فرماتے ہیں۔ سورج گہن کی نماز میں قرأت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک دن کو پست آواز سے قرأت کی جائے۔ بعض علماء فرماتے ہیں نماز عیدین و جمعہ کی طرح یہاں بھی بلند آواز سے قرأت کی جائے۔ امام مالک، احمد اور اسحٰق جہری قرأت کے ہی قائل ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں جہر نہ کی جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں روایتیں صحیح ثابت ہیں یہ بھی صحیح ہے کہ آپ نے چار رکوع چار سجدوں کے ساتھ کیے اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ نے سات رکوع، چار سجدوں کے ساتھ کیے۔ علماء کے نزدیک گہن کے مطابق جائز ہے اگر کسوف لمبا ہو جائے تو چھ رکوع چار سجدوں میں ادا کرے یہ جائز ہے اگر چار رکوع چار سجدوں کے ساتھ کرے اور قرأت لمبی کرے تو یہ بھی جائز ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک سورج گہن اور چاند گہن کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔

۵۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج کو گہن لگ گیا آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نہایت طویل قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا اسے بھی طویل کیا پھر رکوع

على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس فأطال القراءة ثم ركع فأطال الركوع ثم رفع رأسه فأطال القراءة وهي دون الأولى ثم ركع فأطال الركوع وهو دون الأول ثم رفع رأسه فسجد ثم فعل ذلك في الركعة الثانية قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وبهذا الحديث يقول الشافعي وأحمد وإسحاق يرون صلاة الكسوف أربع ركعات في أربع سجدات قال الشافعي يقرأ في الركعة الأولى بأم القرآن ونحوا من سورة البقرة سرا إن كان بالنهار ثم ركع ركوعا طويلا نحوا من قراءته ثم رفع رأسه بتكبير وثبت قائما كما هو وقرأ أيضا بأم القرآن ونحوا من آل عمران ثم ركع ركوعا طويلا نحوا من قراءته ثم رفع رأسه ثم قال سمع الله لمن حمده ثم سجد سجدتين تامتين ويقيم في كل سجدة نحوا مما أقام في ركوعه ثم قام فقرأ بأم القرآن ونحوا من سورة النساء ثم ركع ركوعا طويلا نحوا من قراءته ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده ثم سجد سجدتين ثم تشهد وسلم.

## باب كيف القراءة في الكسوف

۵۳۱ - حدثنا محمود بن غيلان حدثنا وكيع حدثنا سفيان عن الأسود بن قيس عن ثعلبة بن عباد عن سمرة بن جندب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في كسوف لا نسمع له صوتا وفي الباب عن عائشة قال أبو عيسى حديث سمرة بن جندب حديث حسن صحيح غريب وقد ذهب بعض أهل العلم إلى هذا وهو قول الشافعي.

۵۳۲ - حدثنا أبو بكر محمد بن أبان حدثنا إبراهيم

سے سر اٹھا کر طویل قرأت فرمائی لیکن پہلی قرأت کے مقابلے میں کم تھی پھر لمبا رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھا کر سجدوں میں تشریف لے گئے اور پھر اسی طرح دوسری رکعت بھی ادا فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے وہ سورج گہن کی نماز دو رکعتیں، چار رکوعوں اور چار سجدوں کے ساتھ ادا کرنے کا قول کرتے ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورۂ بقرہ جیسی سورت پست آواز سے پڑھی جائے اگر دن ہو پھر قرأت کے مطابق طویل رکوع کیا جائے پھر تکبیر کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھائے اور اطمینان سے کھڑے ہو کر سورۂ فاتحہ اور سورۂ آل عمران جیسی کوئی سورت پڑھے پھر قرأت کے مطابق طویل رکوع کرے پھر سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہے پھر دو مکمل سجدے کرے اور ہر سجدہ رکوع کی طرح وہاں بھی ٹھہرا رہے پھر دوسری رکعت کے لئے اٹھ کھڑا ہو سورۂ فاتحہ اور سورۂ نساء جیسی سورت پڑھ کر طویل رکوع کرے پھر تکبیر کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورۂ مائدہ جیسی سورت پڑھ کر قرأت کے مطابق طویل رکوع کرے پھر سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور پھر دو سجدے کر کے تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے۔

[illegible]

## نماز کسوف کی قرأت

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھائی ہم آپ کی آواز نہیں سن رہے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سمرہ بن جندب، حسن صحیح غریب ہے بعض علماء کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی بھی یہی فرماتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی

بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى أَبُوْ إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ نَحْوَهُ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف جہری قرأت سے پڑھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو اسحاق فزاری نے سفیان بن حسین سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ امام مالک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

## نماز خوف

۳۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ أُولٰئِكَ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ وَأَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ وَأَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ ذَهَبَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ إِلٰى حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ أَحْمَدُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْخَوْفِ عَلٰى أَوْجُهٍ وَمَا أَعْلَمُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ إِلَّا حَدِيْثًا صَحِيْحًا وَأَخْتَارُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ وَهٰكَذَا قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَبَتَتِ الرِّوَايَاتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ وَرَأٰى أَنَّ كُلَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَهُوَ جَائِزٌ وَهٰذَا عَلٰى قَدْرِ الْخَوْفِ قَالَ إِسْحٰقُ وَلَسْنَا نَخْتَارُ حَدِيْثَ سَهْلٍ

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو دو رکعتوں میں سے ایک رکعت پڑھائی جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں تھا پھر یہ لوگ واپس جا کر ان کی جگہ کھڑے ہوئے اور وہ گروہ آیا آپ نے ان کو دوسری رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا انہوں نے اٹھ کر اپنی نماز مکمل کی اور دوسری جماعت نے بھی اپنی باقی ماندہ رکعت پڑھ کر نماز مکمل کی۔ اس باب میں حضرت جابر، حذیفہ، زید بن ثابت، ابن عباس، ابوہریرہ، ابن مسعود، سہل بن ابی حثمہ، ابوعیاش زرقی (ان کا نام زید بن ثابت ہے) اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مالک بن انس نے نماز خوف کے بارے میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اپنایا ہے امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں کئی طریقے مروی ہیں اور مجھے کوئی صحیح حدیث معلوم نہیں۔ نیز آپ کے نزدیک نماز خوف کا ہر مروی طریقہ جائز ہے اور یہ مقدار خوف پر ہے، امام اسحاق فرماتے ہیں ہم حدیث سہل کو دیگر روایات پر ترجیح نہیں دیتے۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، موسیٰ بن عقبہ نے حضرت نافع

بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَالَ لِي اكْتُبْهُ إِلَى جَنْبِهِ وَلَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَلَكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَمْ يَرْفَعْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهَكَذَا رَوَاهُ أَصْحَابُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ مَوْقُوفًا وَرَفَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَرُوِيَ عَنْ غَيْرِ

کے واسطہ سے حضرت ابن عمر سے اس کے ہم معنی مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو۔ ایک جماعت اس کے پیچھے اور ایک گروہ دشمن کے مقابل میں کھڑا ہو۔ امام ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کرے اور یہ بھی اسی طرح کریں۔ پھر یہ دوسروں کی جگہ پہنچ جائیں اور وہ دوسرے آجائیں امام انہیں بھی ایک رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ (ایک رکعت) پڑھائے امام کی دو رکعتیں ہو جائیں گی اور ان کی ایک رکعت۔ پھر یہ اٹھ کر ایک رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ نماز مکمل کر لیں۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے اسی طرح بواسطہ شعبہ عبدالرحمن بن قاسم، قاسم، اور صالح بن خوات حضرت سہل بن ابی حثمہ سے مرفوعاً حدیث بیان کی اور فرمایا اسے بھی یحییٰ بن سعید انصاری والی روایت کے پاس لکھ لو۔ مجھے حدیث یاد تو نہیں لیکن وہ یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث کی طرح تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے اسے قاسم بن محمد سے مرفوعاً نہیں نقل کیا۔ یحییٰ بن سعید انصاری کے شاگردوں نے اسے اسی طرح موقوف روایت کیا ہے۔ شعبہ نے بواسطہ عبدالرحمن بن قاسم بن محمد، مرفوعاً روایت نقل کی ہے۔ مالک بن انس نے بواسطہ یزید بن رومان اور صالح بن خوات ایک ایسے آدمی سے روایت کی ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف ادا کی ہے۔ یہ حدیث بھی اس کی مثل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حسن

وابو ذر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باحدی الطائفتین رکعۃ رکعۃ فکانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتان ولہم رکعۃ رکعۃ۔

کہتے ہیں امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں کہ بعض سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک جماعت کو ایک ایک رکعت پڑھائی پس آپ کی دو رکعتیں ہوئیں اور صحابہ کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِيْ فِي النَّجْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِي الدَّرْدَاءِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُخْبِرًا يُخْبِرُ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِيْ فِي النَّجْمِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ وَكِيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ۔

### سجدۂ تلاوت

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیارہ سجدے کئے ان میں سے سورۂ نجم کا سجدہ بھی تھا اس باب میں حضرت علی، ابن عباس، ابو ہریرہ، ابن مسعود، زید بن ثابت اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی درداء غریب ہے، ہم اسے صرف سعید بن ہلال بواسطہ عمر دمشقی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیارہ سجدے کئے ان میں ایک سورۂ نجم کا سجدہ ہے۔ یہ روایت پہلی روایت کی بہ نسبت زیادہ صحیح ہے۔

ف: احناف کے نزدیک قرآن پاک میں چودہ سجدے ہیں۔ (مترجم)

## بَابٌ فِيْ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهُ وَاللّٰهِ لَا نَاْذَنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا فَقَالَ فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ قَالَ

### عورتوں کا مسجدوں میں جانا

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے عورتوں کو رات کے وقت مساجد میں آنے کی اجازت دو حضرت ابن عمر کے صاحبزادے نے فرمایا اللہ کی قسم ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے وہ اسے فساد کا ذریعہ بنائیں گی آپ نے فرمایا اللہ تجھے برا کرے اور اس

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ لَا تَأْذَنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کیا ہیں۔ فرماتے رسول پیش کرتا ہوں اور وہ کہہ رہا ہے ہم اجازت نہیں دیتے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، حضرت زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَمِينِكَ وَلٰكِنْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ طَارِقٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْإِسْلَامِ كَذْبَةً وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ أَثْبَتُ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ.

## مسجد میں تھوکنا منع ہے

حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز میں ہو تو اپنی دائیں طرف نہ تھوک بلکہ اپنے پیچھے یا بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک۔ اس باب میں حضرت ابوسعید ابن عمر، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طارق حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے میں نے جارود سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے وکیع کو فرماتے ہوئے سنا کہ ربعی بن حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں اہل کوفہ میں سے منصور بن معتمر اثبت ہیں۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو چھپا دینا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ فِي السَّجْدَةِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ.

## "سورۃ انشقاق" اور "سورۃ العلق" میں سجدہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ "سورۃ انشقاق" اور "سورۃ العلق" کا سجدہ کیا۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

سفیان نے متعدد واسطوں سے

سفيان عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمر بن عبد العزيز عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وفي الحديث أربعة من التابعين بعضهم عن بعض قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم يرون السجود في إذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حدیث روایت کی اور اس میں چار تابعین ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے، اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے اور وہ ان دونوں سورتوں میں سجدہ کے قائل ہیں۔

## باب ما جاء في السجدة في النجم

٥٧٥ - حدثنا هارون بن عبد الله البزاز نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا أبي عن أيوب عن عكرمة عن ابن عباس قال سجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها يعني النجم والمسلمون والمشركون والجن والإنس وفي الباب عن ابن مسعود وأبي هريرة قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم يرون السجود في سورة النجم وقال بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ليس في المفصل سجدة وهو قول مالك بن أنس والقول الأول أصح وبه يقول الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحق.

## سورۂ نجم میں سجدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کا سجدہ فرمایا، مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ سورۂ نجم میں سجدہ کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں مفصل میں سجدہ نہیں ہے مالک بن انس کا یہی قول ہے، پہلا قول اصح ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

## باب ما جاء من لم يسجد فيه

٥٧٦ - حدثنا يحيى بن موسى نا وكيع عن ابن أبي ذئب عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن عطاء بن يسار عن زيد بن ثابت قال قرأت على رسول الله صلى الله عليه وسلم النجم فلم يسجد فيها قال أبو عيسى حديث زيد بن ثابت حديث حسن صحيح

## سورۂ نجم کا سجدہ نہ کرنا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم تلاوت کی لیکن آپ نے سجدہ نہ فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ثابت حسن صحیح ہے بعض علماء نے اس کی تاویل کرتے ہوئے فرمایا کہ جب حضرت زید نے تلاوت فرمائی

وَتَأَوَّلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ إِنَّمَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ لِأَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حِيْنَ قَرَأَ فَلَمْ يَسْجُدْ لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّجْدَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى مَنْ سَمِعَهَا وَلَمْ يُرَخِّصُوْا فِي تَرْكِهَا فَقَالُوا إِنْ سَمِعَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَإِذَا تَوَضَّأَ سَجَدَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهِ يَقُوْلُ إِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ فِيْهَا وَالْتَمَسَ فَضْلَهَا وَرَخَّصُوْا فِي تَرْكِهَا إِنْ أَرَادَ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فَقَالُوْا لَوْ كَانَتِ السَّجْدَةُ وَاجِبَةً لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا حَتّٰى كَانَ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ سَجْدَةً عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَرَأَهَا فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَهَيَّأَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ فَقَالَ إِنَّهَا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا إِلَّا أَنْ نَشَاءَ فَلَمْ يَسْجُدْ وَلَمْ يَسْجُدُوْا وَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ۔

## بَابُ ۳۹۱ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي صٓ

۵۵۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْ صٓ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِيْ هٰذَا فَرَأٰى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَسْجُدَ فِيْهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهَا تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلَمْ يَرَوُا السُّجُوْدَ فِيْهَا۔

تو سجدہ نہیں کیا اس سبب حضور نے بھی سجدہ نہیں فرمایا اور فرماتے ہیں سننے والے پر سجدہ واجب ہے اس کے ترک کی اجازت نہیں ہے نیز فرماتے ہیں اگر بے وضو آیت سجدہ سنے تو وضو کرکے سجدہ کریگا۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے امام اسحٰق بھی یہی فرماتے ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں سجدہ اس پر واجب ہے جو کرنا چاہے اور اس کی فضیلت کا طالب ہو۔ اگر نہ کرنا چاہے تو چھوڑنے کی بھی اجازت ہے انہوں نے حضرت زید بن ثابت کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا ہے وہ یہ کہ حضرت زید فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم پڑھی اور آپ نے سجدہ نہیں کیا وہ فرماتے ہیں اگر سجدہ واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید کو اسوقت تک نہ چھوڑتے جبتک وہ سجدہ نہ کرلیتے اور خود حضور بھی سجدہ فرماتے نیز ان علماء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ آپ نے منبر پر آیت سجدہ تلاوت کی پھر اتر کر سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ پر اسے پڑھا لوگ سجدہ کرنیکے لئے تیار ہوئے تو آپ نے فرمایا ہم پر فرض نہیں ہم چاہیں تو کریں چاہیں تو نہ آپ نے سجدہ کیا اور نہ ہی لوگوں نے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے امام شافعی اور احمد رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

## سورۂ ص میں سجدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سورۂ ص کا سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ موکدہ سجدوں میں سے نہیں ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اس میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اس میں سجدہ ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں یہ ایک نبی کی توبہ ہے اس میں سجدہ نہیں ہے۔

## بَابٌ فِي السَّجْدَةِ فِي الْحَجِّ

٥٦٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا. قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا قَالَا فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَرَأَى بَعْضُهُمْ فِيهَا سَجْدَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

## سورۂ حج کا سجدہ

حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سورۂ حج کی اس لئے فضیلت ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں، اور جو شخص یہ سجدے نہ کرے اسے چاہیے کہ وہ انہیں نہ پڑھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اور اس میں علماء کا اختلاف ہے حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سورت کی فضیلت اس لئے ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس میں ایک ہی سجدہ ہے سفیان ثوری، امام مالک اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

٥٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

٥٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

## سجدۂ تلاوت میں کیا پڑھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے کھڑا نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی سجدہ کیا میں نے اسے کہتے ہوئے سنا "اے اللہ! میرے لئے اس کے بدلے میں اپنے ہاں ثواب لکھ دے اور اس کے بدلے مجھ سے بوجھ دور کردے اسے میرے لئے خزانہ بنادے اور اسے مجھ سے اس طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا۔" امام حسن فرماتے ہیں مجھ سے ابن جریج نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے تمہارے دادا عبیداللہ بن ابی یزید نے بیان کیا حضرت ابن عباس فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا حضرت ابن عباس فرماتے ہیں میں نے آپ کو وہی کلمات پڑھتے ہوئے سنا جو درخت کا واقعہ بیان کرنے والے شخص نے کہے تھے اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت ابن عباس کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم

الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم رات کے سجدہ تلاوت میں پڑھتے "میرے چہرے نے اس کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اور اپنی قدرت وطاقت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِي مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

## رات کا وظیفہ رہ جائے تو دن کو پڑھنا

۵۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو صَفْوَانَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَكِّيُّ وَرَوَى عَنْهُ الْحُمَيْدِيُّ وَكِبَارُ النَّاسِ.

عبدالرحمن بن عبدالقاری فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص رات کو وظیفہ سے سو جائے تو صبح اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھے اس کے لئے رات کا ثواب ہی لکھا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابو صفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے۔ حمیدی اور کئی اکابر نے ان سے (احادیث) روایت کی ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

## امام سے پہلے سر اٹھانے پر تنبیہ

۵۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَهُوَ أَبُو الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ إِنَّمَا قَالَ أَمَا يَخْشَى قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هُوَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ يُكْنَى أَبَا الْحَارِثِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا امام سے پہلے سر اٹھانے والا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح بنا دے۔ قتیبہ فرماتے ہیں۔ حماد نے محمد بن زیاد سے یہی الفاظ نقل کئے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن زیاد بصری ثقہ ہیں اور انکی کنیت ابوالحارث ہے۔

## باب ما جاء في الذي يصلي الفريضة ثم يؤم الناس بعد ذلك

۵۲۵ - حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله أن معاذ بن جبل كان يصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب ثم يرجع إلى قومه فيؤمهم. قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أصحابنا الشافعي وأحمد وإسحاق قالوا إذا أم الرجل القوم في المكتوبة وقد كان صلاها قبل ذلك أن صلاة من ائتم به جائزة واحتجوا بحديث جابر في قصة معاذ وهو حديث صحيح وقد روي من غير وجه عن جابر وروي عن أبي الدرداء أنه سئل عن رجل دخل المسجد والقوم في صلاة العصر وهو يحسب أنها صلاة الظهر فائتم بهم قال صلاته جائزة وقد قال قوم من أهل الكوفة إذا ائتم قوم بإمام وهو يصلي العصر وهم يحسبون أنها الظهر فصلى بهم واقتدوا به فإن صلاة المقتدي فاسدة إذا اختلفت نية الإمام والمأموم.

## باب ما ذكر من الرخصة في السجود على الثوب في الحر والبرد

۵۲۶ - حدثنا أحمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك نا خالد بن عبد الرحمن قال حدثني غالب القطان عن بكر بن عبد الله المزني عن أنس بن مالك قال كنا إذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم بالظهائر سجدنا على ثيابنا اتقاء الحر. قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن جابر بن عبد الله وابن عباس وقد روى هذا الحديث وكيع عن خالد بن عبد الرحمن.

## امام کا فرض پڑھنے کے بعد امامت کرانا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھ کر اپنی قوم کے پاس آتے اور انکی امامت فرماتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمارے اصحاب امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اس شخص کے پیچھے فرض نماز جائز ہے جو خود پہلے فرض پڑھ چکا ہو۔ انہوں نے واقعۂ معاذ کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کیا اور وہ صحیح حدیث ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو مسجد میں اس وقت داخل ہوا جب لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اس نے اسے ظہر کی نماز سمجھتے ہوئے شرکت کی۔ آپ نے فرمایا اس کی نماز جائز ہے۔ اہل کوفہ کی ایک جماعت نے کہا جب کوئی قوم امام کی اقتداء کرے جو عصر کی نماز پڑھ رہا ہو اور وہ ظہر کی نماز کا خیال کرتے ہوئے اقتداء کریں تو ان کی نماز فاسد ہو جائیگی کیونکہ امام اور مقتدی کی نیت علیحدہ علیحدہ ہے۔

## گرمی اور سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سخت گرمی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حضرت وکیع نے اسے خالد بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

٥٦٧ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٥٦٨ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ نَا أَبُو ظِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي ظِلَالٍ فَقَالَ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاسْمُهُ هِلَالٌ.

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

٥٦٩ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَقَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ خَالَفَ وَكِيعٌ الْفَضْلَ بْنَ مُوسٰى فِي رِوَايَتِهِ.

٥٧٠ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ

## صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اپنے مصلی پر بیٹھے رہتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کی نماز باجماعت پڑھ کر طلوع آفتاب تک بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعت نماز ادا کی اس کے لئے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ہے حضرت انس فرماتے ہیں حضور نے تین مرتبہ "تامۃ" پورا پورا فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور میں نے امام بخاری سے ابوظلال کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا وہ مقارب حدیث ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں ان کا نام ہلال ہے۔

## نماز میں ادھر ادھر توجہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں بائیں دیکھتے لیکن گردن مبارک کو پیچھے کی طرف نہیں موڑتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ وکیع نے فضل بن موسیٰ کی روایت میں ان کی مخالفت کی ہے

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے کسی شاگرد سے روایت ہے اس میں حدیث سابق کی طرح کے الفاظ ہیں۔ اس باب میں حضرت انس اور حضرت عائشہ

عُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ.

٥٤١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ أَبُو حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بیٹے! نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے بچو کیونکہ نماز میں ادھر ادھر توجہ باعث ہلاکت ہے اگر ضروری ہو تو نفلوں میں کر سکتے ہو۔ فرضوں میں نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٤٢ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر توجہ کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا یہ شیطانی لغزش ہے شیطان انسان کو نماز سے پھسلانا چاہتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

## امام سجدے میں ہو تو آنے والا کیا کرے

٥٤٣ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْإِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ إِلَّا مَا رُوِيَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ سَاجِدٌ فَلْيَسْجُدْ وَلَا تُجْزِئُهُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ إِذَا فَاتَهُ الرُّكُوعُ مَعَ الْإِمَامِ وَاخْتَارَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْ يَسْجُدَ مَعَ الْإِمَامِ وَذَكَرَ عَنْ بَعْضِهِمْ فَقَالَ لَعَلَّهُ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي تِلْكَ

حضرت علی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے آئے اور امام کسی حال میں ہو تو چاہیے کہ جس طرح امام کرے اسی طرح وہ بھی کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس کو مسند بیان کیا ہو مگر اسی طریق سے جو بیان کیا گیا ہے علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص آئے اور امام سجدہ میں ہو تو اسے بھی سجدہ کرنا چاہیے اور اس کی یہ رکعت نہ ہوگی۔ اگر امام کے ساتھ رکوع نہ پایا۔ عبداللہ بن مبارک نے پسند کیا ہے کہ امام کے ساتھ سجدہ کرے اور بعض علماء سے نقل کیا کہ شاید اس سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے

السَّجْدَةِ حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ.

تاکہ اس کی مغفرت ہو جائے۔

## بَابُ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ.

۵۵۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ خَرَجْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الْاِمَامُ فِي الْمَسْجِدِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّمَا يَقُوْمُوْنَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ.

## نماز شروع کرتے وقت کھڑے ہو کر امام کی انتظار مکروہ ہے

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اقامت ہو جائے تو جب تک مجھے نکلتا ہوا نہ دیکھو مت کھڑے ہو۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس غیر محفوظ ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی قتادہ حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر امام کی انتظار کو مکروہ کہا ہے بعض علماء فرماتے ہیں، جب امام مسجد میں ہی ہو اور تکبیر کہی جائے تو لوگ "قد قامت الصلوٰۃ" پر کھڑے ہوں۔ یہ ابن مبارک کا قول ہے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الدُّعَاءِ

۵۵۵ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ مُخْتَصَرًا.

## دعا سے پہلے حمد و ثناء اور درود شریف

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز پڑھ رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما بھی وہاں موجود تھے جب میں بیٹھا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر بارگاہ رسالت میں ہدیہ درود بھیجا اور پھر اپنے لئے دعا مانگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگو تمہیں دیا جائے گا" دو مرتبہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ حسن صحیح ہے امام احمد بن حنبل نے یحییٰ بن آدم سے یہ حدیث مختصر روایت کی ہے۔

## باب مَا ذُكِرَ فِي تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ سُفْيَانُ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ۔

## مسجدوں کو پاک صاف رکھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک صاف رکھنے کا حکم دیا۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے اسی کے مثل حدیث روایت کی ہے اور یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔

ہشام بن عروہ نے بواسطہ والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے سفیان فرماتے ہیں گھروں میں مسجدیں بنانے سے مراد محلوں اور قبیلوں میں مسجدیں بنانا ہے۔

## باب مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى قَالَ أَبُو عِيسَى اخْتَلَفَ أَصْحَابُ شُعْبَةَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ فَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَرَوَى الثِّقَاتُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ صَلَاةَ النَّهَارِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَبِالنَّهَارِ أَرْبَعًا وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى

## رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے

امام ترمذی فرماتے ہیں شاگردان شعبہ کا حدیث ابن عمر میں اختلاف ہے بعض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کی اور بعض نے موقوف بیان کی۔ عبد اللہ عمری نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے مثل مرفوعاً حدیث بیان کی۔ صحیح روایت وہ ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے کئی ثقہ راویوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث روایت کی جس میں دن کی نماز کا ذکر نہیں ہے حضرت عبید اللہ نے بواسطہ نافع بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو دو رکعت اور دن کو چار چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک دن اور رات (دونوں) کی نماز دو دو رکعت ہے امام

وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَرَأَوْا صَلٰوةَ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ أَرْبَعًا مِثْلَ الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَغَيْرِهَا مِنْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَإِسْحَاقَ.

شافعی اور احمد کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں رات کی نماز دو دو اور دن کے نوافل چار چار رکعت ہیں جس طرح ظہر سے پہلے چار سنتیں اور دیگر نوافل ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

## دن کے نوافل پڑھنے کا طریقہ

٥٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ ذٰلِكَ فَقُلْنَا مَنْ أَطَاقَ ذٰلِكَ مِنَّا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ.

حضرت عاصم بن ضمرہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم نے پوچھا ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سورج مشرق سے ایسا ہوتا جیسا کہ جانب مغرب میں عصر کے وقت ہوتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے اور جب سورج مشرق میں ایسے ہوتا جیسے مغرب میں ظہر کے وقت ہوتا ہے تو چار رکعت پڑھتے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں ادا فرماتے عصر سے پہلے چار پڑھتے دو دو رکعتوں کے درمیان ملائکہ مقربین، انبیاء و رسل اور ان کے پیروکار مومنین مسلمین پر سلام کے ذریعے فصل کرتے:

٥٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ كَانَ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيثَ وَإِنَّمَا ضَعَّفَهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِأَنَّهُ لَا يُرْوٰى مِثْلُ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَاصِمُ بْنُ ضَمْرَةَ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

ایک دوسری سند سے بواسطہ عاصم بن ضمرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کے ہم مثل روایت مرفوعاً بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے نوافل کے بارے میں یہ سب سے بہتر روایت ہے ابن مبارک اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے ہمارے نزدیک اس کے ضعف کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی روایت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی طریق یعنی عاصم بن ضمرہ سے مذکور ہے، عاصم بن ضمرہ بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

قال علي ابن المديني قال يحيى بن سعيد القطان قال سفيان كنا نعرف فضل حديث عاصم على حديث الحارث.

علی بن مدینی بواسطہ یحیی ابن سعید قطان سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ ہم حدیث حارث پر حدیث عاصم کی فضیلت پہچانتے ہیں۔

## باب في كراهية الصلوة في لحف النساء

٥٨٢۔ حدثنا محمد بن عبد الأعلى نا خالد بن الحارث عن أشعث وهو ابن عبد الملك عن محمد بن سيرين عن عبد الله بن شقيق عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي في لحف نسائه قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي في الرخصة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

## عورتوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں کے کپڑوں میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس مسئلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت بھی مروی ہے

## باب ما يجوز من المشي والعمل في صلوة التطوع

٥٨٣۔ حدثنا أبو سلمة يحيى بن خلف نا بشر بن المفضل عن برد بن سنان عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت جئت ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في البيت والباب عليه مغلق فمشى حتى فتح لي ثم رجع إلى مكانه ووصفت الباب في القبلة قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب.

## نفل نماز میں کس قدر حرکت جائز ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں گھر میں آئی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے دروازہ پیچھے سے بند تھا آپ آگے آئے یہاں تک کہ دروازہ کھولا پھر اپنی جگہ واپس تشریف لے گئے دروازہ قبلہ کی جانب تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## باب ما ذكر في قراءة سورتين في ركعة

٥٨٤۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود قال أنبأنا شعبة عن الأعمش قال سمعت أبا وائل قال سأل رجل عبد الله عن هذا الحرف غير آسن أو ياسن قال كل القرآن قرأت غير هذا قال نعم قال إن قوما يقرؤونه ينثرونه نثر الدقل لا يجاوز تراقيهم إني لأعرف السور النظائر التي كان

## ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حرف کے بارے میں پوچھا "غیر آسن" "یا غیر یاسن" ہے آپ نے فرمایا تو نے اس کے علاوہ سارا قرآن پڑھ لیا ہے؟ اس نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا بعض لوگ اس طرح قرآن پڑھتے ہیں کہ انہیں بکھیرا کرتے ہیں [illegible]

النبي صلى الله عليه وسلم يقرن بينهن قال فأمرنا علقمة فسأله فقال عشرون سورة من المفصل كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرن بين كل سورتين في كل ركعة قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح۔

حتیٰ بیسچے نہیں آتا میں ان مشابہ سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں ملا کر پڑھتے تھے ابو وائل فرماتے ہیں ہم نے حضرت علقمہ سے کہا انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے پوچھا آپ نے فرمایا مفصل کی بیس سورتیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو دو سورتیں ملا کر پڑھتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ما ذكر في فضل المشي إلى المسجد وما يكتب له من الأجر في خطاه

٥٨٥۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود قال أنبأنا شعبة عن الأعمش سمع ذكوان عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا توضأ الرجل فأحسن الوضوء ثم خرج إلى الصلاة لا يخرجه أو قال لا ينهزه إلا إياها لم يخط خطوة إلا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح۔

## مسجد میں جانے کی فضیلت اور قدموں کا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے جاتا ہے اور اس کو صرف نماز نے نکالا یا فرمایا صرف نماز نے اٹھوایا تو ہر ایک قدم کے بدلے اسکا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ مٹاتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ما ذكر في الصلاة بعد المغرب أنه في البيت أفضل

٥٨٦۔ حدثنا محمد بن بشار نا إبراهيم بن أبي الوزير نا محمد بن موسى عن سعد بن إسحاق بن كعب بن عجرة عن أبيه عن جده قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم في مسجد بني عبد الأشهل المغرب فقام ناس يتنفلون فقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلاة في البيوت قال أبو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه والصحيح ما روي عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الركعتين بعد المغرب في بيته وقد روي عن حذيفة أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى المغرب فما زال يصلي في المسجد حتى صلى

## مغرب کے بعد کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے

حضرت سعد بن اسحاق بواسطہ والد اپنے دادا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "مسجد بنی عبدالاشہل" میں مغرب کی نماز پڑھی لوگ نفل پڑھنے اٹھے تو آپ نے فرمایا "یہ نماز گھر میں پڑھا کرو۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں صحیح روایت وہ ہے جسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد کی دو رکعتیں گھر میں پڑھا کرتے تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی اور پھر عشاء کی نماز پڑھنے تک مسجد میں ہی نفل

يَعْرِفُهُ الْاَخِيْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا نَدْرِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ۔

پڑھتے رہے اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے دو نفل مسجد میں پڑھے ہیں۔

## بَابُ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَا يُسْلِمُ الرَّجُلُ

## قبول اسلام کے وقت غسل کرنا

۶۰۵ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهُ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ لِلرَّجُلِ اِذَا اَسْلَمَ اَنْ يَغْتَسِلَ وَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ۔

حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اسلام لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل کرنے کا حکم فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں علماء کا اس پر عمل ہے وہ اسے اچھا سمجھتے ہیں کہ جب کوئی اسلام لائے تو غسل بھی کرے اور کپڑے بھی دھوئے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِيْ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

## بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنا

۶۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا الْحَكَمُ بْنُ بَشِيْرِ بْنِ سَلْمَانَ نَا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فِيْ هٰذَا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنوں کی نگاہوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو بسم اللہ پڑھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور اس کی سند قوی نہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس باب میں روایت منقول ہے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ سِيْمَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ اٰثَارِ السُّجُوْدِ وَالطُّهُوْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

## قیامت کے دن اس امت کا خاص نشان سجود اور طہارت کے اثرات ہونگے

۶۰۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری

بن خمير عن عبد الله بن بسر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمتي يوم القيامة غر من السجود محجلون من الوضوء قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث عبد الله بن بسر.

امت قیامت کے دن سجدوں کی وجہ سے روشن اور وضو کی وجہ سے پنج کلیان ہو گی۔ (یعنی اعضاء وضو چمکدار ہوں گے) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس وجہ یعنی عبداللہ بن بسر کی روایت سے صحیح حسن غریب ہے۔

## باب ما يستحب من التيمن في الطهور

## وضو میں دائیں اعضاء سے ابتداء کرنا

٥٩٠۔ حدثنا هناد ثنا أبو الأحوص عن أشعث بن أبي الشعثاء عن أبيه عن مسروق عن عائشة قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحب التيمن في طهوره إذا تطهر وفي ترجله إذا ترجل وفي انتعاله إذا انتعل وأبو الشعثاء اسمه سليم بن أسود المحاربي قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے، کنگھی فرماتے اور نعلین مبارک پہنتے وقت دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ ابوشعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ذكر قدر ما يجزئ من الماء في الوضوء

## وضو میں کتنا پانی کافی ہے

٥٩١۔ حدثنا هناد ثنا وكيع عن شريك عن عبد الله بن عيسى عن ابن جبر عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يجزئ في الوضوء رطلان من ماء قال أبو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث شريك على هذا اللفظ وروى شعبة عن عبد الله بن عبد الله بن جبر عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ بالمكوك ويغتسل بخمسة مكاكي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو میں دو رطل (ایک سیر) پانی کافی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے ان الفاظ کے ساتھ صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ نے بواسطہ عبداللہ بن عبداللہ بن جبر، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے وضو فرماتے اور غسل کے لئے پانچ صاع پانی استعمال فرماتے۔

## باب ما ذكر في نضح بول الغلام الرضيع

## دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنا

٥٩٢۔ حدثنا بندار ثنا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن قتادة عن أبي حرب بن أبي الأسود عن أبيه عن علي بن أبي طالب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في بول الغلام الرضيع ينضح بول الغلام ويغسل بول

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیرخوار بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں اور بچی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے حضرت قتادہ فرماتے ہیں یہ اس وقت ہے جب کھانا نہ کھا

الجاریۃ قال قتادۃ وھذا مالم یطعما فاذا طعما غسلا جمیعًا قال ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن رفع ھشام الدستوائی ھذا الحدیث عن قتادۃ ووقفہ سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ ولم یرفعہ

پھر جب وہ کھانا کھانے لگ جائیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہشام دستوائی نے اسے حضرت قتادہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔ سعید بن ابی عروبہ نے اسے حضرت قتادہ سے ہی موقوف روایت کیا ہے مرفوعاً نقل نہیں کیا۔

## باب ما ذکر فی الرخصۃ للجنب فی الاکل والنوم اذا توضأ

## جنبی کے لئے وضو کر کے کھانے اور سونے کی اجازت

۶۱۳ - حدثنا ھناد نا قبیصۃ عن سفیان عن عطاء الخراسانی عن یحیٰی بن یعمر عن عمار بن یاسر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا اراد ان یاکل او یشرب او ینام ان یتوضأ وضوءہ للصلٰوۃ قال ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن صحیح

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی آدمی کو اجازت دی ہے کہ جب وہ کھانا پینا یا سونا چاہے تو نماز کے وضو جیسا وضو کر لے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ما ذکر فی فضل الصلٰوۃ

## فضیلت نماز

۶۱۴ - حدثنا عبد اللہ بن ابی زیاد نا عبید اللہ بن موسٰی قال انبانا غالب ابو بشر عن ایوب بن عائذ الطائی عن قیس بن مسلم عن طارق بن شھاب عن کعب بن عجرۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعیذک باللہ یا کعب بن عجرۃ من امراء یکونون من بعدی فمن غشی ابوابھم فصدقھم فی کذبھم واعانھم علی ظلمھم فلیس منی ولست منہ ولا یرد علی الحوض ومن غشی ابوابھم او لم یغش فلم یصدقھم فی کذبھم ولم یعنھم علی ظلمھم فھو منی وانا منہ وسیرد علی الحوض یا کعب بن عجرۃ الصلٰوۃ برھان والصوم جنۃ حصینۃ والصدقۃ تطفئ الخطیئۃ کما یطفئ الماء النار یا کعب بن عجرۃ انہ لا یربو لحم نبت من سحت الا کانت النار اولٰی بہ قال ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وسالت محمدا عن ھذا الحدیث فلم یعرفہ الا من حدیث عبید اللہ بن موسٰی

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "اے کعب! میں تجھے ایسے حکمرانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں جو میرے بعد ہوں گے۔ جس نے ان کے دروازوں کو ڈھانکا (ان کے قریب ہوا) ان کے جھوٹ کی تصدیق کی، ظلم پر ان کی مدد کی اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ وہ حوض (کوثر) پر وارد ہوگا اور جو ان کے دروازے کے قریب آئے یا نہ آئے لیکن اس نے نہ تو ان کے جھوٹ کی تصدیق کی۔ اور نہ ہی ظلم پر ان کی مدد کی تو اس کا مجھ سے اور میرا اس سے تعلق ہے اور وہ میرے حوض پر وارد ہوگا۔ اے کعب! نماز دلیل ہے۔ روزہ گناہوں سے ڈھال ہے۔ صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اے کعب بن عجرہ! جو گوشت حرام سے پروان چڑھتا ہے وہ آگ کے زیادہ لائق ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے صرف عبید اللہ بن موسیٰ کی حدیث

فاستغفر ربه هكذا. وقال محمد ثنا ابن نمير عن عبيد الله بن موسى عن غالب بهذا.

ہے اسے پہچانا اور اسے غریب بتایا امام بخاری فرماتے ہیں ہم سے یہ حدیث ابن نمیر نے بواسطہ عبیداللہ بن موسیٰ غالب سے بیان کی۔

## باب منه

## دخول جنت کے ذریعے

۵۹۵۔ حدثنا موسى بن عبد الرحمن الكندي نا زيد بن الحباب نا معاوية بن صالح قال حدثني سليم بن عامر قال سمعت أبا أمامة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب في حجة الوداع فقال اتقوا الله ربكم وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وأدوا زكاة أموالكم وأطيعوا ذا أمركم تدخلوا جنة ربكم قال فقلت لأبي أمامة منذ كم سمعت هذا الحديث قال سمعته وأنا ابن ثلاثين سنة قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا اپنے رب اللہ سے ڈرو، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان شریف کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو، اپنے امراء کا حکم مانو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ سلیم بن عامر کہتے ہیں میں نے ابوامامہ سے پوچھا آپ نے یہ حدیث کب سنی؟ انہوں نے فرمایا میں اس وقت تیس سال کا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

آخر أبواب الصلوٰة

ابواب نماز کا اختتام

# أبواب الزكوٰة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

# ابواب زکوٰۃ

## باب ما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في منع الزكوٰة من التشديد

## زکوٰۃ نہ دینے پر تنبیہ

۵۹۶۔ حدثنا هناد بن السري نا أبو معاوية عن الأعمش عن المعرور بن سويد عن أبي ذر قال جئت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو جالس في ظل الكعبة قال فرآني مقبلا فقال هم الأخسرون ورب الكعبة يوم القيامة قال فقلت مالي لعله أنزل في شيء قال قلت من هم فداك أبي وأمي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هم الأكثرون إلا من قال هكذا وهكذا فحثى بين يديه وعن يمينه

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کعبہ شریف کے سائے میں تشریف فرما تھے جب آپ نے مجھے آتا دیکھا تو فرمایا رب کعبہ کی قسم وہی لوگ قیامت کے دن زیادہ خسارے میں ہیں۔ حضرت ابوذر فرماتے ہیں میں نے سوچا کہ کیا ہوا! شاید میرے بارے میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ مال جمع کرنے والے مگر جس نے ایسے ایسے دیا آپ نے اپنے آگے دائیں اور بائیں طرف اشارہ

وقليل ما هم ثم قال والذي نفسي بيده لا يموت رجل فيدع إبلا أو بقرا لم يؤد زكاتها إلا جاءته يوم القيامة أعظم ما كانت وأسمنه تطؤه بأخفافها وتنطحه بقرونها كلما نفدت أخراها عادت عليه أولاها حتى يقضى بين الناس وفي الباب عن أبي هريرة مثله وعن علي بن أبي طالب قال لعن مانع الصدقة وعن قبيصة بن هلب عن أبيه وجابر بن عبد الله وعبد الله بن مسعود قال أبو عيسى حديث أبي ذر حديث حسن صحيح واسم أبي ذر جندب بن السكن ويقال ابن جنادة.

٥٩٧- حدثنا عبد الله بن منير عن عبيد الله بن موسى عن سفيان الثوري عن حكيم بن الديلم عن الضحاك بن مزاحم قال الأكثرون أصحاب عشرة آلاف.

فرمایا پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جو شخص اونٹ یا گائے چھوڑ کر مرا جن کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن وہ پہلے سے زیادہ بڑے اور موٹے ہو کر اس کے پاس آئیں گے اپنے کھروں سے اسے روندیں گے اور سینگوں سے ماریں گے جب آخری پہنچ جائے گا دوبارہ پہلا آ جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حدیث منقول ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ نہ دینے والے پر لعنت کی گئی ہے اور قبیصہ بن ہلب بواسطہ والد، جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی اس باب میں روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوذر حسن صحیح ہے ابوذر کا نام جندب بن سکن ہے ابن جنادہ بھی کہا جاتا ہے۔

ضحاک بن مزاحم فرماتے ہیں، مال جمع کرنے والوں سے دس ہزار کے مالک مراد ہیں۔

## باب ما جاء إذا أديت الزكاة فقد قضيت ما عليك

٥٩٨- حدثنا عمر بن حفص الشيباني البصري نا عبد الله بن وهب نا عمرو بن الحارث عن دراج عن ابن حجيرة عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أديت زكاة مالك فقد قضيت ما عليك قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه أنه ذكر الزكاة فقال رجل يا رسول الله هل علي غيرها فقال لا إلا أن تطوع وابن حجيرة هو عبد الرحمن بن حجيرة البصري.

## زکوٰۃ کی ادائیگی سے فرض ادا ہو گیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ دیدی تو تم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے کئی طرق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں البتہ یہ کہ تو نفل صدقہ دے، ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمن بن حجیرہ بصری ہے۔

٥٩٩- حدثنا محمد بن إسماعيل نا علي بن عبد الحميد الكوفي نا سليمان بن المغيرة عن ثابت عن أنس قال كنا نتمنى أن يأتي الأعرابي العاقل فيسأل النبي صلى الله عليه وسلم ونحن عنده فبينا نحن

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہماری خواہش ہوتی تھی کہ کوئی عقلمند اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھے اور ہم بھی وہاں موجود ہوں ایک دن ہم حاضر تھے کہ ایک اعرابی آیا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گیا

إذْ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَثَى بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَسُولَكَ أَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللَّهُ أَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا فِي أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ إِلَى الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا أُجَاوِزُهُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ صَدَقَ الْأَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِقْهُ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْقِرَاءَةَ عَلَى الْعَالِمِ وَالْعَرْضَ عَلَيْهِ جَائِزٌ مِثْلُ السَّمَاعِ وَاحْتَجَّ بِأَنَّ الْأَعْرَابِيَّ عَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپکا قاصد ہمارے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ آپ نے رسالت کا دعویٰ فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آسمان کو بلند کیا، زمین کو بچھایا اور پہاڑوں کو کھڑا کیا کیا اللہ تعالےٰ نے آپکو بھیجا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" کہنے لگا آپکے قاصد نے ہمیں کہا کہ آپ فرماتے ہیں دن رات میں پانچ نمازیں ہمارے ذمہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپکو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" کہنے لگا آپکے قاصد نے ہمیں آپکا فرمان بتایا کہ ہر سال میں ایک مہینے کے روزے لازم ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس نے سچ کہا" اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپکو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ تعالےٰ نے آپکو اسکا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" پھر کہنے لگا آپکے قاصد نے ہمیں آپکا یہ ارشاد بھی بتایا کہ ہمارے مالوں میں ہم پر زکوٰۃ فرض ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپکو رسول بنایا کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو یہ حکم دیا ہے آپ نے فرمایا "ہاں" پھر کہنے لگا آپکے قاصد نے ہمیں بتایا کہ آپ فرماتے ہیں ہم میں سے جو طاقت رکھتا ہو اس پر بیت اللہ شریف کا حج فرض ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپکو رسول بنایا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا "ہاں" کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا انمیں سے کسی چیز کو نہیں چھوڑونگا اور نہ ہی ان سے تجاوز کرونگا پھر جلدی سے چلا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اعرابی نے سچ کہا ہے تو جنت میں داخل ہوگا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اسکے علاوہ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے تھے بعض علماء حدیث نے اس حدیث سے یہ فقہی مسئلہ استنباط فرمایا کہ عالم کے سامنے سماع کی طرح یہ پڑھنا بھی جائز ہے اور دلیل یہ دی کہ اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا اور آپ نے اس کے ساتھ اقرار کیا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

٦٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ أَبُو عِيسَى رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عِنْدِي صَحِيحٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ عَنْهُمَا جَمِيعًا.

## سونے اور چاندی کی زکوٰۃ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے (ضرورت کے) گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کرتا ہوں پس چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو چالیس درہموں میں ایک درہم اور ایک سو نوے میں کچھ نہیں جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیق اور عمرو بن حزم رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اعمش اور ابو عوانہ نے یہ حدیث بواسطہ ابو اسحاق اور عاصم بن ضمرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے سفیان ثوری، ابن عیینہ اور کئی دوسرے راویوں نے اسے بواسطہ ابو اسحاق اور حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا میرے نزدیک یہ دونوں روایتیں ابو اسحاق سے صحیح ہیں ہو سکتا ہے یہ دونوں سے مروی ہو۔ [illegible] (مترجم)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

٦٠١ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَعُمَرُ حَتَّى قُبِضَ وَكَانَ فِيهِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى

## اونٹ اور بکری کی زکوٰۃ

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کے بارے میں ایک کتاب لکھی آپ نے یہ کتاب اپنے عمال کو ارسال نہیں کی تھی کہ آپ کا وصال ہو گیا آپ نے اسے تلوار سے ملا کر رکھا ہوا تھا آپ کے وصال کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا ان کے پردہ فرمانے پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا اس کی تحریر یہ تھی پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے دس میں دو بکریاں، پندرہ میں تین بکریاں، بیس میں چار، پچیس میں اونٹ کا ایک سالہ بچہ پینتیس تک۔ اس سے زیادہ پر پینتالیس تک دو سالہ بچہ، اس سے زیادہ پر تین سالہ بچی یہاں تک کہ ساٹھ ہو جائیں۔ اس سے زائد پچھتر تک ہوں تو ان پر اونٹ کا چار سالہ

ستين فاذا زادت ففيها جذعة الى خمس وسبعين فاذا زادت ففيها ابنتا لبون الى تسعين فاذا زادت ففيها حقتان الى عشرين ومائة فاذا زادت على عشرين ومائة ففي كل خمسين حقة وفي كل اربعين ابنة لبون وفي الشاء في كل اربعين شاة شاة الى عشرين ومائة فاذا زادت فشاتان الى مائتين فاذا زادت فثلاث شياه الى ثلاث مائة شاة فاذا زادت على ثلاث مائة شاة ففي كل مائة شاة شاة ثم ليس فيها شيء حتى تبلغ اربع مائة ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع مخافة الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بالسوية ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عيب وقال الزهري اذا جاء المصدق قسم الشاء اثلاثا ثلث خيار وثلث اوساط وثلث شرار واخذ المصدق من الوسط ولم يذكر الزهري البقر وفي الباب عن ابي بكر الصديق وبهز بن حكيم عن ابيه عن جده وابي ذر وانس قال ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن والعمل على هذا الحديث عند عامة الفقهاء وقد روى يونس بن يزيد وغير واحد عن الزهري عن سالم بهذا الحديث ولم يرفعوه وانما رفعه سفيان بن حسين.

## باب ما جاء في زكوة البقر

٦٠٢ - حدثنا محمد بن عبيد المحاربي وابو سعيد الاشج قالا نا عبد السلام بن حرب عن خصيف عن ابي عبيدة عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في ثلثين من البقر تبيع او تبيعة وفي كل اربعين مسنة وفي الباب عن معاذ بن جبل قال ابو عيسى هكذا روى عبد السلام بن حرب عن خصيف وعبد السلام ثقة حافظ وروى شريك هذا

بچہ اس سے زائد پر اُوپر تک ایک سالہ دو اونٹ۔ اس سے زائد ایک سو بیس تک میں دو سالہ دو اونٹ، اس سے اوپر ہر پچاس میں ایک تین سالہ اونٹ اور ہر چالیس میں دو سالہ اونٹ۔ چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے یا ایک سو بیس تک ہے اس سے اوپر دو سو تک میں دو بکریاں ہیں اس سے زائد تین سو بکریوں تک میں تین بکریاں ہیں پھر ہر سو میں ایک بکری ہے۔ سو سے کم میں کچھ نہیں زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور جمع شدہ میں تفریق نہ کرے دو شریکوں کا حصہ برابر تقسیم کیا جائے اور زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب والی بکری نہ لی جائے۔ زہری فرماتے ہیں زکوٰۃ لینے والا (عامل) بکریوں کو تین حصوں (یعنی اعلیٰ، اوسط اور ادنیٰ) میں تقسیم کر دے اور وصول کرتے وقت اوسط درجے سے وصول کرے زہری نے گائے کا ذکر نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق، بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے، ابوذر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن ہے اور عام فقہا کا اسی پر عمل ہے یونس بن یزید اور کئی دوسرے راویوں نے اسے بواسطہ زہری، حضرت سالم سے موقوفاً روایت کیا ہے سفیان بن حسین نے مرفوعاً روایت نقل کی ہے۔

## گائے کی زکوٰۃ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس گایوں میں گائے کا ایک سالہ بچھڑا یا بچھیا ہے اور چالیس گایوں میں دو سال کی گائے ہے۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے اسی طرح روایت کیا ہے عبدالسلام ثقہ حافظ ہیں شریک نے یہ حدیث

هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ.

۶۰۲ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَّمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۶۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ لَا.

بواسطہ خصیف، ابوعبیدہ اور ان کے والد، حضرت عبداللہ سے روایت کی ہے۔ ابوعبیدہ کو اپنے والد سے سماع حاصل نہیں ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا اور حکم فرمایا کہ میں تیس گایوں پر ایک سالہ بچھڑا یا بچھیا اور چالیس پر دو سالہ گائے صدقہ لوں۔ اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑے لوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے یہ حدیث بواسطہ سفیان، اعمش اور ابووائل، حضرت مسروق سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور زکوٰۃ لینے کا حکم فرمایا یہ اصح روایت ہے۔

عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا "کیا آپ کو حضرت عبداللہ سے کچھ یاد ہے" تو انہوں نے فرمایا "نہیں"۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ

۶۰۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَ

## صدقہ میں عمدہ مال لینا منع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا آپ ایسی قوم کے پاس جا رہے ہیں جو اہل کتاب سے ہیں انہیں کلمۂ شہادت کی دعوت دیں اگر مان جائیں تو انہیں بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر مان جائیں تو انہیں بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو مالداروں سے لے کر فقراء کو دی جائے اگر تسلیم کریں تو ان کے عمدہ مال لینے سے بچیں۔ مظلوم کی بددعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں

وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اسْمُهُ نَافِذٌ۔

اس باب میں حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے ابن عباس کے غلام ابو معبد کا نام نافذ ہے

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالتَّمْرِ وَالْحُبُوبِ

## کھیتی، پھل اور غلہ کی زکوٰۃ

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق سے کم (غلہ) میں زکوٰۃ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن عمر، جابر اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا وَخَمْسَةُ أَوْسُقٍ ثَلٰثُ مِائَةِ صَاعٍ وَصَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ وَصَاعُ أَهْلِ الْكُوفَةِ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا وَخَمْسُ أَوَاقٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ يَعْنِي لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ وَفِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ۔

محمد بن بشار نے متعدد واسطوں سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید حسن صحیح ہے اور آپ سے کئی طرق سے مروی ہے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ایک وسق ساٹھ صاع کا اور پانچ وسق تین سو صاع کے ہوتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع پانچ اور ایک تہائی رطل کا ہے اہل کوفہ کا صاع آٹھ رطل کا ہے پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ دو سو درہم کے ہوتے ہیں اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک سال کی اونٹنی ہے اور پچیس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ پر ایک بکری ہے

ف: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جو کچھ زمین سے پیدا ہو کم ہو یا زیادہ اس پر عشر ہے کیونکہ حدیث شریف میں بلا تفصیل فرمایا گیا جو کچھ زمین سے پیدا ہو اس میں عشر ہے۔ اس حدیث میں زکوٰۃ تجارت کا نصاب بیان کیا گیا ہے (ہدایہ اولین)

(مترجم)

## بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ

۶۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الرَّقِيقِ إِذَا كَانُوا لِلْخِدْمَةِ صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَكُونُوا لِلتِّجَارَةِ فَإِذَا كَانُوا لِلتِّجَارَةِ فَفِي أَثْمَانِهِمُ الزَّكَاةُ إِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ۔

## گھوڑے اور غلام پر کی زکوٰۃ نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر اور علی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور اس پر علماء کا عمل ہے کہ چرنے والے گھوڑے اور خدمت کے لئے غلام پر زکوٰۃ نہیں البتہ اگر تجارت کے لئے ہوں تو سال گزرنے پر ان کی قیمت پر زکوٰۃ ہوگی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْعَسَلِ

۶۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ التِّنِّيسِيُّ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَزُقٍّ زِقٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَيَّارَةَ الْمُتَعِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ كَبِيرُ شَيْءٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي الْعَسَلِ شَيْءٌ۔

## شہد کی زکوٰۃ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہد کی دس مشکوں پر ایک مشک زکوٰۃ ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوسیارہ متعی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر کی سند میں کلام کیا گیا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی زیادہ بات ثابت نہیں ہے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں شہد پر زکوٰۃ نہیں۔

ف:- امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شہد پر عشر ہے جبکہ زمین سے ہو۔ (مترجم)

## بَابُ مَا جَاءَ لَا زَكٰوةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

٦١٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا هَارُوْنُ بْنُ صَالِحٍ الطَّلْحِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَرَّاءَ بِنْتِ نَبْهَانَ۔

٦١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَرَوَاهُ أَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُمَا مِنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَلَطِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا زَكٰوةَ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَبِهِ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَفِيْهِ الزَّكٰوةُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ سِوَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ مَالٌ تَجِبُ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنِ اسْتَفَادَ مَالًا قَبْلَ أَنْ يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنَّهُ يُزَكِّي الْمَالَ الْمُسْتَفَادَ مَعَ مَالِهِ الَّذِيْ وَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَهْلُ الْكُوْفَةِ۔

## مال مستفاد پر ایک سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مال حاصل کیا اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اس باب میں حضرت سرّاء بنت نبہان رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مال حاصل ہو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں جب تک مالک کے پاس ایک سال نہ گزر جائے یہ حدیث پہلی حدیث کے مقابلے میں اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اسے ایوب، عبید اللہ اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر سے موقوف روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہے امام احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور کئی دوسرے علماء حدیث نے اسے ضعیف کہا ہے اور یہ کثیر الغلط ہے متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ حاصل شدہ مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ مالک بن انس، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں اگر اس کے پاس ایسا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اس مال کے علاوہ کوئی دوسرا مال نہ ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اگر اس زکوٰۃ والے مال پر سال پورا ہونے سے پہلے کچھ مال حاصل ہو گیا تو پہلے مال کی زکوٰۃ کے ساتھ ہی اس کی بھی زکوٰۃ دی جائے گی۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ

## مسلمانوں پر جزیہ نہیں

۶۱۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ نَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جِزْيَةٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمین میں دو قبلے جائز نہیں اور مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

۶۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَجَدِّ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ النَّصْرَانِيَّ إِذَا أَسْلَمَ وُضِعَتْ عَنْهُ جِزْيَةُ رَقَبَتِهِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ جِزْيَةَ الرَّقَبَةِ وَفِي الْحَدِيثِ مَا يُفَسِّرُ هَذَا حَيْثُ قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ.

ابو کریب نے بواسطہ جریر، قابوس سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس باب میں حضرت سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس کو قابوس بن ابی ظبیان نے بواسطہ اپنے والد، مرسل روایت کیا ہے۔ عام علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب کوئی عیسائی مسلمان ہو جائے اس سے جزیہ ہٹا دیا جائیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ مسلمانوں پر جزیہ عشور نہیں اس سے مراد جزیۂ رقبہ ہے حدیث میں ایسے الفاظ بھی ہیں جو اس کی تفسیر کرتے ہیں آپ کا ارشاد ہے کہ عشور یعنی جزیہ، یہود و نصاریٰ پر ہے مسلمانوں پر نہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

## زیورات کی زکوٰۃ

۶۱۴ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت زینب زوجہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا "اے عورتو! صدقہ کرو اگرچہ تمہارے زیورات سے ہو کیونکہ قیامت کے دن تم میں سے اکثر جہنم میں جائیں گی۔

۶۱۵ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَهِمَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

عمرو بن حارث نے اپنی پھوپھی زینب زوجہ ابن مسعود سے اسی کے ہم معنی روایت مرفوعا نقل کی ہے اور یہ حدیث ابی معاویہ سے اصح ہے۔ ابو معاویہ نے اپنی روایت میں خطا کرتے ہوئے کہا کہ عمرو بن حارث نے زینب کے بھتیجے سے روایت کی حالانکہ صحیح یہ ہے کہ عمرو بن حارث کی

عن ابن أخي زينب والصحيح إنما هو عن ابن الحارث بن أخي زينب وقد روي عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه رأى في الحلي زكوة وفي إسناده مقال واختلف أهل العلم في ذلك فرأى بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين في الحلي زكوة ما كان منه ذهب وفضة وبه يقول سفيان الثوري وعبد الله بن المبارك وقال بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابن عمر وعائشة وجابر بن عبد الله وأنس بن مالك ليس في الحلي زكوة وهكذا روي عن بعض فقهاء التابعين وبه يقول مالك بن أنس والشافعي وأحمد وإسحق.

زینب کے بھتیجے ہیں، عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ زیورات میں زکوٰۃ ہے اس کی سند میں کلام ہے علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے بعض صحابہ اور تابعین کے نزدیک سونے اور چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ ہے سفیان ثوری، اور عبداللہ بن مبارک کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں ابن عمر، عائشہ، جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی ہیں کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ نہیں بعض تابعین فقہاء سے بھی اسیطرح مروی ہے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

٦١٦ - حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن امرأتين أتتا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي أيديهما سواران من ذهب فقال لهما أتؤديان زكوته قالتا لا فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم أتحبان أن يسوركما الله بسوارين من نار قالتا لا قال فأديا زكوته قال أبو عيسى هذا حديث قد رواه المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب نحو هذا والمثنى بن الصباح وابن لهيعة يضعفان في الحديث ولا يصح في هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء.

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے آپ نے فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا "نہیں" آپ نے فرمایا کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے، عرض کرنے لگیں "نہیں" آپ نے فرمایا "پھر زکوٰۃ ادا کرو" امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسکے ہم معنی روایت کیا ہے مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں حدیث میں ضعیف ہیں اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بھی روایت ثابت نہیں ہے۔

## باب ما جاء في زكوة الخضروات

## سبزیوں کی زکوٰۃ

٦١٧ - حدثنا علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن الحسن عن محمد بن عبد الرحمن بن عبيد عن عيسى بن طلحة عن معاذ أنه كتب إلى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله عن الخضروات وهي البقول فقال ليس فيها شيء قال أبو عيسى إسناد هذا الحديث ليس بصحيح وليس يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک خط میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سبزیوں (کی زکوٰۃ) کے بارے میں پوچھا سبزی سے مراد ترکاری ہے آپ نے فرمایا اس میں کچھ نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں اور اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بھی روایت ثابت نہیں۔ یہ حدیث موسیٰ بن طلحہ نے نبی کریم کی

وَإِنَّمَا يُرْوَى هٰذَا عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَالْحَسَنُ هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ وَتَرَكَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ.

اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے علماء کا اس پر عمل ہے کہ سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حسن سے مراد ابن عمارہ ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے شعبہ وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا اور عبداللہ بن مبارک نے اسے ترک کیا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا يُسْقٰى بِالْأَنْهَارِ وَغَيْرِهَا

## نہری زمین کی زکوٰۃ

٦١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَدَنِيُّ نَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَكَأَنَّ هٰذَا أَصَحُّ وَقَدْ صَحَّ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن زمینوں کو بارش اور چشموں کا پانی سیراب کرے ان میں دسواں حصہ اور جنہیں رہٹ وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حصہ ہے اس باب میں حضرت انس بن مالک، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج، سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے بھی مرسلاً مروی ہے اور وہ اصح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے اور عام فقہاء کا اسی پر عمل ہے۔

٦١٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بارش اور چشموں سے سیراب ہونے والی زمین یا عشری زمین میں دسواں حصہ مقرر فرمایا اور جنہیں ڈول وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حصہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكٰوةِ مَالِ الْيَتِيمِ

## مال یتیم کی زکوٰۃ

٦٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

عمرو بن شعیب اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت

مُوسَى نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَإِنَّمَا رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ لِأَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا الْبَابِ فَرَأَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةً مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَشُعَيْبٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَقَالَ هُوَ عِنْدَنَا وَاهٍ وَمَنْ ضَعَّفَهُ فَإِنَّمَا ضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ أَنَّهُ يُحَدِّثُ مِنْ صَحِيفَةِ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَمَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فَيَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَيُثْبِتُونَهُ مِنْهُمْ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَغَيْرُهُمَا.

کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا جو کسی صاحب مال یتیم کا والی بن جائے تو اسے چاہئے کہ اس میں تجارت کرے اور ویسے نہ چھوڑ دے کہ اسے صدقہ ہی کھا جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اسی طریق سے مروی ہے اور اس کی سند میں کلام ہے کیونکہ مثنی بن صباح حدیث میں ضعیف ہے بعض نے یہ حدیث بواسطہ عمرو بن شعیب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ان ہی الفاظ کے ساتھ نقل کی۔ علماء کا اس باب میں اختلاف ہے متعدد صحابہ کرام کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ ہے ان صحابہ کرام میں حضرت عمر، علی، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں ایک جماعت کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا یہی مسلک ہے عمرو بن شعیب عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پڑپوتے ہیں اور شعیب کو اپنے دادا عبداللہ سے سماع حاصل ہے یحییٰ بن سعید نے حدیث عمرو بن شعیب میں کلام کیا اور فرمایا اس کی حدیث ہمارے نزدیک کمزور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں جس نے انہیں ضعیف کہا ہے اس کے نزدیک ضعف کی وجہ یہ ہے کہ یہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں اکثر محدثین عمرو بن شعیب کی حدیث کو صحیح سمجھتے اور اس سے دلیل پکڑتے ہیں امام احمد اور اسحاق وغیرہ ان ہی میں سے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَجْمَاءَ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

## چوپائے کا زخم معاف ہے اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے

٦٢١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے کا زخم معاف ہے کان اور کنواں معاف ہے اور دفینے میں پانچواں حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک

خمس. وفي الباب عن انس بن مالك وعبد الله بن عمرو وعبادة بن الصامت وعمرو بن عوف المزني وجابر. قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

## باب ما جاء في الخرص

۶۴۳ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسي نا شعبة قال اخبرني خبيب بن عبد الرحمن قال سمعت عبد الرحمن بن مسعود بن نيار يقول جاء سهل بن ابي حثمة الى مجلسنا فحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع. وفي الباب عن عائشة وعتاب بن اسيد وابن عباس. قال ابو عيسى والعمل على حديث سهل بن ابي حثمة عند اكثر اهل العلم في الخرص وبحديث سهل بن ابي حثمة يقول اسحق واحمد والخرص اذا ادركت الثمار من الرطب والعنب مما فيه الزكوة بعث السلطان خارصا فخرص عليهم والخرص ان ينظر من يبصر ذلك فيقول يخرج من هذا من الزبيب كذا ومن التمر كذا وكذا فيحصي عليهم وينظر مبلغ العشر من ذلك فيثبت عليهم ثم يخلي بينهم وبين الثمار فيصنعون ما احبوا فاذا ادركت الثمار اخذ منهم العشر هكذا فسره بعض اهل العلم وبهذا يقول مالك والشافعي واحمد واسحق.

۶۴۴ حدثنا ابو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المديني نا عبد الله بن نافع عن محمد بن صالح التمار عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن عتاب بن اسيد ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبعث على الناس من يخرص عليهم كرومهم وثمارهم وبهذا الاسناد ان النبي صلى الله عليه وسلم

عبداللہ بن عمرو، عبادہ بن صامت، عمرو بن عوف مزنی اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## تخمینہ لگانا

عبدالرحمٰن بن مسعود بن نیار فرماتے ہیں سہل بن ابی حثمہ ہماری مجلس میں آئے اور یہ حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جب تم کسی چیز کا اندازہ لگاؤ تو اسے لو اور تیسرا حصہ چھوڑ دو اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عتاب بن اسید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اکثر علماء کا تخمینہ کے سلسلہ میں حدیث سہل بن ابی حثمہ پر عمل ہے امام اسحٰق اور احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ خرص یعنی تخمینہ سے مراد یہ ہے کہ جب کھجور اور انگور وغیرہ کا پھل پک جائے جن میں زکوٰۃ ہے تو حکمران ایک تخمینہ لگانے والے کو بھیج کر اندازہ لگوائے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی ماہر شخص یہ کہے کہ یہ کھجور اور منقہ کے بعد کتنے ہوں گے اس کو بھی لکھ لے اور اس کے عشر کا حساب کر کے اسے بھی لکھ لے پھر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دے جو چاہے کریں جب پھل پک جائے اس سے دسواں حصہ لے لے۔ بعض علماء نے اس کی تشریح اسی طرح کی ہے۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی نظریہ ہے۔

حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ایسا آدمی بھیجا کرتے تھے جو ان کے انگور اور پھلوں کا اندازہ لگاتے۔ اسی سند کے ساتھ فرمایا کہ انگوروں کا اندازہ بھی اسی طرح لگایا جائے جس طرح کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے پھر خشک ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دی جائے جس طرح کھجوروں کی زکوٰۃ

قَالَ فِي زَكٰوةِ الْكَرْمِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى ابْنُ جُرَيْجٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَحَدِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيْدٍ أَصَحُّ.

خشک کھجوروں سے دی جاتی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ابن جریج نے اسے بواسطہ ابن شہاب اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا حدیث ابن جریج غیر محفوظ ہے اور حدیث سعید بن مسیب اصح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

## ایماندار عامل کی فضیلت

٦٢٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهٖ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَيَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيْفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَصَحُّ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا صدقہ لینے والا ایماندار عامل، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے، یہاں تک کہ وہ گھر لوٹ آئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث رافع بن خدیج حسن ہے اور یزید بن عیاض محدثین کے نزدیک ضعیف ہے محمد بن اسحاق کی روایت اصح ہے۔

## بَابٌ فِي الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ

## صدقہ لینے میں حد سے تجاوز کرنا

٦٢٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِيْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ وَهٰكَذَا يَقُوْلُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ لینے میں حد سے بڑھنے والا، نہ دینے والے کی طرح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، ام سلمہ، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس اس طریق سے غریب ہے امام احمد بن حنبل نے سعد بن سنان میں کلام کیا ہے لیث بن سعد نے بھی اسی طرح کہا ہے کہ یزید بن حبیب نے بواسطہ سعد بن سنان حضرت

أنس بن مالك قال أبو عيسى سمعت محمدا يقول والصحيح سنان بن سعد وقوله المعتدي في الصدقة كمانعها يقول على المعتدي من الإثم كما على المانع إذا منع.

انس بن مالک سے روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا صحیح نام سنان بن سعد ہے اور تجاوز کرنے والا روکنے والے کی مثل ہے یعنی صدقہ میں تجاوز پر بھی اتنا ہی گناہ ہے جس طرح کسی روکنے والے پر

## باب ما جاء في رضى المصدق

۶۲۶۔ حدثنا علي بن حجر نا محمد بن يزيد عن مجالد عن الشعبي عن جرير قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا أتاكم المصدق فلا يفارقنكم إلا عن رضى.

۶۲۷۔ حدثنا أبو عمار نا سفيان عن داود عن الشعبي عن جرير عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال أبو عيسى حديث داود عن الشعبي أصح من حديث مجالد وقد ضعف مجالدا بعض أهل العلم وهو كثير الغلط.

## زکوٰۃ لینے والے کو خوش رکھنا

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا آئے تو وہ تم سے رضامندی سے ہی جدا ہو۔

سفیان نے بواسطہ داؤد، شعبی اور جریر رضی اللہ عنہ سے اس کے مثل روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ شعبی سے داؤد کی روایت مجالد کی روایت کے مقابلے میں اصح ہے بعض علماء نے مجالد کو ضعیف قرار دیا اور وہ کثیر الغلط ہے۔

## باب ما جاء أن الصدقة تؤخذ من الأغنياء فترد على الفقراء

۶۲۸۔ حدثنا علي بن سعيد الكندي نا حفص بن غياث عن أشعث عن عون بن أبي جحيفة عن أبيه قال قدم علينا مصدق النبي صلى الله عليه وسلم فأخذ الصدقة من أغنيائنا فجعلها في فقرائنا وكنت غلاما يتيما فأعطاني منها قلوصا وفي الباب عن ابن عباس قال أبو عيسى حديث أبي جحيفة حديث حسن غريب.

## زکوٰۃ امراء سے لے کر غرباء کو دی جائے

حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زکوٰۃ وصول کرنے والا آیا اس نے ہمارے امیروں سے زکوٰۃ وصول کی اور غریبوں کو دے دی فرماتے ہیں میں ایک یتیم بچہ تھا اس نے مجھے بھی اس میں سے ایک اونٹنی دی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی جحیفہ حسن غریب ہے

## باب من تحل له الزكاة

۶۲۹۔ حدثنا قتيبة وعلي بن حجر قال قتيبة نا شريك وقال علي أنا شريك المعنى واحد

## کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس حالت

عن حكيم بن جبير عن محمد بن عبد الرحمن بن يزيد عن أبيه عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الناس وله ما يغنيه جاء يوم القيامة ومسألته في وجهه خموش أو خدوش أو كدوح قيل يا رسول الله وما يغنيه قال خمسون درهما أو قيمتها من الذهب وفي الباب عن عبد الله بن عمرو. قال أبو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن وقد تكلم شعبة في حكيم بن جبير من أجل هذا الحديث.

٦٣٠ - حدثنا محمود بن غيلان نا يحيى بن آدم نا سفيان عن حكيم بن جبير بهذا الحديث فقال له عبد الله بن عثمان صاحب شعبة لو غير حكيم حدث بهذا فقال له سفيان وما لحكيم لا يحدث عنه شعبة قال نعم قال سفيان سمعت زبيدا يحدث بهذا عن محمد بن عبد الرحمن بن يزيد والعمل على هذا عند بعض أصحابنا وبه يقول الثوري وعبد الله بن المبارك وأحمد وإسحق قالوا إذا كان عند الرجل خمسون درهما لم تحل له الصدقة ولم يذهب بعض أهل العلم إلى حديث حكيم بن جبير ووسعوا في هذا وقالوا إذا كان عنده خمسون درهما أو أكثر وهو محتاج فله أن يأخذ من الزكاة وهو قول الشافعي وغيره من أهل الفقه والعلم.

## باب ما جاء من لا تحل له الصدقة

٦٣١ - حدثنا محمد بن بشار نا أبو داود الطيالسي نا سفيان ح ونا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان عن سعد بن إبراهيم عن ريحان بن يزيد عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم

میں سوال کیا کہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے غنی کر دے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے میں زخموں اور خراشوں کی صورت میں ظاہر ہوگا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کتنے مال سے غنی ہوتا ہے آپ نے فرمایا پچاس درہم (چاندی) یا اس کی قیمت کا سونا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود حسن ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کی وجہ سے حکیم بن جبیر میں کلام کیا ہے۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اور سفیان حکیم بن جبیر سے یہ حدیث روایت کی تو شعبہ کے شاگرد عبداللہ بن عثمان نے کہا کاش! حکیم بن جبیر کے سوا کوئی دوسرا اسے روایت کرتا۔ اس پر سفیان نے ان سے کہا کیا بات ہے۔ شعبہ حکیم سے روایت نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا ہاں! نہیں کرتے۔ سفیان نے کہا میں نے زبید سے سنا انہوں نے یہ حدیث محمد بن عبدالرحمٰن ابن یزید سے روایت کی ہے ہمارے بعض اصحاب کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس پچاس درہم ہوں اس کے لئے مانگنا جائز نہیں بعض علماء نے حکیم بن جبیر کی حدیث پر عمل نہیں کیا اور اس میں گنجائش رکھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کسی کے پاس پچاس درہم ہوں یا زیادہ لیکن اسے ضرورت ہو تو وہ لے سکتا ہے امام شافعی اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے۔

## کس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غنی اور تندرست آدمی کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں اس باب میں حضرت ابوہریرہ، حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہم سے بھی

قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَقَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ هٰذَا الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَقَدْ رُوِيَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَوِيًّا مُحْتَاجًا وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ أَجْزَأَ عَنِ الْمُتَصَدِّقِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى الْمَسْأَلَةِ۔

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهِ فَسَأَلَهُ إِيَّاهُ فَأَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ حُرِّمَتِ الْمَسْأَلَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

## بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِينَ وَغَيْرِهِمْ

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ

روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن عمرو، حسن ہے۔ شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ غیر مرفوعاً روایت کی ہے۔ ایک دوسری روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی اور تندرست کے لئے مانگنا جائز نہیں لیکن اگر تندرست شخص محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو کوئی اسے زکوٰۃ دے دے تو دینے والے کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کی بنیاد سوال پر ہے اگر سوال جائز نہیں۔)

حضرت حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ میدان عرفات میں کھڑے تھے ایک اعرابی آیا اس نے آپ کی چادر مبارک کا کنارہ پکڑ کر سوال کیا آپ نے اسے چادر عطا فرما دی اور وہ چلا گیا اس کے بعد سوال حرام کر دیا گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی اور تندرست کے لئے سوال کرنا جائز نہیں البتہ وہ فقیر جو نہایت ذلت کو پہنچ چکا ہو یا بہت ضروری حاجت والا، سوال کر سکتے ہیں اور جو شخص مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے مانگے قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی اور گرم پتھر کی صورت میں ظاہر ہوگا جسے وہ کھائے گا پس جو چاہے کہ اس پر اکتفا کرے اور جو چاہے زیادہ اکٹھا کرے محمود بن غیلان نے بواسطہ یحییٰ بن آدم عبدالرحیم بن سلیمان سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

## قرض دار وغیرہ کو زکوٰۃ لینا جائز ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عہد رسالت میں ایک شخص پھل خریدنے کی وجہ سے مصیبت زدہ ہوا اور اس پر قرض زیادہ ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَھَا فَکَثُرَ دَیْنُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَیْہِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِکَ وَفَاءَ دَیْنِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِہٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَیْسَ لَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَۃَ وَجُوَیْرِیَۃَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

نے فرمایا: اس پر صدقہ کرو۔ لوگوں نے اس کو صدقہ دیا لیکن وہ اس کے قرض کو پورا نہ کر سکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا جو کچھ تمہیں مل جائے لے لو اس کے علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جویریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الصَّدَقَۃِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَمَوَالِیْہِ

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اہل بیت اور آپ کے غلاموں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ وَیُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ الضُّبَعِیُّ قَالَا نَا بَھْزُ بْنُ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِشَیْءٍ سَاَلَ اَصَدَقَۃٌ ھِیَ اَمْ ھَدِیَّۃٌ فَاِنْ قَالُوْا صَدَقَۃٌ لَمْ یَاْکُلْ وَاِنْ قَالُوْا ھَدِیَّۃٌ اَکَلَ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَنَسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَاَبِیْ عُمَیْرَۃَ جَدِّ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ وَاسْمُہٗ رُشَیْدُ بْنُ مَالِکٍ وَمَیْمُوْنٍ اَوْ مِھْرَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ رَافِعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَۃَ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَقِیْلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدُّ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ اسْمُہٗ مُعَاوِیَۃُ بْنُ حَیْدَۃَ الْقُشَیْرِیُّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی چیز پیش کی جاتی آپ پوچھتے کیا یہ صدقہ یا تحفہ؟ اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو نہ کھاتے اور اگر کہتے ہدیہ ہے تو تناول فرماتے۔ اس باب میں حضرت سلمان، ابوہریرہ، انس، اور حسن بن علی، ابوعمیرہ (معرف بن واصل کے دادا ہیں اور ان کا نام رشید بن مالک ہے) میمون (یا مہران)، ابن عباس، عبداللہ بن عمرو، ابورافع، عبدالرحمن بن علقمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ عبدالرحمن بن علقمہ نے عبدالرحمن بن ابی عقیل سے بھی یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔ بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بہز بن حکیم، حسن غریب ہے۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اصْحَبْنِیْ کَیْمَا تُصِیْبَ مِنْھَا فَقَالَ لَا حَتّٰی اٰتِیَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَہٗ

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مخزومی کو زکوٰۃ لینے بھیجا اس نے ابو رافع سے کہا آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ اس سے آپ کو بھی کچھ مل جائے انہوں نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر نہیں جاؤں گا، چنانچہ حضور کی بارگاہ میں

وانطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ فقال ان الصدقۃ لا تحل لنا وان موالی القوم من انفسہم قال وھذا حدیث حسن صحیح وابو رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمہ اسلم وابن ابی رافع ھو عبید اللہ بن ابی رافع کاتب علی بن ابی طالب۔

جاؤ انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں اور غلام (بعض احکام میں) قوم سے ہی ہوتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو رافع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور ان کا نام اسلم تھا۔ ابن ابی رافع کا نام عبیداللہ ہے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب کے کاتب تھے۔

## باب ما جاء فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ

۶۳۶ - حدثنا قتیبۃ حدثنا سفیان بن عیینۃ عن عاصم الاحول عن حفصۃ بنت سیرین عن الرباب عن عمہا سلمان بن عامر یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ برکۃ فان لم یجد فلیفطر علی ماء فانہ طہور وقال الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وھی علی ذی الرحم ثنتان صدقۃ وصلۃ وفی الباب عن زینب امراۃ عبد اللہ بن مسعود وجابر وابی ہریرۃ قال ابو عیسٰی حدیث سلمان بن عامر حدیث حسن والرباب ھی ام الرائح بنت صلیع وھکذا روی سفیان الثوری عن عاصم عن حفصۃ بنت سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا الحدیث وروی شعبۃ عن عاصم عن حفصۃ بنت سیرین عن سلمان بن عامر ولم یذکر فیہ عن الرباب وحدیث سفیان الثوری وابن عیینۃ اصح وھکذا روی ابن عون وھشام بن حسان عن حفصۃ بنت سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر

## رشتہ داروں کو صدقہ دینا

سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی (روزہ) افطار کرے تو کھجور سے کرے کیونکہ اس میں برکت ہے اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ یہ پاک ہے نیز فرمایا مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے لیکن رشتہ دار پر صدقہ دو چیزیں ہیں صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔ اس باب میں حضرت زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سلمان بن عامر حسن ہے رباب سے صلیع کی بیٹی ام الرائح مراد ہے۔ سفیان ثوری نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی ہے شعبہ نے بھی اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی، لیکن اس میں رباب کا ذکر نہیں سفیان ثوری اور ابن عیینہ کی حدیث اصح ہے۔ ابن عون اور ہشام بن حسان بواسطہ حفصہ بنت سیرین رباب سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

## باب ما جاء ان فی المال حقا سوی الزکوٰۃ

۶۳۷ - حدثنا محمد بن احمد بن مدویہ حدثنا الاسود بن عامر

## مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

عن شریک عن ابی حمزۃ عن الشعبی عن فاطمۃ بنت قیس قالت سألت او سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الزکوٰۃ فقال ان فی المال لحقا سوی الزکوٰۃ ثم تلا ھذہ الآیۃ التی فی البقرۃ لیس البر ان تولوا وجوھکم الآیۃ.

میں نے یا کسی اور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے، پھر آپ نے سورہ بقرہ کی آیت "لیس البران تولوا الخ" تلاوت فرمائی۔

۶۳۸۔ حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا محمد بن الطفیل عن شریک عن ابی حمزۃ عن عامر عن فاطمۃ بنت قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی المال حقا سوی الزکوٰۃ قال ابو عیسی ھذا حدیث اسنادہ لیس بذاک وابو حمزۃ میمون الاعور یضعف وروی بیان واسماعیل بن سالم عن الشعبی ھذا الحدیث قولہ وھذا اصح.

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں، اس حدیث کی سند قوی نہیں ابو حمزہ میمون اعور، حدیث میں ضعیف ہیں، بیان اور اسماعیل بن سالم نے اس کو شعبی سے ان کے قول کے طور پر نقل کیا اور یہ اصح ہے۔

## باب ما جاء فضل الصدقۃ

## صدقہ کی فضیلت

۶۳۹۔ حدثنا قتیبۃ نا اللیث بن سعد عن سعید المقبری عن سعید بن یسار انہ سمع ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تصدق احد بصدقۃ من طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب الا اخذھا الرحمٰن بیمینہ وان کانت تمرۃ تربو فی کف الرحمٰن حتی تکون اعظم من الجبل کما یربی احدکم فلوہ او فصیلہ وفی الباب عن عائشۃ وعدی بن حاتم وانس وعبد اللہ بن ابی اوفی وحارثۃ بن وھب وعبد الرحمٰن بن عوف وبریدۃ قال ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رزق حلال سے صدقہ دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ کے سوا کوئی صدقہ قبول نہیں فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو رحمٰن ہے اسے اپنے دائیں ہاتھ (قبولیت) سے لیتا ہے، اگرچہ کھجور ہو تو اسکے دست اقدس میں بڑھتی ہے یہاں تک کہ وہ (اس کا ثواب) پہاڑ سے بھی بڑی ہو جاتی ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے یا دودھ چھوڑنے والے بچھڑے کو پالتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عدی بن حاتم، انس، عبد اللہ بن ابی اوفی، حارثہ بن وہب، عبد الرحمٰن بن عوف اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

۶۴۰۔ حدثنا محمد بن اسماعیل نا موسی بن اسماعیل نا صدقۃ بن موسی عن ثابت عن انس قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الصوم افضل بعد رمضان فقال شعبان لتعظیم رمضان قال فای الصدقۃ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا رمضان شریف کے بعد کس مہینے کے روزے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا "تعظیم رمضان کے لئے شعبان کے روزے رکھنا" پوچھا گیا کون سا صدقہ افضل ہے

أفْضَلُ قَالَ صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَصَدَقَةُ بْنُ مُوسَى لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِذَاكَ الْقَوِيِّ۔

آپ نے فرمایا "رمضان شریف میں صدقہ دینا۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

٦٦١۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى الْخَزَّازُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا اور بری حالت کو دور کرتا ہے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔

٦٦٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَأْخُذُهَا بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا لِأَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ مُهْرَهُ حَتَّى إِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيرُ مِثْلَ أُحُدٍ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَيَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَقَدْ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنَ الرِّوَايَاتِ مِنَ الصِّفَاتِ وَنُزُولِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالُوا قَدْ تَثْبُتُ الرِّوَايَاتُ فِي هٰذَا وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا يُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ أَمِرُّوهَا بِلَا كَيْفٍ وَهٰكَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَأَمَّا الْجَهْمِيَّةُ فَأَنْكَرَتْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ وَقَالُوا هٰذَا تَشْبِيهٌ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ الْيَدَ وَالسَّمْعَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ صدقہ قبول فرماتا ہے اور اسے اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑ کر پالتا ہے تمہارے لئے بڑھاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی ایک اپنے گھوڑے کے بچے کو پال کر بڑھاتا ہے یہاں تک کہ ایک لقمہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے اس کی تصدیق قرآن پاک میں یوں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صدقات لیتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقوں کو بڑھاتا ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مرفوعاً روایت ہے۔" یہ حدیث اور اسی طرح دوسری روایات جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات (ہاتھ پنڈلی وغیرہ) اور ہر رات آسمان دنیا پر اترنے کا ذکر ہے کے بارے میں علماء فرماتے ہیں یہ روایات ثابت ہیں اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں کسی قسم کا وہم نہ کیا جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ یہ کیونکر ہے مالک بن انس، سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے اسی طرح مروی ہے وہ فرماتے ہیں ان احادیث کو کیفیت کے بغیر ہی پڑھتا رہنا اور ماننا چاہیے، اہل سنت و جماعت کا یہی قول ہے جہمیہ فرقے نے ان روایات کا انکار کیا اور کہا یہ تشبیہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر ہاتھ، سمع اور بصر کا ذکر فرمایا جہمیہ نے ان آیات کی تفسیر و تاویل اہل علم کے تفاسیر کے خلاف

وَالْبَصَرَ فَتَأَوَّلَتِ الْجَهْمِيَّةُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ فَفَسَّرُوْهَا عَلٰى غَيْرِ مَا فَسَّرَ اَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ اٰدَمَ بِيَدِهٖ وَقَالُوْا اِنَّمَا مَعْنَى الْيَدِ الْقُوَّةُ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّمَا يَكُوْنُ التَّشْبِيْهُ اِذَا قَالَ يَدٌ كَيَدٍ اَوْ مِثْلُ يَدٍ اَوْ سَمْعٌ كَسَمْعٍ اَوْ مِثْلُ سَمْعٍ فَاِذَا قَالَ سَمْعٌ كَسَمْعٍ اَوْ مِثْلُ سَمْعٍ فَهٰذَا التَّشْبِيْهُ وَاَمَّا اِذَا قَالَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ يَدٌ وَسَمْعٌ وَبَصَرٌ وَلَا يَقُوْلُ كَيْفَ وَلَا يَقُوْلُ مِثْلُ سَمْعٍ وَلَا كَسَمْعٍ فَهٰذَا لَا يَكُوْنُ تَشْبِيْهًا وَهُوَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔

کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے نہیں پیدا کیا بلکہ ہاتھ سے مراد قدرت ہے اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں تشبیہ تب ہوتی جب یہ کہا جاتا کہ اس کا ہاتھ (دوسرے) ہاتھوں کی طرح ہے یا (اس کی) سمع (دوسروں کی) سمع کی طرح ہے یہ تو تشبیہ ہے۔ لیکن جب یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہاتھ، سمع اور بصر ہے لیکن بلاکیفیت ہے اور کیفیت و مثلیت کا ذکر نہ ہو تو تشبیہ نہ ہوگی اور یہ اس طرح ہے جسطرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا "اس کی مثل کوئی چیز نہیں وہی سننے دیکھنے والا ہے۔"

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَقِّ السَّائِلِ

۶۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِيْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَيْئًا اُعْطِيْهِ اِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْ لَهٗ شَيْئًا تُعْطِيْنَهٗ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ فِيْ يَدِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ بُجَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## سائل کا حق

ام بجید رضی اللہ عنہا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا) فرماتی ہیں میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا "یا رسول اللہ! ایک مسکین میرے دروازے پر آکر کھڑا ہوتا ہے میرے پاس اس کو دینے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تو میں کیا کروں! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر تیرے پاس اسے دینے کے لئے جلے ہوئے کھر کے سوا کچھ نہ ہو تو وہی اسے دے ڈال۔ اس باب میں حضرت علی، حسین بن علی، ابوہریرہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام بجید حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

۶۴۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَّاِنَّهٗ لَاَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَيَّ فَمَا زَالَ يُعْطِيْنِيْ حَتّٰى اِنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ

## مؤلفین قلوب کو صدقہ دینا

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جنگ حنین کے دن مال عطا فرمایا۔ حالانکہ اس وقت آپ میرے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ قابل نفرت تھے آپ مجھے مسلسل دیتے رہے یہاں تک آپ میرے نزدیک مخلوق میں سے محبوب ترین ہو

إلى قال أبو عيسى حدثني الحسن بن علي بهذا أو شبهه وفي الباب عن أبي سعيد وقال أبو عيسى حديث صفوان رواه معمر وغيره عن الزهري عن سعيد بن المسيب أن صفوان بن أمية قال أعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم وكأن هذا الحديث أصح وأشبه إنما هو سعيد بن المسيب أن صفوان بن أمية وقد اختلف أهل العلم في إعطاء المؤلفة قلوبهم فرأى أكثر أهل العلم أن لا يعطوا وقالوا إنما كانوا قوما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتألفهم على الإسلام حتى أسلموا ولم يروا أن يعطوا اليوم من الزكاة على مثل هذا المعنى وهو قول سفيان الثوري وأهل الكوفة وغيرهم وبه يقول أحمد وإسحاق وقال بعضهم من كان اليوم على مثل حال هؤلاء ورأى الإمام أن يتألفهم على الإسلام فأعطاهم جاز ذلك وهو قول الشافعي۔

## باب ما جاء في المتصدق يرث صدقته

۶۴۳۔ حدثنا علي بن حجر حدثنا علي بن مسهر عن عبد الله بن عطاء عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ أتته امرأة فقالت يا رسول الله إني كنت تصدقت على أمي بجارية وإنها ماتت قال وجب أجرك وردها عليك الميراث قالت يا رسول الله إنها كان عليها صوم شهر أفأصوم عنها قال صومي عنها قالت يا رسول الله إنها لم تحج قط أفأحج عنها قال نعم حجي عنها قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح لا يعرف هذا من حديث بريدة إلا من هذا الوجه وعبد الله بن عطاء ثقة عند أهل الحديث والعمل على

گئے امام ترمذی فرماتے ہیں حسن بن علی نے مجھ سے یہ حدیث یا اس کے مشابہ حدیث بیان فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث صفوان معمر وغیرہ نے بواسطہ زہری سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کی کہ صفوان بن امیہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث اصح اور اشبہ ہے کہ سعید بن مسیب بلاواسطہ صفوان بن امیہ سے راوی ہیں مؤلفین قلوب کو زکوٰۃ دینے میں علماء کا اختلاف ہے اکثر علماء فرماتے ہیں نہ دی جائے وہ فرماتے ہیں یہ وہ لوگ تھے جنکے دلوں کو عہد رسالت میں اسلام کے لئے نرم کیا جاتا تھا یہاں تک وہ اسلام لے آئے لیکن آج اس مقصد کے لئے ان کو زکوٰۃ وغیرہ نہ دی جائے۔ سفیان ثوری، اہل کوفہ وغیرہم کا یہی قول ہے۔ امام احمد اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جو لوگ آج بھی اسی حالت پر ہیں اور مسلمانوں کے امام کی رائے ان کو زکوٰۃ دینے کے حق میں ہے تو دیا جائے یہ امام شافعی کا بھی قول ہے۔

## صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کا وارث بن سکتا ہے

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ دی تھی اب امیری ماں مرگئی" آپ نے فرمایا تیرا ثواب لازم ہو گیا اور وہ لونڈی وراثت میں تیری طرف لوٹے گی۔ عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے ذمہ ایک مہینے کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھوں آپ نے فرمایا "تم اس کی طرف سے روزے رکھو" اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے کبھی حج نہیں کیا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بریدہ سے یہ حدیث صرف

هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا حَلَّتْ لَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا الصَّدَقَةُ شَيْءٌ جَعَلَهَا لِلّٰهِ فَإِذَا وَرِثَهَا فَيَجِبُ أَنْ يَصْرِفَهَا فِي مِثْلِهِ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِي الصَّدَقَةِ

٦٤١ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَآهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

٦٤٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ أَهْلُ الْعِلْمِ يَقُولُونَ لَيْسَ شَيْءٌ يَصِلُ إِلَى الْمَيِّتِ إِلَّا الصَّدَقَةُ وَالدُّعَاءُ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِنَّ لِي مَخْرَفًا يَعْنِي بُسْتَانًا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

٦٤٣ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ـــ

اسی طریق سے معروف ہے عبداللہ بن عطاء محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص صدقہ دے پھر اس کا وارث ہو جائے تو اس کے لئے حلال ہے، بعض علماء فرماتے ہیں صدقہ ایک ایسی چیز ہے جو اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے دی اب اگر وارث ہو گئے جب بھی چاہیے کہ اسی جیسے نیک کام میں صرف کرے سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے بھی یہ حدیث عبداللہ بن عطاء سے روایت کی ہے۔

## صدقہ واپس لینا مکروہ ہے

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا پھر اسے فروخت ہوتا دیکھ کر خریدنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صدقہ واپس نہ لو" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔

## میت کی طرف سے صدقہ دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا اسے نفع پہنچے گا؟" آپ نے فرمایا "ہاں" (پہنچے گا) اس نے عرض کیا میرے پاس ایک باغ ہے آپ گواہ رہیں میں نے اس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں میت کو صرف صدقہ اور دعا پہنچتی ہے بعض محدثین نے یہ حدیث بالاسناد عمرو بن دینار اور عکرمہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے مخرف کا معنی "باغ" ہے۔

## بیوی کا خاوند کے گھر سے خرچ کرنا

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لاَ تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلاَ الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهِ أَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلاَ يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۵۰ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا مِثْلُ أَجْرِهِ لَهَا مَا نَوَتْ حَسَنًا وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ لاَ يَذْكُرُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مَسْرُوقٍ.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

۶۵۱ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ

فرماتے ہیں میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ نہ خرچ کرے۔ عرض کیا گیا "یا رسول اللہ! کھانا بھی نہیں دے سکتی؟" آپ نے فرمایا یہ ہمارے افضل مالوں سے ہے۔ اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، اسماء بنت ابی بکر، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی امامہ حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے تو اس کے لئے بھی اجر ہے اور خاوند کے لئے اس کی مثل ہے خزانچی کے لئے بھی اس کے برابر لیکن کسی ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کمی نہیں کرے گا۔ خاوند کے لئے کمانے کا اور عورت کے لئے خرچ کرنے کا ثواب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت نیک نیتی کے ساتھ خاوند کے گھر سے بغیر اس کا نقصان کئے صدقہ دے تو اسے خاوند کے برابر ثواب ہوگا عورت کو اچھی نیت کا ثواب ہوگا اور خزانچی کے لئے بھی اس کے برابر ثواب ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمرو بن مرہ (بواسطہ ابووائل) کی حدیث سے اصح ہے عمرو بن مرہ نے اپنی روایت میں مسروق کا ذکر نہیں کیا۔

## صدقہ فطر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم عہد رسالت میں صدقہ فطر ایک صاع کھانا یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع انگور یا ایک صاع پنیر

فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ اِنِّيْ لَاَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ قَالَ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ اُخْرِجُهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعٌ اِلَّا مِنَ الْبُرِّ فَاِنَّهُ يُجْزِئُ نِصْفُ صَاعٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ يَرَوْنَ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ۔

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَدِّ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ وَثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

دیا کرتے تھے۔ اسی طرح ہم دیتے رہے یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے انہوں نے لوگوں سے اس بارے میں کلام کیا اور فرمایا میرے خیال میں شامی گندم کے دو مُد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ ابوسعید فرماتے ہیں لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا لیکن میں اسی طریقے سے دیتا رہا جس طرح حضور کے سامنے میں دیتا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے ان کے نزدیک ہر چیز سے ایک صاع ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے، بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں گندم کے سوا ہر چیز کا ایک صاع ہونا چاہیے لیکن گندم نصف صاع کافی ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، اور اہل کوفہ کے نزدیک گندم کا نصف صاع ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کی سب راہوں پر ایک منادی بھیجا (اس نے اعلان کیا) سن لو! صدقہ فطر دو مُد گندم یا ایک صاع کھانا ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام، چھوٹے اور بڑے (سب) پر واجب ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرد، عورت، آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقہ فطر واجب فرمایا حضرت ابن عمر فرماتے ہیں پھر لوگوں نے نصف صاع گندم کو اس کے برابر کر لیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابوسعید، ابن عباس، حارث بن عبدالرحمن کے دادا ابو ذباب، ثعلبہ بن ابی صعیر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَزَادَ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَبِيدٌ غَيْرُ مُسْلِمِينَ لَمْ يُؤَدِّ عَنْهُمْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُؤَدِّي عَنْهُمْ وَإِنْ كَانُوا غَيْرَ مُسْلِمِينَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر مسلمان آزاد یا غلام، مرد یا عورت پر فرض (واجب) فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے مالک نے اسے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث ایوب کی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس میں "من المسلمین" کے الفاظ زائد ہیں کئی دوسرے راویوں نے بھی نافع سے یہ روایت نقل کی لیکن "من المسلمین" کا ذکر نہیں کیا۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں جب کسی کے پاس غیر مسلم غلام ہوں تو ان کا صدقۂ فطر ادا نہ کرے امام مالک، شافعی، اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ان کی طرف سے بھی ادا کرے اگرچہ وہ غیر مسلم ہوں، سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ

## صدقۂ فطر نماز سے پہلے دینا

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ أَبُو عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِإِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْغُدُوِّ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے علماء کے نزدیک نماز عید کے لئے جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا مستحب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الزَّكٰوةِ

## زکوٰۃ جلدی ادا کرنا

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے

عن علي أن العباس سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم في تعجيل صدقته قبل أن تحل فرخص له في ذلك.

۶۵۴. حدثنا القاسم بن دينار الكوفي نا إسحاق بن منصور عن إسرائيل عن الحجاج بن دينار عن الحكم بن جحل عن حجر العدوي عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعمر إنا قد أخذنا زكاة العباس عام الأول للعام وفي الباب عن ابن عباس لا أعرف حديث تعجيل الزكاة من حديث إسرائيل عن الحجاج بن دينار إلا من هذا الوجه وحديث إسماعيل بن زكريا عن الحجاج عندي أصح من حديث إسرائيل عن الحجاج بن دينار وقد روي هذا الحديث عن الحكم بن عتيبة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل وقد اختلف أهل العلم في تعجيل الزكاة قبل محلها فرأى طائفة من أهل العلم أن لا يعجلها وبه يقول سفيان الثوري قال أحب إلي أن لا يعجلها وقال أكثر أهل العلم إن عجلها قبل محلها أجزأت عنه وبه يقول الشافعي وأحمد وإسحاق.

سے پوچھا تو آپ نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہم نے حضرت عباس کی زکوٰۃ سال سے پہلے وصول کر لی ہے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے تعجیل زکوٰۃ کے بارے میں حجاج بن دینار سے اسرائیل کی روایت ہمیں صرف اسی طریق سے معلوم ہے، حجاج سے اسماعیل کی روایت میرے نزدیک اسرائیل کی روایت سے اصح ہے حکم بن عتیبہ سے بھی یہ حدیث مرسل روایت کی گئی ہے وقت سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی میں علماء کا اختلاف ہے علماء کی ایک جماعت کہتی ہے جلدی ادا نہ کرے۔ سفیان ثوری کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں، جلدی نہ کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اکثر علماء فرماتے ہیں اگر وقت سے پہلے ادا کر دے تو بھی جائز ہے، امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ما جاء في النهي عن المسألة

۶۵۵. حدثنا هناد نا أبو الأحوص عن بيان بن بشر عن قيس بن أبي حازم عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لأن يغدو أحدكم فيحتطب على ظهره فيتصدق منه ويستغني به عن الناس خير له من أن يسأل رجلا أعطاه أو منعه ذلك فإن اليد العليا أفضل من اليد السفلى وابدأ بمن تعول وفي الباب عن حكيم بن حزام وأبي سعيد الخدري والزبير

## سوال کرنے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک اپنی پیٹھ پر لکڑیاں اٹھا کر لائے اور صدقہ کرے اور اس کے ذریعے لوگوں سے بے نیاز ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرے اب اس کی مرضی دے یا نہ دے اوپر کا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور اپنے گھر والوں سے

بْنِ الْعَوَّامِ وَعَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَمَسْعُوْدِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَوْبَانَ وَزِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ وَأَنَسٍ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَقَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ وَسَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ۔

۶۸۱ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَّسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ابتدا کرو۔ اس باب میں حکیم بن حزام، ابوسعید خدری، زبیر بن عوام، عطیہ سعدی، عبداللہ بن مسعود، مسعود بن عمرو، ابن عباس، ثوبان، زیاد بن حارث صدائی، انس، حبشی بن جنادہ، قبیصہ بن مخارق، سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح غریب ہے بیان والی روایت قیس سے روایت کی وجہ سے غریب ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوال ایک زخم ہے جس کے ساتھ آدمی اپنا چہرہ زخمی کرتا ہے البتہ کوئی شخص حکمران سے یا کسی ضروری امر کیلئے سوال کرے تو جائز ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

# أَبْوَابُ الصَّوْمِ

## عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## بَابُ ۴۳۱ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۶۸۲ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ نَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَلْمَانَ۔

# ابواب روزہ

## ماہِ رمضان کی فضیلت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیطانوں اور سرکش جنوں کو جکڑ لیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ان میں سے کوئی بند نہیں کیا جاتا، ایک منادی پکارتا ہے اے طالب خیر! آگے آ، اے شر کے متلاشی! رک جا اور اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔ ساری رات یہی ہوتا رہتا ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، ابن مسعود اور سلمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۶۶۱۔ حدثنا هناد نا عبدة والمحاربي عن يحيى ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان وقامه ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه هذا حديث صحيح قال ابو عيسى وحديث ابي هريرة الذي رواه ابو بكر بن عياش حديث غريب لا نعرفه من رواية ابي بكر بن عياش عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة الا من حديث ابي بكر وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال نا الحسن بن الربيع نا ابو الاحوص عن الاعمش عن مجاهد قوله قال اذا كان اول ليلة من شهر رمضان فذكر الحديث قال محمد وهذا اصح عندي من حديث ابي بكر بن عياش۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان شریف کے روزے رکھے اور رات کو قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی لیلۃ القدر میں ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے کھڑا ہو کر عبادت کرے اس کے گذشتہ گناہ صغیرہ بخش دیئے جاتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ جسے ابوبکر بن عیاش نے روایت کیا غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حسن بن ربیع نے بواسطہ ابوالاحوص الاعمش، مجاہد سے ان کا قول نقل کیا اس کے الفاظ یہ ہیں کہ پہلی حدیث کے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں یہ روایت میرے نزدیک ابوبکر بن عیاش کی روایت سے اصح ہے۔

## باب ما جاء لا تقدموا الشهر بصوم

## رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت

۶۶۲۔ حدثنا ابو كريب نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقدموا الشهر بيوم ولا بيومين الا ان يوافق ذلك صوما كان يصومه احدكم صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان غم عليكم فعدوا ثلثين ثم افطروا وفي الباب عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اخبرنا منصور بن المعتمر عن ربعي بن حراش عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا قال ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم كرهوا ان يتعجل الرجل بصيام قبل دخول شهر رمضان لمعنى رمضان وان كان رجل يصوم صوما فوافق صيامه ذلك

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو ہاں اگر کوئی شخص جس دن کا روزہ رکھتا تھا اور روزہ انہی دنوں میں آجائے (تو اجازت ہے) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو اس باب میں بعض دوسرے صحابہ کرام سے بھی روایت ہے منصور بن معتمر نے بواسطہ ربعی بن حراش بعض صحابہ کرام سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ اس بات کو مکروہ جانتے ہیں کہ کوئی شخص تعظیم رمضان کی خاطر مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ رکھے۔ اور اگر کوئی شخص روزہ رکھا کرتا ہے۔ اور روزہ ان ہی دنوں سے موافق ہو جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

فلا بأس به وحسن هذا.

۶۲۳ — حدثنا هناد نا وكيع عن علي بن المبارك عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا شهر رمضان بصيام قبله بيوم أو يومين إلا أن يكون رجل كان يصوم صوما فليصمه. قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ مت رکھو البتہ جو شخص پہلے سے روزہ رکھتا ہو وہ رکھ سکتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۳۸ ما جاء في كراهية صوم يوم الشك

## شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۶۲۴ — حدثنا أبو سعيد عبد الله بن سعيد الأشج نا أبو خالد الأحمر عن عمرو بن قيس عن أبي إسحاق عن صلة بن زفر قال كنا عند عمار بن ياسر فأتي بشاة مصلية فقال كلوا فتنحى بعض القوم فقال إني صائم فقال عمار من صام اليوم الذي يشك فيه فقد عصى أبا القاسم وفي الباب عن أبي هريرة وأنس قال أبو عيسى حديث عمار حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين وبه يقول سفيان الثوري ومالك بن أنس وعبد الله بن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق كرهوا أن يصوم الرجل اليوم الذي يشك فيه ورأى أكثرهم إن صامه فكان من شهر رمضان أن يقضي يوما مكانه.

صلہ بن زفر فرماتے ہیں ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی انہوں نے فرمایا کھاؤ، ایک شخص علیحدہ ہوگیا اور کہنے لگا میں روزہ دار ہوں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمار حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری، مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں فرماتے ہیں شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اکثر کی رائے یہ ہے کہ اگر شک کے دن روزہ رکھا اور بعد میں پتہ چلا کہ وہ دن رمضان کا تھا تو اس روزے کی قضا کرے۔

## باب ۳۹ ما جاء في إحصاء هلال شعبان لرمضان

## رمضان کے لیے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا

۶۲۵ — حدثنا مسلم بن حجاج نا يحيى بن يحيى نا أبو معاوية عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا خیال رکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث

احصوا هلال شعبان لرمضان قال ابو عیسی حدیث ابی هریرة لا نعرفه مثل هذا الا من حدیث ابی معاویة والصحیح ما روی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقدموا شهر رمضان بیوم ولا یومین وهکذا روی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة نحو حدیث محمد بن عمرو اللیثی۔

ابو ہریرہ کو ہم اس طرح صرف ابو معاویہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ صحیح روایت وہ ہے جسے محمد بن عمرو نے بواسطہ ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔
یحیٰی بن کثیر سے بھی بواسطہ ابو سلمہ اسی طرح مروی ہے۔

## باب ما جاء ان الصوم لرؤیة الهلال والافطار له

## چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور عید کرنا

۶۶۶ حدثنا قتیبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تصوموا قبل رمضان صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته فان حالت دونه غیایة فاكملوا ثلثین یوما وفی الباب عن ابی هریرة وابی بكرة وابن عمر قال ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی عنه من غیر وجه

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف سے پہلے روزہ نہ رکھو چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو اور اگر اس کے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو بکرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور آپ سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔

## باب ما جاء ان الشهر یكون تسعا وعشرین

## مہینہ کبھی انتیس (۲۹) دن کا ہوتا ہے

۶۶۷ حدثنا احمد بن منیع نا یحیی بن زكریا بن ابی زائدة قال اخبرنی عیسی بن دینار عن ابیه عن عمرو بن الحارث بن ابی ضرار عن ابن مسعود قال ما صمت مع النبی صلی الله علیه وسلم تسعا وعشرین اكثر مما صمنا ثلثین وفی الباب عن عمر وابی هریرة وعائشة وسعد بن ابی وقاص وابن عباس وابن عمر وانس وجابر وام سلمة وابی بكرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتیس دن کے روزے تیس دنوں کے روزوں کے مقابلے میں زیادہ مرتبہ رکھے ہیں۔ اس باب میں حضرت عمر، ابو ہریرہ، عائشہ، سعد بن ابی وقاص، ابن عباس، ابن عمر، انس، جابر، ام سلمہ اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔

الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ۔

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ آلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کا ایلاء فرمایا (یعنی ان کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی) اس دوران آپ انتیس دن بالاخانہ میں تشریف فرما رہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی تو آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

## گواہی پر روزہ رکھنا

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں کہنے لگا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ ہوگا۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ سِمَاكٍ يَرْوُونَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا تُقْبَلُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَاحِدٍ فِي الصِّيَامِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ إِسْحٰقُ لَا يُصَامُ إِلَّا بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْإِفْطَارِ أَنَّهُ لَا يُقْبَلُ فِيهِ إِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ۔

ابو کریب نے بواسطہ حسین جعفی اور زائدہ سماک بن حرب سے اسی کے ہم مثل روایت ذکر کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس میں اختلاف ہے سفیان ثوری وغیرہ نے اسے بواسطہ سماک بن حرب حضرت عکرمہ سے مرسلاً روایت کیا ہے اکثر اصحاب سماک نے بھی اسے مرسل روایت کیا ہے۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں رمضان کے لیے ایک آدمی کی گواہی قبول کی جائے ابن مبارک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں امام اسحاق فرماتے ہیں دو آدمیوں کی گواہی سے روزہ رکھا جائے افطار کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ اس میں دو آدمیوں کی گواہی معتبر ہوگی۔

## بَابُ مَا جَاءَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ

۶۹۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِي بَكْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ أَحْمَدُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ يَقُوْلُ لَا يَنْقُصَانِ مَعًا فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ شَهْرُ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ إِنْ نَقَصَ أَحَدُهُمَا تَمَّ الْآخَرُ وَقَالَ إِسْحٰقُ مَعْنَاهُ لَا يَنْقُصَانِ يَقُوْلُ وَإِنْ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَهُوَ تَمَامٌ غَيْرُ نُقْصَانٍ وَعَلٰى مَذْهَبِ إِسْحٰقَ يَكُوْنُ يَنْقُصُ الشَّهْرَانِ مَعًا فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ

### عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عیدوں کے مہینے (رمضان اور ذوالحجہ) کم نہیں ہوتے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مرسل (بلا واسطہ ابی بکرہ) بھی روایت کی گئی ہے امام احمد فرماتے ہیں اس میں جن کی کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے ایک ہی سال میں (رمضان اور ذوالحجہ) دونوں مہینے کم نہیں ہوتے اگر ایک کم ہوگا دوسرا پورا ہوگا امام اسحاق فرماتے ہیں اگر دونوں مہینے انتیس انتیس کے بھی ہوں تب بھی ناقص نہیں ہوں گے (یعنی ثواب پورا ملے گا)

امام اسحاق کے نزدیک یہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس (دونوں) کے بھی ہو سکتے ہیں

## بَابُ مَا جَاءَ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

۶۹۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَأَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَآهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لٰكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ

### ہر شہر کے لیے علیحدہ چاند دیکھنا ضروری ہے

حضرت کریب فرماتے ہیں کہ حضرت ام الفضل بنت حارث نے انہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ملک شام بھیجا فرماتے ہیں میں شام میں آیا اور ان کا کام مکمل کیا جب شام میں ہی تھا کہ رمضان کا چاند ہو گیا ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ طیبہ آیا مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دیگر باتوں کے علاوہ چاند کے بارے میں بھی پوچھا "تم نے چاند کب دیکھا" میں نے عرض کیا ہم نے جمعہ کی شب دیکھا حضرت ابن عباس نے فرمایا کیا تم نے بھی شب جمعہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا لوگوں نے چاند دیکھا اور روزہ رکھا حضرت امیر معاویہ نے بھی روزہ رکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم نے ہفتہ کی رات کو دیکھا ہے لہٰذا ہم تیس (۳۰

لا نحسب، أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح غريب والعمل على هذا الحديث عند أهل العلم أن لكل أهل بلد رؤيتهم

## باب ۱۰ ما جاء ما يستحب عليه الإفطار

٦٩٤- حدثنا محمد بن عمر بن علي المقدمي نا سعيد بن عامر نا شعبة عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجد تمرا فليفطر عليه ومن لا فليفطر على ماء فإن الماء طهور وفي الباب عن سلمان بن عامر قال أبو عيسى حديث أنس لا نعلم أحدا رواه عن شعبة مثل هذا غير سعيد بن عامر وهو حديث غير محفوظ ولا نعلم له أصلا من حديث عبد العزيز بن صهيب عن أنس وقد روى أصحاب شعبة هذا الحديث عن عاصم الأحول عن حفصة ابنة سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا أصح من حديث سعيد بن عامر وهكذا رووا عن شعبة عن عاصم عن حفصة ابنة سيرين عن سلمان بن عامر ولم يذكر فيه شعبة عن الرباب والصحيح ما روى سفيان الثوري وابن عيينة وغير واحد عن عاصم الأحول عن حفصة بنت سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر وابن عون يقول عن أم الرائح بنت صليع عن سلمان بن عامر والرباب هي أم الرائح.

٦٩٥- حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن عاصم الأحول ح وثنا هناد نا أبو معاوية

روزے رکھیں گے بشرطیکہ انتیس ۲۹ دن کے بعد چاند نظر نہ آئے ہیں۔ حضرت کریب فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا آپ کے لیے حضرت امیر معاویہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں؟ فرمایا نہیں ہمیں حضور نے اسی طرح حکم دیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح غریب ہے اور علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ ہر شہر والوں کے لیے اپنی رؤیت کا اعتبار ہے۔

### کس چیز سے روزہ افطار کرنا اچھا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھجور پائے اس سے افطار کرے اور جسے نہ ملے وہ پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

اس باب میں حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ سعید بن عامر کے علاوہ شعبہ سے حدیث انس کو کسی دوسرے راوی نے اس طرح روایت نہیں کیا یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور ہم بواسطہ عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس سے اس کی اصل نہیں جانتے اصحاب شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ شعبہ، عاصم الاحول، حفصہ بنت سیرین، رباب اور سلمان بن عامر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور یہ سعید بن عامر کی روایت سے اصح ہے اسی طرح انہوں نے شعبہ سے روایت کیا لیکن اس میں رباب کا واسطہ نہیں ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے سفیان ثوری، ابن عیینہ اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ عاصم احول، حفصہ بنت سیرین، رباب اور سلمان بن عامر نقل کیا ہے۔

ابن عون کی روایت میں رباب کی جگہ ام الرائح بنت صلیع ہے رباب، ام الرائح ہی تو ہے۔

سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ۔ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

٦٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

## بَابُ ٧٧ مَا جَاءَ اَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

٦٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ نَا اِسْحٰقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَفَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الصَّوْمُ وَالْفِطْرُ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَعُظْمِ النَّاسِ۔

## بَابُ ٧٨ مَا جَاءَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

٦٧٧ - حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَاصِمٍ

تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور کے ساتھ اور کھجور نہ ملنے کی صورت میں پانی کے ساتھ افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مغرب کی) نماز سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے روزہ کھولتے اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## عید الفطر، افطار کی اور عید الاضحیٰ قربانی کی عید ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اس دن کا ہے جب تم (سب) روزہ رکھو، عید الفطر وہ ہے جس دن تم (سب) افطار کرو اور عید الاضحیٰ وہ ہے جب تم قربانی کرتے ہو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے بعض علماء نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے مراد اجتماعی روزہ اور افطار ہے

## روزہ کھولنے کا وقت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

- ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أقبل الليل وأدبر النهار وغابت الشمس فقد أفطرت وفي الباب عن ابن أبي أوفى وأبي سعيد قال أبو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح۔

## باب ما جاء في تعجيل الإفطار

٦٧٨ - حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن أبي حازم ح وأخبرنا أبو مصعب قراءة عن مالك بن أنس عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر وفي الباب عن أبي هريرة وابن عباس وعائشة وأنس بن مالك قال أبو عيسى حديث سهل بن سعد حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم استحبوا تعجيل الفطر وبه يقول الشافعي وأحمد وإسحق

٦٧٩ - حدثنا إسحق بن موسى الأنصاري نا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن قرة عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل أحب عبادي إلي أعجلهم فطرا۔

٦٨٠ - حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا أبو عاصم وأبو مغيرة عن الأوزاعي نحوه قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب۔

٦٨١ - حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن عمارة بن عمير عن أبي عطية قال دخلت أنا ومسروق على عائشة فقلنا يا أم المؤمنين

رات آجائے، دن چلا جائے اور سورج غروب ہوجائے تو یہ وقت افطار ہے اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر حسن صحیح ہے۔

## افطار میں جلدی کرنا

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ جلدی افطار کرتے رہیں گے، بھلائی میں رہیں گے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن عباس، عائشہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہیل بن سعد حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین نے اسے اختیار فرمایا ان کے نزدیک جلدی افطار کرنا مستحب ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بواسطہ ابو عاصم و ابو مغیرہ، اوزاعی سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابو عطیہ فرماتے ہیں میں اور مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے مومنوں کی ماں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رجلان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم احدهما يعجل الافطار ويعجل الصلوة والاخر يؤخر الافطار ويؤخر الصلوة قالت ايهما يعجل الافطار ويعجل الصلوة قلنا عبد الله بن مسعود قالت هكذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم والاخر ابو موسى هذا حديث حسن صحيح وابو عطية اسمه مالك بن ابي عامر الهمداني ويقال مالك بن عامر الهمداني وهو اصح

## باب ما جاء في تاخير السحور

۶۸۲ - حدثنا يحيى بن موسى نا ابو داود الطيالسي نا هشام الدستوائي عن قتادة عن انس عن زيد بن ثابت قال تسحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قمنا الى الصلوة قال قلت كم كان قدر ذلك قال قدر خمسين اية۔

۶۸۳ - حدثنا هناد نا وكيع عن هشام بنحوه الا انه قال قدر قراءة خمسين اية وفي الباب عن حذيفة قال ابو عيسى حديث زيد بن ثابت حديث حسن صحيح وبه يقول الشافعي واحمد واسحق استحبوا تاخير السحور۔

## باب ما جاء في بيان الفجر

۶۸۴ - حدثنا هناد نا ملازم بن عمرو قال حدثني عبد الله بن النعمان عن قيس بن طلق بن علي قال حدثني ابي طلق بن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كلوا واشربوا ولا يهيدنكم الساطع المصعد وكلوا واشربوا حتى يعترض لكم الاحمر وفي الباب عن عدي بن حاتم وابي ذر وسمرة قال ابو عيسى حديث طلق بن علي حديث حسن غريب من هذا الوجه

کے صحابہ کرام میں سے دو آدمی ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک جلدی افطار کرتا اور جلدی ہی نماز پڑھتا ہے۔ اور دوسرا شخص دیر سے افطار کرتا ہے اور نماز بھی تاخیر سے پڑھتا ہے۔ آپ نے فرمایا کون افطار اور نماز میں جلدی کرتا ہے؟ ہم نے عرض کیا حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ دوسرے صحابی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عطیہ کا نام مالک بن ابی عامر ہمدانی ہے مالک بن عامر ہمدانی بھی کہا جاتا ہے یہ اصح ہے۔

## سحری دیر سے کھانا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی پھر نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا دونوں میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا "پچاس آیتوں کا"۔

ہناد نے بواسطہ وکیع ہشام سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں پچاس آیتوں کے پڑھنے کا اندازہ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ثابت حسن صحیح ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے وہ تاخیر سحری کو مستحب سمجھتے ہیں۔

## صبح صادق تک وقت سحر

ابو طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ پیو تم کو صبح کاذب سحری کھانے سے نہ روکے بلکہ سرخ (صبح صادق) تک کھا پی سکتے ہو۔ اس باب میں عدی بن حاتم، ابو ذر اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طلق بن علی اس طریق سے حسن غریب ہے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہ صبح صادق تک روزہ دار کے لیے کھانا پینا حرام نہیں قرار دیتے

العمل على هذا عند أهل العلم أنه لا يحرم على الصائم الأكل والشرب حتى يكون الفجر الأحمر المعترض وبه يقول عامة أهل العلم. هناد ويوسف بن عيسى قالا نا وكيع عن أبي هلال عن سوادة بن حنظلة عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعكم من سحوركم أذان بلال ولا الفجر المستطيل ولكن الفجر المستطير في الأفق قال أبو عيسى هذا حديث حسن۔

عام علماء کا یہی قول ہے ہناد اور یوسف بن عیسیٰ بواسطہ وکیع، ابو ہلال اور سوادہ بن حنظلہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان اور صبح کاذب تمہیں کھانے سے نہ روکے البتہ آسمان کے کناروں میں پھیلی ہوئی فجر (صبح صادق) کے وقت رک جاؤ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے

## باب ۴۸۱ ما جاء في التشديد في الغيبة للصائم

## روزہ دار کا غیبت کرنا سخت گناہ ہے

۷۰۷۔ حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى نا عثمان بن عمر قال ونا ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة بأن يدع طعامه وشرابه وفي الباب عن أنس قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

## باب ۴۸۲ ما جاء في فضل السحور۔

## سحری کھانے کی فضیلت

۷۰۸۔ حدثنا قتيبة نا أبو عوانة عن قتادة وعبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم قال تسحروا فإن في السحور بركة وفي الباب عن أبي هريرة وعبد الله بن مسعود وجابر بن عبد الله وابن عباس وعمرو بن العاص والعرباض بن سارية وعتبة بن عبد وأبي الدرداء قال أبو عيسى حديث أنس حديث حسن صحيح

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عبداللہ بن مسعود، جابر بن عبداللہ، ابن عباس، عمرو بن العاص، عرباض بن ساریہ، عتبہ بن عبید اور ابو درداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے

وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ

٦٨٧ - حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ وَهُوَ مُوسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ۔

آپ نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانے کا فرق ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ہم سے قتیبہ نے بواسطہ لیث، موسیٰ بن علی، علی، ابو قیس مولیٰ عمرو بن العاص، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کی یہ حدیث صحیح ہے اہل مصر کہتے ہیں موسیٰ بن علی اور اہل عراق موسیٰ بن عُلَی کہتے ہیں اور یہ موسیٰ بن علی بن رباح لخمی ہیں

## بَابُ ۴۸۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

## سفر میں روزہ نہ رکھنا

٦٨٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ حَتَّى رَأَى بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْإِعَادَةَ إِذَا صَامَ فِي السَّفَرِ وَاخْتَارَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَهُوَ أَفْضَلُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال، مکہ مکرمہ کی طرف چلے آپ نے روزہ رکھا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ روزہ رکھا جب مقام کراع غمیم تک پہنچے تو عرض کیا گیا کہ لوگوں پر روزہ بھاری ہو گیا اور وہ آپ کے فعل کے منتظر ہیں آپ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگوا کر نوش فرمایا لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے پس بعض لوگوں نے افطار کر دیا اور بعض نے روزہ رکھا آپ تک خبر پہنچی کہ بعض لوگ روزہ دار ہیں آپ نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں اس باب میں حضرت کعب بن عاصم، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں سفر میں روزے کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کی رائے یہ ہے کہ سفر میں افطار افضل ہے یہاں تک بعض علماء کے نزدیک سفر میں روزہ رکھا تو دوبارہ رکھنا پڑے گا امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ نے سفر میں روزہ نہ رکھنے کو پسند فرمایا بعض صحابہ کرام سے اور بعض کے نزدیک اگر رکھنے کی طاقت ہو اور رکھے تو اچھا ہے اور یہی افضل ہے اگر افطار کرے تو بھی

وَإِنْ أَفْطَرَ فَحَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَقَوْلِهِ حِينَ بَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ فَوَجْهُ هَذَا إِذَا لَمْ يَحْتَمِلْ قَلْبُهُ قَبُولَ رُخْصَةِ اللهِ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ رَأَى الْفِطْرَ مُبَاحًا وَصَامَ وَقَوِيَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ أَعْجَبُ إِلَيَّ.

## بَابُ ۲۸۲ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

۶۸۹ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۹۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ.

۶۹۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا الْجُرَيْرِيُّ ح وَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا

ٹھیک ہے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک رحمہم اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں" اور اسی طرح آپ نے سفر میں روزہ رکھنے والوں کے بارے میں فرمایا "وہ نافرمان ہیں" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس وقت ہے جب اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی رخصت قبول نہ کرے لیکن جو شخص افطار کو جائز سمجھتے ہوئے طاقت رکھنے کی وجہ سے روزہ رکھے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

## سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزے کے بارے میں پوچھا اور وہ مسلسل روزے رکھا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو رکھو اور چاہو نہ رکھو۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک، ابو سعید، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمرو، ابو درداء اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے حضور سے پوچھا، حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان میں سفر کیا کرتے تھے تو روزہ دار کا روزہ اور افطار کرنے والے کا افطار معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تو ہم میں سے بعض کا روزہ ہوتا اور بعض غیر روزہ دار ہوتے دونوں ایک دوسرے پر غضب ناک

الصوم فلا يجد المفطر على الصائم ولا الصائم على المفطر وكانوا يرون أنه من وجد قوة فصام فحسن ومن وجد ضعفا فأفطر فحسن قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح

ضرر ہوتے تھے بلکہ ان کا نظریہ تھا کہ جس نے قوت پائی اور روزہ رکھا اس نے بھی اچھا کیا اور جس نے کمزوری کے باعث روزہ نہ رکھا اس نے بھی اچھا کیا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ما جاء في الرخصة للمحارب في الإفطار

## مجاہد کے لیے افطار کی اجازت

حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن معمر بن أبي حيية عن ابن المسيب أنه سأله عن الصوم في السفر فحدث أن عمر بن الخطاب قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان غزوتين يوم بدر والفتح فأفطرنا فيهما وفي الباب عن أبي سعيد قال أبو عيسى حديث عمر لا نعرفه إلا من هذا الوجه وقد روي عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه أمر بالفطر في غزوة غزاها وقد روي عن عمر بن الخطاب نحو هذا إلا أنه رخص في الإفطار عند لقاء العدو وبه يقول بعض أهل العلم

معمر بن ابی حبیبہ نے حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بیان کی حضرت عمر فرماتے تھے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان شریف میں دو جہاد کئے غزوہ بدر اور فتح مکہ ہم نے ان دونوں میں روزہ نہ رکھا اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں روزہ رکھنے کی اجازت فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث مروی ہے کہ آپ نے دشمن سے مقابلے کے وقت افطار کی اجازت دی۔ بعض علماء کا یہی قول ہے۔

## باب ما جاء في الرخصة في الإفطار للحبلى والمرضع

## حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو افطار کی اجازت

۲۹۳ - حدثنا أبو كريب ويوسف بن عيسى قالا نا وكيع نا أبو هلال عن عبد الله بن سوادة عن أنس بن مالك رجل من بني عبد الله بن كعب قال أغارت علينا خيل رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدته يتغدى فقال ادن فكل فقلت إني صائم فقال ادن أحدثك عن الصوم أو الصيام إن الله وضع عن المسافر الصلاة وعن الحامل أو المرضع الصوم أو الصيام والله لقد قالهما النبي صلى الله عليه وسلم كليهما

بنو عبداللہ بن کعب کے ایک فرد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر نے ہماری قوم پر لوٹ مار کی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ میں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا قریب آؤ میں تمہیں روزے یا روزوں کا مسئلہ بتاؤں اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز اور حاملہ اور دودھ پلانے والی سے روزہ یا روزے معاف فرما دیے ہیں حضور نے دونوں کے لیے فرمایا یا ایک کے لیے افسوس میری جان پر کہ میں نے حضور کے کھانے کیوں نہ

أُطْعِمُهُمَا فَيَا لَهْفَ نَفْسِي أَنْ لاَ أَكُونَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلاَ نَعْرِفُ لأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ يُفْطِرَانِ وَيَقْضِيَانِ وَيُطْعِمَانِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُفْطِرَانِ وَيُطْعِمَانِ وَلاَ قَضَاءَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ شَاءَتَا قَضَتَا وَلاَ إِطْعَامَ عَلَيْهِمَا وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللهِ أَحَقُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ عَنِ الأَعْمَشِ بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الأَعْمَشِ مِثْلَ رِوَايَةِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَلاَ

کیوں نہ کھایا۔ اس باب میں حضرت ابو امیہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس بن مالک کعبی، حسن ہے انس بن مالک سے انس بن مالک انصاری خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہیں ہیں ان سے اس ایک حدیث کے سوا کوئی دوسری حدیث ہمارے علم میں نہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے بعض علماء فرماتے ہیں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں روزہ نہ رکھیں بلکہ قضاء کریں اور کھانا کھلائیں۔ سفیان، مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں افطار کریں اور کھانا کھلائیں لیکن قضاء نہیں ہے اگر چاہیں قضاء کریں اب ان پر کھانا نہیں ہوگا۔ امام اسحاق یہی فرماتے ہیں۔

## مردے کی طرف سے روزہ رکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میری بہن فوت ہو گئی ہے اس کے ذمہ متواتر دو ماہ کے روزے ہیں آپ نے فرمایا بتاؤ اگر تمہاری بہن پر قرض ہوتا تو ادا کرتیں یا نہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں (ادا کرتی) آپ نے فرمایا اللہ کا حق (ادائیگی کے) زیادہ لائق ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔

ابو کریب نے بواسطہ ابو خالد احمر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم مثل حدیث نقل کی۔ امام بخاری فرماتے ہیں ابو خالد کی روایت کی مثل کئی دوسرے راویوں نے بھی حدیث بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابو معاویہ اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ اعمش، مسلم بطین اور سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کی ہے لیکن اس میں سلمہ بن کہیل، عطاء اور مجاہد کے واسطے کا ذکر نہیں۔

عن عطاء ولا عن مجاهد

## باب ۲۳ ما جاء في الكفارة

۷۹۶ - حدثنا قتيبة نا عبثر عن أشعث عن محمد عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات وعليه صيام شهر فليطعم عنه مكان كل يوم مسكينا قال أبو عيسى حديث ابن عمر لا نعرفه مرفوعا إلا من هذا الوجه والصحيح عن ابن عمر موقوف قوله واختلف أهل العلم في هذا فقال بعضهم يصام عن الميت وبه يقول أحمد وإسحاق قالا إذا كان على الميت نذر صيام يصام عنه وإذا كان عليه قضاء رمضان أطعم عنه وقال مالك وسفيان والشافعي لا يصوم أحد عن أحد وأشعث هو ابن سوار ومحمد هو محمد بن عبد الرحمن بن أبي ليلى۔

## روزوں کا کفارہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے باقی ہوں تو ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر صرف اسی طریق سے مرفوعاً معروف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول یعنی حدیث موقوف ہے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں میت کی طرف سے روزہ رکھا جائے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں فرماتے ہیں اگر میت کے ذمہ نذر کے روزے ہوں تو بدلے میں روزے رکھے جائیں اور اگر اس کے ذمہ قضاء رمضان ہو تو اس کی طرف سے کھانا دیا جائے۔ امام مالک، سفیان اور شافعی رحمہم اللہ فرماتے ہیں کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزے نہ رکھے اشعث سے مراد ابن سوار ہیں اور محمد سے مراد محمد بن عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ ہیں۔

## باب ۲۴ ما جاء في الصائم يذرعه القيء

۷۹۷ - حدثنا محمد بن عبيد المحاربي نا عبد الرحمن بن زيد بن أسلم عن أبيه عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا يفطرن الصائم الحجامة والقيء والاحتلام قال أبو عيسى حديث أبي سعيد الخدري غير محفوظ وقد روى عبد الله بن زيد بن أسلم وعبد العزيز بن محمد وغير واحد هذا الحديث عن زيد بن أسلم مرسلا ولم يذكروا فيه عن أبي سعيد وعبد الرحمن بن زيد بن أسلم يضعف في الحديث سمعت أبا داود السجزي يقول سألت أحمد بن حنبل عن عبد الرحمن

## حالت روزہ میں قے کا حکم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں روزہ دار کا روزہ نہیں توڑتیں سینگی لگوانا، قے اور احتلام۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید خدری غیر محفوظ ہے۔ عبداللہ بن زید بن اسلم، عبدالعزیز بن محمد اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسل روایت کی اور ابو سعید کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ عبدالرحمن بن زید بن اسلم کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے میں نے ابو داؤد سجزی سے سنا فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل سے عبدالرحمن بن زید کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کے بھائی عبداللہ بن زید میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے

ابن زيد بن أسلم فقال أخي عبد الله بن زيد ليس به بأس وسمعت محمدا يذكر عن علي بن عبد الله قال عبد الله بن زيد بن أسلم ثقة وعبد الرحمن بن زيد بن أسلم ضعيف قال محمد ولا أروي عنه شيئا.

## باب ما جاء فيمن استقاء عمدا

۶۹۸ - حدثنا علي بن حجر أخبرنا عيسى بن يونس عن هشام بن حسان عن ابن سيرين عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ذرعه القيء فليس عليه قضاء ومن استقاء عمدا فليقض وفي الباب عن أبي الدرداء وثوبان وفضالة بن عبيد قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث هشام عن ابن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا من حديث عيسى بن يونس وقال محمد لا أراه محفوظا قال أبو عيسى وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا يصح إسناده وقد روي عن أبي الدرداء وثوبان وفضالة بن عبيد أن النبي صلى الله عليه وسلم قاء فأفطر وإنما معنى هذا الحديث أن النبي صلى الله عليه وسلم كان صائما متطوعا فقاء فضعف فأفطر لذلك هكذا روي في بعض الحديث مفسرا والعمل عند أهل العلم على حديث أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أن الصائم إذا ذرعه القيء فلا قضاء عليه وإذا استقاء عمدا فليقض وبه يقول الشافعي وسفيان الثوري وأحمد وإسحاق

علی بن عبداللہ سے نقل کیا کہ عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمن بن زید ضعیف ہے امام بخاری فرماتے ہیں میں اس سے کوئی روایت نہیں لیتا۔

## جان بوجھ کر قے کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس پر قے غالب آجائے اس پر قضا نہیں اور جو جان بوجھ کر قے کرے اسے قضا روزہ رکھنا چاہیے۔ اس باب میں حضرت ابودرداء، ثوبان اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف عیسیٰ بن یونس کی روایت سے پہچانتے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں یہ محفوظ نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث کئی طریقوں سے مروی ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔ حضرت ابودرداء، ثوبان اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قے فرمائی اور روزہ توڑ دیا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نفلی روزے سے تھے آپ کو قے آئی اور آپ نے کمزوری محسوس فرمائی تو روزہ کھول دیا بعض احادیث میں اس کی وضاحت اسی طرح ہے علماء کا حدیث ابوہریرہ پر عمل ہے کہ خود بخود قے سے قضاء نہیں لیکن جان بوجھ کر قے کرنے سے قضا ہے امام شافعی، سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

ف: حنفیہ کے نزدیک قصداً قے منہ بھر کر ہو تو قضا ہے ورنہ نہیں (مترجم)

## باب ۱۹ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ نَاسِيًا

۶۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ۔

## روزہ دار کا بھول کر کھا پی لینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بھول کر کھایا یا پیا وہ روزہ نہ توڑے یہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا۔

۷۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ إِسْحٰقَ الْغَنَوِيَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ إِذَا أَكَلَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

حضرت ابن سیرین اور خلاس نے بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے ہم معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت ابوسعید اور ام اسحاق غنویہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر رمضان میں بھول کر کھائے تو قضا دے پہلا قول اصح ہے۔

## باب ۲۰ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

۷۰۱ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ نَا أَبُو الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَبُو الْمُطَوِّسِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ الْمُطَوِّسِ وَلَا أَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

## جان بوجھ کر روزہ توڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر شرعی اجازت اور بیماری کے رمضان شریف کا ایک روزہ بھی توڑا اسے عمر بھر کے روزے کفایت نہیں کر سکتے اگرچہ وہ تمام عمر روزے رکھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں ابوالمطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور ان سے اس کے علاوہ کوئی دوسری حدیث میرے علم میں نہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاَبُوْ عَمَّارٍ اَلْمَعْنٰى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لَفْظُ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَحَدٌ اَفْقَرُ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ قَالَ فَخُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْمَنْ اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِنْ جِمَاعٍ وَاَمَّا مَنْ اَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا مِنْ اَكْلٍ اَوْ شُرْبٍ فَاِنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ وَشَبَّهُوا الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ بِالْجِمَاعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَةُ فِي الْجِمَاعِ وَلَمْ يُذْكَرْ عَنْهُ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَقَالُوْا لَا يُشْبِهُ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ الْجِمَاعَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## رمضان کے روزے کا کفارہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا کس چیز نے تجھے ہلاک کیا؟ کہنے لگا میں نے رمضان شریف میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا حضور نے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ کہا نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کرنے لگا نہیں آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا اتنے میں آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا آپ نے فرمایا اسے صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کیا مدینہ شریف کی دو پہاڑیوں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ کے انیاب (یعنی سامنے کے دو دانتوں کے ساتھ دائیں بائیں دو دانت) مبارک نظر آنے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ جو شخص رمضان میں جان بوجھ کر جماع کے ذریعے روزہ توڑے اس کا یہ حکم ہے لیکن جان بوجھ کر کھانے پینے سے روزہ توڑنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں اس پر قضاء اور کفارہ دونوں ہیں انہوں نے کھانے پینے کو جماع کے مشابہ قرار دیا سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی نظریہ ہے بعض علماء کے نزدیک اس پر قضاء ہے کفارہ نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جماع کے بارے میں کفارہ کا ذکر ہے کھانے پینے کے بارے میں نہیں ان علماء کے نزدیک کھانا پینا جماع کے مشابہ نہیں، امام شافعی اور احمد

النبي صلى الله عليه وسلم للرجل الذي أفطر فتصدق عليه خذه فأطعمه أهلك يحتمل هذا معاني يحتمل أن تكون الكفارة على من قدر عليها وهذا رجل لم يقدر على الكفارة فلما أعطاه النبي صلى الله عليه وسلم شيئا وملكه قال الرجل ما أحد أفقر إليه منا فقال النبي صلى الله عليه وسلم خذه فأطعمه أهلك لأن الكفارة إنما تكون بعد الفضل عن قوته واختار الشافعي لمن كان على مثل هذا الحال أن يأكله وتكون الكفارة عليه دينا فمتى ما ملك يوما كفر۔

رحمہ اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ توڑنے والے کو کھجوریں دیتے ہوئے یہ فرمانا کہ یہ لے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو یہ مختلف معانی کا احتمال رکھتا ہے یہ بھی احتمال ہے کہ کفارہ صرف اسی پر ہے جسے طاقت ہو اور یہ شخص کفارہ کی ادائیگی پر قادر نہ تھا جب آپ نے اسے کھجوریں عطا فرما کر ان کا مالک بنا دیا تو اس نے عرض کیا ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں آپ نے فرمایا لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ کیونکہ کفارہ اس وقت ہے جب اپنی ضروریات سے زائد ہو امام شافعی کے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ اس قسم کا آدمی خود کھائے اور کفارہ اس کے ذمہ قرض ہوگا جب اسے طاقت ہو کفارہ ادا کر دے

ف: احناف کے نزدیک جان بوجھ کر کھانے پینے سے بھی قضاء و کفارہ دونوں لازم ہیں (مترجم)

## باب ۲۹۲ ما جاء في السواك للصائم

۷۰۴- حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن عاصم بن عبيد الله عن عبد الله بن عامر بن ربيعة عن أبيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم ما لا أحصي يتسوك وهو صائم وفي الباب عن عائشة قال أبو عيسى حديث عامر بن ربيعة حديث حسن والعمل على هذا عند أهل العلم لا يرون بالسواك للصائم بأسا إلا أن بعض أهل العلم كرهوا السواك للصائم بالعود الرطب وكرهوا له السواك آخر النهار ولم ير الشافعي بالسواك بأسا أول النهار وآخره وكره أحمد وإسحق السواك آخر النهار۔

## روزہ دار کیلیے مسواک کا حکم

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متعدد بار روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عامر بن ربیعہ حسن ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک روزہ دار کے لیے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ بعض علماء کے نزدیک تر لکڑی سے اسی طرح دن کے آخری حصے میں مسواک کرنا مکروہ ہے امام شافعی کے نزدیک دن کے اول و آخر میں کوئی کراہت نہیں امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کے نزدیک دن کے آخر میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔

## باب ۲۹۳ ما جاء في الكحل للصائم

۷۰۵- حدثنا عبد الأعلى بن واصل نا الحسن بن عطية نا أبو عاتكة عن أنس بن مالك قال

## روزہ دار کا سرمہ لگانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ!

جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال اشتكت عيني أفأكتحل وأنا صائم قال نعم وفي الباب عن أبي رافع قال أبو عيسى حديث أنس حديث إسناده ليس بالقوي ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء وأبو عاتكة يضعف واختلف أهل العلم في الكحل للصائم فكرهه بعضهم وهو قول سفيان وابن المبارك وأحمد وإسحاق ورخص بعض أهل العلم في الكحل للصائم وهو قول الشافعي.

## باب ما جاء في القبلة للصائم

حدثنا هناد وقتيبة قالا حدثنا أبو الأحوص عن زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل في شهر الصوم وفي الباب عن عمر بن الخطاب وحفصة وأبي سعيد وأم سلمة وابن عباس وأنس وأبي هريرة قال أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح واختلف أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في القبلة للصائم فرخص بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم —— في القبلة للشيخ ولم يرخصوا للشاب مخافة أن لا يسلم له صومه والمباشرة عندهم أشد وقد قال بعض أهل العلم القبلة تنقص الأجر ولا تفطر الصائم ورأوا أن للصائم إذا ملك نفسه أن يقبل وإذا لم يأمن على نفسه ترك القبلة ليسلم له صومه وهو قول سفيان الثوري والشافعي.

## باب ما جاء في مباشرة الصائم

حدثنا هناد حدثنا أبو الأحوص عن أبي إسحاق

میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا میں سرمہ لگا سکتا ہوں جبکہ میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں لگا سکتے ہو۔ اس باب میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس کی سند قوی نہیں اور اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بھی روایت نہیں ابو عاتکہ ضعیف ہے روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک مکروہ ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک اجازت ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے

## حالت روزہ میں بوسہ لینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں بوسہ لیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب، حفصہ، ابو سعید، ام سلمہ، ابن عباس، انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا حالت روزہ میں بوسہ لینے کے بارے میں اختلاف ہے بعض صحابہ کرام نے بوڑھے کو بوسہ لینے کی اجازت دی لیکن جوان کو اجازت نہیں دی اس ڈر سے کہ کہیں اس کا روزہ نہ ٹوٹ جائے۔ مباشرت ان حضرات کے نزدیک سخت تر ہے۔ بعض علماء کے نزدیک بوسہ لینے سے ثواب کم ہو جاتا ہے۔ روزہ نہیں ٹوٹتا لہذا نفس پر کنٹرول ہو تو بوسہ لے سکتا ہے اور اگر نفس پر قابو نہ ہو تو بوسہ نہ لے تاکہ روزہ محفوظ رہے سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

## حالت روزہ میں مباشرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی اسحٰق عن ابی میسرۃ عن عائشۃ قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یباشرنی
وھو صائم وکان املککم لاربہ۔

حدثنا ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش
عن ابراھیم عن علقمۃ والاسود عن عائشۃ قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ویباشر
وھو صائم وکان املککم لاربہ قال ابو عیسٰی ھذا
حدیث حسن صحیح وابو میسرۃ اسمہ عمرو بن
شرحبیل ومعنی لاربہ یعنی لنفسہ۔

روزے کی حالت میں مجھ سے مباشرت فرماتے
اور آپ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو
پانے والے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے اور
مباشرت فرماتے اور آپ تم سب سے زیادہ اپنی
خواہش پر قابو پاتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل اور لفظ
"لاربہ" کے معنی اپنے نفس کے ہیں۔

## باب ما جاء لا صیام لمن لم یعزم من اللیل۔

حدثنا اسحٰق بن منصور نا ابن ابی مریم
نا یحیی بن ایوب عن عبد اللہ بن ابی بکر عن ابن
شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ عن حفصۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجمع
الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ قال ابو عیسٰی حدیث
حفصۃ حدیث لا نعرفہ مرفوعا الا من ھذا الوجہ
وقد روی عن نافع عن ابن عمر قولہ وھو اصح و
انما معنی ھذا عند بعض اھل العلم لا صیام لمن
لم یجمع الصیام قبل طلوع الفجر فی رمضان او فی
قضاء رمضان او فی صیام نذر اذا لم ینوہ من اللیل
لم یجزہ واما صیام التطوع فمباح لہ ان ینویہ
بعد ما اصبح وھو قول الشافعی واحمد واسحٰق۔

## رات کو نیت کرنا ضروری ہے

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر سے پہلے نیت
نہ کی اس کا روزہ ہی (کامل) نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس
حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے مرفوعاً جانتے ہیں نافع
نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر
(موقوفاً) نقل کیا ہے اور یہی اصح ہے۔ بعض علماء کے
نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رمضان، قضائے
رمضان یا نذر کے روزے کے لیے رات کو نیت نہ کی
تو درست نہیں لیکن نفل روزہ کے لیے صبح کے بعد
بھی نیت کر سکتا ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق
رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

ف: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک رمضان کے روزہ، نفل روزہ اور نذر معین کے روزے کے لیے دوپہر سے پہلے پہلے نیت
کی جا سکتی ہے البتہ قضائے رمضان، کفارہ اور نذر مطلق کے لیے رات کو نیت ضروری ہے حدیث مذکورہ بالا میں کمال کی نفی ہے (مترجم)

## باب ما جاء فی افطار الصائم المتطوع

حدثنا قتیبۃ نا ابو الاحوص عن سماک

## نفل روزہ توڑ دینا

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی کریم صلی اللہ

ابن حرب عن ابن ام هانی عن ام هانی قالت کنت
قاعدة عند النبي صلى الله عليه وسلم فأتي
بشراب فشرب منه ثم ناولني فشربت منه فقلت
إني أذنبت فاستغفر لي قال وما ذاك قالت كنت
صائمة فأفطرت فقال أمن قضاء كنت تقضينه
قالت لا قال فلا يضرك وفي الباب عن أبي سعيد
وعائشة حديث أم هانئ في إسناده مقال والعمل
عليه عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى
الله عليه وسلم وغيرهم أن الصائم المتطوع إذا
أفطر فلا قضاء عليه إلا أن يحب أن يقضيه وهو
قول سفيان الثوري وأحمد وإسحاق والشافعي

۱۰ ۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود نا شعبة
قال كنت أسمع سماكا بن حرب يقول أحد ابني أم
هانئ حدثني فلقيت أنا أفضلهما وكان اسمه
جعدة وكانت أم هانئ جدته فحدثني عن جدته
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها فدعا
بشراب فشرب ثم ناولها فشربت فقالت يا رسول الله
أما إني كنت صائمة فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم الصائم المتطوع أمين نفسه إن شاء صام
وإن شاء أفطر قال شعبة فقلت له أأنت سمعت هذا
من أم هانئ قال لا أخبرني أبو صالح وأهلنا
عن أم هانئ وروى حماد بن سلمة هذا الحديث
عن سماك فقال عن هارون ابن بنت أم هانئ
عن أم هانئ ورواية شعبة أحسن هكذا
حدثنا محمود بن غيلان عن أبي داود فقال
أمين نفسه وحدثنا غير محمود عن أبي داود
فقال أمير نفسه أو أمين نفسه على الشك وهكذا
روي من غير وجه عن شعبة أمير أو أمين
نفسه على الشك ۔

علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ کے پاس پانی پیش کیا گیا آپ نے نوش فرمایا پھر مجھے عطا فرمایا میں نے بھی پیا پھر میں نے عرض کیا مجھ سے گناہ ہو گیا ہے میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیے آپ نے فرمایا وہ کیا؟ میں نے عرض کیا میں روزہ دار تھی اور میں نے روزہ توڑ دیا حضور نے فرمایا کیا قضا روزہ رکھا ہوا تھا عرض کیا نہیں فرمایا پھر تجھے کوئی نقصان نہیں اس باب میں حضرت ابو سعید اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں (امام ترمذی فرماتے ہیں) حدیث ام ہانی کی سند میں کلام ہے بعض صحابہ کرام اور دوسرے لوگوں کا اسی پر عمل ہے کہ نفل روزہ رکھنے والا جب روزہ توڑ دے اس پر قضا نہیں ہاں چاہے تو قضا کرے سفیان ثوری، احمد اسحاق اور شافعی کا یہی قول ہے (امام ابو حنیفہ کے نزدیک قضا ضروری ہے)

سماک بن حرب فرماتے ہیں مجھے حضرت ام ہانی کی اولاد میں سے کسی ایک نے حدیث بیان کی حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے ان میں سے افضل سے ملاقات کی ان کا نام جعدہ تھا اور ام ہانی ان کی دادی تھیں وہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان (ام ہانی) کے پاس تشریف لائے اور پانی منگوایا، پانی نوش فرما کر وہ حضرت ام ہانی کو دے دیا انہوں نے پیا اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ میں روزہ دار تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والا نفس کا امین ہے چاہے روزہ رکھے چاہے کھول دے۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے ان (جعدہ) سے پوچھا کیا آپ نے خود حضرت ام ہانی سے یہ بات سنی ہے۔ فرمایا نہیں مجھے ابو صالح اور ہمارے گھر والوں نے ام ہانی سے بیان کیا ہے۔ حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے روایت کی اور کہا ام ہانی کے نواسے ہارون نے روایت کیا ہے شعبہ کی روایت احسن ہے۔ محمود بن غیلان نے ابو داؤد سے اسی طرح امین نفسہ کے الفاظ نقل کیے محمود کے علاوہ دوسرے راویوں نے ابو داؤد سے شک کے ساتھ (امیر نفسہ او امین نفسہ) بیان کیا۔ شعبہ سے بھی اسی طرح شک کے ساتھ کئی طرق سے منقول ہے۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا نہیں فرمایا تو میں روزہ سے ہوں۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَيَقُولُ أَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَأَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَأَتَانِي يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ أَكَلَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لاتے اور فرماتے کیا تیرے پاس کھانا ہے میں عرض کرتی نہیں تو آپ فرماتے میں روزے سے ہوں فرماتی ہیں ایک دن تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک تحفہ آیا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حیس (ایک کھانا جو کھجور گھی اور پنیر وغیرہ ملا کر تیار کیا جاتا ہے) ہے آپ نے فرمایا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر آپ نے تناول فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ

## نفل روزے کی قضا واجب ہے

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرَتْنِي إِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتْ ابْنَةَ أَبِيهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ فَاشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هَذَا وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ الْحُفَّاظِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور حفصہ (رضی اللہ عنہا) روزہ دار تھیں کہ ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس کی ہمیں خواہش تھی ہم نے اس سے کھا لیا اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے حضرت حفصہ نے گفتگو میں مجھ سے سبقت کی اور کیوں نہ ہوتا (وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح جری تھیں) کہنے لگیں یا رسول اللہ! ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا پھر ہمارے پاس کھانا آیا جس کی ہمیں تمنا تھی تو ہم نے اسے کھا لیا آپ نے فرمایا کسی دوسرے دن اس کی قضا کر لینا امام ترمذی فرماتے ہیں صالح بن ابی الاخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث بواسطہ زہری اور عروہ حضرت عائشہ سے اسی کی مثل روایت کی ہے مالک بن انس، معمر، عبید اللہ بن عمر، زیاد بن سعد اور کئی دوسرے حفاظ نے بواسطہ زہری حضرت عائشہ سے مرسلاً روایت کی ہے اس میں حضرت عروہ کا ذکر نہیں اور یہ اس لیے کہ ابن جریج کہتے ہیں میں نے زہری سے پوچھا کیا تم

عُرْوَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ لِأَنَّهُ رُوِيَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ
سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ فَقُلْتُ لَهُ أَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِي هٰذَا شَيْئًا وَلٰكِنْ سَمِعْتُ
فِي خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ مِنْ نَاسٍ عَنْ بَعْضِ
مَنْ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ۔
حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ
نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَ
قَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فَ
رَأَوْا عَلَيْهِ الْقَضَاءَ إِذَا أَفْطَرَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ
أَنَسٍ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ
أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ
رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ
إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ۔
حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا
أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَرَوٰى سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ وَ
غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ
نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِيَ عَنِ

ہوئے حضرت عائشہ کی روایت جو بیان کی ہے انہوں نے سنا لیا
بلکہ اس مسئلے میں جو روایت پہنچی سنا ابو سلیمان بن عبدالملک
کے دور حکومت میں لوگوں سے ان حضرات کا قول سنا جنہوں
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے بارے
میں سوال کیا۔
روح بن عبادہ نے یہ حدیث بیان کی اور فرمایا بعض صحابہ کرام
اور دوسرے لوگوں نے اس حدیث پر عمل کرتے
ہوئے روزہ توڑنے والے پر قضا واجب ہونے
کا قول کیا۔ مالک بن انس رحمہ اللہ بھی اسی کے
قائل ہیں۔

## شعبان و رمضان کا اتصال

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعبان و رمضان کے علاوہ مسلسل
دو ماہ روزے رکھتے نہیں دیکھا اس باب میں حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث ام سلمہ حسن ہے یہ حدیث بواسطہ ابو سلمہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے آپ فرماتی
ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی مہینے میں
شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا آپ اکثر
دنوں کے روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزہ رکھتے
تھے۔
ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث
مرفوعاً روایت کی ابو نضر اور کئی دوسرے راویوں نے
یہ حدیث بواسطہ ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے محمد بن عمرو کی روایت کی طرح بیان کی ابن مبارک
سے مروی ہے وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں

بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هُوَ جَائِزٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ إِذَا صَامَ أَكْثَرَ الشَّهْرِ أَنْ يُقَالَ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهُ وَيُقَالُ قَامَ فُلَانٌ لَيْلَهُ أَجْمَعَ وَلَعَلَّهُ تَعَشّٰى وَاشْتَغَلَ بِبَعْضِ أَمْرِهِ كَأَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ قَدْ رَأٰى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ مُتَّفِقَيْنِ يَقُولُ إِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ أَكْثَرَ الشَّهْرِ۔

کلام عرب میں جائز ہے کہ جب اکثر مہینے کے روزے رکھے جائیں تو کہا جائے گا پورے مہینے کے روزے رکھے کہا جاتا ہے فلاں شخص پوری رات کھڑا رہا حالانکہ ہو سکتا ہے اس نے رات کا کھانا کھایا ہو یا کسی اور کام میں مشغول ہوا ہو۔ ابن مبارک کے نزدیک دونوں حدیثوں پر اتفاق ہے فرماتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ مہینے کے اکثر دن روزہ رکھتے تھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

## تعظیم رمضان کیلئے شعبان کے دوسرے نصف میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

٧١٧ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ مُفْطِرًا فَإِذَا بَقِيَ شَيْءٌ مِنْ شَعْبَانَ أَخَذَ فِي الصَّوْمِ لِحَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُشْبِهُ قَوْلَهُمْ حَيْثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ وَقَدْ دَلَّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِنَّمَا الْكَرَاهِيَةُ عَلٰى مَنْ يَتَعَمَّدُ الصِّيَامَ لِحَالِ رَمَضَانَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شعبان آدھا رہ جائے تو روزہ نہ رکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ ہم صرف اسی طریق سے ان الفاظ سے جانتے ہیں بعض علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی اول شعبان میں روزہ نہ رکھ رہا ہو اور جب دوسرا نصف شروع ہو تو تعظیم رمضان کے لئے روزہ رکھنا شروع کر دے اور تا الحق ہے اس کی مثل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری حدیث مروی ہے۔ اور یہ ایسا ہی ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو ہاں اگر کوئی اس سے پہلے روزہ رکھنے کا عادی ہو اور یہ روزہ ان دنوں میں آ جائے (تو رکھ سکتا ہے) اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ کراہت اس صورت میں ہے جب جان بوجھ کر تعظیم رمضان کے لئے روزہ رکھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

## شعبان کی پندرھویں رات

٧١٨ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی کیا دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں ہیں۔

وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْحَجَّاجِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَجَّاجُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ۔

آپ نے فرمایا کیا تجھے ڈر ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے سوچا شاید آپ کسی دوسری زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پندرھویں شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کو بخش دیتا ہے اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ کو ہم صرف اسی طریق یعنی حجاج کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں اور فرماتے ہیں یحییٰ بن ابی کثیر کو عروہ سے سماع نہیں اور حجاج نے یحییٰ بن کثیر سے نہیں سنا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ۔

## محرم کے روزے

۱۹، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک کے روزوں کے بعد اللہ کے مہینے محرم کے روزے افضل ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن ہے۔

۲۰، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِيْ أَنْ أَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ لَهُ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَسْأَلُ عَنْ هٰذَا إِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِيْ أَنْ أَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللهِ فِيْهِ يَوْمٌ تَابَ اللهُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ وَيَتُوْبُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ آخَرِيْنَ۔ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے آپ سے کسی نے پوچھا رمضان کے بعد آپ کس مہینے کے روزے رکھنے کا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں نے صرف ایک آدمی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتے سنا میں بھی حاضر خدمت تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اگر تو رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہے تو محرم کے روزے رکھو کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور ایک قوم کی توبہ قبول کرے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۱ ۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى وَطَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَإِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يَصُومَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَرْفَعْهُ

## جمعہ کا روزہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین دن روزہ رکھتے اور بہت کم جمعہ کے دن روزے کا ناغہ فرماتے اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ، حسن غریب ہے اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک جمعہ کا روزہ پسندیدہ ہے اور اس طرح جمعہ کا روزہ مکروہ ہے کہ نہ تو اس سے پہلے رکھے اور نہ اس کے بعد یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے موقوف روایت کی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ

۴۲ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَجُنَادَةَ الْأَزْدِيِّ وَجُوَيْرِيَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ أَنْ يَخْتَصَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ لَا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

## صرف جمعہ کا روزہ مکروہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے مگر اس سے پہلے اور بعد کا روزہ بھی رکھے۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، جنادہ ازدی، جویریہ، انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک مکروہ ہے کہ کوئی شخص جمعہ کا دن روزے کے لئے مخصوص کرے کہ نہ تو اس سے پہلے رکھے اور نہ ہی بعد امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

۴۳ ۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ

## ہفتے کے دن کا روزہ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنی ہمشیرہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر جو تم پر فرض کیا گیا اور اگر تم میں سے کسی کو انگور کا چھلکا یا درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تو اسے

إِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ فِيْ هٰذَا أَنْ يَّخْتَصَّ الرَّجُلُ يَوْمَ السَّبْتِ بِصِيَامٍ لِأَنَّ الْيَهُوْدَ يُعَظِّمُوْنَ يَوْمَ السَّبْتِ۔

تھا چبا لے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اس دن میں کراہت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص روزہ رکھنے کے لیے ہفتے کا دن مخصوص نہ کرے کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

## سوموار اور جمعرات کا روزہ

۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاؤُدَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَأَبِيْ قَتَادَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوموار اور جمعرات کے دن کا خاص خیال فرماتے تھے۔ اس باب میں حضرت حفصہ، ابو قتادہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مہینے ہفتہ اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور دوسرے مہینے منگل بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور عبدالرحمن بن مہدی نے اسے سفیان سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوموار اور جمعرات کو اعمال (بارگاہ خداوندی میں) پیش کیے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس صورت میں پیش ہوں کہ میں روزہ سے ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حدیث ابوہریرہ حسن غریب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيسِ

۴۷ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى نَا هَارُونُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْمُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ثُمَّ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءٍ وَخَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَأَفْطَرْتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ هَارُونَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ۔

## بدھ اور جمعرات کا روزہ

حضرت عبیداللہ مسلم قرشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یا کسی اور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمر بھر روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے پھر فرمایا رمضان اور اس سے ملے ہوئے مہینے (شوال) کے روزے رکھو اور ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھو اس صورت میں گویا کہ تم نے عمر بھر کے روزے بھی رکھے اور کھاتے پیتے بھی رہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مسلم قرشی غریب ہے بعض راویوں نے بواسطہ ہارون بن سلمان اور مسلم بن عبیداللہ عبیداللہ سے روایت کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۴۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ أَهْلُ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ إِلَّا بِعَرَفَةَ۔

## عرفہ کا روزہ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے گا اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوقتادہ حسن ہے علماء کے نزدیک یوم عرفہ کا روزہ مستحب ہے لیکن میدان عرفات میں مکروہ

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

۴۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

## میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں روزہ افطار کیا (نہ رکھا) ام الفضل رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا آپ نے اسے نوش فرمایا اس باب میں

وابي هريرة وام الفضل قال ابو عيسى حديث ابن
عباس حديث حسن صحيح وقد روي عن ابن عمر
قال حججت مع النبي صلى الله عليه وسلم فلم يصمه
يعني يوم عرفة ومع ابي بكر فلم يصمه ومع عمر فلم
يصمه والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم يستحبون
الافطار بعرفة ليتقوى به الرجل على الدعاء وقد
صام بعض اهل العلم يوم عرفة بعرفة۔

۷۵۱- حدثنا احمد بن منيع وعلي بن حجر قالا حدثنا
سفيان بن عيينة واسمعيل بن ابراهيم عن ابن
ابي نجيح عن ابيه قال سئل ابن عمر عن صوم يوم
عرفة قال حججت مع النبي صلى الله عليه وسلم
فلم يصمه ومع ابي بكر فلم يصمه ومع عمر فلم
يصمه ومع عثمان فلم يصمه وانا لا اصومه و
لا آمر به ولا انهى عنه قال ابو عيسى هذا حديث
حسن وابو نجيح اسمه يسار وقد سمع من ابن
عمر وقد روي هذا الحديث ايضا عن ابن
ابي نجيح عن ابيه عن رجل عن ابن
عمر

حضرت ابو ہریرہ، ابن عمر اور ام الفضل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو آپ نے عرفہ کے دن روزہ نہ رکھا حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گیا تو انہوں نے بھی نہ رکھا اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے ان کے نزدیک میدان عرفات میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے تاکہ آدمی اچھی طرح دعا کر سکے بعض علماء نے یوم عرفہ کو میدان عرفات میں روزہ رکھا ہے

ابن ابی نجیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حج کیا ان میں سے کسی نے بھی اس دن کا روزہ نہیں رکھا میں خود بھی اس دن کا روزہ نہیں رکھتا ہوں نہ اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے روکتا ہوں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ابو نجیح کا نام یسار ہے انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع حاصل ہے۔ ابن ابی نجیح نے اس حدیث کو ابو نجیح اور ایک دوسرے راوی کے واسطے سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

## باب ما جاء في الحث على صوم عاشوراء

۷۵۲- حدثنا قتيبة واحمد بن عبدة الضبي قالا
حدثنا حماد بن زيد عن غيلان بن جرير عن عبد الله بن
معبد الزماني عن ابي قتادة ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال صيام يوم عاشوراء اني احتسب
على الله ان يكفر السنة التي قبله وفي الباب عن علي
ومحمد بن صيفي وسلمة بن الاكوع وهند بن اسماء
وابن عباس والربيع بنت معوذ بن عفراء وعبد
الرحمن بن سلمة الخزاعي عن عمه وعبد الله بن
الزبير ذكروا عن النبي صلى الله عليه وسلم

## عاشورہ کے روزہ کی ترغیب۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوم عاشورہ کا روزہ رکھے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے اس باب میں حضرت علی، محمد بن صیفی، سلمہ بن اکوع، ہند بن اسماء، ابن عباس، ربیع بنت معوذ بن عفراء، عبدالرحمن بن سلمہ خزاعی بواسطہ ان کے چچا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عاشورہ کے روزہ کی ترغیب فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہ کے علاوہ کسی

أَنَّهُ حَثَّ عَلَى صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَقَالَ أَبُو عِيسَى لَا نَعْلَمُ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ كَفَّارَةُ سَنَةٍ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ وَبِحَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۳۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةَ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى حَدِيثِ عَائِشَةَ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ لَا يَرَوْنَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَاجِبًا إِلَّا مَنْ رَغِبَ فِي صِيَامِهِ لِمَا ذُكِرَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ

۳۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ أَصُومُهُ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ أَصْبِحْ مِنَ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ فَقُلْتُ أَهَكَذَا كَانَ يَصُومُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

دوسری روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کہ یوم عاشورہ کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے کا ہمیں علم نہیں، امام احمد اور اسحاق اسی حدیث کے قائل ہیں۔

## یوم عاشورہ کا روزہ چھوڑنے کی اجازت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قریش، زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ روزہ رکھتے جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں یہ روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی حکم دیا جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو صرف یہی (رمضان ہی کے) روزے فرض رہ گئے اور عاشورہ کے بارے میں اختیار دے دیا گیا جو چاہے رکھے جو چاہے نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، قیس بن سعد، جابر بن سمرہ، ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث پر علماء کا عمل ہے اور یہ حدیث صحیح ہے علماء کے نزدیک عاشورہ کا روزہ واجب نہیں البتہ جسے رغبت ہو وہ رکھے کیونکہ اس میں فضیلت ہے

## عاشوراء کونسا دن ہے

حکم بن اعرج فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا آپ چادر پہنے آب زمزم کے پاس تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا مجھے بتائیے عاشورہ کونسا دن ہے؟ تاکہ میں اس کا روزہ رکھوں آپ نے فرمایا محرم کا چاند دیکھنے کے بعد دنوں کا شمار کرتے رہو پھر نویں محرم کو روزہ رکھو میں نے عرض کیا حضور کا عمل یہی تھا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۷۴۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ يَوْمِ الْعَاشِرِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمُ التَّاسِعِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمُ الْعَاشِرِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ صُومُوا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَخَالِفُوا الْيَهُودَ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے۔ علماء کا یوم عاشورہ کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک نویں محرم ہے جبکہ بعض دسویں محرم کے قائل ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نویں اور دسویں محرم (دونوں) کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الْعَشْرِ۔

## ذی الحجہ کے دس روزے

۷۴۵ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ وَرَوَى أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الأَسْوَدِ وَقَدِ اخْتَلَفُوا عَلَى مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَرِوَايَةُ الأَعْمَشِ أَصَحُّ وَأَوْصَلُ إِسْنَادًا قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ الأَعْمَشُ أَحْفَظُ لإِسْنَادِ إِبْرَاهِيمَ مِنْ مَنْصُورٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں روزہ رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کئی راویوں نے اسی طرح بواسطہ اعمش، ابراہیم اور اسود حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے۔ سفیان ثوری کے علاوہ دیگر نے بواسطہ منصور ابراہیم سے یہ روایت نقل کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا گیا۔ ابوالاحوص نے بواسطہ منصور اور ابراہیم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی لیکن اس میں اسود کا ذکر نہیں۔ حدیث میں منصور کے بارے میں اختلاف ہے اعمش کی روایت اصح اور سند کے لحاظ سے زیادہ متصل ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابوبکر محمد بن ابان کو کہتے ہوئے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے وکیع سے سنا کہ اعمش ابراہیم سے روایت کرنے میں منصور کے مقابلے میں زیادہ احفظ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ۔

## ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں کی فضیلت

۷۴۶ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْبَطِينُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں ان دنوں کے مقابلے میں کسی دن کا عمل زیادہ محبوب نہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟

أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

آپ نے فرمایا ہاں جہاد بھی نہیں البتہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ راہ خدا میں نکلا پھر ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہوگیا) اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس، حسن غریب صحیح ہے۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا مَسْعُوْدُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَسْعُوْدِ بْنِ وَاصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هٰذَا وَقَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا شَيْءٌ مِنْ هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کن دنوں میں رب کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ان میں سے ہر دن کا روزہ سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسعود بن واصل بواسطہ نہاس کی روایت سے پہچانتے ہیں میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہیں بھی اس طریق کے علاوہ اس طرح معلوم نہ تھا نیز آپ نے فرمایا کہ حضرت قتادہ سے بواسطہ سعید بن مسیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مرسلاً کچھ مذکور ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

## شوال کے چھ روزے

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهٗ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ أَيُّوْبَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ صِيَامَ سِتَّةٍ مِنْ شَوَّالٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھ کر پھر شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ عمر بھر کے روزوں کی طرح ہے اس باب میں حضرت جابر، ابوہریرہ اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوایوب حسن صحیح ہے ایک جماعت کے نزدیک اس حدیث کے مطابق شوال کی

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هُوَ حَسَنٌ هُوَ مِثْلُ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيُرْوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ
وَيُلْحَقُ هٰذَا الصِّيَامُ بِرَمَضَانَ وَاخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ
أَنْ يَكُونَ سِتَّةَ أَيَّامٍ فِي أَوَّلِ الشَّهْرِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ
ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ إِنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ مِنْ
شَوَّالٍ مُتَفَرِّقًا فَهُوَ جَائِزٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَسَعْدِ
بْنِ سَعِيدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ
أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَ
رَوَى شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
سَعِيدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ
أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ مِنْ قِبَلِ
حِفْظِهِ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

[illegible]۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ
بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَهِدَ
إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً أَنْ
لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَصَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ
شَهْرٍ وَأَنْ أُصَلِّيَ الضُّحَى۔

[illegible]۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا
شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ بَسَّامٍ يُحَدِّثُ
عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا صُمْتَ
مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ
عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَعَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي عَقْرَبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ

کے چھ روزے مستحب ہیں۔ ابن مبارک فرماتے ہیں
ہر مہینے کے تین روزوں کی طرح یہ بھی اچھے ہیں نیز آپ
نے فرمایا حدیث میں ہے کہ ان کو رمضان کے روزوں
سے ملایا جائے ابن مبارک کے نزدیک مہینے کے شروع
سے چھ روزے رکھنا مختار ہے یہ بھی روایت ہے کہ
آپ (ابن مبارک) نے فرمایا کہ شوال کے چھ روزے
متفرق بھی جائز ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبدالعزیز بن
محمد نے صفوان بن سلیم اور سعد بن سعید سے یہ حدیث
بواسطہ عمر بن ثابت اور ابو ایوب، نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کی۔ شعبہ نے اسے بواسطہ ورقاء بن
عمر، سعد بن سعید سے روایت کیا ہے۔ سعد بن سعید
یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔ بعض محدثین نے
سعد بن سعید کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

## ہر مہینے سے تین روزے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے تین باتوں کا عہد
لیا وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں، ہر مہینے کے تین روزے
رکھوں اور نماز چاشت (پڑھوں)۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! جب مہینے کے
تین روزے رکھو تو تیرہویں، چودھویں اور پندرھویں
کے روزے رکھا کرو۔ اس باب میں حضرت ابو قتادہ، عبداللہ
بن عمرو، قرہ بن ایاس مزنی، عبداللہ بن مسعود، ابو عقرب،
ابن عباس، عائشہ، قتادہ بن ملحان، عثمان بن العاص اور
جریر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں حدیث ابوذر حسن ہے بعض احادیث میں ہے

وَقَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَجَرِيرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ كَانَ كَمَنْ صَامَ الدَّهْرَ۔

۷۴۱ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا الْيَوْمُ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي شِمْرٍ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَقَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۴۲ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَيَزِيدُ الرِّشْكُ هُوَ يَزِيدُ الضُّبَعِيُّ وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ وَهُوَ الْقَسَّامُ وَالرِّشْكُ هُوَ الْقَسَّامُ فِي لُغَةِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ

۷۴۳ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالصَّوْمُ

کہ جس نے ہر مہینے کے تین روزے رکھے یہ ایسا ہی ہے جیسے زمانہ بھر کے روزے رکھے۔

---

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر مہینے تین روزے رکھے تو یہ عمر بھر کے روزے (شمار ہوتے) ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی تصدیق میں اپنی کتاب (کی آیت) نازل فرمائی جو شخص ایک نیکی کرے اس کیلئے اس کا دس گنا ہے تو ایک دن (ثواب میں) دس دنوں کے برابر ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ ابوشمر اور ابوتیاح سے بواسطہ ابوعثمان، حضرت ابوہریرہ سے روایت کی۔

حضرت معاذہ فرماتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین دن کے روزے رکھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" میں نے عرض کیا کونسے دنوں میں؟ ام المومنین نے فرمایا حضور اس بات کی پرواہ نہیں فرماتے تھے کہ وہ کونسے دن ہوں (کن تاریخوں میں چاہتے رکھ لیتے) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے یزید الرشک سے مراد یزید الضبعی ہے اور وہ یزید بن قاسم ہی کہلاتا ہے اور وہ بہت تقسیم کرنے والا ہے کیونکہ بصرہ والوں کے لغت میں رشک کے معنی بہت تقسیم کرنے والے کے ہیں۔

## روزہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارا رب فرماتا ہے ہر نیکی (کا ثواب) دس گنا سے سات سو گنا تک ہے لیکن روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اسکی جزا دونگا یا بدلہ دونگا روزہ آگ سے ڈھال ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ

لِي فَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَإِنْ جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَسَلَامَةَ بْنِ قَيْصَرٍ وَبَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ وَاسْمُ بَشِيرٍ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ وَالْخَصَاصِيَةُ هِيَ أُمُّهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَبَابًا يُدْعَى الرَّيَّانَ يُدْعَى لَهُ الصَّائِمُونَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَخَلَهُ وَمَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تم میں سے کوئی روزے سے ہو اور اس سے کوئی بدزبانی، بدمزاجی سے پیش آئے تو کہہ دے میں روزے سے ہوں۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبل، سہل بن سعد، کعب بن عجرہ، سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بشیر کا نام زحم بن معبد ہے اور خصاصیہ ان کی والدہ ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے اس سے (صرف) روزہ داروں کو بلایا جائے گا پس جو روزے دار ہوگا وہ داخل ہو جائے گا اور جو اس میں داخل ہوگا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ الدَّهْرِ وَقَالُوا إِنَّمَا

## ہمیشہ روزہ رکھنا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہمیشہ روزے رکھنے والا کیسا ہے آپ نے فرمایا اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن شخیر، عمران بن حصین اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوقتادہ حسن ہے۔ بعض علماء کے نزدیک ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ لیکن فرماتے ہیں ہمیشہ کا روزہ اس وقت

إِذَا لَمْ يُفْطِرْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى وَأَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَمَنْ أَفْطَرَ فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ حَدِّ الْكَرَاهِيَةِ وَلَا يَكُوْنُ قَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَقَالَا لَا يَجِبُ أَنْ يُفْطِرَ أَيَّامًا غَيْرَ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ الْأَيَّامِ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى وَأَيَّامَ التَّشْرِيْقِ۔

ہے جب عیدین اور ایام تشریق میں بھی روزہ نہ رکھے وہ مکروہ نہیں۔ اور اس صورت میں یہ ہمیشہ روزہ رکھنے والا نہیں کہلائے گا۔ مالک بن انس سے اسی طرح مروی ہے اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے، امام احمد اور اسحاق نے بھی یہی کہا ہے، یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں ان پانچ دنوں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یعنی عیدین اور ایام تشریق کے علاوہ دوسرے دنوں میں روزہ نہ رکھنا واجب نہیں۔

## بَابُ ۵۴ مَا جَاءَ فِيْ سَرْدِ الصَّوْمِ

## متواتر روزے رکھنا

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ أَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا إِلَّا رَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم متواتر روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار نہیں فرمائیں گے اور کبھی (مسلسل) روزے نہ رکھتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے اب نہیں رکھیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ پورا مہینہ کبھی روزے نہیں رکھے اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيْدُ أَنْ يُفْطِرَ حَتّٰى يُرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيْدُ أَنْ يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات (مسلسل) مسلسل روزے رکھتے کہ گمان ہوتا اب افطار کا ارادہ نہیں اور کبھی متواتر نہ رکھتے یہاں تک کہ خیال ہوتا اب روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں فرمائیں گے اور جب بھی چاہتا کہ آپ کو رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھوں تو نماز پڑھتے ہی دیکھتا اور اگر چاہتا کہ آپ کو آرام کی حالت میں دیکھوں تو اسی طرح دیکھتا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ أَخِيْ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین روزہ میرے بھائی داؤد (علیہ السلام) کا روزہ ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن نہ رکھتے اور دشمن سے مقابلے کے وقت بھاگتے نہیں تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْمَكِّيُّ الْاَعْمٰى وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَفْضَلُ الصِّيَامِ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمًا وَيُفْطِرَ يَوْمًا وَيُقَالُ هٰذَا هُوَ اَشَدُّ الصِّيَامِ۔

ابوالعباس، نابینا شاعر ہے جن کا نام سائب بن فروخ ہے بعض علماء فرماتے ہیں بہترین روزہ یہ ہے کہ ایک دن رکھا جائے ایک دن افطار کیا جائے۔ کہا جاتا ہے یہ سخت ترین روزے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ

## عیدین کا روزہ رکھنے کی ممانعت

۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامَيْنِ صِيَامِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَعَمْرُو بْنُ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْمَازِنِيُّ الْمَدَنِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوٰى لَهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت عمر، علی، عائشہ، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوسعید حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عمرو بن یحییٰ سے مراد ابن عمارہ بن ابی الحسن مازنی مدنی ہیں اور وہ ثقہ ہیں سفیان ثوری، شعبہ اور مالک بن انس رحمہم اللہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

---

۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِّنْ صَوْمِكُمْ وَعِيْدٌ لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا مِنْ لُّحُوْمِ نُسُكِكُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَيُقَالُ لَهُ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ اَيْضًا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ هُوَ ابْنُ عَمِّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

ابوعبید مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں میں قربانی کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ان دو دنوں کے روزے سے منع فرمایا عید الفطر میں اس لئے کہ وہ تمہارے روزوں سے افطار کا دن ہے اور مسلمانوں کی عید ہے، اور عید الاضحیٰ میں اس لئے کہ تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے ابوعبید مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوف کا نام سعد ہے اور انہیں مولیٰ عبدالرحمٰن بن ازہر بھی کہا جاتا ہے عبدالرحمٰن بن ازہر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے چچازاد بھائی ہیں۔

---

## بَابُ ٢٣٣ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

٧٥٢ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَنُبَيْشَةَ وَبِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ وَأَنَسٍ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ صِيَامَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخَّصُوا لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ أَنْ يَصُومَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ وَقَالَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ قَالَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ لَا أَجْعَلُ أَحَدًا فِي حِلٍّ صَغَّرَ اسْمَ أَبِي۔

## ایامِ تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم عرفہ، قربانی کا دن اور ایام تشریق (عید الاضحیٰ کے بعد تین دن) ہم مسلمانوں کی عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔ اس باب میں حضرت علی، سعد، ابوہریرہ، جابر، نبیشہ، بشر بن سحیم، عبداللہ بن حذافہ، انس، حمزہ بن عمرو اسلمی، کعب بن مالک، عائشہ، عمرو بن العاص اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عقبہ بن عامر حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہ ایام تشریق کے روزے کو مکروہ جانتے ہیں البتہ بعض صحابہ اور دوسرے حضرات نے تمتع کرنے والے کو اجازت دی ہے اگر اسے قربانی کا جانور نہ ملے اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے روزے بھی نہ رکھ سکے تو وہ ایام تشریق کے روزے رکھے۔ امام مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔ (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک متمتع بھی ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے۔ مترجم) امام ترمذی فرماتے ہیں اہل عراق کے نزدیک موسیٰ بن علی بن رباح ہے اور مصری موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے قتیبہ سے سنا انہوں نے لیث بن سعد کے واسطے سے موسیٰ بن علی کا قول نقل کیا کہ میں کسی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ میرے باپ کے نام کی تصغیر کرے۔

## بَابُ ٢٣٤ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

٧٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ

## روزہ دار کے لیے سینگی کا حکم

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے (دونوں) کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اس باب میں حضرت سعد، علی، شداد بن اوس، ثوبان، اسامہ بن زید، عائشہ،

عن رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أفطر الحاجم والمحجوم وفي الباب عن سعد وعلي وشداد بن أوس وثوبان وأسامة بن زيد وعائشة ومعقل بن يسار ويقال معقل بن سنان وأبي هريرة وابن عباس وأبي موسى وبلال قال أبو عيسى حديث رافع بن خديج حديث حسن صحيح وذكر عن أحمد بن حنبل أنه قال أصح شيء في هذا الباب حديث رافع بن خديج وذكر عن علي بن عبد الله أنه قال أصح شيء في هذا الباب حديث ثوبان وشداد بن أوس لأن يحيى بن أبي كثير روى عن أبي قلابة الحديثين جميعا حديث ثوبان وحديث شداد بن أوس وقد كره قوم من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الحجامة للصائم حتى أن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احتجم بالليل منهم أبو موسى الأشعري وابن عمر وبهذا يقول ابن المبارك قال أبو عيسى سمعت إسحاق بن منصور يقول قال عبد الرحمن بن مهدي من احتجم وهو صائم فعليه القضاء قال إسحاق بن منصور وهكذا قال أحمد بن حنبل وإسحاق بن إبراهيم قال أبو عيسى وأخبرني الحسن بن محمد الزعفراني قال قال الشافعي قد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه احتجم وهو صائم وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال أفطر الحاجم والمحجوم ولا أعلم واحدا من هذين الحديثين ثابتا ولو توقى رجل الحجامة وهو صائم كان أحب إلي ولو احتجم صائم لم أر ذلك أن يفطره قال أبو عيسى هكذا كان قول الشافعي ببغداد وأما بمصر فمال إلى الرخصة ولم ير بالحجامة للصائم بأسا واحتج بأن النبي

معقل بن یسار (معقل بن سنان بھی کہا جاتا ہے) ابوہریرہ، ابن عباس، ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث رافع بن خدیج حسن صحیح ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ذکر ہے آپ نے فرمایا اس باب میں اصح بات رافع بن خدیج کی حدیث ہے۔ علی بن عبداللہ کے بارے میں ہے۔ آپ نے فرمایا اس باب میں ثوبان اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہما کی حدیث زیادہ صحیح ہے، کیونکہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ان دونوں حضرات کی روایتیں نقل کی ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا مکروہ ہے۔ حتیٰ کہ بعض صحابہ کرام رات کو سینگی لگواتے تھے۔ ابوموسیٰ اشعری اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی اسی جماعت میں ہیں۔ ابن مبارک بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے اسحاق بن منصور سے عبدالرحمن بن مہدی کا قول سنا کہ روزے کی حالت میں سینگی لگوانے والے پر قضا ہے۔ اسحاق بن منصور فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا بھی یہی قول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے حسن بن محمد زعفرانی نے بتایا کہ امام شافعی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کی حالت میں سینگی لگوانا مروی ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ ان میں سے ایک حدیث بھی ثابت ہو۔ اگر روزہ دار سینگی لگوانے سے باز رہے تو میرے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر حالت روزہ میں وہ سینگی لگوالے تو بھی میرے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام شافعی بغداد میں اسی بات کے قائل تھے۔ جب آپ مصر تشریف لے گئے تو رخصت کی طرف مائل ہو گئے اور سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہ سمجھا۔ آپ نے اس واقعہ سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر روزے اور احرام کی۔

صلى الله عليه وسلم احتجم في حجة الوداع وهو محرم صائم۔

## باب ۵۲۵ ما جاء من الرخصة في ذلك۔

۷۵۴۔ حدثنا بشر بن هلال البصري نا عبد الوارث بن سعيد نا ايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم صائم قال ابو عيسى هذا حديث صحيح هكذا روى وهيب نحو رواية عبد الوارث وروى اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن عكرمة مرسلا ولم يذكر فيه عن ابن عباس۔

۷۵۵۔ حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى نا محمد بن عبد الله الانصاري عن حبيب بن الشهيد عن ميمون بن مهران عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وهو صائم قال ابو عيسى هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه۔

۷۵۶۔ حدثنا احمد بن منيع نا عبد الله بن ادريس عن يزيد بن ابي زياد عن مقسم عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم بين مكة والمدينة وهو محرم صائم وفي الباب عن ابي سعيد وجابر وانس قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا الحديث ولم يروا بالحجامة للصائم باسا وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس والشافعي۔

## باب ۵۲۶ ما جاء في كراهية الوصال في الصيام

۷۵۷۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا بشر بن المفضل

حالت میں سینگی لگوائی۔

## سینگی لگوانے کی اجازت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے اور احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ وہیب نے اسی طرح عبدالوارث کی مثل بیان کیا۔ اسماعیل بن ابراہیم نے بواسطہ ایوب حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت نقل کی اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان (ایک مقام پر) روزے اور احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس حدیث پر عمل ہے اور وہ روزہ دار کے لئے سینگی لگوانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس اور امام شافعی رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

## دن رات روزہ رکھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم

وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا فَإِنَّكَ
تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ
إِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِيْنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَ
بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ
الْعِلْمِ كَرِهُوا الْوِصَالَ فِي الصِّيَامِ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ
بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ يُوَاصِلُ الْأَيَّامَ وَلَا يُفْطِرُ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ۔

۵۸، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ
قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَا النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ
فَيَصُومُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ
أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ
وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنَ التَّابِعِينَ إِذَا أَصْبَحَ جُنُبًا يَقْضِي
ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ۔

۵۹، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ سَوَاءٍ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دن رات روزہ (صوم وصال) اور رکھو، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ صوم وصال رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوہریرہ، عائشہ، ابن عمر، جابر، ابوسعید اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس، حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک صوم وصال (دن رات بغیر افطار و سحر روزہ رکھنا) مکروہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ آپ کئی دن مسلسل روزہ رکھتے اور افطار نہ کرتے۔

## جنبی کا روزہ

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام فرماتے ہیں مجھے حضرت عائشہ اور ام سلمہ (ازواج مطہرات) رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ (بعض اوقات) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماع کے سبب حالت جنب میں ہوتے کہ صبح ہو جاتی پھر آپ غسل فرما کر روزہ رکھ لیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ و ام سلمہ، حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض تابعین فرماتے ہیں جب کوئی شخص حالت جنب میں صبح کرے تو اسے اس دن کے روزے کی قضا کرنی چاہیے۔ پہلا قول اصح ہے۔

## روزہ دار کا دعوت قبول کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں

مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِي الدُّعَاءَ۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيسَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سے کسی کو کھانے کے لئے بلایا جائے تو اسے جانا چاہیئے اگر روزے سے ہو تو دعا پڑھا دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزے دار ہو تو کہہ دے میں روزے سے ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کے روزے کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت کا خاوند موجود ہو تو وہ رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا روزہ اس کی اجازت بغیر نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ ابوزناد سے بھی یہ حدیث بواسطہ موسیٰ بن ابی عثمان از ابو عثمان اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً منقول ہے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَقْضِي مَا يَكُونُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ هٰذَا

## قضائے رمضان میں تاخیر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے پہلے رمضان کے قضا روزے شعبان میں رکھا کرتی تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی اسے بواسطہ ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

## باب ما جاء فی فضل الصائم اذا اکل عندہ

٧٨٤ - حدثنا علی بن حجر اخبرنا شریک عن حبیب بن زید عن لیلی عن مولاتها عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الصائم اذا اکل عنده المفاطیر صلت علیه الملائکة قال ابو عیسی وروی شعبة هذا الحدیث عن حبیب بن زید عن لیلی عن جدته ام عمارة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه۔

٧٨٥ - حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود نا شعبة عن حبیب بن زید قال سمعت مولاة لنا یقال لها لیلی تحدث عن ام عمارة ابنة کعب الانصاریة ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علیها فقدمت الیه طعاما فقال کلی فقالت انی صائمة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الصائم تصلی علیه الملائکة اذا اکل عنده حتی یفرغوا وربما قال حتی یشبعوا قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح وهو اصح من حدیث شریک۔

٧٨٦ - حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن حبیب بن زید عن مولاة لهم یقال لها لیلی عن ام عمارة بنت کعب عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ولم یذکر فیه حتی یفرغوا او یشبعوا قال الترمذی وام عمارة هی جدة حبیب بن زید الانصاری۔

## باب ما جاء فی قضاء الحائض الصیام دون الصلوة۔

٧٨٧ - حدثنا علی بن حجر نا علی بن مسهر عن عبیدة عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة

## غیر روزہ داروں میں روزہ دار کی فضیلت

لیلیٰ، اپنی مولیٰ (ام عمارہ) رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب روزہ دار کے پاس غیر روزہ دار کھاتے ہوں تو اس کے لئے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ نے یہی حدیث بواسطہ حبیب بن زید، ان کی دادی ام عمارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت کی ہے۔

ام عمارہ بنت کعب سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے ام عمارہ نے کھانا پیش کیا تو آپ نے فرمایا تم بھی کھاؤ عرض کیا میں روزے دار ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب روزہ دار کے پاس کچھ لوگ بیٹھے کھاتے ہوں تو اس کے لئے فرشتے رحمت کی دعا مانگتے ہیں یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائیں کبھی فرمایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شریک کی حدیث سے اصح ہے

---

ام عمارہ بنت کعب سے ایک دوسری روایت میں اسی کی مثل مروی ہے لیکن اس میں فارغ ہونے یا سیر ہونے کا ذکر نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ام عمارہ حبیب بن زید انصاری کی دادی ہیں۔

---

## حائضہ پر روزوں کی قضا ہے نماز کی نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم عہد رسالت میں حیض میں مبتلا ہوتیں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قالت كنا نحيض عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نطهر فيأمرنا بقضاء الصيام ولا يأمرنا بقضاء الصلوة قال ابو عيسى هذا حديث حسن وقد روي عن معاذة عن عائشة ايضا والعمل على هذا عند اهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا في ان الحائض تقضي الصيام ولا تقضي الصلوة قال ابو عيسى وعبيدة هو ابن معتب الضبي الكوفي ويكنى ابا عبد الكريم۔

حیض پاک ہونے پر روزوں کا حکم فرماتے لیکن قضائے نماز کا حکم نہ دیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور بواسطہ معاذہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے علماء کا اس پر بلا اختلاف عمل ہے کہ حائضہ عورت پر روزوں کی قضا ہے لیکن نمازیں قضاء نہ کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبیدہ سے ابن معتب ضبی کوفی مراد ہیں ان کی کنیت ابو عبد الکریم ہے۔

## باب ۲۲ ما جاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم۔

## روزہ دار ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ نہ کرے

۷۷۷۔ حدثنا عبد الوهاب الوراق وابو عمار قالا نا يحيى بن سليم قال حدثني اسمعيل ابن كثير قال سمعت عاصم بن لقيط بن صبرة عن ابيه قال قلت يا رسول الله اخبرني عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بين الاصابع وبالغ في الاستنشاق الا ان تكون صائما قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد كره اهل العلم السعوط للصائم وراوا ان ذلك يفطره وفي الحديث ما يقوي قولهم

عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں آپ نے فرمایا کامل وضو کرو انگلیوں کا خلال کرو اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کے نزدیک ناک میں پانی چڑھانا مکروہ ہے اور ان کا خیال ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے حدیث کے الفاظ سے انکے موقف میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

## باب ۲۳ ما جاء فيمن نزل بقوم فلا يصوم الا باذنهم

## میزبان کی اجازت سے نفل روزہ رکھا جائے

۷۷۸۔ حدثنا بشر بن معاذ العقدي البصري نا ايوب بن واقد الكوفي عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نزل على قوم فلا يصومن تطوعا الا باذنهم قال ابو عيسى هذا حديث منكر لا نعرف احدا من الثقات روى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے ہاں مہمان بنے وہ میزبان کی اجازت بغیر نفل روزہ نہ رکھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے کسی ایسے ثقہ راوی کو ہم نہیں پہچانتے جس نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہو۔ موسیٰ بن داؤد نے بواسطہ

هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا هَذَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْمَدِينِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ هَذَا وَهَذَا أَيْضًا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ أَيْضًا وَأَبُو بَكْرٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَأَبُو بَكْرٍ الْمَدِينِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اسْمُهُ الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ وَهُوَ أَوْثَقُ مِنْ هَذَا وَأَقْدَمُ۔

ابوبکر مدنی، ہشام بن عروہ اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ ابوبکر مدنی جنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کی۔ کا نام فضل بن مبشر ہے اور وہ ان (ابوبکر) سے زیادہ ثقہ اور مقدم ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِعْتِكَافِ۔

## اعتکاف

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي لَيْلَى وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال تک رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب، ابولیلیٰ، ابوسعید، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھ کر جائے اعتکاف میں تشریف لے جاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث یحییٰ بن سعید حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے۔ مالک اور کئی دوسرے راویوں نے اسے یحییٰ بن سعید سے مرسل روایت کیا ہے۔ اوزاعی اور سفیان ثوری نے اسے یحییٰ بن سعید اور عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ بعض علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اعتکاف کا ارادہ کرنے والا صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف گاہ میں چلا جائے۔ امام احمد بن حنبل

مُعْتَكَفِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْتَغِبْ لَهُ الشَّمْسُ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهَا مِنَ الْغَدِ وَقَدْ قَعَدَ فِي مُعْتَكَفِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

۶۶۱ ۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عُمَرَ وَالْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَبِلَالٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَوْلُهَا يُجَاوِرُ يَعْنِي يَعْتَكِفُ وَأَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَلَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ وَخَمْسٍ وَعِشْرِينَ وَسَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَتِسْعٍ وَعِشْرِينَ وَآخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ الشَّافِعِيُّ كَأَنَّ هٰذَا عِنْدِي وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجِيبُ عَلَى نَحْوِ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يُقَالُ لَهُ نَلْتَمِسُهَا فِي لَيْلَةِ كَذَا فَيَقُولُ الْتَمِسُوهَا فِي لَيْلَةِ كَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَقْوَى الرِّوَايَاتِ عِنْدِي فِيهَا لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ

اسحاق بن ابراہیم اسی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں اگر اعتکاف کا ارادہ ہو تو سورج غروب ہوتے وقت اپنے اعتکاف گاہ میں بیٹھا ہونا چاہیے سفیان ثوری اور مالک بن انس رحمہا اللہ کا یہی مذہب ہے۔

## شب قدر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے اور ارشاد فرماتے رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ اس باب میں حضرت عمر، ابی بن کعب، جابر بن سمرہ، جابر بن عبد اللہ، ابن عمر، فلتان بن عاصم، انس، ابو سعید، عبد اللہ بن انیس، ابو بکرہ، ابن عباس، بلال اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے "یجاور" کا مطلب یہ ہے کہ آپ اعتکاف بیٹھتے۔ اکثر روایات میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اسے لیلۃ القدر کو رمضان شریف کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو لیلۃ القدر کے بارے میں آپ سے مروی ہے کہ وہ اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں اور آخری رات ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ ہے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سوال کے مطابق جواب دیتے تھے۔ عرض کیا جاتا ہم اسے فلاں رات میں تلاش کریں تو آپ فرماتے فلاں رات میں تلاش کرو۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک اکیسویں رات کی روایت زیادہ قوی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابی بن کعب

قال ابو عيسى وقد روي عن ابي بن كعب انه كان يحلف انها ليلة سبع وعشرين ويقول اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعلامتها فعددنا وحفظنا وروي عن ابي قلابة انه قال ليلة القدر تنتقل في العشر الاواخر اخبرنا بذلك عبد بن حميد اخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن ايوب عن ابي قلابة بهذا.

٧٧٢ - حدثنا واصل بن عبد الاعلى الكوفي نا ابو بكر بن عياش عن عاصم عن زر قال قلت لابي بن كعب انى علمت ابا المنذر انها ليلة سبع وعشرين قال بلى اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم انها ليلة صبيحتها تطلع الشمس ليس لها شعاع فعددنا وحفظنا والله لقد علم ابن مسعود انها في رمضان وانها ليلة سبع وعشرين ولكن كره ان يخبركم فتتكلوا قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

٧٧٣ - حدثنا حميد بن مسعدة نا يزيد بن زريع نا عيينة بن عبد الرحمن قال حدثني ابي قال ذكرت ليلة القدر عند ابي بكرة فقال ما انا ملتمسها لشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم الا في العشر الاواخر فاني سمعته يقول التمسوها في تسع يبقين او في سبع يبقين او في خمس يبقين او في ثلاث او اخر ليلة قال وكان ابو بكرة يصلي في العشرين من رمضان كصلاته في سائر السنة فاذا دخل العشر اجتهد قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

رضی اللہ عنہ قسم کھاتے کہ وہ ستائیسویں رات ہے اور فرماتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس کی نشانی بتائی ہم نے اسے شمار کیا اور یاد رکھا ابو قلابہ فرماتے ہیں لیلۃ القدر آخری دس راتوں میں پھرتی رہتی ہے۔ یہ بات ہمیں عبد بن حمید نے عبد الرزاق معمر اور ایوب سے ابو قلابہ سے اسی طرح دی۔

حضرت زر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب سے پوچھا اے ابو المنذر آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ ستائیسویں رات ہے آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ اس رات کی صبح کو سورج کی شعاع نہیں ہوگی ہم نے اس بات کا خیال کیا اور اسے یاد رکھا اللہ کی قسم! ابن مسعود کو معلوم ہے کہ وہ رمضان میں ہے اور ستائیسویں رات ہے لیکن انہوں نے تمہیں بتانا پسند نہ کیا تاکہ تم اسی پر اکتفا نہ کر لو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عیینہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ابوبکرہ کے پاس لیلۃ القدر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میں اسے تلاش نہیں کرتا کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بات سنی (آپ نے فرمایا) آخری عشرہ (دیکھو) وہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہے کیونکہ میں نے سنا آپ نے فرمایا اسے تلاش کرو جب نو یا سات یا پانچ یا تین راتیں یا آخری رات باقی رہ جائے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں ابوبکرہ، رمضان کے پہلے بیس دنوں میں عام دنوں کی طرح نماز پڑھتے جب آخری دس دن شروع ہوتے تو زیادہ کوشش کرتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ٥٣ منه

## آخری عشرہ میں زیادہ عبادت

٧٧٤ - حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن ابي اسحق عن هبيرة بن يريم عن

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رمضان کے

عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْقِظُ اَھْلَہٗ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

آخری دس دنوں میں گھر والوں کو (عبادت کے لئے) جگاتے ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْتَہِدُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا یَجْتَہِدُ فِیْ غَیْرِھَا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں (عبادت کی) جس قدر کوشش فرماتے اتنی دوسرے دنوں میں نہ فرماتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے ۔

## بَابُ ۵۳۸ مَا جَاءَ فِی الصَّوْمِ فِی الشِّتَاءِ۔

## سردیوں کا روزہ

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ نُمَیْرِ بْنِ عَرِیْبٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَنِیْمَۃُ الْبَارِدَۃُ الصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ عَامِرُ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَمْ یُدْرِکِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ وَالِدُ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ عَامِرٍ الْقُرَشِیِّ الَّذِیْ رَوٰی عَنْہُ شُعْبَۃُ وَالثَّوْرِیُّ

حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈی نعمت ، سردیوں میں روزہ رکھنا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا اور یہ ابراہیم بن عامر قرشی کے والد ہیں ان سے شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی ہے ۔

## بَابُ ۵۳۹ مَا جَاءَ عَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا بَکْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ یَزِیْدَ مَوْلٰی سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ کَانَ مَنْ اَرَادَ مِنَّا اَنْ یُّفْطِرَ وَیَفْتَدِیَ حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَۃُ الَّتِیْ بَعْدَھَا فَنَسَخَتْھَا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَیَزِیْدُ ھُوَ ابْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب آیت وعلی الذین یطیقونہ (اور جنہیں طاقت نہ ہو ان پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے) نازل ہوئی تو ہم میں سے جو چاہتا روزہ نہ رکھتا اور فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس نے اسے منسوخ کر دیا ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے یزید سے ، ابوعبید کے بیٹے مراد ہیں جو سلمہ بن اکوع کے غلام ہیں ۔

## باب ما جاء فى من اكل ثم خرج يريد سفرا۔

۷۹۹۔ حدثنا قتيبة قال نا عبد الله بن جعفر عن زيد بن اسلم عن محمد بن المنكدر عن محمد بن كعب انه قال اتيت انس بن مالك فى رمضان وهو يريد سفرا وقد رحلت له راحلته ولبس ثياب السفر فدعا بطعام فاكل فقلت له سنة فقال سنة ثم ركب۔

۸۰۰۔ حدثنا محمد بن اسمعيل نا سعيد بن ابى مريم نا محمد بن جعفر قال حدثنى زيد بن اسلم قال حدثنى محمد بن المنكدر عن محمد بن كعب قال اتيت انس بن مالك فى رمضان فذكر نحوه قال ابو عيسى هذا حديث حسن و محمد بن جعفر هو ابن ابى كثير مدينى ثقة وهو اخو اسمعيل بن جعفر وعبد الله بن جعفر هو ابن نجيح والد على بن المدينى وكان يحيى بن معين يضعفه وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث وقال له ان يفطر فى بيته قبل ان يخرج وليس له ان يقصر الصلوة حتى يخرج من جدار المدينة والقرية وهو قول اسحق ابن ابراهيم۔

## کھانا کھا کر سفر میں جانے کا بیان

محمد بن کعب فرماتے ہیں میں رمضان شریف کے مہینے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ سفر پر جانا چاہتے تھے۔ میں نے ان کی سواری پر کجاوہ باندھا انہوں نے سفر کا لباس پہنا اور پھر کھانا منگا کر کھایا میں نے پوچھا یہ سنت ہے؟ فرمایا ہاں سنت ہے پھر آپ سوار ہو گئے۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت محمد بن کعب سے یہی مروی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر سے مراد ابن ابی کثیر مدنی ہیں یہ ثقہ ہیں اور اسماعیل بن جعفر کے بھائی ہیں۔ عبداللہ بن جعفر نجیح کے بیٹے اور علی بن مدینی کے والد ہیں یحییٰ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں مسافر کے سفر پر جانے سے پہلے گھر میں افطار کر سکتا ہے۔ لیکن نماز قصر اس وقت تک جائز نہیں جب تک شہر یا گاؤں کی دیوار سے باہر نہ ہو جائے اسحاق بن ابراہیم اسی کے قائل ہیں۔

---

## باب ما جاء فى تحفة الصائم۔

۸۰۱۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابو معاوية عن سعد بن طريف عن عمير بن مأمون عن الحسن بن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحفة الصائم الدهن والمجمر قال ابو عيسى هذا حديث غريب ليس اسناده بذاك لا نعرفه الا من حديث سعد بن طريف وسعد يضعف و

## روزہ دار کا تحفہ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کا تحفہ تیل اور انگیٹھی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب اس کی سند کچھ نہیں ہم اسے صرف سعد بن طریف کی روایت سے جانتے ہیں اور سعد ضعیف ہے۔ عمیر بن مامون

يقال عمير بن مأموم أيضا۔

## باب ما جاء في الفطر والأضحى متى يكون۔

۸۰۱۔ حدثنا يحيى بن موسى نا يحيى بن اليمان عن معمر عن محمد بن المنكدر عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفطر يوم يفطر الناس والأضحى يوم يضحي الناس قال أبو عيسى سألت محمدا قلت له محمد بن المنكدر سمع من عائشة قال نعم يقول في حديثه سمعت عائشة قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه۔

## باب ما جاء في الاعتكاف إذا خرج منه۔

۸۰۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابن أبي عدي أنبأنا حميد الطويل عن أنس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعتكف في العشر الأواخر من رمضان فلم يعتكف عاما فلما كان في العام المقبل اعتكف عشرين قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح من حديث أنس واختلف أهل العلم في المعتكف إذا قطع اعتكافه قبل أن يتمه على ما نوى فقال بعض أهل العلم إذا نقض اعتكافه وجب عليه القضاء واحتجوا بالحديث أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج من اعتكافه فاعتكف عشرا من شوال وهو قول مالك وقال بعضهم إن لم يكن عليه نذر اعتكاف أو شيء أوجبه على نفسه وكان

کو عمیر بن مأموم بھی کہا جاتا ہے۔

## عید الفطر اور عید الاضحیٰ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عید الفطر اس دن ہے جب لوگ روزہ افطار کریں اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جب لوگ قربانی کریں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے پوچھا کیا محمد بن منکدر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنی ہے انہوں نے فرمایا ہاں وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے سنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔

## اعتکاف بیٹھنے کے بعد باہر آنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے ایک سال اعتکاف نہ بیٹھے تو آئندہ سال بیس دن اعتکاف بیٹھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو اعتکاف بیٹھ کر پورا کرنے سے پہلے توڑ دے بعض علماء فرماتے ہیں اعتکاف توڑنے سے قضا واجب ہے انہوں نے حدیث شریف سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف سے باہر تشریف لائے اور پھر شوال کے دس دن اعتکاف بیٹھے۔ امام مالک کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک اگر نذر کا اعتکاف یا ایسا اعتکاف جو خود اس نے اپنے اوپر واجب کیا ہو نہ ہو بلکہ نفل ہو تو اس صورت میں اعتکاف توڑنے سے

مُتَطَوِّعًا فَخَرَجَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَنْ يَقْضِيَ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ذَلِكَ اخْتِيَارًا مِنْهُ وَلَا يَجِبُ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَكُلُّ عَمَلٍ لَكَ أَنْ لَا تَدْخُلَ فِيهِ فَإِذَا دَخَلْتَ فِيهِ فَخَرَجْتَ مِنْهُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَقْضِيَ إِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

## بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ أَمْ لَا

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ أَدْنَى إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيحُ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ هَكَذَا رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنِ اعْتِكَافِهِ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَاجْتَمَعُوا عَلَى هَذَا أَنَّهُ يَخْرُجُ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ثُمَّ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَشُهُودِ الْجُمُعَةِ وَالْجَنَازَةِ لِلْمُعْتَكِفِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَعُودَ الْمَرِيضَ وَيُشَيِّعَ الْجَنَازَةَ وَيَشْهَدَ الْجُمُعَةَ إِذَا اشْتَرَطَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ

قضاء واجب نہیں بلکہ اسے اختیار ہے امام شافعی کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں ہر وہ عمل جس کا شروع کرنا تمہارے لئے لازمی نہیں اگر اس کو شروع کر کے توڑ دیا تو قضاء واجب نہیں البتہ حج اور عمرہ کی قضاء ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

## معتکف کا کسی ضرورت کے لیے باہر آنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں اپنا سر مبارک میرے قریب کرتے اور میں کنگھی کرتی اور آپ صرف انسانی ضرورت کے لئے ہی گھر میں تشریف لاتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح کئی راویوں نے حضرت مالک بن انس سے روایت کیا ہے۔ ابن شہاب بواسطہ عروہ اور عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ دونوں حضرت ام المومنین سے روایت کرتے ہیں اسی طرح اسے لیث بن سعد نے بواسطہ ابن شہاب عروہ اور عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

قتیبہ نے لیث سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ اعتکاف بیٹھنے والا صرف انسانی ضرورت کے لئے باہر جا سکتا ہے۔ اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ قضائے حاجت اور پیشاب کے لئے جا سکتا ہے۔ بیمار پرسی، جمعہ کی نماز اور جنازہ کے لئے جانے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک اگر اعتکاف بیٹھتے وقت ان امور کی شرط کر لی تو بیمار پرسی، جمعہ کی نماز اور جنازہ کے لئے جا سکتا ہے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک یہ تینوں کام نہیں کر سکتا وہ فرماتے ہیں کہ معتکف

بعضهم ليس له أن يفعل شيئاً من هذا ورأوا للمعتكف إذا كان في مصر يجمع فيه أن لا يعتكف إلا في المسجد الجامع لأنهم كرهوا الخروج له من معتكفه إلى الجمعة ولم يروا له أن يترك الجمعة فقالوا لا يعتكف إلا في المسجد الجامع حتى لا يحتاج إلى أن يخرج من معتكفه لغير قضاء حاجة الإنسان لأن خروجه لغير قضاء حاجة الإنسان قطع عندهم للاعتكاف وهو قول مالك والشافعي وقال أحمد لا يعود المريض ولا يتبع الجنازة على حديث عائشة وقال إسحاق إن اشترط ذلك فله أن يتبع الجنازة ويعود المريض.

## باب ما جاء في قيام شهر رمضان.

۸۰۵ - حدثنا هناد نا محمد بن الفضيل عن داود بن أبي هند عن الوليد بن عبد الرحمن الجرشي عن جبير بن نفير عن أبي ذر قال صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يصل بنا حتى بقي سبع من الشهر فقام بنا حتى ذهب ثلث الليل ثم لم يقم بنا في السادسة وقام بنا في الخامسة حتى ذهب شطر الليل فقلنا يا رسول الله لو نفلتنا بقية ليلتنا هذه فقال إنه من قام مع الإمام حتى ينصرف كتب له قيام ليلة ثم لم يصل بنا حتى بقي ثلث من الشهر فصلى بنا في الثالثة ودعا أهله ونساءه فقام بنا حتى تخوفنا الفلاح قلت له وما الفلاح قال السحور قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح واختلف أهل العلم في قيام رمضان فرأى بعضهم أن يصلي إحدى وأربعين ركعة مع الوتر وهو قول أهل المدينة

اس شہر میں جہاں جمعہ ہوتا ہے تو جامع مسجد میں اعتکاف بیٹھے تاکہ ضرورت انسانی کے بغیر اسے باہر جانے کی ضرورت نہ پڑے کیونکہ ان علماء کے نزدیک انسانی ضرورت کے علاوہ کسی دوسرے مقصد کے لئے باہر جانا اعتکاف کو توڑ دیتا ہے۔ امام مالک اور شافعی رحمہا اللہ کا یہی قول ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں حدیث عائشہ کے مطابق بیمار پرسی اور جنازہ میں شمولیت کے لئے نہ جائے۔ امام اسحاق فرماتے ہیں اگر شرط لگائی ہے تو پھر جنازہ میں بھی شریک ہو سکتا ہے اور بیمار پرسی بھی کر سکتا ہے

## نمازِ تراویح

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے لیکن آپ نے ہمیں نماز (تراویح) نہ پڑھائی۔ جب رمضان شریف کے سات دن باقی رہ گئے تو آپ ہمارے ساتھ (نماز پڑھانے کے لئے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر اگلی رات نہ کھڑے ہوئے اور پچیسویں رات کو نماز پڑھائی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ باقی رات بھی ہمیں نماز پڑھاتے (تو اچھا تھا) آپ نے فرمایا جو شخص امام کے ہمراہ (نماز کے لئے) سلام پھیرنے تک کھڑا ہوا اس کے لئے پوری رات قیام (کا ثواب) لکھا جاتا ہے۔ پھر آپ نے نماز تراویح نہ پڑھائی یہاں تک کہ تین دن باقی رہ گئے تو آپ نے ستائیسویں شب کو نماز پڑھائی اپنے اہل بیت و ازواج مطہرات کو بھی بلایا آپ نے اتنی لمبی نماز پڑھائی کہ ہمیں سحری کے چھوٹ جانے کا خوف ہوا جب آپ کہتے ہیں میں نے

والعمل على هذا عندهم بالمدينة وأكثر أهل العلم على ما روي عن عمر وعلي وغيرهما من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وقال الشافعي وهكذا أدركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة وقال أحمد روي في هذا ألوان ولم يقض فيه بشيء وقال إسحاق بل نختار إحدى وأربعين ركعة على ما روي عن أبي بن كعب واختار ابن المبارك وأحمد وإسحاق الصلاة مع الإمام في شهر رمضان واختار الشافعي أن يصلي الرجل وحده إذا كان قارئا۔

حضرت علماء سے ... اہل مدینہ کا یہی قول ہے اور مدینہ والوں کا اسی پر عمل ہے اکثر علماء کے نزدیک بیس رکعات ہیں جیسا کہ حضرت علی اور حضرت عمر اور دیگر صحابہ کرام سے مروی ہے یہی قول ہے سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی کا۔ امام شافعی فرماتے ہیں میں نے اپنے شہر مکہ میں لوگوں کو بیس رکعات پڑھتے پایا امام احمد فرماتے ہیں اس بارے میں مختلف روایات ہیں انہوں نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں دیا امام اسحاق فرماتے ہیں ہم اکتالیس رکعات اختیار کرتے ہیں جیسا کہ حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے ابن مبارک، امام احمد اور امام اسحاق نے رمضان میں امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھنے کو اختیار کیا اور امام شافعی نے قاری کے لئے اکیلے پڑھنا اختیار کیا ہے۔

## باب ما جاء في فضل من فطر صائما۔

[illegible] - حدثنا هناد حدثنا عبد الرحيم بن سليمان عن عبد الملك بن أبي سليمان عن عطاء عن زيد بن خالد الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فطر صائما كان له مثل أجره غير أنه لا ينقص من أجر الصائم شيئا قال هذا حديث حسن صحيح۔

## روزہ افطار کرانے کی فضیلت

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کے لئے اس کی مثل ثواب ہے اس کے بغیر کہ روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب الترغيب في قيام شهر رمضان وما جاء فيه من الفضل۔

[illegible] - حدثنا عبد بن حميد أخبرنا عبد الرزاق أنا معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرغب في قيام رمضان من غير أن يأمرهم بعزيمة ويقول من قام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم

## تراویح کی ترغیب اور فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام رمضان (تراویح) کی طرف رغبت دیتے لیکن وجوب کا حکم نہ فرماتے آپ فرماتے جس نے رمضان (کی راتوں) میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے گئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال تک

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَى ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## آخِرُ أَبْوَابِ الصَّوْمِ وَأَوَّلُ أَبْوَابِ الْحَجِّ

# أَبْوَابُ الْحَجِّ

## عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### بَابُ ۵۷۸ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ۔

۸۰۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ إِنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا أَوْ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكَ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ

یہی صورت حال ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور پھر دور فاروقی کے شروع شروع میں یہی حالت رہی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ زہری نے بواسطہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔

## ابواب صوم کا اختتام اور ابواب حج کا آغاز

# ابواب حج

## مکہ مکرمہ کی عزت

ابو شریح عدوی سے مروی ہے انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا اور وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا اے امیر مجھے اجازت دو میں تجھ سے ایک بات بیان کروں جس کے ساتھ کل یوم فتح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے بیان فرمانے کیلئے میرے کانوں نے سنا دل نے یاد رکھا اور آنکھوں نے دیکھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بات بیان فرمائی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو قابل عزت بنایا ہے لوگوں نے قابل احترام نہیں بنایا کسی شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے جائز نہیں کہ اس میں خون بہائے یا وہاں کے درخت کاٹے اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں قتال کی وجہ سے اس میں لڑائی کو جائز سمجھے تو اسے کہو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی تجھے تو اجازت نہیں دی (آپ نے فرمایا) مجھے ایک دن تھوڑی سی دیر کیلئے اجازت دی پھر اس کی عزت و احترام ایسے ہی لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ حاضر غائب تک یہ بات پہنچائے۔ ابو شریح سے پوچھا گیا پھر آپ کو عمرو بن سعید نے کیا جواب دیا؟ انہوں ن

بِذٰلِكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَيُرْوٰى بِخِزْيَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ شُرَيْحٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ اسْمُهٗ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو الْعَدَوِيُّ الْكَعْبِيُّ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ يَعْنِي الْجِنَايَةَ يَقُوْلُ مَنْ جَنٰى جِنَايَةً اَوْ اَصَابَ دَمًا ثُمَّ لَجَاَ اِلَى الْحَرَمِ فَاِنَّهٗ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ۔

نے فرمایا عمرو نے جواب دیا اے ابوشریح! میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں کہ حرم شریف کسی گناہ گار، خون کر کے بھاگنے والے اور تقصیر کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ خزیہ (رسوائی کا کام) کا لفظ بھی مروی ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوشریح حسن صحیح ہے ابوشریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے۔ ولا فارا بخربۃ سے مراد جنایت یعنی تقصیر کر کے بھاگنے والا مراد ہے جو شخص نقصان کر کے خونریزی کے بعد حرم میں آ جائے اس پر حد قائم کی جائے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

## حج اور عمرہ کا ثواب

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک دوسرے کے بعد کرتے رہو کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہ کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے سونے اور چاندی کی میل کچیل کو دور کرتی ہے حج مقبول کا ثواب جنت ہے اس باب میں حضرت عمر، عامر بن ربیعہ، ابوہریرہ، عبداللہ بن حبشی، ام سلمہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود اس روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

---

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ حَازِمٍ كُوْفِيٌّ وَهُوَ الْاَشْجَعِيُّ وَاسْمُهٗ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے حج کیا پس نہ عورت سے ہمبستری کی اور نہ ہی گناہ کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ ابوحازم کوفی اشجعی ہیں، ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزۃ الاشجعیہ کے غلام ہیں

---

## بَابُ ۵۵۰ مَا جَاءَ مِنَ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَرْكِ الْحَجِّ

۷۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا هِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى رَبِيْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْبَاهِلِيِّ نَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا أَوْ رَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهِ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِيْ إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُوْلٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

## حج نہ کرنے کا گناہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس سامان سفر اور سواری ہو جو اسے بیت اللہ شریف تک پہنچا دے پھر وہ حج نہ کرے پس اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ "اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ شریف کا حج ان لوگوں پر فرض ہے جو اس کی طرف جانے کی طاقت رکھتے ہوں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اس کی سند میں کلام ہے ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

## بَابُ ۵۵۱ مَا جَاءَ فِيْ إِيْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ۔

۷۹۲ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَلَكَ زَادًا أَوْ رَاحِلَةً وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَإِبْرَاهِيْمُ ابْنُ يَزِيْدَ هُوَ الْخُوْزِيُّ الْمَكِّيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

## سامان سفر اور سواری سے حج کی فرضیت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ کس چیز سے حج فرض ہوتا ہے؟" آپ نے فرمایا سامان سفر اور سواری سے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص زاد راہ اور سواری کا مالک ہو اس پر حج فرض ہے ابراہیم بن یزید، خوزی مکی ہے۔ بعض علماء نے اس کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

---

## بَابُ ۵۵۲ مَا جَاءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ

۷۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا مَنْصُوْرُ بْنُ

## حج کتنی مرتبہ فرض ہے

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جب

ابْنُ وَرْدَانَ الْكُوفِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاسْمُ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ فَيْرُوزَ۔

## بَابُ ۵۵۵ مَا جَاءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلَاثَةً وَسِتِّينَ بَدَنَةً وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا فِيهَا جَمَلٌ لِأَبِي جَهْلٍ فِي أَنْفِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ فِي كُتُبِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ لَا يَعُدُّ هٰذَا الْحَدِيثَ مَحْفُوظًا وَقَالَ إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا۔

آیت کریمہ وللہ علی الناس الخ (اور اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے جو وہاں تک جانے کی طاقت رکھتے ہوں) نازل ہوئی صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟ آپ خاموش رہے پھر عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ آپ نے فرمایا نہیں اور (فرمایا) اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں مت پوچھو کہ اگر تمہارے سامنے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں"۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابوہریرہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی اس طریق سے حسن غریب ہے ابو البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہے۔

## رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مبارک

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کئے دو حج ہجرت سے پہلے اور ایک حج ہجرت کے بعد جس کے ساتھ عمرہ بھی کیا آپ تریسٹھ (۶۳) اونٹ لے گئے باقی اونٹ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے لے کر آئے ان میں ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا اس کے ناک میں نکیل تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قربانی کی اور ہر اونٹ سے ایک بوٹی لیکر پکانے کا حکم فرمایا پس گوشت پکایا گیا تو آپ نے اس سے کچھ شوربہ نوش فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث سفیان کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن کو دیکھا انہوں نے یہ حدیث اپنی کتابوں میں عبداللہ بن زیاد سے روایت کی میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے سفیان ثوری کی سند سے نہیں پہچانا میرا خیال ہے کہ وہ اسے محفوظ حدیث نہیں سمجھتے تھے۔ نیز فرماتے تھے کہ یہ سفیان ثوری سے بواسطہ اسحاق و مجاہد مرسلاً مروی ہے۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَّاحِدَةً وَّاعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةً فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ وَعُمْرَةَ الْجِعْرَانَةِ اِذْ قَسَمَ غَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ اَبُوْ حَبِيْبٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ جَلِيْلٌ ثِقَةٌ وَّثَّقَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے انہوں نے فرمایا ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذی القعدہ میں دوسرا عمرہ حدیبیہ تیسرا عمرہ حج کے ساتھ اور چوتھا عمرہ جعرانہ۔ جب آپ نے غزوہ حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حبان بن ہلال ابو حبیب بصری ہیں اور وہ بڑے بزرگ ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

## بَابُ ۵۵۵ مَا جَاءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ عُمْرَةَ الْقِصَاصِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِيْ مَعَ حَجَّتِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے عمرہ حدیبیہ، دوسرا عمرہ جو دوسرے سال قضا کے طور پر کیا، تیسرا عمرہ جعرانہ سے اور چوتھا حجۃ الوداع کے ساتھ اس باب میں حضرت انس، عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس غریب ہے۔ ابن عیینہ نے یہ حدیث بواسطہ عمرو بن دینار حضرت عکرمہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار عمرے کئے اس روایت میں حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے بواسطہ سفیان بن عیینہ اور عمرو بن دینار، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے

---

## بَابُ ۵۵۶ مَا جَاءَ فِيْ اَيِّ مَوْضِعٍ اَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو لوگوں کو اطلاع دی اور مقام بیداء پہنچ کر آپ نے احرام باندھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں مقام بیداء کا ذکر کر کے تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم! آپ نے مسجد حرام کے پاس ایک درخت کے قریب احرام باندھا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۵۵ مَا جَاءَ مَتَى أَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يُحْرِمَ الرَّجُلُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے بعد احرام باندھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ عبدالسلام بن حرب کے سوا کسی اور نے اسے روایت کیا ہو۔ اس بات کو علماء نے پسند کیا ہے کہ آدمی نماز کے بعد احرام باندھے۔

## بَابُ ۵۶ مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ۔

## حج افراد

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج افراد کیا۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔

عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَاَفْرَدَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے حج افراد کیا۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی وَقَالَ الثَّوْرِیُّ اِنْ اَفْرَدْتَ الْحَجَّ فَحَسَنٌ وَاِنْ قَرَنْتَ فَحَسَنٌ وَاِنْ تَمَتَّعْتَ فَحَسَنٌ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ مِثْلَهٗ وَقَالَ اَحَبُّ اِلَيْنَا الْاِفْرَادُ ثُمَّ التَّمَتُّعُ ثُمَّ الْقِرَانُ۔

قتیبہ نے بواسطہ عبداللہ بن نافع صائغ، عبیداللہ بن عمر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت کی۔ امام ترمذی حضرت سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ افراد، قران اور تمتع میں سے ہر ایک بھلا اچھا ہے امام شافعی نے بھی اسی طرح فرمایا اور کہا کہ ہمیں زیادہ پسند افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔

ف: حج کی تین قسمیں ہیں افراد، قران اور تمتع۔ صرف حج کا احرام باندھنا افراد ہے حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھنے والا قارن اور عمرہ کا احرام باندھ کر افعال عمرہ بجا لائے پھر ایام حج میں حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے تو یہ تمتع ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اگر قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے تو احرام نہ کھولے اور جانور ساتھ نہیں لایا تو احرام کھول دے لیکن کوئی بھی ہو حج سے پہلے ... امام ابوحنیفہ کے نزدیک قران افضل ہے۔

## بَابُ ۵۵ مَا جَاءَ فِی الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

## حج وعمرہ جمع کرنا

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا وَاخْتَارُوْهُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لبیک بحج وعمرۃ دونوں کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس باب میں حضرت عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے بعض علماء اسی طرف گئے ہیں کوفہ والوں اور دوسرے لوگوں نے اسے پسند کیا ہے۔

## بَابُ ۵۶ مَا جَاءَ فِی التَّمَتُّعِ۔

## تمتع

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِیْ فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ

محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ حج اور عمرے کو ملا کر تمتع کرنے کا ذکر کر رہے تھے۔ ضحاک بن قیس نے کہا ایسا وہی کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بے خبر ہو۔ حضرت سعد نے کہا اے بھائی! تو نے بری بات کہی۔ ضحاک نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی

عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

اللہ عنہ نے اس سے روکا ہے۔ حضرت سعد نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ اسی طرح کیا۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ اِنَّ اَبَاكَ قَدْ نَهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَبِيْ نَهٰى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَاَمْرَ اَبِيْ يُتَّبَعُ اَمْ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ابن شہاب سے مروی ہے سالم بن عبداللہ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے ایک شامی کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عمرہ اور حج کو ملا کر تمتع کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا یہ جائز ہے۔ شامی نے کہا آپ کے والد نے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا بتاؤ اگر میرے باپ نے منع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تو کیا میرے باپ کی اتباع کی جائے گی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اپنایا جائے گا؟ اس شخص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پیروی کی جائے گی آپ نے فرمایا تو پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَاَوَّلُ مَنْ نَهٰى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ وَجَابِرٍ وَسَعْدٍ وَاَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ وَالتَّمَتُّعُ اَنْ يَّدْخُلَ الرَّجُلُ بِعُمْرَةٍ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يُقِيْمُ حَتّٰى يَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ وَعَلَيْهِ دَمُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيُسْتَحَبُّ لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَا صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ اَنْ يَّصُوْمَ فِي الْعَشْرِ وَيَكُوْنَ اٰخِرُهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَاِنْ لَّمْ يَصُمْ فِيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے تمتع کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس سے منع فرمایا اس باب میں حضرت علی، عثمان، جابر، سعد، اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے عمرے کے ساتھ تمتع کو پسند کیا ہے۔ تمتع یہ ہے کہ آدمی حج کے مہینے میں عمرے کے ساتھ داخل ہو پھر ٹھہرا رہے یہاں تک کہ حج کرے۔ یہ متمتع کہلاتا ہے۔ اس پر ایک جانور کا ذبح کرنا فرض ہے جو بھی حاصل ہو۔ جسے (قربانی کا جانور) نہ ملے وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے گھر لوٹ کر رکھے۔ متمتع کے لئے مستحب ہے کہ وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھ رہا ہے پہلے عشرہ میں رکھے اور آخری روزہ عرفہ کے دن ہو۔ اگر عشرہ اول میں نہیں رکھے

الْعُمْرَةِ صَامَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فِيْ قَوْلِ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَصُوْمُ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ يَخْتَارُوْنَ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

تو پھر ایام تشریق میں رکھے یہ بعض صحابہ کرام کا قول ہے ان میں حضرت ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ایام التشریق میں نہ رکھے اہل کوفہ اسی کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ۔

## تلبیہ (لبیک کہنا)

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا: حاضر ہوں اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَهَلَّ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ هٰذِهٖ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَزِيْدُ مِنْ عِنْدِهٖ فِيْ اَثَرِ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِنْ زَادَ فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِنْ تَعْظِيْمِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے احرام باندھا اور یہ تلبیہ کہتے ہوئے چلے میں حاضر ہوں اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوں بے شک تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ حضرت نافع کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ ہے۔ آپ (حضرت ابن عمر) اس تلبیہ میں اپنی طرف سے یہ اضافہ فرماتے "میں حاضر بارگاہ ہوں میں حاضر بارگاہ ہوں میں تیری عبادت کے لیے ہر وقت تیار ہوں بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے تیری ہی طرف رغبت ہے اور عمل تیری ہی رضا کے لیے ہے" یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابن مسعود، جابر، عائشہ، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر

اللهِ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَ اللهُ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَقْتَصِرَ
عَلَى تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنَّمَا قُلْنَا لَا بَأْسَ بِزِيَادَةِ تَعْظِيْمِ
اللهِ فِيْهَا لِمَا جَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ حَفِظَ التَّلْبِيَةَ
عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ زَادَ
ابْنُ عُمَرَ فِيْ تَلْبِيَتِهِ مِنْ قِبَلِهِ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ
إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے
امام شافعی فرماتے ہیں اگر کسی نے تلبیہ میں کچھ ایسے الفاظ زیادہ کیے
جن میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم پائی جاتی ہے تو انشاء اللہ کوئی حرج نہیں لیکن
مجھے یہ بات پسند ہے کہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ ہی پڑھے امام شافعی فرماتے ہیں
یہ بات کہ تعظیم خداوندی کے کچھ الفاظ زیادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہم نے اس
لیے کہی کہ حضرت ابن عمرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یاد تھا پھر بھی انہوں نے اپنی طرف سے اس
میں یہ الفاظ زیادہ کیے کہ میں حاضر ہوں تیری بارگاہ میں اور میری رغبت تیری ہی طرف ہے اور عمل بھی تیرے لیے ہے

## بَابُ ١١٥ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ

## تلبیہ اور قربانی کی فضیلت

٨٠٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ ح وَ
نَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ
الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنَّ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ
أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا حج افضل
ہے؟ آپ نے فرمایا جس میں بلند آواز سے تلبیہ
کہا جائے اور قربانی کی جائے۔

٨١٠۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ
بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ
يُلَبِّيْ إِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ
أَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان
تلبیہ کہتا ہے، اس کے دائیں بائیں تمام پتھر، درخت
ڈھیلے وغیرہ تلبیہ کہتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر ادھر
(مشرق و مغرب) سے پوری ہو جاتی ہے۔

٨١١۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَعَبْدُ
الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبِيْدَةُ
بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَ حَدِيْثِ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ بَكْرٍ
حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ
فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد سے اس کے ہم معنی
حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت ابن عمر
اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوبکر غریب ہے
ہم اسے صرف ابن ابی فدیک کی روایت سے جانتے
ہیں۔ محمد بن منکدر کو عبدالرحمٰن بن یربوع سے سماع حاصل
نہیں محمد بن منکدر نے سعید بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے
عبدالرحمٰن بن یربوع سے اس کے علاوہ حدیث روایت

يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِيْهِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى اَبُوْ نُعَيْمٍ الطَّحَّانُ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْطَاَ فِيْهِ ضِرَارٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَنْ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ اَخْطَاَ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ وَذَكَرْتُ لَهٗ حَدِيْثَ ضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ فَقَالَ هُوَ خَطَاٌ فَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُهٗ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ اَيْضًا مِثْلَ رِوَايَتِهٖ فَقَالَ لَا شَيْءَ اِنَّمَا رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَاَيْتُهٗ يُضَعِّفُ ضِرَارَ بْنَ صُرَدٍ وَالْعَجُّ هُوَ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ وَالثَّجُّ هُوَ نَحْرُ الْبُدْنِ۔

کی ہے ابو نعیم الطحان ضرار بن صرد نے یہ حدیث بواسطہ ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، محمد بن منکدر، سعید بن عبدالرحمن اور عبدالرحمن بن یربوع، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی اس میں ضرار سے غلطی واقع ہوئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے احمد بن حنبل سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس نے یہ حدیث بواسطہ محمد بن منکدر اور سعید بن عبدالرحمن، عبدالرحمن بن یربوع سے روایت کی اس نے غلطی کی میں نے امام بخاری سے سنا جب ان کے سامنے ضرار بن صرد کی روایت کا ذکر کیا گیا تو فرمایا یہ غلط ہے۔ میں نے عرض کیا ابن ابی فدیک سے دوسروں نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے تو امام بخاری نے فرمایا کچھ نہیں ان راویوں نے ابن ابی فدیک سے روایت نقل کی لیکن اس میں سعید بن عبدالرحمن کا ذکر نہیں (امام ترمذی کہتے ہیں) میرے خیال میں امام بخاری ضرار بن صرد کو ضعیف سمجھتے ہیں عج کے معنی بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور ثج کے معنی قربانی ذبح کرنا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ۔

## تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوْ بِالتَّلْبِيَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ

حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبریل آئے اور کہا کہ میں اپنے صحابہ کرام کو اہلال یا فرمایا تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنے کا حکم دوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث خلاد بواسطہ سائب حسن صحیح ہے۔ بعض راویوں نے اسے بواسطہ خلاد بن سائب، زید بن خالد سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ صحیح نہیں صحیح روایت وہ ہے جس میں خلاد اپنے والد سے

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ هُوَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادِ بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

روایت کرتے ہیں اور یہ خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید انصاری ہیں۔ اس باب میں حضرت زید بن خالد، ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

## بَابُ ۵۶۲ مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

## احرام باندھتے وقت غسل کرنا

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْاِغْتِسَالَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے احرام کے لئے کپڑے اتارے اور غسل فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ بعض علماء کے نزدیک احرام کے وقت غسل کرنا مستحب ہے۔ امام شافعی (اور امام ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ ۵۶۳ مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ الْإِحْرَامِ لِأَهْلِ الْآفَاقِ۔

## غیر ملکی کیلیے مقاماتِ احرام

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ أَيْنَ نُهِلُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ وَأَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ آپ نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے، اہل شام جحفہ سے، نجد والے قرن سے اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مشرق کے لئے مقام عقیق کو میقات احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمایا

الْمُحْرِمِ فِي الْعَقِيقِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

---

## بَابُ ٥٦٥ مَا جَاءَ فِي مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُ

٨١٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا ذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحُرُمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

## محرم کیلئے کونسا لباس جائز نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں حالت احرام میں کونسا لباس پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا قمیض پاجامہ برنس (برساتی) پگڑی اور موزے نہ پہنو لیکن اگر کسی کے جوتے نہ ہوں تو ٹخنوں سے نیچے تک کے موزے پہن سکتا ہے وہ کپڑا بھی نہ پہنو جس میں زعفران اور ورس (ایک خوشبو) لگی ہو۔ عورت بحالت احرام میں نقاب نہ ڈالے اور نہ ہی دستانے پہنے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

---

## بَابُ ٥٦٦ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ۔

٨١٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا أَيُّوبُ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ۔

## تہبند اور جوتا نہ ہو تو پاجامہ اور موزے پہننا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ محرم کو تہبند نہ ملے تو پاجامہ پہن لے اور اگر جوتا نہ پائے تو موزے پہن لے۔

---

٨١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ

قتیبہ نے بواسطہ حماد بن زید حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات

بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ الْإِزَارَ لَبِسَ السَّرَاوِيْلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ

منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اگر (محرم کو) جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

---

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِيْ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ أَوْ جُبَّةٌ۔

## احرام کے وقت قمیص اور جبہ اتار دینا

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيًّا قَدْ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّنْزِعَهَا۔

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو حالت احرام میں جبہ پہنے ہوئے دیکھا تو اسے اتارنے کا حکم دیا۔

---

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى وَهٰذَا أَصَحُّ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَهٰكَذَا رَوَى قَتَادَةُ وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوَى عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عمرو بن دینار، عطاء اور صفوان بن یعلی، یعلی بن امیہ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی۔ صحیح روایت وہ ہے جسے عمرو بن دینار اور ابن جریج نے بواسطہ عطاء اور صفوان بن یعلی، ابن امیہ سے مرفوعاً روایت کیا۔

---

## بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

## محرم کے لیے جانوروں کا قتل

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ موذی جانور چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا، حرم میں بھی مار ڈالے جائیں۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود

وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ الْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ابن عمر، ابوہریرہ، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

---

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْفَارَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَاَةَ وَالْغُرَابَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا الْمُحْرِمُ يَقْتُلُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ سَبُعٍ عَدَا عَلَى النَّاسِ اَوْعَلٰى دَوَابِّهِمْ فَلِلْمُحْرِمِ قَتْلُهٗ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا محرم مسلہ آور جانوروں، کاٹنے والے کتے، چوہے، بچھو، چیل اور کوے کو مار ڈالے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں محرم حملہ آور جانوروں اور کتے کو مار ڈالے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں ہر وہ درندہ جو لوگوں یا ان کے چارپایوں پر حملہ آور ہو اسے محرم قتل کر ڈالے۔

## بَابُ ۵۹۹ مَاجَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ۔

## محرم کے لیے سینگی کا حکم

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالُوْا لَا يَحْلِقُ شَعْرًا وَقَالَ مَالِكٌ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ اَنْ يَحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْزِعُ شَعْرًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔ اس باب میں حضرت انس، عبداللہ بن بحینہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے ایک جماعت نے محرم کے لئے سینگی لگوانے کی اجازت دی ہے۔ لیکن بال منڈوانے کی نہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں محرم ضرورت کے تحت سینگی لگوا سکتا ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ محرم کے لئے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بال نہ اکھیڑے۔

## بَابُ ۶۰۰ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيْجِ الْمُحْرِمِ۔

## محرم کو نکاح کی ممانعت

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ

نبیہ بن وہب کہتے ہیں ابن معمر نے اپنے بیٹے کا

نا أيوب عن نافع عن نبيه بن وهب قال أراد ابن معمر أن ينكح ابنه فبعثني إلى أبان بن عثمان وهو أمير الموسم فأتيته فقلت إن أخاك يريد أن ينكح ابنه فأحب أن يشهدك ذلك قال لا أراه إلا أعرابيا جافيا إن المحرم لا ينكح ولا ينكح أو كما قال ثم حدث عن عثمان مثله يرفعه وفي الباب عن أبي رافع وميمونة. قال أبو عيسى حديث عثمان حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعلي بن أبي طالب وابن عمر وهو قول بعض فقهاء التابعين وبه يقول مالك والشافعي وأحمد وإسحق لا يرون أن يتزوج المحرم وقالوا إن نكح فنكاحه باطل۔

نکاح کرنا چاہا تو مجھے امیر حج ابان بن عثمان کے پاس بھیجا میں نے آکر کہا آپ کا بھائی اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اس موقعہ پر موجود ہوں۔ ابان بن عثمان نے فرمایا میں انہیں جاہل اعرابی خیال کرتا ہوں۔ محرم نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ دوسرے کا نکاح کرا سکتا ہے۔ یا جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ پھر حضرت عثمان سے مرفوع حدیث بیان کی۔ اس باب میں حضرت ابو رافع اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عثمان حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام کا اسی پر عمل ہے جن میں حضرت عمر بن خطاب، علی ابن ابی طالب اور ابن عمر شامل ہیں بعض فقہاء تابعین کا یہی قول ہے امام مالک، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے ان کے نزدیک محرم کا نکاح کرنا جائز نہیں اور باطل ہوگا۔

۸۲۵۔ حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن مطر الوراق عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن سليمان بن يسار عن أبي رافع قال تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم ميمونة وهو حلال وبنى بها وهو حلال وكنت أنا الرسول فيما بينهما. قال أبو عيسى هذا حديث حسن ولا نعلم أحدا أسنده غير حماد بن زيد عن مطر الوراق عن ربيعة وروى مالك بن أنس عن ربيعة عن سليمان بن يسار أن النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو حلال ورواه مالك مرسلا ورواه أيضا سليمان بن بلال عن ربيعة مرسلا. قال أبو عيسى وروي عن يزيد بن الأصم عن ميمونة قالت تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو حلال وروى بعضهم عن يزيد بن الأصم أن النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو حلال. قال أبو عيسى ويزيد بن الأصم هو ابن أخت ميمونة.

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے شب زفاف میں بھی آپ احرام میں نہیں تھے میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے کہ حماد بن زید کے سوا کسی نے اس کو مسند بیان کیا ہو حماد بواسطہ مطر الوراق ربیعہ سے روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس نے بواسطہ ربیعہ سلیمان بن یسار سے مرسلا روایت کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے سلیمان بن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسل روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یزید بن اصم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے بعض راویوں نے یزید بن اصم سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یزید بن اصم حضرت میمونہ کے بھانجے ہیں۔

## باب ما جاء في الرخصة في ذلك

۸۲۶۔ حدثنا حميد بن مسعدة نا سفيان بن حبيب عن هشام بن حسان عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم وفي الباب عن عائشة قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول سفيان الثوري واهل الكوفة۔

۸۲۷۔ حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم۔

۸۲۸۔ حدثنا قتيبة نا داود بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دينار قال سمعت ابا الشعثاء يحدث عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم قال ابو عيسى هذا حديث صحيح وابو الشعثاء اسمه جابر بن زيد واختلفوا في تزويج النبي صلى الله عليه وسلم ميمونة لان النبي صلى الله عليه وسلم تزوجها في طريق مكة فقال بعضهم تزوجها حلالا وظهر امر تزويجها وهو محرم ثم بنى بها وهو حلال بسرف في طريق مكة وماتت ميمونة بسرف حيث بنى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم ودفنت بسرف۔

۸۲۹۔ حدثنا اسحق بن منصور نا وهب بن جرير نا ابي قال سمعت ابا فزارة يحدث عن يزيد بن الاصم عن ميمونة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجها وهو حلال وبنى بها حلالا وماتت بسرف ودفناها في الظلة التي بنى بها فيها قال ابو عيسى هذا حديث غريب وروى غير واحد هذا

## محرم کو نکاح کی اجازت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور آپ اس وقت محرم تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی اسی پر عمل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

ایک دوسری سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو الشعثاء کا نام جابر بن زید ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت میمونہ کے ساتھ نکاح میں اختلاف ہے کیونکہ آپ نے حضرت میمونہ سے مکہ کے راستے میں نکاح کیا اس لیے بعض علماء کہتے ہیں آپ اس وقت احرام سے نہیں تھے لیکن خبر نکاح اس وقت ظاہر ہوئی جب آپ احرام باندھ چکے تھے پھر آپ نے مکہ کے راستے میں مقام سرف پر شب زفاف گزاری جبکہ آپ اس وقت احرام سے نہیں تھے۔ حضرت میمونہ کا انتقال بھی مقام سرف میں ہوا جہاں حضور نے ان کے ساتھ پہلی رات گزاری تھی وہاں ہی آپ کو دفن کیا گیا۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو آپ احرام باندھے ہوئے نہ تھے اور اسی حالت میں اول شب گزاری۔ حضرت میمونہ کا انتقال بھی وہیں ہوا اور ان کو وہاں ہی دفن کیا گیا جہاں حضور نے ان کے ساتھ پہلی رات گزاری تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور متعدد

هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ

بعض راویوں نے اسے حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے نکاح کیا تو آپ حلال تھے

## بَابُ ۲۴ مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ ـ

## محرم کے لیے شکار کھانے کا حکم

۸۴۰ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَدْ لَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ وَطَلْحَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ وَالْمُطَّلِبُ لَا نَعْرِفُ لَهٗ سَمَاعًا مِنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِاَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ بَاْسًا اِذَا لَمْ يَصْطَدْهُ اَوْ يُصْطَدْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ الشَّافِعِيُّ هٰذَا اَحْسَنُ حَدِيْثٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَقْيَسُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ ـ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے جب تک کہ تم خود شکار نہ کرو اور نہ ہی تمہارے لیے شکار کیا جائے اس باب میں حضرت ابوقتادہ اور طلحہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر مفسر ہے مطلب کیلئے حضرت جابر سے سماع ثابت نہیں بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے وہ محرم کیلئے شکار کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے بشرطیکہ نہ تو اس نے خود شکار کیا ہو اور نہ ہی اس کیلئے شکار کیا گیا ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں یہ حدیث احسن اور زیادہ صحیح ہے اس پر عمل ہے۔ اور امام احمد و اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں

۸۴۱ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب مکہ کے ایک راستے میں پہنچے تو اپنے بعض احرام باندھے ہوئے ساتھیوں کے ساتھ حضور سے پیچھے رہ گئے وہ خود احرام سے نہیں تھے انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سیدھے ہو گئے اور ساتھیوں سے ان کی لاٹھی مانگی انہوں نے انکار کیا تو نیزہ مانگا۔ انہوں نے اس سے بھی انکار کیا تو آپ نے خود اٹھایا اور گورخر پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا بعض صحابہ کرام نے اس سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا یہ ایک لقمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا۔

۸۴۲ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ فِيْ حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ

قتیبہ نے بواسطہ زید بن اسلم اور عطاء بن یسار حضرت ابوقتادہ سے ایک روایت نقل کی ابوالنضر کی روایت کی طرح اس میں بھی گورخر کا ذکر ہے۔ لیکن اس میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت

أَسْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ ۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَأَهْدَى لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَإِنَّا حُرُمٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَكَرِهُوا أَكْلَ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا وَجْهُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَنَا إِنَّمَا رَدَّهُ عَلَيْهِ لَمَّا ظَنَّ أَنَّهُ صِيدَ مِنْ أَجْلِهِ وَتَرَكَهُ عَلَى التَّنَزُّهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ أَهْدَى لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ وَحْشٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ ۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِسِيَاطِنَا وَعِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوهُ فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت سے کچھ (بچا ہوا) ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## محرم کو شکار کا گوشت کھانے کی ممانعت

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بمقام ابواء یا مقام ودان میں ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں ایک گورخر کا تحفہ پیش کیا آپ نے واپس لوٹا دیا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ناخوش گواری کے اثرات دیکھے تو فرمایا ہم نے کسی ناراضگی کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ اس لیے کہ ہم محرم ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس حدیث پر عمل ہے ان کے نزدیک محرم کو شکار (کا گوشت) کھانا مکروہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ آپ نے اس خیال سے لوٹایا کہ شاید یہ آپ کے لیے شکار کیا گیا ہو لہٰذا آپ نے محض احتیاطاً اس کے کھانے سے اجتناب فرمایا۔ بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث حضرت زہری سے روایت کی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر کا گوشت پیش کیا گیا یہ غیر محفوظ ہے۔ اس باب میں حضرت علی اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

## محرم کے لیے دریائی شکار کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حج یا عمرہ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ پس ٹڈیوں کا ایک دل ہمارے سامنے آیا تو ہم اسے اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے مارنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھاؤ یہ دریا کا شکار ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوالمہزم کی روایت سے پہچانتے

مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَصِيْدَ الْجَرَادَ وَيَاْكُلَهُ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِ صَدَقَةً اِذَا اصْطَادَهُ وَاَكَلَهُ۔

ابی المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور ان کے بارے میں شعبہ نے کلام کیا ہے علماء کی ایک جماعت نے محرم کو اجازت دی ہے کہ وہ ٹڈیوں کا شکار کرے اور کھائے۔ بعض علماء کے نزدیک ٹڈیوں کا شکار کرنے یا کھانے والے پر صدقہ واجب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الضَّبُعِ يُصِيْبُهَا الْمُحْرِمُ

## بجو کا شکار

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اَقَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَرَوٰى جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُحْرِمِ اِذَا اَصَابَ ضَبُعًا اَنَّ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ۔

ابن عمار کہتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا بجو شکار ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی طرح) فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت علی نے یحییٰ بن سعید کا قول نقل کیا کہ جریر بن حازم نے اس حدیث کو بواسطہ جابر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ابن جریج کی روایت اصح ہے۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ محرم جب بجو کا شکار کرے تو اس پر بدلہ دینا واجب ہے۔

ناشر کا ۔ بجو کا شکار جائز ہے لیکن کھانا منع ہے کیونکہ کچلی والے شکاری درندوں کے کھانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی نظریہ ہے۔ شرح معانی الآثار جلد ۲ ص ۲۴۰۔ (مترجم)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ

## دخول مکہ کے لیے غسل

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُوْلِهِ مَكَّةَ بِفَخٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے مقام فخ پر غسل فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے صحیح روایت وہ ہے جسے حضرت نافع

عُمَرَ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ يُسْتَحَبُّ الْاِغْتِسَالُ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُمَا وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ۔

نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل فرمایا کرتے تھے۔ امام شافعی اسی بات کے قائل ہیں کہ دخول مکہ کے لیے غسل مستحب ہے (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے) عبدالرحمن بن زید بن اسلم، حدیث میں ضعیف ہیں امام احمد بن حنبل علی ابن مدینی اور دوسرے محدثین نے ان کو ضعیف کہا ہے ہم اس حدیث کو صرف انہی سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخُرُوْجِهِ مِنْ أَسْفَلِهَا۔

## مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور نکلنا

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اوپر کی جانب سے داخل ہوئے اور نیچے کی طرف سے باہر تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ نَهَارًا۔

## مکہ مکرمہ میں دن کو جانا

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ۔

## بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ

مہاجر مکی سے روایت ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا بیت اللہ کو دیکھ کر آدمی ہاتھ اٹھائے

الْمَكِّيُّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَفْعَلُهُ قَالَ أَبُو عِيسَى رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ وَاسْمُ أَبِي قَزَعَةَ سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ۔

آپ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں؟ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا ہم صرف شعبہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ نے اسے ابو قزعہ سے روایت کیا۔ ابو قزعہ کا نام سوید بن حجر ہے۔

## بَابُ ۵۵ مَا جَاءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

## طواف کا طریقہ

٨٢٠۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ مَضَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا أَظُنُّهُ قَالَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مسجد میں داخل ہوئے۔ حجر اسود کو بوسہ دیا پھر دائیں جانب چل دیے تین چکر پاؤں کو تیز تیز ہلاتے ہوئے پورے کیے اور چار پھیروں میں اپنی رفتار سے چلے پھر مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور آیت کریمہ (مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ) پڑھ کر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان تھا دو رکعتوں کے بعد حجر اسود کے پاس تشریف لائے اسے بوسہ دیا اور پھر صفا کی طرف چل دیے میرا خیال ہے آپ نے پڑھا ان الصفا والمروۃ الآیہ (بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں) اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔

## بَابُ ۵۶ مَا جَاءَ فِي الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ۔

## حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرنا

٨٢١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کندھے ہلاتے ہوئے تیز تیز قدم چل کر حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر لگائے اور چار پھیروں میں عام رفتار سے چکر لگایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر بھول کر

عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِذَا تَرَكَ الرَّمَلَ عَمْدًا فَقَدْ أَسَاءَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَإِذَا لَمْ يَرْمُلْ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ لَمْ يَرْمُلْ فِيمَا بَقِيَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ رَمَلٌ وَلَا عَلَى مَنْ أَحْرَمَ مِنْهَا۔

رمل (تیزی سے چلنا) چھوڑ دے تو اس نے غلطی کی لیکن اس پر کوئی بدلہ نہیں۔ اور اگر پہلے تین پھیروں میں رمل نہیں کیا تو باقی چکروں میں نہ کرے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ اہل مکہ پر رمل نہیں اور نہ ہی ان پر جنہوں نے مکہ مکرمہ سے احرام باندھا۔

## بَابٌ ۵۸۲ مَا جَاءَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِي دُونَ مَا سِوَاهُمَا۔

## حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دینا

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ وَمَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ إِلَّا اسْتَلَمَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَسْتَلِمَ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عباس اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھے حضرت معاویہ جس رکن سے گزرتے بوسہ دیتے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے ان سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دیا کرتے تھے حضرت امیر معاویہ نے فرمایا بیت اللہ شریف کی کوئی چیز خالی نہیں چھوڑی گئی۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دیا جائے۔

## بَابٌ ۵۸۳ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَبِعًا۔

## حالت اضطباع میں طواف کرنا

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَبْدُ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَى بْنُ

حضرت یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا اور آپ پر چادر مبارک تھی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہم سفیان ثوری کی اس حدیث کو ابن جریج سے صرف انکی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد الحمید سے مراد ابن جبیر بن شیبہ ہیں۔ اور ابن یعلی کے والد حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ

أُمَيَّةَ۔

فائدہ:۔ چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں۔ (مترجم)

## بَابُ ٥٨٢ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

٨٢٤۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي أُقَبِّلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ تَقْبِيلَ الْحَجَرِ فَإِنْ لَمْ يُمْكِنْهُ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ اسْتَلَمَهُ بِيَدِهِ وَقَبَّلَ يَدَهُ وَإِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهُ إِذَا حَاذَى بِهِ وَكَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

## حجر اسود کو بوسہ دینا

حضرت عابس بن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور ساتھ ہی فرماتے جاتے تھے۔ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا اس باب میں حضرت ابوبکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب سمجھتے ہیں۔ اگر اس تک پہنچنا ناممکن ہو تو ہاتھ لگا کر اسے چوم لے اگر ہاتھ بھی نہ پہنچ سکتا ہو تو جب وہاں پہنچے اس کی طرف منہ کر کے "اللہ اکبر" کہے۔ امام شافعی کا یہی قول ہے۔

## بَابُ ٥٨٣ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

٨٢٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَأَتَى الْمَقَامَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا وَقَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ فَإِنْ بَدَأَ بِالْمَرْوَةِ لَمْ يُجْزِهِ وَيَبْدَأُ بِالصَّفَا وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مَنْ

## صفا سے سعی شروع کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کیا، مقام ابراہیم پر آئے تو یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) "اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پکڑو" آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر حجر اسود کے پاس تشریف لائے۔ اسے بوسہ دیا۔ پھر فرمایا "ہم اسی مقام سے ابتداء کرتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے آغاز فرمایا" یعنی کہ آپ نے صفا سے سعی شروع کی اور پڑھا "بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ مروہ سے پہلے صفا سے آغاز کیا جائے۔ اگر

## بَابُ ۵۵۳ مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَطُوفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا إِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

## سوار ہو کر طواف کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر طواف کیا۔ جب آپ رکن کے پاس پہنچتے تو اس کی طرف اشارہ فرماتے تھے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابو طفیل اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک بلا عذر سوار ہو کر طواف اور سعی کرنا مکروہ ہے۔ امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔

## بَابُ ۵۵۴ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنَّمَا يُرْوَى هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَانُوا يَعُدُّونَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِيهِ وَلَهُ أَخٌ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ أَيْضًا۔

## طواف کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ بیت اللہ شریف کا طواف کیا وہ گناہوں سے ایسے باہر آ جائے گا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حضرت ابن عباس سے موقوفاً مروی ہے۔

حضرت ایوب کہتے ہیں۔ لوگ عبداللہ بن سعید کو ان کے والد سعید بن جبیر سے افضل خیال کرتے تھے ان کے ایک بھائی تھے جن کا نام عبدالملک بن سعید بن جبیر ہے۔ ان سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

كان بالبيت ولم يطف بين الصفا والمروة حتى رجع فقال بعض أهل العلم إن لم يطف بين الصفا والمروة حتى خرج من مكة فإن ذكر وهو قريب منها رجع فطاف بين الصفا والمروة وإن لم يذكر حتى أتى بلاده أجزأه وعليه دم وهو قول سفيان الثوري وقال بعضهم إن ترك الطواف بين الصفا والمروة حتى رجع إلى بلاده فإنه لا يجزئه وهو قول الشافعي قال الطواف بين الصفا والمروة واجب لا يجوز الحج إلا به

مروہ سے ابتدا کرے تو جائز نہیں (دوبارہ) صفا سے شروع کرے جو کوئی بیت اللہ شریف کا طواف کرے لیکن صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کرے اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں اگر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کیے بغیر مکہ مکرمہ سے باہر آگیا تو اگر اسے قریب ہی یاد آجائے تو واپس لوٹ کر صفا مروہ کے درمیان سعی کرے اگر یاد نہ آیا یہاں تک کہ اپنے گھر پہنچ گیا تو جائز ہے۔ اور اس پر خون (قربانی) واجب ہے یہ سفیان ثوری کا قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر سعی کیے بغیر گھر آگیا تو جائز نہیں۔ امام شافعی کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ صفا مروہ کے درمیان سعی واجب ہے اس کے بغیر حج جائز نہیں۔

## باب ۲۲۵ ما جاء في السعي بين الصفا والمروة

## صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا

۸۲۶۔ حدثنا قتيبة نا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عباس قال إنما سعى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبيت وبين الصفا والمروة ليري المشركين قوته قال وفي الباب عن عائشة وابن عمر وجابر قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وهو الذي يستحبه أهل العلم أن يسعى بين الصفا والمروة فإن لم يسع ومشى بين الصفا والمروة رأوه جائزا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان اس لیے دوڑے کہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے علماء کے نزدیک مستحب ہے کہ صفا مروہ کے درمیان دوڑا جائے۔ اگر دوڑنے کی بجائے اپنی رفتار سے چلے تو بھی جائز ہے۔

۸۲۷۔ حدثنا يوسف بن عيسى نا ابن فضيل عن عطاء بن السائب عن كثير بن جمهان قال رأيت ابن عمر يمشي في المسعى فقلت له أتمشي في المسعى بين الصفا والمروة فقال لئن سعيت فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسعى ولئن مشيت فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي وأنا شيخ كبير قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى سعيد بن جبير عن ابن عمر نحو هذا۔

کثیر بن جمہان کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو صفا مروہ کے درمیان عام رفتار سے چلتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کیا آپ صفا مروہ کے درمیان اپنی (عام) رفتار سے چلتے ہیں! آپ نے فرمایا۔ اگر میں دوڑ کر چلوں تو میں نے حضور کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر اپنی عام رفتار سے چلوں تو میں نے آپ کو اس طرح چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ اور میں بوڑھا آدمی ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن جبیر نے بھی حضرت ابن عمر سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

## بَابُ ۵۹ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَافِ لِمَنْ يَّطُوْفُ

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ أَيْضًا وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ وَالطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَكَذٰلِكَ إِنْ طَافَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ أَيْضًا لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ أَنَّهُ طَافَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى نَزَلَ بِذِي طُوًى فَصَلّٰى بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

## طواف کرنے والے کا صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد مناف کی اولاد! کسی شخص کو اس گھر کے طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکو رات اور دن میں جس وقت بھی وہ چاہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جبیر بن مطعم حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن ابی نجیح نے اسے عبداللہ بن باباہ سے بھی روایت کیا ہے۔ مکہ مکرمہ میں فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں عصر اور صبح کے بعد نماز پڑھنے اور طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں امام شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا بعض علماء فرماتے ہیں اگر عصر کے بعد طواف کرے تو غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھے اسی طرح اگر صبح کی نماز کے بعد طواف کیا تو بھی طلوع شمس سے پہلے نماز نہ پڑھے۔ ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ آپ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا۔ اور نماز پڑھے بغیر مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے یہاں تک کہ مقام ذی طوی میں اترکر طلوع آفتاب کے بعد نماز پڑھی۔ سفیان ثوری اور مالک بن انس رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ ۶۰ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَتَيِ الْإِخْلَاصِ

## نماز طواف کی قرأت

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں اخلاص کی دو سورتیں (یعنی) ؎

؎ قل یا ایہا الکفرون ۱۲

قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَقْرَءَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِقُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عِمْرَانَ وَحَدِيْثُ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ فِيْ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عِمْرَانَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ ۔

اور قل ہو اللہ احد پڑھیں۔

جعفر بن محمد اپنے والد سے راوی ہیں کہ وہ طواف کی دو رکعتوں میں قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھنا پسند کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث عبدالعزیز بن عمران کی روایت سے اصح ہے یعنی اس میں جعفر بن محمد کی اپنے والد سے روایت بنسبت اس روایت کے زیادہ صحیح ہے۔ جسے وہ بواسطہ والد اور حضرت جابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالعزیز بن عمران حدیث میں ضعیف ہیں۔

## بَابُ ۵۹۱ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا ۔

## ننگے ہو کر طواف کرنے کی ممانعت

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِاَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ اِلٰى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهُ فَاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔

زید بن اثیع کہتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا آپ کس چیز کے ساتھ بھیجے گئے تھے؟ آپ نے فرمایا چار باتوں کے ساتھ کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوگا۔ بیت اللہ شریف کا طواف برہنہ ہو کر نہ کیا جائے۔ اس سال کے بعد مسلمان اور مشرک جمع نہ ہوں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس سے معاہدہ ہے وہ اپنی میعاد تک ہے اور جس کی میعاد نہیں وہ چار ماہ تک ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ نَحْوَهُ وَقَالَا زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ وَهٰذَا اَصَحُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَشُعْبَةُ وَهِمَ فِيْهِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ اُثَيْلٍ ۔

ابن ابی عمر اور نصر بن علی (دونوں) نے بواسطہ سفیان ابواسحٰق سے اس کی مثل حدیث روایت کی اور زید بن اثیع کی جگہ زید بن یثیع کہا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ سے اس میں خطاء ہوئی اور انہوں نے زید بن اثیل کہا۔

## باب ۵۹۲ مَاجَاءَ فِي دُخُولِ الْكَعْبَةِ

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ نَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِي وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ اِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ اِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ اَنِّي لَمْ اَكُنْ فَعَلْتُ اِنِّي اَخَافُ اَنْ اَكُونَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِي مِنْ بَعْدِي قَالَ اَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

## خانہ کعبہ میں داخل ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے نہایت مسرور اور خوش دل تشریف لے گئے اور پریشان واپس ہوئے میں نے (سبب) پوچھا تو فرمایا میں کعبہ معظمہ میں داخل ہوا اور میں نے دل میں سوچا کہ نہ داخل ہوتا تو اچھا تھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ میرے بعد میری امت مشقت میں نہ پڑ جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۵۹۳ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ اَبُو عِيسٰى حَدِيثُ بِلَالٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ بَاْسًا وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ النَّافِلَةِ فِي الْكَعْبَةِ وَكَرِهَ اَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ اَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ وَالتَّطَوُّعُ فِي الْكَعْبَةِ لِاَنَّ حُكْمَ النَّافِلَةِ وَالْمَكْتُوبَةِ فِي الطَّهَارَةِ وَالْقِبْلَةِ سَوَاءٌ۔

## خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وسط کعبہ میں نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ آپ نے نماز نہیں پڑھی۔ بلکہ صرف تکبیر کہی۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید فضل بن عباس، عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث بلال حسن صحیح ہے۔ اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ کعبہ مکرمہ میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ خانہ کعبہ میں نوافل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ فرض نماز مکروہ ہے۔ امام شافعی کے نزدیک نفل اور فرض دونوں میں کوئی حرج نہیں کیونکہ طہارت اور قبلہ کا حکم فرض اور دونوں کے لیے ایک جیسا ہے۔

## باب ۵۹۴ مَاجَاءَ فِي كَسْرِ الْكَعْبَةِ۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُو دَاؤُدَ عَنْ

## تعمیر کعبہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ

شعبة عن أبي إسحٰق عن الأسود بن يزيد أن ابن الزبير قال له حدثني بما كانت تفضي إليك أم المؤمنين يعني عائشة فقالت حدثتني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها لولا أن قومك حديثو عهد بالجاهلية لهدمت الكعبة وجعلت لها بابين فلما ملك ابن الزبير هدمها وجعل لها بابين قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح۔

علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اگر تمہاری قوم عہد جاہلیت کے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کے دو دروازے بناتا۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے دور حکومت میں اسے توڑ کر دو دروازے بنا دیے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۵۹۵ ما جاء في الصلوٰة في الحجر

٨٥٩۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن علقمة بن أبي علقمة عن أمه عن عائشة قالت كنت أحب أن أدخل البيت فأصلي فيه فأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي فأدخلني الحجر فقال صلي في الحجر إن أردت دخول البيت فإنما هو قطعة من البيت ولكن قومك استقصروه حين بنوا الكعبة فأخرجوه من البيت قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وعلقمة بن أبي علقمة هو علقمة بن بلال۔

## حطیم میں نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں چاہتی تھی کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر نماز پڑھوں۔ پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں داخل کیا اور فرمایا حطیم میں نماز پڑھو۔ اگر تم بیت اللہ شریف میں داخل ہونا چاہتی ہو تو یہ بھی اس کا ایک حصہ ہے۔ لیکن تمہاری قوم نے کعبہ کو بناتے وقت اسے چھوڑ دیا اور اسے کعبہ سے باہر کر دیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ سے مراد علقمہ بن بلال ہیں۔

## باب ۵۹۶ ما جاء في فضل الحجر الأسود والركن والمقام۔

٨٦١۔ حدثنا قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل الحجر الأسود من الجنة وهو أشد بياضا من اللبن فسودته خطايا بني آدم وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وأبي هريرة

## حجر اسود اور مقام ابراہیم کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حجر اسود جنت سے اترا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا پھر انسان کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءٍ اَبِىْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا يُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوْفًا قَوْلُهٗ وَفِيْهِ عَنْ اَنَسٍ اَيْضًا وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجھا دی اور اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بجھاتا تو یہ مشرق سے مغرب تک سب کچھ روشن کر دیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حضرت عبداللہ بن عمرو کا اپنا قول (حدیث موقوف) مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے اور وہ غریب حدیث ہے

## بَابُ ۹۵ مَا جَاءَ فِى الْخُرُوْجِ اِلٰى مِنًى وَالْمُقَامِ بِهَا

## منیٰ کی طرف جانا اور وہاں ٹھہرنا

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ تَكَلَّمُوْا فِيْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مقام منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں پڑھائیں اور پھر عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اسماعیل بن مسلم کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِىُّ بْنُ الْمَدِيْنِىِّ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعِ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ اِلَّا خَمْسَةَ اَشْيَاءَ وَعَدَّهَا وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْمَا عَدَّ شُعْبَةُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں ظہر اور فجر کی نماز پڑھائی اور اول وقت میں ہی عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ علی بن مدینی نے بواسطہ یحییٰ، شعبہ کا قول نقل کیا کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں۔ شعبہ نے ان حدیثوں کو شمار کرتے ہوئے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

## بَابُ ۵۹۸ مَا جَاءَ اَنَّ مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

۸۸۴ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكَ عَنْ اُمِّهٖ مُسَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بَيْتًا يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

## بَابُ ۵۹۹ مَا جَاءَ فِيْ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۸۸۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهٗ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهٖ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى لِاَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَّقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى اِلَّا مَنْ كَانَ بِمِنًى مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَاْسَ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَّقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ۔

## منیٰ پہلے پہنچنے والوں کی جگہ ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کے لیے منیٰ میں سایہ دار جگہ نہ بنا دی جائے؟ آپ نے فرمایا "نہیں" منیٰ ان لوگوں کی جگہ ہے۔ جو پہلے وہاں پہنچ جائیں امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## منیٰ میں نماز قصر کرنا

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے منیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں ادا کیں۔ لوگ اس وقت بہت امن میں اور زیادہ تھے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث حارثہ بن وہب حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ابتدائی دور خلافت میں منیٰ میں دو رکعتیں نماز ادا کی۔ مکہ والوں کے لیے منیٰ میں نماز قصر کرنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اہل مکہ منیٰ میں قصر نہ کریں۔ قصر صرف مسافر کے لیے ہے۔ ابن جریج، سفیان ثوری، یحییٰ بن سعید قطان، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اہل مکہ بھی منیٰ میں قصر کر سکتے ہیں امام اوزاعی، مالک، سفیان بن عیینہ اور عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہم اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُقُوفِ بِعَرَفَاتٍ وَالدُّعَاءِ فِيهَا

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ وُقُوفٌ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَالشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مِرْبَعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَابْنُ مِرْبَعٍ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثُ الْوَاحِدُ۔

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ كَانَ عَلَى دِينِهَا وَهُمُ الْحُمْسُ يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ يَقُولُونَ نَحْنُ قَطِينُ اللهِ وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ كَانُوا لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَرَمِ وَعَرَفَةُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ فَأَهْلُ مَكَّةَ كَانُوا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَقُولُونَ نَحْنُ قَطِينُ اللهِ يَعْنِي سُكَّانَ اللهِ وَمَنْ سِوَى أَهْلِ مَكَّةَ كَانُوا يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا

## عرفات میں ٹھہرنا اور دعا کرنا

یزید بن شیبان فرماتے ہیں۔ ہمارے پاس ابن مربع انصاری تشریف لائے۔ ہم اس وقت عرفات میں اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے تھے جسے عمرو دور بتاتے تھے۔ انہوں نے فرمایا میں تمہاری طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اپنی اپنی عبادت کی جگہ بیٹھے رہو کیونکہ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ترکہ میں سے ایک ترکہ پر ہو۔ اس باب میں حضرت علی، عائشہ، جبیر بن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن مربع حسن ہے۔ ہم اسے صرف ابن عیینہ کی روایت سے پہچانتے ہیں جو عمرو بن دینار سے روایت کی گئی ہے۔ ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری ہے۔ ان سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش اور وہ لوگ جو ان کے دین پر تھے یعنی حمس، مزدلفہ میں ٹھہر جاتے (عرفات نہ جاتے) اور کہتے ہم اللہ تعالیٰ کے پاس رہنے والے ہیں اور دوسرے لوگ عرفات میں ٹھہرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (ترجمہ) "پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل مکہ حرم سے باہر نہیں جاتے تھے اور عرفات حرم سے باہر ہے۔ اہل مکہ مزدلفہ میں ٹھہر جاتے اور کہتے ہم اللہ تعالیٰ کے قطین یعنی اس کے پاس رہنے والے ہیں۔ غیر مکی عرفات میں ٹھہرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی پھر وہاں سے واپس

مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَالْحُمْسُ هُمْ أَهْلُ الْحَرَمِ۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

٨٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هٰذَا عَرَفَةُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ أَفَاضَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَجَعَلَ يُشِيرُ بِيَدِهِ عَلَى هِينَتِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ ثُمَّ أَتَى جَمْعًا فَصَلَّى بِهِمُ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى قُزَحَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ أَفَاضَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى وَادِي مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتَّى جَاوَزَ الْوَادِيَ فَوَقَفَ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ أَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هٰذَا الْمَنْحَرُ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ أَفَيُجْزِئُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّي عَنْ أَبِيكِ قَالَ وَلَوَى عُنُقَ الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَأَيْتُ شَابًّا وَشَابَّةً فَلَمْ آمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي

اور جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔" حمس سے مراد اہل حرم ہیں۔

## تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں ٹھہرے اور فرمایا۔ یہ عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارے کا سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے بوقت غروب آفتاب کے وقت آپ واپس تشریف لائے۔ اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا اور اسی حالت میں ہاتھ سے اشارہ کرنے لگے۔ لوگ دائیں بائیں (اونٹوں کو چلانے کے لیے) مارتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے لوگو! اطمینان سے چلو پھر آپ مزدلفہ پہنچے وہاں دو نمازیں (مغرب وعشاء) اکٹھی پڑھیں۔ صبح ہوئی تو مقام قزح تشریف لائے اور وہاں ٹھہرے فرمایا یہ قزح ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے مزدلفہ سارے کا سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی محسر میں پہنچے تو اونٹنی کو ایڑ لگائی وہ دوڑ پڑی وادی محسر سے نکل کر آپ ٹھہر گئے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ پھر جمرہ پر پہنچ کر کنکریاں ماریں اس کے بعد قربانی کی جگہ پہنچے اور فرمایا یہ قربانی کی جگہ ہے اور سارے کا سارا منیٰ قربان گاہ ہے (وہاں) ... قبیلہ خثعم کی ایک نوجوان عورت نے آپ سے ایک فتویٰ پوچھا اس نے عرض کیا حضور! میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور اس پر حج فرض ہے کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا "تو اس کی طرف سے حج کر" راوی کہتے ہیں آپ نے حضرت فضل بن عباس کی گردن (دوسری طرف) پھیر دی۔ اس پر حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اپنے چچازاد کی گردن کیوں پھیری؟ آپ نے فرمایا میں نے نوجوان مرد اور نوجوان عورت کو دیکھا تو ان پر شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔ ایک شخص نے آکر مسئلہ پوچھا یا رسول اللہ میں نے سر منڈانے سے پہلے کعبۃ اللہ کا طواف افاضہ کر لیا۔ آپ نے فرمایا سر منڈا لے یا فرمایا۔ بال

ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ عَلَيْهِ النَّاسُ لَنَزَعْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ مِثْلَ هٰذَا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ رَأَوْا أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي رَحْلِهِ وَلَمْ يَشْهَدِ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ إِنْ شَاءَ جَمَعَ هُوَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْإِمَامُ وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ -

کرا دے کوئی حرج نہیں۔ راوی کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کنکریاں پھینکنے سے پہلے جانور ذبح کر دیا آپ نے فرمایا کنکریاں پھینکو کوئی حرج نہیں پھر آپ بیت اللہ شریف کے پاس آئے اس کا طواف کیا اور پھر آپ زمزم پر تشریف لائے اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی زمزم کا پانی کھینچتا (نکالتا) (یعنی اس صورت میں ہر کوئی اتباع سنت میں زمزم کا پانی نکالنے کی کوشش کرے گا۔ مترجم) اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالرحمن بن حارث بن عیاش کی روایت سے پہچانتے ہیں کئی راویوں نے سفیان ثوری سے اسی کی مثل حدیث روایت کی ہے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ عرفات میں ظہر و عصر کی نماز ظہر کے وقت میں جمع کی جائیں بعض علماء فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنے خیمہ میں (اکیلا) نماز پڑھے اور امام کی جماعت میں شریک نہ ہو تو وہ بھی امام کے طریقے پر دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ سکتا ہے مزید بتایا گیا ہے زید بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

## بَابُ ۶۰۲ مَا جَاءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

## عرفات سے واپسی

۸۶۹ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ وَبِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِيهِ بِشْرٌ وَأَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَزَادَ فِيهِ أَبُو نُعَيْمٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں تیزی سے چلے بشر نے اس میں اضافہ کر کے کہا کہ آپ مزدلفہ سے واپس لوٹے آپ پر سکون تھے اور سکون سے ہی چلنے کا آپ نے حکم بھی فرمایا ابونعیم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے کہ آپ نے ٹھیکریوں کی طرح کی کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا شاید میں اس سال کے بعد تم کو نہ دیکھوں۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

فائدہ:۔ حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال مبارک کے وقت سے آگاہ کر رکھا تھا اسی لیے آپ نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ شاید میں آئندہ سال تمہیں نہ دیکھوں موت کے وقت یا جگہ سے خدا کے بتائے بغیر کوئی آگاہ نہیں لیکن جسے چاہے وہ مطلع فرما دے۔ قرآن پاک کی آیات اور احادیث میں یہی تطبیق ہے ورنہ تضاد لازم آئے گا۔ مترجم۔

## باب ٣٢ ما جاء في الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة۔

٨٧٠۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان نا سفيان الثوري عن أبي إسحق عن عبد الله بن مالك أن ابن عمر صلى بجمع فجمع بين الصلاتين بإقامة وقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل مثل هذا في هذا المكان۔

٨٧١۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن إسمعيل بن أبي خالد عن أبي إسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله قال محمد بن بشار قال يحيى والصواب حديث سفيان وفي الباب عن علي وأبي أيوب وعبد الله بن مسعود وجابر وأسامة بن زيد قال أبو عيسى حديث ابن عمر برواية سفيان أصح من رواية إسمعيل بن أبي خالد وحديث سفيان حديث حسن صحيح قال وروى إسرائيل هذا الحديث عن أبي إسحق عن عبد الله وخالد ابني مالك عن ابن عمر وحديث سعيد بن جبير عن ابن عمر هو حديث حسن صحيح أيضا رواه سلمة بن كهيل عن سعيد بن جبير وأما أبو إسحق فإنما روى عن عبد الله وخالد ابني مالك عن ابن عمر والعمل على هذا عند أهل العلم أنه لا يصلي صلوة المغرب دون جمع فإذا أتى جمعا وهو المزدلفة جمع بين الصلوتين بإقامة واحدة ولم يتطوع

## مزدلفہ میں عشاء اور مغرب کو اکٹھا پڑھنا

عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے پڑھیں اور فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل حدیث مرفوعاً روایت کی۔ محمد بن بشار، یحیٰی کا قول نقل کرتے ہیں کہ حدیث سفیان بہتر ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوایوب، عبداللہ بن مسعود، جابر اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر بروایت سفیان اسماعیل بن خالد کی روایت سے اصح ہے۔ اور حدیث سفیان حسن صحیح ہے۔ اسرائیل نے یہ حدیث ابواسحٰق اور مالک کے دو بیٹوں عبداللہ اور خالد کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ ابن عمر سے سعید بن جبیر کی روایت بھی حسن صحیح ہے سلمہ بن کہیل نے اسے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے۔ ابواسحٰق نے مالک کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور خالد کے واسطہ سے حضرت ابن عمر سے روایت کیا۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ مزدلفہ (پہنچنے) سے پہلے مغرب کی نماز نہ پڑھے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو دو نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع کرے۔ دونوں کے درمیان نفل نہ پڑھے بعض علماء نے اسے ہی اختیار کیا ہے اور سفیان

فِيْمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَذَهَبُوْا إِلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ سُفْيَانُ وَإِنْ شَاءَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ تَعَشَّى وَوَضَعَ ثِيَابَهُ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ يُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَيُقِيْمُ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يُقِيْمُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

## بَابُ ۶۰۲ مَا جَاءَ مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ نَجْدٍ أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَأَلُوْهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَزَادَ يَحْيَى وَأَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادَى بِهِ۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا أَجْوَدُ حَدِيْثٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثوری کا یہی قول ہے۔ سفیان فرماتے ہیں اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کھانا کھائے، کپڑے اتارے پھر اقامت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ جمع کرے۔ مغرب کی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہے اور نماز پڑھے۔ پھر اقامت کہہ کر عشاء کی نماز پڑھے۔ امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔

## امام کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پالیا

عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجد کے چند آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت عرفات میں تھے ان لوگوں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے منادی کو حکم فرمایا۔ اس نے اعلان کیا۔ حج عرفات میں ہے۔ جو آدمی مزدلفہ کی رات صبح ہونے سے پہلے آجائے اس نے حج کو پالیا منیٰ کے تین دن ہیں جو جلدی کرتے ہوئے دو دنوں کے بعد واپس آگیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور جو ٹھہرا رہا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ نے ایک آدمی کو سواری پر پیچھے بٹھایا اور اس نے اعلان کیا۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری اور بکیر بن عطاء عبدالرحمٰن بن یعمر سے اسی کے ہم معنی حدیث مرفوعاً نقل کی۔ ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا کہ یہ نہایت نکھری حدیث ہے۔ سفیان ثوری نے اسے روایت کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام اور تابعین کا عبدالرحمٰن بن یعمر کی حدیث پر عمل ہے کہ جو آدمی صبح ہونے سے پہلے عرفات میں نہ ٹھہرا۔ اس کا حج جاتا رہا۔ صبح کے بعد آئے تو حج نہ ہوگا۔ اسے عمرہ کر کے دوسرے سال حج کرے۔ سفیان ثوری،

وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُ مَنْ لَمْ يَقِفْ بِعَرَفَاتٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ إِنْ جَاءَ بَعْدَ فَاتَهُ الْحَجُّ وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ إِنْ جَاءَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَيَجْعَلُهَا عُمْرَةً وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أُمُّ الْمَنَاسِكِ۔

۸۷۴ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاؤُدَ ابْنِ أَبِيْ هِنْدٍ وَإِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ وَزَكَرِيَّا ابْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ ابْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِيْنَ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيٍّ أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ وَأَتْعَبْتُ نَفْسِيْ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلٰوتَنَا هٰذِهٖ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى يَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## بَابُ ۶۰۵ مَا جَاءَ فِيْ تَقْدِيْمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

۸۷۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيْبَةَ

شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ شعبہ نے بکیر بن عطاء سے حدیث ثوری کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے جارود سے سنا وہ وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث روایت کی۔ اور کہا کہ یہ حدیث ام المناسک (مسائل حج کی اصل) ہے۔

عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مزدلفہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں طے کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا اور اپنے آپ کو مشقت میں ڈالا۔ قسم بخدا میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں کیا میرا حج ہو گیا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری اس وقت کی نماز میں شرکت کی اور واپس جانے تک ہمارے پاس ٹھہرا۔ اس سے پہلے ایک رات یا دن عرفات میں ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس کی میل کچیل دور ہو گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## مزدلفہ سے کمزوروں کو پہلے بھیجنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مزدلفہ سے مسافروں کا سامان دے کر اپنے عیال کے ہمراہ رات کو پہلے ہی بھیج دیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ

وَأَسْمَاءَ وَالْفَضْلِ قَالَ أَبُوعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُشَاشٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيْهِ مُشَاشٌ وَزَادَ فِيْهِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوٰى ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

ام حبیبہ، اسماء اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس صحیح ہے۔ اور ان سے کئی طرق سے مروی ہے شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ مشاش عطاء اور ابن عباس، حضرت فضل بن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور اہل وعیال کو مزدلفہ سے پہلے ہی رات کو بھیج دیا۔ اس حدیث میں مشاش سے غلطی ہوئی اور فضل بن عباس کا واسطہ زیادہ کیا۔ ابن جریج وغیرہ نے اس حدیث کو بواسطہ عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اس میں فضل بن عباس کا ذکر نہیں۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يَتَقَدَّمَ الضَّعَفَةُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ يَصِيْرُوْنَ إِلٰى مِنًى وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ لَا يَرْمُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ أَنْ يَرْمُوْا بِلَيْلٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور اہل وعیال کو پہلے بھیج دیا اور فرمایا۔ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔ اور وہ مزدلفہ سے کمزور لوگوں کو رات کے وقت منیٰ کی طرف بھیجنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ حدیث کے مطابق بعض علماء نے فرمایا کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ ماریں۔ بعض علماء نے رات کے وقت کنکریاں مارنے کی اجازت دی ہے۔ بہر حال عمل، حدیث ہی پر ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

٭ ٭ ٭

## باب ۶۰۶

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارتے تھے۔ لیکن دوسرے دنوں میں

ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَا يَرْمِىْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ اِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ۔

زوال شمس کے بعد مارتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ قربانی کے دن کے بعد زوال آفتاب کے بعد ہی کنکریاں ماری جائیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْاِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

## مزدلفہ سے واپسی طلوع آفتاب سے پہلے

٨٧٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَنْتَظِرُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ يُفِيْضُوْنَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے واپس ہوئے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "حدیث ابن عباس صحیح ہے۔ دور جاہلیت کے لوگ طلوع آفتاب کا انتظار کرتے۔ اور پھر لوٹتے تھے۔

٨٧٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ كُنَّا وُقُوْفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین سورج نکلنے سے پہلے واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے "ثبیر! چمک" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت فرمائی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلوع آفتاب سے پہلے چل پڑے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْجِمَارَ الَّتِيْ تُرْمٰى مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ۔

## چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماری جائیں

٨٨٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَفِي الْبَابِ عَنْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خذف (جو دو انگلیوں سے پھینکی جائے) کے برابر کنکریاں مارتے تھے۔ اس باب میں حضرت

سليمان بن عمرو بن الأحوص عن أمه وهي أم جندب الأزدية وابن عباس والفضل بن عباس وعبد الرحمن بن عثمان التيمي وعبد الرحمن بن معاذ قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره أهل العلم أن تكون الجمار التي ترمى بها مثل حصى الخذف۔

سلیمان بن عمرو بن احوص یا سلیمان کی والدہ ام جندب ازدیہ، ابن عباس، فضل بن عباس، عبدالرحمن بن عثمان تیمی اور عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے علماء نے اختیار کیا ہے کہ جو کنکریاں ماری جائیں۔ وہ ایسی ہوں جن کو دو انگلیوں سے پھینکا جا سکے۔

## باب ما جاء في الرمي بعد زوال الشمس

## زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا

۸۸۱۔ حدثنا أحمد بن عبدة الضبي البصري نا زياد بن عبد الله عن الحجاج عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي الجمار إذا زالت الشمس قال أبو عيسى هذا حديث حسن۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد کنکریاں پھینکتے تھے

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ما جاء في رمي الجمار راكبا۔

## سوار ہو کر کنکریاں مارنا

۸۸۲۔ حدثنا أحمد بن منيع نا يحيى بن زكريا ابن أبي زائدة عن الحجاج عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم رمى الجمرة يوم النحر راكبا وفي الباب عن جابر وقدامة بن عبد الله وأم سليمان بن عمرو بن الأحوص قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن والعمل عليه عند بعض أهل العلم واختار بعضهم أن يمشي إلى الجمار ووجه الحديث عندنا أنه ركب في بعض الأيام ليقتدى به في فعله وكلا الحديثين مستعمل عند أهل العلم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن سوار ہو کر جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔ اس باب میں حضرت جابر، قدامہ بن عبداللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن ہے۔ اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ بعض علماء کے نزدیک پیدل چل کر کنکریاں مارنا اچھا ہے۔ ہمارے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے بعض اوقات سوار ہو کر کنکریاں ماریں۔ تاکہ آپ کے فعل کی پیروی کی جائے۔ علماء کا دونوں حدیثوں پر عمل ہے۔

۸۸۳۔ حدثنا يوسف بن عيسى نا ابن نمير عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا رمى الجمار مشى إليه

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمروں پر کنکریاں مارنے کے لیے پیدل جاتے اور اسی طرح واپس آتے۔

ذاہبًا وراجعًا قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد رواه بعضهم عن عبيد الله ولم يرفعه والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم وقال بعضهم يركب يوم النحر ويمشي في الأيام التي بعد يوم النحر قال أبو عيسى وكأن من قال هذا إنما أراد اتباع النبي صلى الله عليه وسلم في فعله لأنه إنما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه ركب يوم النحر حيث ذهب يرمي الجمار ولا يرمي يوم النحر إلا جمرة العقبة -

## باب كيف ترمى الجمار -

۸۸۴ - حدثنا يوسف بن عيسى نا وكيع نا المسعودي عن جامع بن شداد أبي صخرة عن عبد الرحمن ابن يزيد قال لما أتى عبد الله جمرة العقبة استبطن الوادي واستقبل الكعبة وجعل يرمي الجمرة على حاجبه الأيمن ثم رمى بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة ثم قال والله الذي لا إله غيره من ههنا رمى الذي أنزلت عليه سورة البقرة

۸۸۵ - حدثنا هناد نا وكيع عن المسعودي بهذا الإسناد نحوه قال وفي الباب عن الفضل بن عباس وابن عباس وابن عمر وجابر قال أبو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم يختارون أن يرمي الرجل من بطن الوادي بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة وقد رخص بعض أهل العلم إن لم يمكنه أن يرمي من بطن الوادي رمى من حيث قدر عليه وإن لم يكن في بطن الوادي -

۸۸۶ - حدثنا نصر بن علي الجهضمي وعلي ابن خشرم قالا نا عيسى بن يونس عن عبيد الله

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض محدثین نے اسے عبیداللہ سے غیر مرفوع بیان کیا۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے بعض علماء فرماتے ہیں۔ قربانی کے دن سوار ہو کر اور باقی دنوں میں پیدل کنکریاں مارے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں جس نے یہ کہا گویا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کا خیال کیا۔ کیونکہ آپ سے مروی ہے کہ آپ نے قربانی کے دن سوار ہو کر کنکریاں ماریں۔ قربانی کے دن صرف جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

## کنکریاں مارنے کا طریقہ

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ جمرہ عقبہ پر آئے تو وادی کے درمیان قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہوئے اور اپنی داہنی جانب سے کنکریاں مارنے لگے سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے رہے پھر فرمایا اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اسی جگہ سے اس ذات بابرکات نے کنکریاں پھینکی تھیں جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔

حضرت وکیع نے مسعودی سے سند ذکر کرنے کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت فضل بن عباس، ابن عباس، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ پسند کرتے ہیں کہ آدمی بطن وادی سے سات کنکریاں پھینکے ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔ بعض علماء نے اجازت دی ہے کہ اگر وسط وادی سے پھینکنا شروع نہ ہو تو جہاں سے ہو سکے پھینک دے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمرات کو

ابْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کنکریاں مارنا اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ تعالیٰ کی یاد قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۶۱۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ۔

## کنکریاں مارتے وقت لوگوں کو ہٹانا مکروہ ہے

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلٰى نَاقَةٍ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر بیٹھے کنکریاں پھینکتے دیکھا۔ نہ تو وہاں مارنا تھا نہ ادھر ادھر کرنا اور نہ یہ کہ ایک طرف ہو جاؤ۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث قدامہ بن عبداللہ حسن صحیح ہے یہ حدیث صرف اسی طریق سے معروف ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایمن بن نابل، محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔

## بَابُ ۶۱۳ مَا جَاءَ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ۔

## اونٹ اور گائے میں شرکت

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات آدمیوں کی طرف سے گائے اور سات ہی کی طرف سے اونٹ کی قربانی دی۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوہریرہ، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ اونٹ اور گائے سات سات آدمیوں کی طرف سے ہیں۔ سفیان ثوری، امام شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عن النبي صلى الله عليه وسلم أن البقرة عن سبعة والجزور عن عشرة وهو قول إسحاق واحتج بهذا الحديث وحديث ابن عباس إنما نعرفه من وجه واحد۔

۸۸۹۔ حدثنا الحسين بن حريث وغير واحد قالوا نا الفضل بن موسى عن حسين بن واقد عن علباء بن أحمر عن عكرمة عن ابن عباس قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الأضحى فاشتركنا في البقرة سبعة وفي الجزور عشرة قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب وهو حديث حسين بن واقد۔

## باب ما جاء في إشعار البدن۔

۸۹۰۔ حدثنا أبو كريب نا وكيع عن هشام الدستوائي عن قتادة عن أبي حسان الأعرج عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قلد نعلين وأشعر الهدي في الشق الأيمن بذي الحليفة وأماط عنه الدم وفي الباب عن المسور بن مخرمة قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وأبو حسان الأعرج اسمه مسلم والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يرون الإشعار وهو قول الثوري والشافعي وأحمد وإسحاق قال سمعت يوسف بن عيسى يقول سمعت وكيعا يقول حين روى هذا الحديث فقال لا تنظروا إلى قول أهل الرأي في هذا فإن الإشعار سنة وقولهم بدعة قال سمعت أبا السائب يقول كنا عند وكيع فقال لرجل ممن ينظر في الرأي أشعر رسول الله صلى الله

سے منقول ہے کہ گائے اور اونٹ دس دس آدمیوں کی طرف سے ہیں۔ امام اسحٰق کا یہی قول ہے۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا۔ حدیث ابن عباس کو ہم صرف ایک طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اسی دوران عید قربان آگئی۔ تو ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد شریک ہوگئے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث یعنی حدیث حسین بن واقد غریب ہے۔

## اونٹ پر نشان لگانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر اونٹنی کے گلے میں دو جوتیاں لٹکائیں اور اس کی دائیں جانب سے زخمی کرکے نشان لگایا اور خون صاف کردیا اس باب میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اور ابو الاحسان اعرج کا نام مسلم ہے اس حدیث پر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل ہے وہ اشعار کو سنت سمجھتے ہیں۔ امام ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے یوسف بن عیسیٰ وکیع سے سنا۔ انہوں نے حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اس معاملے میں اہل رائے کا قول نہ دیکھو نشان لگانا سنت ہے۔ اہل رائے کہتے ہیں بدعت ہے۔ نیز امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابو السائب سے سنا وہ کہتے ہیں ہم وکیع کے پاس تھے کہ انہوں نے اہل رائے میں سے ایک شخص سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا (نشان لگایا) اور امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں

عليه وسلم ويقول أبو حنيفة هو مثلة قال الرجل فإنه قد روي عن إبراهيم النخعي أنه قال الإشعار مثلة قال فرأيت وكيعا غضب غضبا شديدا وقال أقول لك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول قال إبراهيم ما أحقك بأن تحبس ثم لا تخرج حتى تنزع عن قولك هذا۔

یہ شعار (اشعار) مثلہ کا نشان ہے۔ اس شخص نے کہا ابراہیم نخعی بھی کہتے ہیں کہ یہ مثلہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ وکیع سخت غضب ناک ہوئے اور فرمایا میں کہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو کہتا ہے۔ ابراہیم نخعی نے یوں کہا۔ تم اس قابل ہو کہ تمہیں قید کیا جائے۔ اور اس وقت تک نہ چھوڑا جائے جب تک تم اپنے قول سے باز نہ آجاؤ۔

فائدہ: اشعار اپنی حد کے اندر رہے اور گوشت نہ کاٹا جائے تو کوئی کراہت نہیں۔ لیکن ایسی صورت جو جانور کی ہلاکت کا باعث ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ (مترجم)

## باب ۶۱۵

## ہدی کا جانور خریدنا

۹۰۱۔ حدثنا قتيبة وأبو سعيد الأشج قالا نا ابن اليمان عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم اشترى هديه من قديد قال أبو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث الثوري إلا من حديث يحيى ابن اليمان وروي عن نافع أن ابن عمر اشترى من قديد قال أبو عيسى وهذا أصح۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام قدید سے ہدی کا جانور خریدا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث ثوری سے صرف یحییٰ بن یمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مقام قدید سے ہدی کا جانور خریدا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ اصح ہے۔

## باب ۶۱۶ ما جاء في تقليد الهدي للمقيم

## مقیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا

۹۰۲۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن عبد الرحمن ابن القاسم عن أبيه عن عائشة أنها قالت فتلت قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم لم يحرم ولم يترك شيئا من الثياب قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم قالوا إذا قلد الرجل الهدي وهو يريد الحج لم يحرم عليه شيء من الثياب والطيب حتى يحرم وقال بعض أهل العلم إذا قلد الرجل الهدي فقد وجب عليه ما وجب على المحرم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے ہار گوندھے پھر آپ نے نہ تو احرام باندھا اور نہ ہی کوئی کپڑا چھوڑا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں۔ حج کا ارادہ کرنے والے شخص کے لیے ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے سے نہ تو (سلا ہوا) کپڑا حرام ہوتا ہے اور نہ ہی خوشبو جب تک کہ احرام نہ باندھے بعض علماء فرماتے ہیں۔ ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے سے وہ سب کچھ واجب ہو جاتا ہے۔ جو احرام باندھنے سے واجب ہوتا ہے۔

## باب ۶۱۷ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ تَقْلِيدَ الْغَنَمِ۔

## بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے ہار گوندھتی تھی اور یہ جانور سب بکریاں ہوتیں پھر آپ احرام نہیں باندھتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالے جائیں۔

## باب ۶۱۸ مَا جَاءَ إِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهٖ۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَأْكُلُوهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ذُؤَيْبٍ أَبِي قَبِيصَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ نَاجِيَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا فِي هَدْيِ التَّطَوُّعِ إِذَا عَطِبَ لَا يَأْكُلُ هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِهٖ وَيُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ يَأْكُلُونَهُ وَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالُوا إِنْ أَكَلَ مِنْهُ شَيْئًا غَرِمَ مِقْدَارَ مَا أَكَلَ مِنْهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَكَلَ مِنْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ شَيْئًا فَقَدْ ضَمِنَ۔

## ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے

حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کروں؟ فرمایا اسے ذبح کردو پھر اس کے (ہار والے) جوتے اس کے خون میں ڈبو کر اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دو تاکہ وہ اسے کھائیں۔ اس باب میں ذویب ابو قبیصہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ناجیہ حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ اگر نفلی ہدی مرنے کے قریب ہو تو اس سے نہ خود کھائے نہ اس کے ساتھی کھائیں بلکہ لوگوں کے لیے چھوڑ دیں تاکہ وہ اس سے کھائیں، یہ اس کی طرف سے کافی ہوگی۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ فرماتے ہیں اگر اس سے کچھ بھی کھایا تو کھانے کی مقدار تاوان دے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر نفلی ہدی سے کھائے گا تو تاوان دینا ہوگا۔

## باب ۶۱۹ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

## ہدی پر سوار ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة فقال له اركبها فقال يا رسول الله انها بدنة فقال له في الثالثة او في الرابعة اركبها ويحك او ويلك وفي الباب عن علي وابي هريرة وجابر قال ابو عيسى حديث انس حديث صحيح حسن وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في ركوب البدنة اذا احتاج الى ظهرها وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقال بعضهم لا يركب ما لم يضطر اليه

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہدی کو ہانک کرلے جارہا ہے۔ آپ نے فرمایا "اس پر سوار ہو جا۔" عرض کرنے لگا، یا رسول اللہ! یہ ہدی کا جانور ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تجھ پر افسوس یا تیرے لیے ہلاکت ہے۔ سوار ہو جا۔ اس باب میں حضرت علی، ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث انس صحیح حسن ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے ضرورت کے وقت ہدی پر سوار ہونے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں، جب تک سوار ہونے پر مجبور نہ ہو سوار نہ ہو۔

## باب ما جاء باي جانب الرأس يبدأ في الحلق

## سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کیے جائیں

۸۹۶۔ حدثنا ابو عمار نا سفيان بن عيينة عن هشام بن حسان عن ابن سيرين عن انس بن مالك قال لما رمى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمرة نحر نسكه ثم ناول الحالق شقه الايمن فحلقه فاعطاه ابا طلحة ثم ناوله شقه الايسر فحلقه فقال اقسمه بين الناس۔

۸۹۷۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن هشام نحوه هذا حديث حسن۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد اپنی قربانی کا جانور ذبح کیا پھر حجام (مونڈنے والا) کی طرف اپنے سر مبارک کا دایاں حصہ کیا اس نے مونڈا آپ نے وہ بال حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیے پھر دوسرا حصہ حجام کے سامنے کیا اس نے اسے مونڈا آپ نے فرمایا یہ بال لوگوں میں (تبرک کے لیے) تقسیم کر دو۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان ابن عیینہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن ہے۔

## باب ما جاء في الحلق والتقصير

## بال منڈوانا اور کتروانا

۸۹۸۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر قال حلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وحلق طائفة من اصحابه وقصر بعضهم قال ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رحم الله المحلقين مرة او مرتين ثم قال و

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی ایک جماعت نے سر منڈوایا جبکہ بعض صحابہ کرام نے بال کتروائے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو بار فرمایا "اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے" پھر فرمایا۔ بال کتروانے

الْمُقَصِّرِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أُمِّ الْحُصَيْنِ وَمَارِبٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي مَرْيَمَ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ وَإِنْ قَصَّرَ يَرَوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

والوں پر بھی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے) اس باب میں حضرت ابن عباس، ابن ام حصین، مارب، ابو سعید، ابو مریم، حبشی بن جنادہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک منڈوانا بہتر ہے۔ اگرچہ کتروانا بھی کافی ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ ۶۲۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْجَرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ خِلَاسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ فِيْهِ اضْطِرَابٌ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ عَلَى الْمَرْأَةِ حَلْقًا وَيَرَوْنَ أَنَّ عَلَيْهَا التَّقْصِيْرَ۔

## عورتوں کے بال منڈوانا منع ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر منڈوانے سے منع فرمایا۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابو داؤد اور ہمام، خلاس سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی میں اضطراب ہے۔ حماد بن سلمہ نے بھی یہ حدیث بواسطہ قتادہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ عورت کے لیے سر منڈوانا نہیں بلکہ بال کتروانے ہیں۔

## بَابُ ۶۲۳ مَا جَاءَ فِيْمَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ۔

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ

## ذبح سے پہلے سر منڈوانے اور کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا قربانی کرو کوئی حرج نہیں۔ ایک دوسرے آدمی نے پوچھا یارسول اللہ! میں نے کنکریاں پھینکنے سے پہلے

وَلَا حَرَجَ وَسَأَلَهُ آخَرُ فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ۔

## بَابُ ۷۷ مَا جَاءَ فِي الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ۔

۹۰۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ وَذَبَحَ وَحَلَقَ أَوْ قَصَّرَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حُرِّمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلٰى هٰذَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ۔

قربانی کر لی (کیا جائز ہے؟) آپ نے فرمایا کنکریاں پھینکو، کوئی حرج نہیں۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، ابن عباس، ابن عمر اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عبداللہ بن عمرو حسن صحیح ہے۔ اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں افعال حج میں تقدیم و تاخیر سے جانور ذبح کرنا واجب ہے۔

## احرام کھولنے پر طواف سے پہلے خوشبو لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی اور قربانی کے دن طواف سے پہلے مشک والی خوشبو لگائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ محرم کے لیے قربانی کے دن جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینک لینے، جانور ذبح کر لینے اور سر منڈوانے یا کتروانے کے بعد عورتوں کے سوا وہ سب کچھ حلال ہو جاتا ہے جو ابھی تک (بوجہ احرام) حرام تھا۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ عورتوں اور خوشبو کے سوا اس کے لیے سب چیزیں حلال ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا یہی نظریہ ہے اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

## باب ٦١ مَا جَاءَ مَتٰى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ

٩٠٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْحَاجَّ لَا يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

## حج میں تلبیہ ختم کرنے کا وقت

حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے پیچھے بٹھا کر لائے۔ آپ جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہتے رہے۔ اس باب میں حضرت علی ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث فضل بن عباس حسن صحیح ہے۔ (بعض) صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ حاجی جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ کہنا ختم نہ کرے۔ امام شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## باب ٦٢ مَا جَاءَ مَتٰى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ۔

٩٠٤ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اَنَّهُ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بُيُوْتِ مَكَّةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

## عمرہ میں تلبیہ کب ختم کیا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ میں حجرہ اسود کو بوسہ دینے سے پہلے تلبیہ بند نہیں کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں عمرہ کرنے والا حجرہ اسود کو بوسہ دینے سے پہلے تلبیہ ختم نہ کرے بعض علماء فرماتے ہیں کہ مکہ پہنچ جائے تو تلبیہ ختم کر دے۔ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہے۔ سفیان ثوری شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

## باب ٦٣ مَا جَاءَ فِيْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ۔

٩٠٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ

## رات کو طواف زیارت کرنا

حضرت ابن عباس و عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت

عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ أَبُوعِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يُؤَخِّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ وَاسْتَحَبَّ بَعْضُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرَ وَلَوْ إِلَى آخِرِ أَيَّامِ مِنًى -

## بَابُ ۶۲۸ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْأَبْطَحِ -

۹۰۶ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي رَافِعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوعِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ نُزُولَ الْأَبْطَحِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَرَوْا ذٰلِكَ وَاجِبًا إِلَّا مَنْ أَحَبَّ ذٰلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَنُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۰۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوعِيسَى التَّحْصِيبُ نُزُولُ الْأَبْطَحِ قَالَ أَبُوعِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

## بَابُ ۶۲۹

۹۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْطَحَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ

کی رات تک مؤخر فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض علماء کے طواف زیارت رات تک مؤخر کرنے کی اجازت دی ہے۔ جبکہ بعض علماء کے نزدیک قربانی کے دن طواف زیارت مستحب ہے بعض نے وسعت دیتے ہوئے منیٰ کے آخر تک مؤخر کرنے کی اجازت دی ہے۔

## وادی ابطح میں اترنا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم وادی ابطح میں اترتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابو رافع اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح غریب ہے ہم اسے عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک وادی ابطح میں اترنا مستحب ہے۔ واجب نہیں۔ جو چاہے اترے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ وادی ابطح میں اترنا حج کے افعال سے نہیں۔ یہ ایک مقام ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تحصیب کوئی (لازمی) چیز نہیں۔ وہ ایک منزل ہے۔ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں تحصیب کا مطلب وادی ابطح میں اترنا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## وادی ابطح میں اترنے کی وجہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وادی ابطح میں اس لیے اترتے تھے کہ آپ کے تشریف لے جانے کے لیے یہ آسان تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح

قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَهُ ۔

ہے۔
ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان ہشام بن عروہ اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي حَجِّ الصَّبِيِّ

## بچے کا حج

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک عورت اپنا بچہ لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تیرے لیے ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث جابر غریب ہے۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ الْبَاهِلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا ۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ محمد بن منکدر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل حدیث بھی روایت کی ہے۔

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَجَّ بِي أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ الصَّبِيَّ إِذَا حَجَّ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ إِذَا أَدْرَكَ لَا تُجْزِئُ عَنْهُ تِلْكَ الْحَجَّةُ عَنْ حَجَّةِ الْإِسْلَامِ وَكَذَلِكَ الْمَمْلُوكُ إِذَا حَجَّ فِي رِقِّهِ ثُمَّ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ إِذَا وَجَدَ إِلَى ذَلِكَ سَبِيلًا وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ مَا حَجَّ فِي حَالِ رِقِّهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے موقع پر میرے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا میں بھی ساتھ تھا اس وقت میں سات سال کا تھا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کا اتفاق ہے کہ اگر بچہ بالغ ہونے سے پہلے حج کرے تو بلوغت کے بعد بشرط استطاعت حج واجب ہوگا یہ حج اس کے لیے کافی نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر غلام نے حالت غلامی میں حج کیا تو آزادی کے بعد استطاعت کی صورت میں دوبارہ حج کرنا ہوگا۔ غلامی کا حج کافی نہ ہوگا۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ نُمَيْرٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ أَبِي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرتے تو عورتوں کی

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلَبِّي عَنِ النِّسَاءِ وَنَرْمِي عَنِ الصِّبْيَانِ قَالَ أَبُو عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا يُلَبِّي عَنْهَا غَيْرُهَا بَلْ هِيَ تُلَبِّي وَيُكْرَهُ لَهَا رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ۔

طرف سے تلبیہ کہتے اور بچوں کی طرف سے کنکریاں پھینکتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ علماء کا اجماع ہے کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا آدمی تلبیہ نہ کہے۔ بلکہ وہ خود کہے۔ لیکن اس کے لیے تکبیر میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

## باب ۶۳ مَا جَاءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ الْمَيِّتِ۔

## بہت بوڑھے اور میت کی طرف سے حج

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَعِيْرِ قَالَ حُجِّي عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَبُرَيْدَةَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَبِي رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ وَسَوْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسٰى حَدِيْثُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا عَنْ سِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَمَّتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ فَقَالَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا مَا رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ الْفَضْلِ وَغَيْرِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوٰى هٰذَا فَأَرْسَلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيْسٰى وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد پر حج فرض ہے۔ لیکن وہ بوڑھے ہیں۔ اونٹ کی پیٹھ پر نہیں ٹھہر سکتے۔ آپ نے فرمایا ان کی طرف سے حج کر۔ اس باب میں حضرت علی، بریدہ، حصین بن عوف، ابورزین عقیلی، سودہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث فضل بن عباس حسن صحیح ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسے سنان بن عبداللہ جہنی اور ان کی پھوپھی کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی بلاواسطہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے ان روایات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس باب میں اصح روایت وہ ہے جسے حضرت ابن عباس نے بواسطہ فضل بن عباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن عباس نے یہ حدیث فضل ابن عباس وغیرہ کے واسطے سے حضور سے سن کر مرسلاً روایت کی ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔

سَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ غَيْرُ حَدِيْثٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ يَرَوْنَ أَنْ يُحَجَّ عَنِ الْمَيِّتِ وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا أَوْصٰى أَنْ يُحَجَّ عَنْهُ حُجَّ عَنْهُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُحَجَّ عَنِ الْحَيِّ إِذَا كَانَ كَبِيْرًا أَوْ بِحَالٍ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَحُجَّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ۔

اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث مروی ہیں صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے ان سب کے نزدیک میت کی طرف سے حج جائز ہے امام مالک فرماتے ہیں، اگر میت نے (مرنے سے پہلے) وصیت کی تھی تو اس کی طرف سے حج کیا جائے بعض علماء نے زندہ کی طرف سے بھی حج کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ وہ بوڑھا ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ حج نہ کر سکتا ہو۔ ابن مبارک اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابٌ ۶۳۲ مِنْهُ۔

## عنوان بالا کا دوسرا باب

۹۱۴ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ أَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَإِنَّمَا ذُكِرَتِ الْعُمْرَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنْ يَعْتَمِرَ الرَّجُلُ عَنْ غَيْرِهِ وَأَبُوْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيُّ اسْمُهُ لَقِيْطُ بْنُ عَامِرٍ۔

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہو چکے ہیں نہ حج و عمرہ کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی سفر کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عمرے کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے۔

ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

۹۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّيْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہیں۔ انہوں نے حج نہیں کیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ ۶۳۳ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا

## عمرہ واجب ہے یا نہیں؟

۹۱۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم

عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَأَنْ تَعْتَمِرُوْا هُوَ أَفْضَلُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَكَانَ يُقَالُ هُمَا حَجَّانِ الْحَجُّ الْأَكْبَرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْأَصْغَرُ الْعُمْرَةُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْعُمْرَةُ سُنَّةٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَخَّصَ فِيْ تَرْكِهَا وَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ ثَابِتٌ بِأَنَّهَا تَطَوُّعٌ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ لَا تَقُوْمُ بِمِثْلِهِ الْحُجَّةُ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُوْجِبُهَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا عمرہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں یہ بلکہ افضل ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں عمرہ واجب نہیں، کہا جاتا ہے کہ دو حج ہیں۔ بڑا حج قربانی کے دن اور چھوٹا حج عمرہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ عمرہ سنت ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس کے چھوڑنے کی اجازت دی ہو۔ اس کے نفل ہونے کے بارے کوئی حدیث ثابت نہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ضعیف روایت ثابت ہے۔ جس سے دلیل قائم نہیں کی جا سکتی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہمیں ایک روایت پہنچی ہے کہ یہ واجب ہے۔

## بَابُ ۲۲۳ مِنْهُ

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنْ لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ وَهٰكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يَعْتَمِرُوْنَ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ وَأَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ أَنْ يُهِلَّ

## عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہوگیا۔ اس باب میں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی طرح فرماتے ہیں۔ مفہوم حدیث یہ ہے کہ دور جاہلیت کے لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی اور فرمایا۔ قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہوگیا۔ یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ کسی شخص کے لیے ان

بِالْحَجِّ اِلَّا فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَاَشْهُرُ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ هٰكَذَا رُوِیَ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ۔

مہینوں کے سوا حج کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ عزت والے مہینے رجب، ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم (کے مہینے) ہیں۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

## بَابُ ۶۳۵ مَا جَاءَ فِیْ ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ۔

## عمرہ کی فضیلت

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ نَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔ حج مقبول کا ثواب جنت ہی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

✽ ✽ ✽

## بَابُ ۶۳۶ مَا جَاءَ فِی الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِیْمِ

## تنعیم سے عمرہ کرنا

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَا نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ اَنْ یُّعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِیْمِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مقام تنعیم سے عمرہ کرائیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۶۳۷ مَا جَاءَ فِی الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ۔

## جعرانہ سے عمرہ

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ اَبِیْ مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَیْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَیْلًا فَقَضٰی عُمْرَتَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَیْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفٍ حَتّٰی

محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات مقام جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھ کر نکلے۔ رات کے وقت ہی مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اپنا عمرہ پورا کیا اور راتوں رات وہاں سے چل پڑے۔ صبح کے وقت جعرانہ میں پہنچے گویا کہ آپ نے رات یہیں گزاری تھی۔ دوسرے دن زوال آفتاب کے بعد میدان سرف کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک

جَاءَ مَعَ الطَّرِيقِ طَرِيقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفٍ فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

گروہ لوگ کے ساتھ ساتھ میدان سرف کے وسط میں پہنچ گئے اسی لیے لوگوں پر آپ کا عمرہ پوشیدہ رہا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محرش کعبی سے اس کے سوا کوئی دوسری روایت ہم نہیں جانتے۔

## بَابُ ۶۳۸ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِي أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رَجَبٍ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

## ماہ رجب میں عمرہ کرنا

حضرت عروہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس مہینے میں عمرہ کیا آپ نے فرمایا رجب میں۔ فرماتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ابن عمر ہر عمرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ اور آپ نے کبھی بھی رجب کے مہینے میں عمرہ نہیں کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا۔ فرماتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے حدیث نہیں سنی۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى نَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعًا إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے۔ ان میں ایک رجب کے مہینے میں تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۶۳۹ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

## ذی قعدہ میں عمرہ

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینے میں عمرہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

## باب ۶۴۰ ما جاء في عمرة رمضان۔

۹۲۴۔ حدثنا نصر بن علي نا أبو أحمد الزبيري نا إسرائيل عن أبي إسحق عن الأسود بن يزيد عن ابن أم معقل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عمرة في رمضان تعدل حجة وفي الباب عن ابن عباس وجابر وأبي هريرة وأنس ووهب بن خنبش قال أبو عيسى ويقال هرم بن خنبش وقال بيان وجابر عن الشعبي عن وهب بن خنبش وقال داود الأودي عن الشعبي عن هرم بن خنبش ووهب أصح وحديث أم معقل حديث حسن غريب من هذا الوجه وقال أحمد وإسحق قد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم أن عمرة في رمضان تعدل حجة قال إسحق معنى هذا الحديث مثل ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من قرأ قل هو الله أحد فقد قرأ ثلث القرآن۔

## رمضان میں عمرہ

حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر، ابوہریرہ، انس اور وہب بن خنبش رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہرم بن خنبش بھی کہا جاتا ہے۔ بیان اور جابر نے شعبی سے وہب بن خنبش اور داؤد نے اودی اور شعبی سے ہرم بن خنبش نقل کیا۔ وہب بن خنبش زیادہ صحیح ہے۔ حدیث ام معقل اس طریق سے حسن غریب ہے۔ امام احمد اور اسحق فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔ امام اسحق فرماتے ہیں۔ اس حدیث کا مطلب اسی طرح ہے۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے "قل ھو اللہ احد" پڑھی اس نے قرآن کا ایک تہائی پڑھا۔

## باب ۶۴۱ ما جاء في الذي يهل بالحج فيكسر أو يعرج۔

۹۲۵۔ حدثنا إسحق بن منصور نا روح بن عبادة نا حجاج الصواف نا يحيى بن أبي كثير عن عكرمة قال حدثني الحجاج بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كسر أو عرج فقد حل وعليه حجة أخرى فذكرت ذلك لأبي هريرة وابن عباس فقالا صدق۔

## احرام باندھنے کے بعد معذور ہو جانا

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں۔ مجھ سے حجاج بن عمرو نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا پاؤں ٹوٹ گیا یا وہ لنگڑا ہو گیا وہ احرام سے نکل گیا۔ اب اس پر دوسرا حج واجب ہے۔ عکرمہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس سے اس کا ذکر کیا تو ان دونوں نے فرمایا۔ اس (حجاج بن عمرو) نے سچ کہا۔

۹۲۶۔ حدثنا إسحق بن منصور نا محمد بن عبد الله الأنصاري عن الحجاج مثله قال و

اسحق بن منصور نے بواسطہ محمد بن عبداللہ انصاری۔ حجاج سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی اور کہا

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ
وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ
وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ هٰذَا الْحَدِيثَ
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَحَجَّاجٌ الصَّوَّافُ
لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَافِعٍ وَحَجَّاجٌ
ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا
يَقُولُ رِوَايَةُ مَعْمَرٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ أَصَحُّ
۹۲۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا
مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

کریں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اور متعدد راویوں نے حجاج صواف سے اس کی مثل نقل کیا ہے۔ معمر اور معاویہ بن سلام نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ اور عبداللہ بن رافع، حجاج بن عمرو سے مرفوعاً روایت کی حجاج صواف نے اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا ذکر نہیں کیا۔ حجاج محدثین کے نزدیک ثقہ حافظ ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا۔ انہوں نے فرمایا معمر اور معاویہ بن سلام کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

عبد بن حمید نے بواسطہ عبدالرزاق، معمر، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ اور عبداللہ بن رافع، حجاج بن عمرو سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی۔

## بَابُ ۷۷ مَا جَاءَ فِي الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

۹۲۸ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبَّادُ
بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ أَتَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَفَأَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ
كَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ مَحِلِّي
مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ
جَابِرٍ وَأَسْمَاءَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ
ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى
هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ الْاِشْتِرَاطَ
فِي الْحَجِّ وَيَقُولُونَ إِنِ اشْتَرَطَ فَعَرَضَ لَهُ مَرَضٌ
أَوْ عُذْرٌ فَلَهُ أَنْ يَحِلَّ وَيَخْرُجَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَ
هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَلَمْ يَرَ بَعْضُ

## حج میں شرط لگانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ضباعہ بنت زبیر نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں۔ کیا میں شرط کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا ہاں۔ کہنے لگیں۔ کیسے کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو۔ حاضر ہوں۔ اے اللہ! تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس زمین میں جہاں تو روک دے احرام سے باہر آجاؤں گی۔ اس باب میں حضرت جابر، اسماء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ حج میں شرط کو جائز قرار دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں اگر شرط رکھی تو بیماری پیش آنے یا کسی دوسرے عذر کی وجہ سے احرام سے باہر آ سکتا ہے۔ امام شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے

أَهْلِ الْعِلْمِ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَقَالُوا إِنِ اشْتَرَطَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَيَرَوْنَهُ كَمَنْ لَمْ يَشْتَرِطْ۔

نزدیک حج کرنے کی شرط سے شروط کرنا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں۔ اگر شرط کی تب بھی احرام سے نکلنے کا حق نہیں رکھتا۔ گویا کہ شرط نہ کرنا برابر ہے۔

## بَابُ ۶۴۳ مِنْهُ

## شرط نہ کرنا

۹۲۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت سالم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ حج میں شرط کرنے کو برا سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کیا تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۶۴۴ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ۔

## طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا

۹۳۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ فِي أَيَّامِ مِنًى فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا إِذًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا طَافَتْ طَوَافَ الْإِفَاضَةِ ثُمَّ حَاضَتْ فَإِنَّهَا تَنْفِرُ وَلَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا کہ حضرت صفیہ بنت حیی کو ایام منیٰ میں حیض آگیا ہے۔ آپ نے فرمایا "کیا وہ ہمیں روکنے والی ہے؟" صحابہ نے عرض کیا "انہوں نے طواف زیارت کرلیا ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تب کوئی بات نہیں۔" اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ عورت طواف زیارت کرچکے پھر اسے حیض آجائے تو وہ چلی جائے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۹۳۱ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحُيَّضَ وَرَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص بیت اللہ شریف کا حج کرے اسے چاہیے کہ اس کا آخری وقت خانہ کعبہ میں ہو۔ البتہ حیض والی عورتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (طواف زیارت ترک کرنے کی) اجازت فرمائی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

۹۳۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حِضْتُ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ اَبُو عِيسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَا خَلَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا۔

۹۳۳- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ نَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النُّفَسَاءَ وَالْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَتُحْرِمُ وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوفَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

## حائضہ، حج کے کون سے امور ادا کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں حائضہ ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خانہ کعبہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ حائضہ عورت بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک ادا کرے۔

یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ نفاس اور حیض والی عورتیں غسل کر کے احرام باندھیں اور تمام مناسک حج ادا کریں سوائے طواف کعبہ کے جب تک کہ پاک نہ ہو جائیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَنْ حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ۔

۹۳۴- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ خَرَرْتَ مِنْ يَدَيْكَ

## طواف وداع

حارث بن عبد اللہ بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے اس کا آخری وقت بیت اللہ شریف میں گزرنا چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے ہاتھوں میں گرے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی اور ہمیں نہیں بتائی۔ اس

سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تُخْبِرْنَا بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ مِثْلَ هٰذَا وَقَدْ خُوْلِفَ الْحَجَّاجُ فِيْ بَعْضِ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافًا وَّاحِدًا۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا الْقَارِنُ يَطُوْفُ طَوَافًا وَّاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَطُوْفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعٰى سَعْيَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَجْزَاَهٗ طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَّسَعْيٌ وَّاحِدٌ مِّنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ تَفَرَّدَ بِهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَلٰى ذٰلِكَ اللَّفْظِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ

باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث حارث بن عبداللہ بن اوس غریب ہے اسی طرح کئی راویوں نے حجاج بن ارطاۃ سے اس کی مثل روایت کی لیکن بعض سندوں میں حجاج کے خلاف بھی مذکور ہے۔

## قارن صرف ایک طواف کرے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ملایا اور دونوں کے لیے صرف ایک طواف کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ قارن صرف ایک طواف کرے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام فرماتے ہیں۔ دو طواف کرے اور (صفا مروہ کے درمیان) دو سعی کرے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حج اور عمرہ کا (اکٹھا) احرام باندھا اسے دونوں کی طرف سے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے۔ یہاں تک کہ دونوں کا احرام کھول دے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ دراوردی اس لفظ کے ساتھ متفرد ہوا جبکہ متعدد راویوں نے اسے عبیداللہ بن عمر سے غیر مرفوع (موقوف) روایت

يَوْمَئِذٍ فَهُوَ أَصَحُّ۔

کیا ہے اور یہی اثبت ہے۔

## بَابُ ٦٢٣ مَا جَاءَ أَنْ يَمْكُثَ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدْرِ ثَلَاثًا۔

٩٣٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ سَمِعَ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِي مَرْفُوعًا قَالَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا۔

## طواف وداع کے بعد مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کرنا

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ مہاجر، حج کے افعال ادا کر چکنے کے بعد تین دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس سند کے ساتھ کئی طرق سے مرفوعاً مروی ہے۔

## بَابُ ٦٢٤ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْقُفُولِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

٩٣٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا فَدْفَدًا مِنَ الْأَرْضِ أَوْ شَرَفًا كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَائِحُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

## حج اور عمرے سے واپسی پر کیا کہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد یا حج یا عمرے سے واپس تشریف لاتے وقت جب کسی بلند مقام یا ٹیلے پر چڑھتے تو تین مرتبہ تکبیر کہہ کر پڑھتے (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اسی کے لائق تعریف ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سیر کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا تمام جماعتوں کو شکست دی) اس باب میں حضرت براء انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ٦٢٥ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ فِي إِحْرَامِهِ۔

٩٣٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

## احرام کی حالت میں مرنے کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے اونٹ

سفرٍ فرأى رجلًا سقط عن بعيره فوقص فمات وهو محرم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماءٍ وسدرٍ وكفنوه في ثوبيه ولا تخمروا رأسه فإنه يبعث يوم القيامة يهل أو يلبي قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول سفيان الثوري والشافعي وأحمد وإسحق وقال بعض أهل العلم إذا مات المحرم انقطع إحرامه ويصنع به ما يصنع بغير المحرم۔

سے گرا تو اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ وہ احرام باندھے ہوئے تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ انہی کپڑوں میں اسے دفن کر دو لیکن سر کو مت ڈھانکو قیامت کے دن یہ اسی حالت میں احرام باندھے ہوئے یا لبیک کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں محرم کے مرنے سے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے لہٰذا اس کے ساتھ وہ عمل اختیار کیا جائے جو غیر محرم سے کیا جاتا ہے۔

## باب ۶۵۱ ما جاء في المحرم يشتكي عينه فيضمدها بالصبر۔

## محرم کی دکھتی آنکھوں کا مصبر سے علاج

۹۴۰۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان بن عيينة عن أيوب بن موسى عن نبيه بن وهب أن عمر ابن عبيد الله بن معمر اشتكى عينيه وهو محرم فسأل أبان بن عثمان فقال اضمدهما بالصبر فإني سمعت عثمان بن عفان يذكره عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اضمدهما بالصبر قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم لا يرون بأسًا أن يتداوى المحرم بدواءٍ ما لم يكن فيه طيب۔

عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ اور وہ اس وقت احرام میں تھے۔ چنانچہ انہوں نے ابان بن عثمان سے پوچھا (کہ کیا کروں؟) انہوں نے فرمایا اس پر مصبر کا لیپ کرو۔ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث سنی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر مصبر کا لیپ کیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ محرم کے لیے دوائی استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب تک کہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

## باب ۶۵۲ ما جاء في المحرم يحلق رأسه في إحرامه ما عليه۔

## حالت احرام میں سر منڈانے پر فدیہ

۹۴۱۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان بن عيينة عن أيوب وابن أبي نجيح وحميد الأعرج وعبد الكريم عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرة أن النبي صلى الله عليه وسلم مر به وهو بالحديبية قبل أن يدخل

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ میں ان کے پاس سے گزرے وہ محرم تھے اور ابھی مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوئے تھے وہ ایک ہنڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں گر کر ان کے منہ پر پڑ رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ
عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هٰذِهِ فَقَالَ نَعَمْ
فَقَالَ احْلِقْ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ
ثَلَاثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً
قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوِ اذْبَحْ شَاةً قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
غَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا حَلَقَ أَوْ لَبِسَ مِنَ الثِّيَابِ
مَا لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَلْبَسَ فِي إِحْرَامِهِ أَوْ تَطَيَّبَ
فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ بِمِثْلِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے فرمایا کیا تمہاری یہ جوئیں تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا سر منڈوا لو اور ایک فرق (تین صاع) کھانا چھ مسکینوں میں تقسیم کر دو یا تین روزے رکھو یا ایک جانور ذبح کر دو۔ ابن ابی نجیح کہتے ہیں کہ یا بکری ذبح کر دو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ محرم جب سر منڈوائے یا ایسا کپڑا پہنے جو احرام میں نہیں پہننا چاہیے تھا یا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ ہے جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا۔

## چرواہوں کے لیے کنکریاں مارنے کا بیان

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا
وَيَدَعُوا يَوْمًا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ
وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ
وَرِوَايَةُ مَالِكٍ أَصَحُّ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ
أَهْلِ الْعِلْمِ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا
يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

ابو البداح بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو ایک دن کنکریاں مارنے اور ایک دن چھوڑنے کی اجازت دی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ابن عیینہ نے اسی طرح روایت کیا ہے مالک بن انس نے بواسطہ عبد اللہ بن ابی بکر، ابو بکر، ابو البداح بن عاصم بن عدی اور عاصم بن عدی سے روایت کیا۔ مالک بن انس کی روایت اصح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے چرواہوں کے لیے رخصت دی ہے کہ وہ ایک دن کنکریاں ماریں اور ایک دن چھوڑ دیں۔ امام شافعی کا یہی قول ہے۔

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ
بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ

عاصم بن عدی فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں رات گزارنے کے دنوں میں چرواہوں کو اجازت دی ہے کہ قربانی کے دن کنکریاں ماریں۔ پھر دو دنوں کی رمی جمع کر کے ایک دن ماریں۔ امام مالک فرماتے ہیں۔

أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ۔

میرا خیال ہے آپ نے فرمایا۔ ان دونوں میں سے پہلے دن ماریں۔ پھر منیٰ سے روانگی کے دن پھینکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ ابن عیینہ کی روایت سے اصح ہے۔

٭ ٭ ٭

## بَابٌ ۶۵۴

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي نَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِي هَدْيًا لَأَحْلَلْتُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یمن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے عرض کیا جس نیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

## بَابٌ ۶۵۵

## حج اکبر

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ابْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ وہ قربانی کا دن ہے۔

٭ ٭ ٭

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ مَوْقُوفًا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ مَرْفُوعًا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا۔

حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوف حدیث روایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ حج اکبر قربانی کے دن ہے۔ یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔ ابن عیینہ کی موقوف روایت محمد بن اسحٰق کی مرفوع روایت سے اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ متعدد حفاظ نے اسی طرح بواسطہ ابو اسحٰق اور حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے موقوفاً روایت کی ہے۔

## بَابُ ٦٥٦ مَا جَاءَ فِي اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ

٨٢٩ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

## رکنین کو ہاتھ لگانے اور طواف کرنے کی فضیلت

عبید بن عمیر کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رکنین (حجر اسود اور رکن یمانی) پر لوگوں پر غلبہ کرتے میں نے کہا اے ابو عبدالرحمن! آپ دونوں رکنوں پر اس قدر غلبہ کرتے ہیں کہ میں نے کسی صحابی رسول کو اس قدر غلبہ کرتے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا۔ ان کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور میں نے آپ سے سنا کہ جس نے اس گھر کے سات چکر لگائے اور اس کی حفاظت کی تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کی مثل ہے۔ میں نے یہ بھی سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بھی ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کی ایک غلطی معاف کرتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حماد بن زید نے بواسطہ عطاء بن سائب اور ابن عبید بن عمیر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن اس میں ان کے والد کا ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

## باب ٦٥٧

[illegible] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمْ إِلَّا بِخَيْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ وَغَيْرِهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ الرَّجُلُ فِي الطَّوَافِ إِلَّا لِحَاجَةٍ أَوْ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالَى أَوْ مِنَ

## طواف میں کلام کرنا کیسا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ شریف کے گرد طواف، نماز کی مثل ہے۔ سوائے اس کے تم اس میں گفتگو کرتے ہو پس جو اس میں کلام کرے وہ نیکی ہی کی بات کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ابن عباس اور دوسرے لوگوں سے بواسطہ طاؤس حضرت ابن عباس کا قول (حدیث موقوف) مروی ہے ہم صرف عطاء بن سائب کی روایت سے اسے مرفوع جانتے ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے ان کے نزدیک مستحب ہے کہ طواف میں صرف ضرورت کے تحت کلام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو یا علمی

اَلْعِلْمِ۔

## بَابُ ۶۵۸ مَا جَاءَ فِي الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرِ الْمُقَتَّتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى مُقَتَّتٌ مُطَيَّبٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِي فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ وَرَوٰى عَنْهُ النَّاسُ۔

## بَابُ ۶۵۹

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا خَلَّادُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

## بَابُ ۶۶۰

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ

گفتگو۔

## حجرِ اسود

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا، زبان ہوگی جس سے بولے گا اور جس نے اسے حق کے ساتھ چوما اس پر گواہی دے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں بلا خوشبو زیتون کا تیل استعمال فرماتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ مقتت کے معنی خوشبودار کے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فرقد سبخی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے فرقد سبخی کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور دیگر لوگوں نے ان سے روایت لی ہے۔

## زمزم کا پانی لے جانا

ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زمزم کا پانی اٹھا کر لے جاتیں اور فرماتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے لے جاتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## حج کے موقعہ پر مقاماتِ مناسک

عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ آپ نے آٹھویں ذی الحجہ

قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ وَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ الْأَزْرَقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ -

کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ حضرت انس نے فرمایا "منیٰ میں" فرماتے ہیں میں نے کہا واپسی کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا "وادی ابطح میں" پھر حضرت انس نے فرمایا۔ اسی طرح کرو جس طرح تمہارے امیر کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسحٰق ازرق کی روایت سے غریب بھی کہی گئی ہے۔

## اٰخِرُ اَبْوَابِ الْحَجِّ

حج کے ابواب ختم ہوئے۔

# اَبْوَابُ الْجَنَائِزِ
## عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# ابواب جنائز

## بَابُ ۶۶۱ مَا جَاءَ فِيْ ثَوَابِ الْمَرِيْضِ

۹۵۳ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ** شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَأَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ أُمَامَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَسَدِ بْنِ كُرْزٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ وَأَبِيْ مُوْسٰى قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ -

## بیمار کے لیے ثواب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کو کوئی کانٹا نہیں چبھتا یا اس سے **بڑی کوئی تکلیف نہیں پہنچتی۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے سبب** اس کا ایک درجہ بلند کرتا اور اس کی ایک غلطی معاف فرماتا ہے اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، ابو عبیدہ بن جراح، ابوہریرہ، ابو امامہ، ابو سعید، انس، عبداللہ بن عمرو، اسد بن کرز، جابر، عبدالرحمٰن بن ازہر اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

۹۵۴ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّى الْهَمُّ يُهِمُّهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کو کوئی زخم، تھکاوٹ یا رنج حتیٰ کہ معمولی سے پریشانی بھی لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں

إِلَّا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ إِنَّهٗ لَمْ يُسْمَعْ فِي الْهَمِّ أَنَّهٗ يَكُوْنُ كَفَّارَةً إِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے جارود سے سنا انہوں نے وکیع کا قول نقل کیا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے اس حدیث کے سوا اور کہیں نہیں سنا کہ فکر و غم، گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ۔

٩٥٥ـ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِيْ مُوْسٰى وَالْبَرَاءِ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ثَوْبَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى أَبُوْ غِفَارٍ وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ فَهُوَ أَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحَادِيْثُ أَبِيْ قِلَابَةَ إِنَّمَا هِيَ عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ فَهُوَ عِنْدِيْ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ۔

٩٥٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِيُّ نَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ قِيْلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا۔

## بیمار پرسی

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ مسلسل جنت کے پھل کھاتا رہتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوموسیٰ، براء، ابوہریرہ، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان حسن ہے۔ ابوغفار اور عاصم احول نے اسے بواسطہ ابوقلابہ ابوالاشعث اور ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اس کے ہم معنی روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا آپ نے فرمایا بواسطہ ابوالاشعث ابواسماء سے اس حدیث کی روایت اصح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ ابوقلابہ کی احادیث (براہ راست) ابواسماء سے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ حدیث ابوقلابہ نے بواسطہ ابوالاشعث، ابواسماء سے روایت کی ہے۔

ابوقلابہ نے بواسطہ ابوالاشعث اور ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ اور اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کیے "پوچھا گیا۔ جنت کے "خرفۃ" سے کیا مراد ہے۔ تو فرمایا "اس کے پھل"۔

۹۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا الْأَشْعَثِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

ایوب نے ابو قلابہ اور ابو اسماء حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے حدیث خالد کی مثل روایت بیان کی لیکن اس میں ابو اشعث کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ بعض محدثین نے یہ حدیث حماد بن زید سے غیر مرفوع بیان کی ہے۔

۹۵۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِي فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحُسَيْنِ نَعُودُهُ فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ أَبَا مُوسٰى فَقَالَ عَلِيٌّ أَعَائِدًا جِئْتَ يَا أَبَا مُوسٰى أَمْ زَائِرًا فَقَالَ لَا بَلْ عَائِدًا فَقَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَمِنْهُمْ مَنْ وَقَفَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاسْمُ أَبِي فَاخِتَةَ سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ۔

حضرت ثویر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ہمارے ساتھ حسین کی بیمار پرسی کے لیے چلو ہم نے ان کے پاس حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو پایا تو حضرت علی نے پوچھا اے ابو موسیٰ! بیمار پرسی کے لیے آئے ہو یا ملاقات کے لیے؟ انہوں نے فرمایا "بیمار پرسی کیلیے" اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے جب کوئی مسلمان صبح کے وقت اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے شام تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے بخشش کی دعا مانگتے رہتے ہیں۔ اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں باغ ہوگا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے حضرت علی سے یہ حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہے بعض نے موقوفاً اور بعض نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ ابو فاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

## بَابُ ۳۲۷ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّي لِلْمَوْتِ

## موت کی تمنا سے ممانعت

۹۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى فِي بَطْنِهِ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِيتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا أَجِدُ دِرْهَمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي نَاحِيَةِ بَيْتِي أَرْبَعُونَ أَلْفًا وَلَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ نُهِيَ أَنْ يَتَمَنَّى الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ وَفِي الْبَابِ

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں میں حضرت خباب کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے اپنے پیٹ میں داغ لگوایا تھا۔ کہنے لگے میرے علم کے مطابق صحابہ کرام میں سے کسی نے اس قدر تکلیف نہیں اٹھائی جتنی میں نے اٹھائی ہے۔ عہد نبوت میں میرے پاس ایک درہم بھی نہ ہوتا تھا جبکہ اب میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی تمنا سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں (اس وقت) آرزو کرتا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ خَبَّابٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

٩٦٠ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

فرماتے ہیں۔ حدیث خباب حسن صحیح ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص کسی تکلیف کے باعث جو اسے پہنچی موت کی تمنا نہ کرے۔ بلکہ یہ کہے۔ اے اللہ! جب تک میرا جینا بہتر ہے۔ مجھے زندہ رکھ اور جب میرا مرنا میرے لیے بہتر ہو مجھے موت دے دینا۔

علی بن حجر نے یہ حدیث بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم اور عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ٧٢٢ مَا جَاءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيضِ۔

٩٦١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنِ حَاسِدٍ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ -

٩٦٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَفَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقُلْتُ لَهُ رِوَايَةُ

## بیمار کے لیے پناہ مانگنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا "ہاں" جبریل امین نے کہا "میں اللہ کے نام سے آپ کو ہر تکلیف دینے والی چیز سے ہر خبیث نفس کی شر سے اور ہر حسد کرنے والے کی نظر سے دم کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں وہی آپ کو شفا دے۔

عبدالعزیز بن صہیب فرماتے ہیں میں اور ثابت بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت بنانی نے کہا۔ اے ابو حمزہ! میں بیمار ہو گیا ہوں۔ حضرت انس نے فرمایا کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے نہ جھاڑوں (یعنی دم نہ کروں) انہوں نے کہا "ہاں ضرور جھاڑیں" حضرت انس نے دعا مانگی۔ اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے سختی کو دور کرنے والے تو شفا دے کیونکہ تیرے بغیر (حقیقتاً) کوئی شفا دینے والا نہیں۔ بیماری کو باقی نہ چھوڑنے والی شفا عطا فرما۔ اس باب میں حضرت انس اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابی سعید حسن

عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَصَحُّ أَوْ حَدِيثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كِلاَهُمَا صَحِيحٌ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ۔

یہ کہا ہے میں نے ابو زرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبد العزیز کی ... روایت ابو سعید سے زیادہ صحیح ہے یا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا دونوں صحیح ہیں۔ ابو عیسیٰ نے مزید فرمایا عبد الصمد بن عبد الوارث نے بواسطہ اپنے والد عبد العزیز بن صہیب اور ابو نضرہ حضرت ابو سعید سے بیان کی اور عبد العزیز بن صہیب سے بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث نقل کی

## بَابُ ٧٦٥ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ۔

## وصیت کی ترغیب

٩٤٣ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلاَّ وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ دو راتیں بھی اس طرح گزارے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کی وصیت کرنی چاہیے لیکن وہ وصیت لکھ کر نہ رکھے اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ٧٦٦ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

## تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت

٩٤٤ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُنَاقِصُهُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ يُنْقَصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں بیمار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیمار پرسی کی اور پوچھا کیا تم نے وصیت کی ہے؟ میں نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ!" آپ نے فرمایا "کتنے مال کی؟" میں نے عرض کیا "میں نے اپنا تمام مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں دینے کی وصیت کی ہے۔" آپ نے فرمایا "اولاد کے لیے کیا چھوڑا؟" کہنے لگے وہ مالدار ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا "دسویں حصے کی وصیت کرو" حضرت سعد فرماتے ہیں میں حضور اکرم سے کم کرواتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تیسرے حصے کی وصیت کرو اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ ابو عبد الرحمٰن فرماتے ہیں ہم تیسرے حصے سے کم دینا مستحب سمجھتے تھے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث سعد حسن صحیح ہے۔ ان سے کئی طرق سے منقول ہے

كَبِيرٌ وَيُرْوَى كَثِيرٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ أَنْ يُوصِيَ الرَّجُلُ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَيَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ فِي الْوَصِيَّةِ الْخُمُسَ دُونَ الرُّبُعِ وَالرُّبُعَ دُونَ الثُّلُثِ وَمَنْ أَوْصَى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا وَلَا يَجُوزُ لَهُ إِلَّا الثُّلُثُ۔

مروی ہے "بکیر اور کثیر" دونوں قسم کے الفاظ مروی ہیں۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ آدمی تہائی سے زیادہ کی وصیت نہ کرے اور تہائی سے کم کی وصیت ان علماء کے نزدیک مستحب ہے سفیان ثوری فرماتے ہیں لوگ وصیت میں پانچویں حصے کو چوتھائی سے اور چوتھائی کو تہائی سے اچھا سمجھتے تھے۔ جس نے تیسرے حصے کی وصیت کی اس نے کچھ نہیں چھوڑا اس کے لیے صرف تہائی کی وصیت ہی جائز ہے۔

## بَابُ ٦٦٦ مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَرِيضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ۔

## موت کے وقت بیمار کو تلقین اور اس کیلئے دعا

٩٧٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَسُعْدَى الْمُرِّيَّةِ وَهِيَ امْرَأَةُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے قریب المرگ لوگوں کو کلمہ توحید کی تلقین کرو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ام سلمہ، عائشہ، جابر اور سعدی مریہ زوجہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

٩٧٦۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَأَعْقَبَنِي اللَّهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى شَقِيقٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ أَبُو وَائِلٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا۔ جب تم مریض یا بیمار کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری بات پہ آمین کہتے ہیں۔ ام سلمہ فرماتی ہیں۔ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہو: اے اللہ مجھے بھی اور ان کو بھی بخش دے اور مجھے ان سے اچھا بدل عطا فرما۔ فرماتی ہیں میں نے یہی دعا مانگی پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر بدل عطا فرمایا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شقیق، سلمہ کے لڑکے ابو وائل اسدی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ام سلمہ حسن صحیح ہے۔

أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُلَقَّنَ الْمَرِيضُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ مَرَّةً فَمَا لَمْ يَتَكَلَّمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُلَقَّنَ وَلَا يُكْثَرَ عَلَيْهِ فِي هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ رَجُلٌ يُلَقِّنُهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَكْثَرَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا قُلْتُ مَرَّةً فَأَنَا عَلَى ذٰلِكَ مَا لَمْ أَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ وَإِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرَادَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرُ قَوْلِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

موت کے وقت مریض کو کلمہ توحید کی تلقین کرنا مستحب ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ جب بیمار ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر خاموش ہو جائے تو زیادہ تلقین کرنا مناسب نہیں۔ ابن مبارک سے مروی ہے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک شخص انہیں کثرت کے ساتھ بار بار کلمہ توحید کی تلقین کرنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے اس سے فرمایا جب میں نے ایک بار کلمہ پڑھ لیا تو جب تک دوسری بات نہ کروں اسی پر قائم ہوں۔ عبداللہ بن مبارک کی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ہے کہ آپ نے فرمایا جس کی آخری بات "لا الٰہ الا اللہ" ہو وہ جنت میں داخل ہوگا

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

## موت کے وقت جان کنی کی سختی

٩٦٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجِسَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا۔ آپ پیالے میں ہاتھ ڈالتے اور چہرۂ اقدس پر ملتے پھر دعا مانگتے اے اللہ! موت کی سختی یا (فرماتے) موت کی بیہوشیوں میں میری مدد فرما۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

٩٦٨۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ قُلْتُ لَهُ مَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ هُوَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت جو سختی دیکھی ہے۔ اس کے بعد مجھے کسی کی آسان موت پر رشک نہیں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبدالرحمان ابن علاء کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا وہ علاء بن لجلاج

الملاعن المتلاج وإنما أخرجته من هذا الوجه۔

## باب ٦٦٩ ما جاء أن المؤمن يموت بعرق الجبين

٩٦٩۔ حدثنا ابن بشار نا يحيى بن سعيد عن المثنى بن سعيد عن قتادة عن عبد الله ابن بريدة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المؤمن يموت بعرق الجبين وفي الباب عن ابن مسعود قال أبو عيسى هذا حديث حسن وقال بعض أهل الحديث لا نعرف لقتادة سماعا من عبد الله بن بريدة۔

## باب ٦٧٠

٩٧٠۔ حدثنا عبد الله بن أبي زياد وهارون ابن عبد الله البزار البغدادي قالا نا سيار ابن حاتم نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على شاب وهو بالموت فقال كيف تجدك قال والله يا رسول الله إني أرجو الله وإني أخاف ذنوبي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجتمعان في قلب عبد في مثل هذا الموطن إلا أعطاه الله ما يرجو وآمنه مما يخاف قال أبو عيسى هذا حديث غريب وقد روى بعضهم هذا الحديث عن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا۔

## باب ٦٧١ ما جاء في كراهية النعي۔

٩٧١۔ حدثنا أحمد بن منيع نا عبد القدوس

کے بیٹے ہیں۔ میں اس کو اسی طریق سے پہچانتا ہوں۔

## موت کا پسینہ

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن پیشانی کے پسینے (موت کی سختی) سے مرتا ہے اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض محدثین فرماتے ہیں۔ عبداللہ بن بریدہ سے قتادہ کا سماع ہمارے علم میں نہیں۔

## موت کے وقت اُمید اور خوف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے وہ قریب الموت تھا۔ آپ نے فرمایا "اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے؟" کہنے لگا "یا رسول اللہ قسم بخدا۔ اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کی امید بھی ہے اور گناہوں کا خوف بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس موقعہ پر جب مومن کے دل میں یہ دونوں باتیں جمع ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے مطابق عطا فرماتا ہے اور جس کا ڈر ہے اس سے بے خوف کرتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے اسے حضرت ثابت سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

## تشہیر موت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا حَبِيبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِذَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعْيًا وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

آپ نے فرمایا جب میں مر جاؤں تو کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تشہیر نہ ہو جائے۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے موت کی خبر مشہور کرنے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

٩٧٢ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا حَكَّامُ ابْنُ سَلْمٍ وَهَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَإِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موت کی تشہیر سے بچو کیونکہ یہ جہالت کے کاموں سے ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ "نعی" موت کے اعلان کو کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

٩٧٣ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ وَأَبُو حَمْزَةَ هُوَ مَيْمُونٌ الْأَعْوَرُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ النَّعْيَ وَالنَّعْيُ عِنْدَهُمْ أَنْ يُنَادٰى فِي النَّاسِ بِأَنَّ فُلَانًا مَاتَ لِيَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ وَإِخْوَانَهُ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے بواسطہ عبداللہ بن ولید عدنی، سفیان ثوری، ابوحمزہ، ابراہیم اور علقمہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوعاً حدیث روایت کی جس میں یہ الفاظ مذکور نہیں کہ "نعی" اعلانِ موت کا نام ہے۔ عنبسہ بواسطہ ابوحمزہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے ابوحمزہ کا نام میمون اعور ہے اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عبداللہ غریب ہے۔ بعض علماء کے نزدیک "نعی" مکروہ ہے اور ان کے نزدیک "نعی" کا مطلب لوگوں میں اعلان کرنا ہے کہ فلاں آدمی مرگیا ہے تاکہ وہ اس کے جنازہ میں شریک ہوں۔ بعض علماء کے نزدیک رشتہ داروں اور بھائیوں کو اطلاع دیتے میں کوئی حرج نہیں۔ ابراہیم بھی یہی فرماتے ہیں کہ رشتہ داروں کو خبر دینے میں کوئی حرج نہیں۔